www.KitaboSunnat.com

# فتاویٰ امن پوری

Part 51-75

مصنف

شیخ غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

حفظہ اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

## معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

## تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com



# فتاویٰ امن پوری (قسط ۵۱)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

**سوال**: کیا عید کی نماز کے لیے جانا واجب ہے؟

**جواب**: واجب ہے۔

**سوال**: کیا خواتین عید کے لیے جائیں گی؟

**جواب**: خواتین بھی عید کی نماز کے لیے جائیں گی۔

❁ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہم عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں دوشیزائیں، حائضہ عورتیں اور پردہ نشین خواتین کو بھی عیدگاہ میں لے کر جائیں، البتہ حائضہ نماز کی جگہ سے الگ رہیں، جبکہ خیر اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں۔ عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم میں سے کسی کے پاس چادر نہ ہو تو؟ فرمایا: اس کی اسلامی بہن اسے اپنی چادر دے دے۔“

(صحيح البخاري: 981، صحيح مسلم: 890)

**سوال**: کیا حائضہ عورت عیدگاہ جا سکتی ہے؟

**جواب**: ماہواری میں عیدگاہ جا سکتی ہے، بلکہ حدیث میں اس کی تاکید ہے۔

(صحيح البخاري: 981، صحيح مسلم: 890)

❁ صحیح مسلم (11/890) میں ہے:

اَلْحُيَّضُ يَخْرُجْنَ، فَيَكُنَّ خَلْفَ النَّاسِ، يُكَبِّرْنَ مَعَ النَّاسِ .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



”حائضہ عورتیں نکلتیں اور لوگوں کے پیچھے بیٹھ جاتیں، وہ لوگوں کے ساتھ تکبیریں کہتیں۔“

❁ صحیح بخاری (971) میں یہ الفاظ ہیں:

فَيَكُنَّ خَلْفَ النَّاسِ، فَيُكَبِّرْنَ بِتَكْبِيرِهِمْ، وَيَدْعُونَ بِدُعَائِهِمْ، يَرْجُونَ بَرَكَةَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ، وَطُهْرَتَهُ .

”ماہواری والی لوگوں کے پیچھے ہوتیں، وہ ان کی تکبیروں کے ساتھ تکبیریں کہتیں، ان کی دعا کے ساتھ دعا مانگتیں اور اس مبارک دن کی برکت وفضیلت کی امید رکھتیں۔“

معلوم ہوا کہ حائضہ عید گاہ جائے گی، ہاں! باپردہ، چادروں میں لپٹی ہوئی، شریف زادیوں کی طرح نگاہیں جھکا کر، ذکر الٰہی میں مشغول ہو کر عید گاہ کا رخ کریں۔ نیز خاوند یا ولی کی اجازت بھی شامل ہونی چاہیے۔ سلف سے ایسا ہی ثابت ہے؛

❁ نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يُخْرِجُ إِلَى الْعِيدَيْنِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْ أَهْلِهِ .

”سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خواتین خانہ کو عید گاہ لے جایا کرتے تھے۔“

(مصنّف ابن أبي شيبة : 2/191، وسندهٗ صحيحٌ)

**سوال**: کیا حائضہ عورت تکبیرات عیدین کہے گی؟

**جواب**: تکبیرات عیدین ذکر ہیں۔ حائضہ قرآن کریم کی تلاوت کے علاوہ تمام اذکار کر سکتی ہے۔

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



”مسلمانوں کا اجماع ہے کہ جنبی اور حائضہ کے لیے سبحان اللہ، لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر، الحمد للہ کہنا، رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھنا اور تلاوت قرآن کے علاوہ دیگر اذکار کرنا جائز ہیں۔ اجماع کے ساتھ ساتھ اس کے دلائل صحیح احادیث میں مشہور ہیں۔“

(المَجموع شرح المهذب : 164/2)

❁ امام ابن منذر رحمہ اللہ (۳۱۹ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ أَجْمَعَ أَهْلُ الْعِلْمِ عَلٰى أَنَّ لَهُمَا أَنْ يَذْكُرَا اللّٰهَ وَيُسَبِّحَاهُ .

”اہل علم کا اجماع ہے کہ حائضہ اور جنبی اللہ تعالیٰ کا ذکر اور تسبیح کر سکتے ہیں۔“

(الإشراف على مَذاهب العلماء : 434/3)

ثابت ہوا کہ جنبی، حیض اور نفاس والی عورت تکبیرات عیدین کہہ سکتی ہے، ذکر کے لیے باوضو ہونا شرط نہیں۔ بعض الناس خوامخواہ ذکر الٰہی سے منع کرتے ہیں۔

**سوال**: کیا خطبہ عیدین کی ابتدا تکبیرات عیدین سے کر سکتے ہیں؟

**جواب**: کر سکتے ہیں۔

**سوال**: عیدین کا خطبہ کہاں کھڑا ہو کر دیا جائے؟

**جواب**: جہاں نماز پڑھائی ہے، وہیں پر کھڑے ہو کر خطبہ دے دیا جائے۔

**سوال**: کیا دو عادل گواہوں کی گواہی سے رؤیت ثابت ہو جاتی ہے۔

**جواب**: جی ہاں۔ ایک عادل گواہ کی گواہی سے بھی رؤیت ثابت ہو جاتی ہے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

تَرَائِي النَّاسُ الْهِلَالَ، فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



وَسَلَّمَ، أَنِّي رَأَيْتُهُ فَصَامَهُ، وَأَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ .

''لوگوں نے ہلال دیکھا، تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو خبر دی کہ میں نے چاند دیکھا ہے، تو آپ ﷺ نے (رمضان کا) روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی حکم دیا۔''

(سنن أبي داود : 2342، سنن الدّارقطني : 2156، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۴۴۷) نے ''صحیح'' امام حاکم رحمہ اللہ (۴۲۳/۱) نے امام مسلم کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے موافقت کی ہے۔

❀ حافظ خطابی رحمہ اللہ (۳۸۸ھ) فرماتے ہیں:

''نبی کریم ﷺ کا روزے کے معاملہ میں صرف ایک شخص کی بات کو قبول کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اخبار آحاد پر عمل کرنا واجب ہے، نیز خبر دینے والا صرف ایک ہی شخص ہو یا لوگوں کی ایک جماعت خبر دے، کوئی فرق نہیں پڑتا۔''

(معالم السّنن : 102/2)

**سوال**: کیا عیدین کا خطبہ سننا واجب ہے؟

**جواب**: عیدین کا خطبہ سننا واجب نہیں۔

**سوال**: خطبہ مختصر ہو یا طویل؟

**جواب**: خطبہ مختصر کرنا مستحب ہے، تا کہ سامعین اکتاہٹ کا شکار نہ ہوں۔

❀ سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''نماز لمبی پڑھانا اور خطبہ مختصر دینا آدمی کے سمجھدار ہونے کی نشانی ہے۔ نماز لمبی پڑھایا کریں اور خطبہ مختصر دیا کریں، بعض بیان سحر طاری کر دیتے ہیں۔''

(صحيح مسلم : 869)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

(سوال): عیدگاہ میں عید سے پہلے نوافل پڑھنا کیسا ہے؟

(جواب): پڑھ سکتا ہے۔

(سوال): جو قیام میں تکبیرات زوائد بھول جائے، کیا وہ رکوع سے اٹھ کر کہہ سکتا ہے؟

(جواب): نہیں کہہ سکتا، قومہ تکبیرات زوائد کا محل نہیں۔ جو تکبیرات زوائد کہنا بھول جائے، وہ آخر میں سجدہ سہو سے کمی پوری کر لے۔

(سوال): جو قربانی کی مشروعیت کا منکر ہو، اس کا کیا حکم ہے؟

(جواب): اہل سنت والجماعت کے ہاں قربانی مشروع ہے۔ قربانی میں مخصوص دن کو مخصوص عمر کے جانوروں کا خون بہایا جاتا ہے۔ یہ مسلمانوں کا متوارث عمل ہے اور اس پر امت کا تعامل رہا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے خود قربانی کی، صحابہ، تابعین، تبع تابعین اور ائمہ دین قربانی کرتے رہے۔

نیز قربانی کے استحباب و مشروعیت پر کتاب و سنت اور امت کا اجماع دلیل ہے۔ یہ اسلام کا شعار اور اللہ کریم کے شکر کا نرالہ انداز بھی ہے۔ قربانی اللہ کا حق ہے اور اس کے قرب کا بہترین ذریعہ ہے۔

جو لوگ قربانی کی اہانت کرتے ہوئے اس کو ترک کر دیتے ہیں، وہ گناہ گار ہیں۔

❁ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ﴾(الحج : ٣٤).

''ہم نے ہر امت کے لئے قربانی مقرر کی ہے، تاکہ وہ ان کو عطا کردہ چوپاوں پر اللہ کا نام ذکر کریں۔''

www.KitaboSunnat.com



❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ، فَرَأَيْتُهُ وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلٰى صِفَاحِهِمَا، يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ، فَذَبَحَهُمَا بِيَدِهٖ .

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسفید و سیاہ رنگ کے مینڈھے قربان کیے، میں نے دیکھا کہ آپ نے اپنا قدم مبارک ان کی گردنوں پر رکھا، اللہ کا نام لیا تکبیر کہی اوران کواپنے ہاتھوں سے ذبح کر دیا۔“

(صحيح البخاري : 5558، صحيح مسلم : 1966)

❁ علامہ ابن قدامہ رحمہ اللہ (682ھ) لکھتے ہیں:

أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ عَلٰى مَشْرُوعِيَّةِ الْأُضْحِيَّةِ .

”مسلمانوں کا قربانی کی مشروعیت پراجماع ہے۔“

(الشّرح الكبير : 530/3)

❁ حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ (463ھ) لکھتے ہیں:

اَلَّذِي يُضَحّٰى بِهٖ بِإِجْمَاعٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ الْأَزْوَاجُ الثَّمَانِيَةُ وَهِيَ الضَّأْنُ وَالْمَعِزُ وَالْإِبِلُ وَالْبَقَرُ .

”مسلمانوں کا اجماع ہے کہ چار قسم کے جوڑوں کی قربانی ہوگی، بھیڑ، بکری، اونٹ اور گائے۔“

(التّمهيد لما في المؤطإ من المعاني والأسانيد : 188/23)

❁ امام ابن منذر رحمہ اللہ (319ھ) لکھتے ہیں:

أَجْمَعُوا عَلٰى أَنَّ الضَّحَايَا لَا يَجُوزُ ذِبْحُهَا قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

مِنْ يَوْمِ النَّحْرِ .

”اجماع ہے کہ دس ذوالحجہ کے طلوع فجر سے پہلے قربانیاں ذبح کرنا جائز نہیں۔“

(الاجماع، ص 78)

❀ علامہ ابن عابدین شامی حنفی رحمہ اللہ (۱۲۵۲ھ) فرماتے ہیں:

إِذَا أَنْكَرَ أَصْلَ مَشْرُوعِيَّتِهِ الْمُجْمَعِ عَلَيْهَا بَيْنَ الْأُمَّةِ فَإِنَّهُ يَكْفُرُ .

”جس عمل کی مشروعیت پر امت کا اجماع ہو، اس کا سرے سے انکار کردے، تو کافر ہو جائے گا۔“

(فتاویٰ شامی : 314/6)

❀ نیز نقل کرتے ہیں:

لَوْ أَنْكَرَ أَصْلَ الْوِتْرِ وَأَصْلَ الْأُضْحِيَّةِ كَفَرَ .

”اگر کوئی شخص وتر اور قربانی کی مشروعیت کا انکار کرے، وہ کافر ہو جائے گا۔“

(فتاویٰ شامی : 314/6)

**سوال**: عید سے پہلے بال کٹوانا کیسا ہے؟

**جواب**: قربانی کا ارادہ ہو، تو عید سے پہلے بال نہیں کٹوانے چاہیے۔

❀ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جب عشرۂ ذوالحجہ داخل ہو جائے اور آپ قربانی کرنا چاہتے ہیں، تو اپنے سر اور جسم کے بال نہ مونڈھیں۔“ (صحيح مسلم : 1977)

❀ سنن النسائی (۴۳۶۲) میں ہے:

”جو قربانی کرنا چاہتا ہو، وہ ذوالحجہ کے پہلے دس دن ناخن تراشے، نہ جسم سے

www.KitaboSunnat.com



کوئی بال مونڈھے۔“

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے (مدینہ میں) قربانی کرنے کے بعد سر کے بال منڈوائے، فرمایا: یہ واجب نہیں۔ (مؤطأ الإمام مالك : 483/2، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایام ذی الحجہ میں ایک عورت کو اپنے بچے کے بال کاٹتے دیکھ کر فرمایا:

”اگر قربانی والے دن تک موخر کر دیتی، تو بہتر تھا۔“

(المستدرك على الصّحيحين للحاكم : 246/4، ح : 7520، وسندهٗ حسنٌ)

❁ امام سعید بن مسیّب رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ کیا یحییٰ بن یعمر رحمہ اللہ خراسان میں فتویٰ دیتے تھے کہ جو قربانی کا ارادہ رکھتا ہو، وہ عشرہ ذوالحجہ میں اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے؟ تو سعید بن مسیّب رحمہ اللہ نے فرمایا: انہوں نے صحیح فتویٰ دیا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی یہی فتویٰ دیتے تھے۔

(مسند إسحاق بن راهويه : 1817، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”ایک صحابی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرے پاس قربانی کے لیے صرف بکری ہے، (وہ بھی کسی کو دودھ کے لیے عاریۃً دے رکھی ہے) کیا میں اس کی قربانی کرلوں؟ فرمایا: نہیں، بلکہ آپ (دس ذوالحجہ کو) اپنے بال کاٹ لیں، ناخن تراش لیں، موچھیں مونڈ لیں اور زیر ناف بال صاف کرلیں، تو اللہ تعالیٰ آپ کو مکمل قربانی کا اجر دے گا۔“

(مسند الإمام أحمد : ١٦٩/٢، سنن أبي داؤد : ٢٧٨٩، سنن النّسائي : ٤٣٦٥، وسندهٗ حسنٌ)

اسے امام ابن حبان (۵۹۱۴)، امام حاکم (۲۲۳/۴) اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ”صحیح“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



کہا ہے۔

ذوالحجہ کا چاند دیکھنے سے پہلے بال کاٹنا مستحب ہے، ضروری نہیں۔

❀ قربانی کی استطاعت نہ رکھنے والا ذوالحجہ کا چاند نظر آنے سے پہلے جسم کے فاضل بال (زیرناف)، سر کے بال اور مونچھیں کاٹ لے، ناخن تراشے، پھر قربانی تک اس سے پرہیز کرے، تو اسے قربانی کا پورا اجر و ثواب ملے گا۔

(مسند أحمد : ٢/١٦٩، سنن أبي داؤد : ٢٧٨٩، سنن النّسائي : ٤٣٦٥، وسندہٗ حسنٌ)

اسے امام ابن حبان (۵۹۱۴)، امام حاکم (۴/۲۲۳) اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔

**سوال**: بلا عذر مسجد میں عید پڑھانا کیسا ہے؟

**جواب**: بلا عذر مسجد میں عید پڑھانا ثابت نہیں۔ سنت یہ ہے کہ آبادی سے باہر کھلی جگہ عید پڑھی جائے۔

**سوال**: عرفہ کس دن ہوتا ہے؟

**جواب**: عرفہ نو ذوالحجہ کو ہوتا ہے، کیونکہ اس دن حاجی عرفات میں جمع ہوتے ہیں، اسی مناسبت سے اسے یوم عرفہ کہا گیا۔ عرفہ کا روزہ نو ذوالحجہ کو رکھا جائے گا، ہر علاقہ میں جب نو ذوالحجہ ہوگی، تو یوم عرفہ کا روزہ رکھا جائے گا۔

**سوال**: امام نے تکبیرات زوائد کہہ دی ہیں، مگر اونچی سورت فاتحہ پڑھنا بھول گیا، تنبیہ کرنے پر کیا کرے؟

**جواب**: اگر پہلے تکبیرات زوائد کہہ دی ہیں، تو تنبیہ کرنے پر سورت فاتحہ کی قرأت کرے، دوبارہ تکبیرات نہیں کہے گا۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



**سوال**: کیا ایام تشریق میں فرض نمازوں کے بعد تکبیرات کہی جائیں گی؟

**جواب**: ایام تشریف میں فرائض کے بعد تکبیرات باآواز بلند پڑھنا مشروع ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ﴾(الحجّ : ٣٧)

''تا کہ تم اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرو، کہ اس نے تمھیں ہدایت دی ہے۔''

❀ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَاذْكُرُوا اللَّهَ فِي أَيَّامٍ مَّعْدُودَاتٍ﴾(البقرة : ٢٠٣)

''ایامِ معدودات میں اللہ کا ذکر کرو۔''

❀ اس آیت کی تفسیر میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

هِيَ أَيَّامُ التَّشْرِيقِ . ''یہاں ایام تشریق مراد ہیں۔''

(معرفة السنن والآثار للبيهقي : 255/4، وسندهٗ صحيحٌ)

اس کی سند کو حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ (البدر المنیر : ٤٣٠/٦) اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (التلخیص الحبیر : ٦٠٨/٢) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

تکبیرات کا آغاز یومِ عرفہ (نو ذوالحجہ) کی نمازِ فجر سے ہوتا ہے اور اختتام تیرہ ذوالحجہ کی عصر کے بعد ہوتا ہے۔ اس پر امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اجماع نقل کیا ہے۔

(العُدّة في أصول الفقه لابن الفرّاء : 1061/4)

یکم ذوالحجہ سے ان تکبیرات کا آغاز کرنے پر کوئی دلیل نہیں۔

❀ ابو وائل شقیق بن سلمہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نو ذوالحجہ کو نمازِ فجر سے لے کر آخری یومِ تشریق (تیرہ ذوالحجہ) کو نمازِ عصر کے بعد تک تکبیرات پڑھتے تھے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



(مصنّف ابن أبي شيبة: 165/2، وسندهٗ صحيحٌ)

یہ تکبیرات باآواز بلند فرض نمازوں کے بعد بھی کہنی چاہئیں اور عام اوقات میں بھی۔

❁ حافظ ابن رجب رحمہ اللہ (۷۹۵ھ) فرماتے ہیں:

''اہل علم اتنی بات پر متفق ہیں کہ ان دنوں (نو ذوالحجہ سے لے کر ۱۳ ذوالحجہ کی عصر تک) میں فرض نمازوں کے بعد تکبیرات کہنا مشروع ہے۔ اس باب میں کوئی مرفوع صحیح حدیث نہیں، البتہ آثار صحابہ وتابعین اور مسلمانوں کا عمل منقول ہے۔''

(فتح الباري لابن رجب: 22/9)

❁ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے:

''آپ رضی اللہ عنہ منیٰ میں اپنے خیمہ میں (باآواز بلند) تکبیرات کہتے تھے کہ حاضرین مسجد آپ کی تکبیر کو سن لیتے، وہ بھی تکبیرات کہنے لگتے، تو بازار والے سن لیتے، وہ بھی تکبیرات کہنے لگتے، یوں منیٰ ایک ساتھ تکبیر سے گونج اُٹھتا۔''

(السنن الكبرىٰ للبيهقي: 6267، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہے:

''آپ رضی اللہ عنہ ان دنوں (ایام تشریق) میں منی کے اندر فرض نمازوں کے بعد، بستر پر، خیمے میں اور چلتے پھرتے تکبیرات کہتے تھے۔''

(الأوسط لابن المُنذر: 299/4، وسندهٗ حسنٌ)

❁ ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مسلمان نو ذوالحجہ کو فرض نماز کے بعد قبلہ کی طرف منہ کر کے یہ تکبیرات پڑھتے تھے:

اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ.

''اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اس کے سوا کوئی معبود (برحق)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے، تعریف وثناء بھی اسی ہی کی ہے۔“

(مصنف ابن أبي شيبة : 2/167، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نو ذوالحجہ کی نمازِ فجر سے لے کر تیرھویں ذوالحجہ کی شام تک یہ تکبیرات پڑھتے تھے:

اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَأَجَلُّ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ.

”اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، وہ انتہائی عظمت والا ہے، وہ سب سے بڑا ہے، تعریف بھی اسی ہی کی ہے۔“

(مصنف ابن أبي شيبة : 2/167، وسندهٗ صحيحٌ)

**سوال**: ایام تشریق میں فرض نماز کے بعد کتنی بار تکبیرات پڑھی جائیں گی؟

**جواب**: کم از کم ایک بار اور زیادہ سے زیادہ جتنا ہو سکے۔

**سوال**: عیدین کی نماز میں زوائد تکبیرات کتنی ہیں؟

**جواب**: عیدین میں مسنون زوائد تکبیرات بارہ ہیں۔ سات پہلی رکعت میں اور پانچ دوسری رکعت میں۔

**سوال**: نماز عید کے لیے نقارہ بجانا کیسا ہے؟

**جواب**: جائز نہیں۔

**سوال**: کیا عید کی نماز کے لیے مقتدیوں کا انتظار کرنا جائز ہے؟

**جواب**: حاضرین کو کوئی اعتراض نہ ہو، تو کچھ دیر انتظار کیا جا سکتا ہے۔

**سوال**: ایک عیدگاہ کو گرا کر اس کا ملبہ دوسری جدید عیدگاہ پر لگانا کیسا ہے؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



**جواب**: جائز ہے۔

**سوال**: ایک علاقہ میں دو عیدگاہیں ہیں، دو جماعتیں ہوتی ہیں، کیا حکم ہے؟

**جواب**: جائز ہے۔

**سوال**: غیر مسلموں کی بنائی ہوئی عمارت میں عید پڑھنا کیسا ہے؟

**جواب**: جگہ پاک ہے، تو جائز ہے۔

**سوال**: کیا تکبیرات عیدین میں رفع الیدین کیا جائے گا؟

**جواب**: تکبیراتِ عیدین میں رفع الیدین رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔

❀ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے، تو دونوں ہاتھوں کو بلند فرماتے، حتی کہ جب وہ کندھوں کے برابر ہو جاتے، تو آپ ﷺ اللہ اکبر کہتے۔ پھر جب رکوع کا ارادہ فرماتے، تو دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے، حتی کہ وہ کندھوں کے برابر ہو جاتے، اسی حالت میں آپ اللہ اکبر کہتے۔ پھر رکوع فرماتے۔ جب آپ رکوع سے اپنی کمر اٹھانے کا ارادہ فرماتے، تو دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے، پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے۔ پھر سجدہ کرتے، لیکن سجدے میں رفع الیدین نہیں فرماتے تھے، البتہ ہر رکوع اور رکوع سے پہلے ہر تکبیر پر رفع الیدین فرماتے تھے، حتی کہ اسی طرح آپ کی نماز مکمل ہو جاتی۔''

(سنن أبي داوٗد: ۷۲۲، المنتقٰی لابن الجارود: ۱۷۸، والسیاق لہٗ، وسندہٗ حسنٌ)

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ رکوع سے پہلے کہی جانے والی ہر تکبیر پر رسولِ اکرم ﷺ رفع الیدین فرماتے تھے۔ تکبیراتِ عیدین بھی چونکہ رکوع سے پہلے ہوتی ہیں،

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



لٰہذا ان میں رفع الیدین کرنا سنتِ نبوی سے ثابت ہے۔

## ائمہ دین کا مذہب:

ائمہ دین بھی تکبیراتِ عیدین میں رفع الیدین کے قائل تھے؛

❁ امام عبدالرحمٰن بن عمرو، اوزاعی رحمہ اللہ (۱۵۷ھ) سے تکبیراتِ عیدین میں رفع الیدین کے بارے میں پوچھا گیا، تو انہوں نے فرمایا:

نَعَمْ، اِرْفَعْ یَدَیْكَ مَعَ كُلِّهِنَّ .

”ہاں، تمام تکبیرات کے ساتھ رفع الیدین کیجئے۔“

(أحكام العيدين للفِريابي : 136، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام مالک بن انس رحمہ اللہ (۱۷۹ھ) سے پوچھا گیا، تو انہوں نے فرمایا:

نَعَمْ، اِرْفَعْ یَدَیْكَ مَعَ كُلِّ تَكْبِیرَةٍ، وَلَمْ أَسْمَعْ فِیهِ شَیْئًا .

”ہاں، ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کیجئے، میں نے اس بارے کوئی اختلاف نہیں سنا۔“

(أحكام العيدين للفِريابي : ۱۳۷، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام محمد بن ادریس، شافعی رحمہ اللہ (۲۰۴ھ) فرماتے ہیں:

یَرْفَعُ یَدَیْهِ فِي كُلِّ تَكْبِیرَةٍ عَلٰی جَنَازَةٍ خَبَرًا، وَقِیَاسًا عَلٰی أَنَّهٗ تَكْبِیرٌ وَّهُوَ قَائِمٌ، وَفِي كُلِّ تَكْبِیرِ الْعِیدَیْنِ .

”نمازِ جنازہ اور عیدین کی ہر تکبیر پر رفع الیدین کیا جائے گا، حدیثِ نبوی کی بنا پر بھی اور یہ قیاس کرتے ہوئے بھی کہ قیام کی تکبیر پر رفع الیدین کیا جاتا ہے۔“

(كتاب الأمّ : ۱/۱۲۷)

❁ امام اہل سنت، احمد بن حنبل رحمہ اللہ (۲۴۱ھ) فرماتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي كُلِّ تَكْبِيرَةٍ . ”ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرے گا۔“

(مسائل الإمام أحمد برواية أبي داوٗد : ٨٧)

❁ امام اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ (٢٣٨ھ) کا بھی یہی مذہب ہے۔

(مسائل الإمام أحمد وإسحاق : ٤٠٥٤/٨، م : ٢٨٩٠)

❁ امام، ابوبکر ابن منذر، نیشا پوری رحمہ اللہ (٣١٩ھ) فرماتے ہیں:

لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَيَّنَ رَفْعَ الْيَدَيْنِ فِي كُلِّ تَكْبِيرَةٍ يُكَبِّرُهَا الْمَرْءُ وَهُوَ قَائِمٌ، وَكَانَتْ تَكْبِيرَاتُ الْعِيدَيْنِ وَالْجَنَائِزِ فِي مَوْضِعِ الْقِيَامِ، ثَبَتَ رَفْعُ الْيَدَيْنِ فِيهَا ...... .

”اس لیے بھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام میں ہر تکبیر پر رفع الیدین بیان فرمایا ہے اور عیدین و جنازہ کی تکبیرات بھی قیام ہی میں ہیں، لہٰذا ان تکبیرات میں رفع الیدین ثابت ہو گیا۔“

(الأوسط في السّنن والإجماع والاختلاف : ٤٢٦/٥)

❁ نیز فرماتے ہیں:

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز شروع کرتے، رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرنے کو سنت بنایا ہے۔ یہ ساری صورتیں قیام کی حالت میں تکبیر کی ہیں۔ لہٰذا جو بھی شخص قیام کی حالت میں تکبیر کہے گا، وہ اسی سنت سے استدلال کرتے ہوئے رفع الیدین کرے گا۔“ (الأوسط : ٢٨٢/٤)

**سوال**: تکبیرات عیدین میں ہر تکبیر پر رفع الیدین کر کے ہاتھ باندھے جائیں یا چھوڑ دیے جائیں؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



جواب: ہر تکبیر پر رفع الیدین کے بعد ہاتھ باندھ لیے جائیں، کیونکہ رکوع سے پہلے قیام میں ہاتھ باندھے جاتے ہیں، چھوڑنا ثابت نہیں۔

سوال: ہر سال مختلف جگہ پر عید پڑھنے کے لیے جانا کیسا ہے؟

جواب: درست ہے۔

سوال: کیا جیل خانے میں عید کی نماز پڑھی جاسکتی ہے؟

جواب: پڑھی جاسکتی ہے۔

سوال: کیا خطبہ عید کے بعد دعا کرنا مسنون ہے؟

جواب: خطبہ عید کے بعد دعا مسنون ہے، اس میں وہ خواتین بھی شریک ہوں گی، جو خاص ایام گزار رہی ہوں۔

سوال: کیا عیدگاہ مسجد کے حکم میں ہوتی ہے؟

جواب: عیدگاہ کے بہت سے اُمور مسجد کے حکم میں ہوتے ہیں۔

سوال: جس کی عید کی نماز رہ جائے، وہ کیا کرے؟

جواب: بہتر ہے کہ کسی کو ساتھ ملا کر باجماعت دو رکعت نماز عید ادا کرے، ورنہ اکیلے دو رکعت مع تکبیرات زوائد پڑھ لے۔

سوال: جو عذر کی بنا پر عیدگاہ نہ پہنچ سکتا ہو، وہ کیا کرے؟

جواب: گھر میں ہی باجماعت دو رکعت مع تکبیرات زوائد ادا کرلے۔

سوال: تکبیرات زوائد میں کیا مقتدی جہر کریں گے؟

جواب: امام اونچی تکبیر کہے گا، مقتدی آہستہ کہیں گے۔

سوال: ایک شخص عیدگاہ پہنچا، تو نماز ہو چکی تھی، تو وہ کیا کرے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



جواب: چاہیے یہ کہ کسی کو ساتھ ملا کر دو رکعت با جماعت مع تکبیرات زوائد ادا کر لے اور خطبہ و دعا میں شریک ہو جائے۔

سوال: کیا نماز عیدین کے لیے بھی فرش کا پاک ہونا ضروری ہے؟

جواب: عیدین کی نماز بھی نماز ہے، اس کے لیے فرش کا پاک ہونا ضروری ہے۔

سوال: عید کی نماز کے بعد چار رکعت نفل با جماعت پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: بدعت ہے۔

سوال: کیا چھوٹے گاؤں میں عید پڑھی جائے گی؟

جواب: چھوٹے گاؤں میں جمعہ اور عید دونوں پڑھے جائیں گے۔

سوال: کیا عیدین کی امامت پر اجرت لینا جائز ہے؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: کیا ایک شخص دو جگہ عید کی امامت کرا سکتا ہے؟

جواب: مجبوری کی صورت میں کرا سکتا ہے، دوسری جگہ نفل کی نیت کر لے۔

سوال: رشوت کی آمدنی سے عید گاہ بنانا کیسا ہے؟

جواب: رشوت مالِ حرام ہے، اس سے کی گئی نیکی قبول نہیں۔ البتہ رشوت کی آمدنی سے بنائی گئی عید گاہ میں نماز درست ہے۔

سوال: بارش کی صورت میں مسجد میں عید پڑھانا کیسا ہے؟

جواب: بارش عذر ہے، عذر کی وجہ سے مسجد میں عید پڑھی جا سکتی ہے۔

سوال: آبادی سے باہر ہر سال الگ جگہ عید کا اہتمام کرنا کیسا ہے؟

جواب: آبادی سے باہر کسی بھی جگہ عید پڑھی جا سکتی ہے، ہر سال الگ الگ جگہ کو

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



عیدگاہ بنایا جاسکتا ہے۔

**سوال**: کیا نماز استسقاء مسنون ہے؟

**جواب**: بارش مولائے کریم کی بہت بڑی نعمت ہے، اسے بارانِ رحمت کہتے ہیں، انسانی وجود کی بقا اسی پر قائم ہے، اللہ تعالیٰ اسے مؤخر کر دیں تو خشک سالی ڈیرے ڈال لیتی ہے، جاندار کئی ایک بیماریوں کی زد میں آجاتے ہیں، خوراک کی کمی واقع ہوجاتی ہے، اسلام نے اس موقع پر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کا درس دیا ہے اور وہ نماز استسقا کی صورت میں ہے، استسقاء پیغمبر اسلام ﷺ کی سنت ہے۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''لوگوں نے رسول کریم ﷺ سے بارش نہ ہونے کی شکایت کی، آپ ﷺ نے عیدگاہ میں منبر رکھنے کا حکم فرمایا، وہ رکھ دیا گیا، آپ ﷺ نے ایک دن مقرر کیا، اس دن آپ ﷺ سورج طلوع ہوتے ہی نکلے اور منبر پر جلوہ افروز ہوگئے۔ اللہ کی بڑائی اور حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: آپ نے خشک سالی اور قحط کی شکایت کی ہے، اللہ کا وعدہ ہے کہ اسے پکاریں گے، تو وہ قبول کرے گا، پھر آپ ﷺ نے دعا شروع کی: تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے خاص ہیں، وہ رحمان ورحیم ہے۔ روزِ جزا کا مالک ہے، اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں، جو چاہے کرتا ہے، اللہ! تو ہی معبود برحق ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تو غنی اور ہم محتاج۔ ہم پر بارش نازل فرما، اُسے ہمارے لئے تا دیر طاقت ونفع کا سبب بنا، پھر آپ ﷺ نے ہاتھ بلند کئے اور اتنے بلند کیے کہ بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی، پھر آپ ﷺ نے کمر مبارک لوگوں کی طرف کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اور ہاتھ اٹھائے ہوئے اپنی چادر پلٹی، لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور نیچے اُتر کر دو رکعتیں پڑھیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایک بدلی پیدا کی، وہ کڑکی، گرجی اور برسی۔ آپ ﷺ اپنی مسجد میں واپس نہ آئے تھے کہ ندیاں بہہ پڑیں، لوگوں کو پناہ گاہوں کی طرف دوڑتے دیکھا تو ہنس دیئے، حتی کہ آپ ﷺ کی داڑھیں نظر آنے لگیں، فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور میں اللہ کا بندہ اور رسول ہوں۔''

(سنن أبي داوٗد: 1173، وسندہٗ حسنٌ)

❁ امام ابوداوٗد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''یہ حدیث غریب ہے، لیکن اس کی سند بہترین ہے۔''

اس حدیث کو امام ابوعوانہ رحمہ اللہ (2519) امام ابن حبان رحمہ اللہ (2860) نے ''صحیح'' اور امام حاکم رحمہ اللہ (328/1) نے بخاری و مسلم کی شرط پر ''صحیح'' قرار دیا ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی شرط برقرار رکھی ہے۔

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ (الأذکار، ص 160) نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔

❁ علامہ امیر صنعانی رحمہ اللہ (۱۱۸۲ھ) فرماتے ہیں:

اَلْحَدِيثُ دَلِيلٌ عَلٰى مَشْرُوعِيَّةِ الصَّلَاةِ لِلْاِسْتِسْقَاءِ، وَعَلَيْهِ اتِّفَقَ الْعُلَمَاءُ إِلَّا أَبَا حَنِيفَةَ.

''یہ حدیث نماز استسقاء کی مشروعیت پر دلیل ہے، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے علاوہ تمام اہل علم کا اس پر اتفاق و اجماع ہے۔''

(التّحبیر لإیضاح معاني التیسیر: 99/6)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



❁ سیدنا عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقٰى، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَقَلَبَ رِدَآءَهٗ.

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش طلب کرنے کے لیے دو رکعت ادا کیں اور اپنی چادر کو پلٹا۔“(صحيح البخاري : 1026، صحيح مسلم : 2/894)

❁ ایک روایت میں ہے:

”میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دن دیکھا جب نماز استسقا کے لئے نکلے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی طرف کمر مبارک کی اور دعا کرتے ہوئے قبلہ کی طرف متوجہ ہوئے، اپنی چادر پلٹی اور اونچی قرأت کے ساتھ دو رکعتیں پڑھائیں۔“

(صحيح البخاري : 1025، صحيح مسلم : 4/894)

**سوال**: نماز استسقاء کا کیا وقت ہے؟

**جواب**: نماز استسقاء کسی بھی وقت پڑھی جا سکتی ہے، اس کا مخصوص وقت کوئی نہیں۔ یہ سببی نماز ہے، اس لیے ممنوعہ اوقات میں بھی پڑھی جا سکتی ہے۔

**سوال**: نماز استسقاء کہاں پڑھی جائے؟

**جواب**: نماز استسقاء کے لیے عیدگاہ کی طرف نکلنا مسنون ہے۔

(صحيح البخاري : 1027)

❁❁❁❁❁❁❁

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



# فتاویٰ امن پوری (قسط ۵۲)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

**سوال**: کیا عصر کے بعد نماز استسقاء پڑھی جا سکتی ہے؟

**جواب**: پڑھی جا سکتی ہے۔

**سوال**: کیا نماز استسقاء میں چادر الٹنا مسنون ہے؟

**جواب**: مسنون ہے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّهُ لَمَّا دَعَا أَوْ أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ.

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا کی یا دُعا کا ارادہ کیا، تو قبلہ کی طرف منہ کر کے چادر پلٹی۔“ (صحيح البخاري : 1028، صحيح مسلم : 3/894)

❁ نیز بیان کرتے ہیں:

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش طلب کرنے کے لیے دعا کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سیاہ چادر تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نیچے سے پکڑ کر اوپر کرنے کی کوشش کی، تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھاری ہو گئی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دائیں سے بائیں اور بائیں سے دائیں کر لیا۔“

(سنن أبي داوٗد : 1164، المستدرك للحاكم :327/1، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام حاکم رحمہ اللہ نے ”صحیح علی شرط مسلم“ قرار دیا ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

❁ حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔

(تُحفة المُحتاج : 734)

❁ نیز فرماتے ہیں:

''میں نے دیکھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے بارش طلب کی، تو لمبی دُعا کی اور بہت زیادہ مانگا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف منہ کر کے اپنی چادر اس طرح بدلی کہ اندرونی جانب کو باہر کر دیا، لوگ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (قبلہ کی طرف) پھر گئے۔''

(مسند الإمام أحمد : 41/4، وسندهٗ حسنٌ)

❁ مزید فرماتے ہیں:

حَوَّلَ رِدَاءَهٗ فَجَعَلَ عِطَافَهُ الْأَيْمَنَ عَلٰى عَاتِقِهِ الْأَيْسَرِ وَجَعَلَ عِطَافَهُ الْأَيْسَرَ عَلٰى عَاتِقِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ دَعَا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ .

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر کو پلٹا، یعنی دائیں کنارے کو بائیں کندھے پر اور بائیں کنارے کو دائیں کندھے پر رکھا، اور اللہ عزوجل سے دُعا کی۔''

(سنن أبي داوٗد : 1163، سندهٗ صحيحٌ)

ثابت ہوا کہ خطبہ سے فارغ ہونے کے بعد دُعا سے پہلے قبلہ رُخ ہو کر امام اور مقتدی چادر الٹیں گے، عورتیں بھی ایسا کریں گی۔

❁ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''امام ابو حنیفہ نعمان (بن ثابت) کہتے ہیں: استسقا کی نماز نہیں پڑھی جائے گی، نہ ہی میں لوگوں کو چادر پلٹنے کا حکم دیتا ہوں، بلکہ دُعا کر کے سارے وہیں

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



سے واپس آ جائیں گے۔امام ترمذی رحمہ اللہ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں:
انہوں نے یہ کہہ کر سنت کی مخالفت کی ہے۔"

(سنن التّرمذي، تحت الحديث: 559)

**سوال**: نماز استسقاء کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: نماز استسقاء مسنون مستحب ہے۔بعض نے اس کی عدم مشروعیت کی بات کی ہے، مگر بے شمار احادیث اس کا رد کرتی ہیں۔

**سوال**: کیا نماز استسقاء کے لیے خطبہ نماز سے پہلے ہے یا بعد میں؟

**جواب**: نماز استسقاء میں ایک خطبہ دیا جائے گا، نماز سے پہلے یا بعد دونوں طرح درست اور مسنون ہے۔

❀ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلّٰى فِي الْعِيدِ، وَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هٰذِهٖ .

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی طرح دو رکعتیں ادا کیں، مگر تمہاری طرح کا یہ خطبہ نہیں دیا۔"

(مسند الإمام أحمد: 230/1، 269، 355، سنن أبي داوٗد: 1165، سنن النّسائي: 1522، سنن ابن ماجه: 1266، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے "حسن صحیح" امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (1405) امام ابن حبان رحمہ اللہ (2862) اور امام ابوعوانہ رحمہ اللہ (6/ 33، القسم المفقود) نے "صحیح" کہا ہے۔

مطلب یہ کہ بارش کی نماز کا ایک خطبہ ہے، جمعہ کی طرح دو خطبے نہیں۔سنن ابی داوٗد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

(1173، وسندہٗ حسنٌ) کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ خطبہ نماز سے پہلے ہے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُصَلّٰى وَاسْتَسْقٰى، وَحَوَّلَ رِدَاءَ هٗ حِينَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَا.

''رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ کی طرف نکلے، بارش طلب کی، رو بہ قبلہ ہو کر چادر پلٹی اور خطبہ سے پہلے نماز پڑھی، پھر قبلہ رُخ ہو کر دعا کی۔''

(مسندالإمام أحمد: 41/4، وسندہٗ حسنٌ)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ نماز کے بعد ارشاد فرمایا۔ لہٰذا خطبہ نماز سے پہلے اور نماز کے بعد دونوں طرح صحیح ہے۔ اسی طرح دُعا بھی نماز سے پہلے اور نماز کے بعد دونوں طرح صحیح ہے۔

**سوال**: کیا استسقاء میں الٹے ہاتھوں دعا کرنا مسنون ہے؟

**جواب**: مسنون ہے۔

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقٰى، فَأَشَارَ بِظَهْرِ كَفَّيْهِ إِلَى السَّمَاءِ.

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعائے استسقا کی، تو ہتھیلیوں کی پشت آسمان کی طرف تھی۔''

(صحیح مسلم: 6/896)

**سوال**: نماز استسقاء میں دعا کی کیا کیفیت ہے؟

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



(جواب): استسقاء میں دعا سب سے اہم جزو ہے۔ نبی کریم ﷺ بالخصوص دعائے استسقاء انتہائی عاجزی اور درماندگی کے ساتھ کرتے تھے، آسمان کی طرف ہاتھ اٹھانے میں مبالغہ کرتے، کہ آپ کے بغلوں کی سفیدی تک دکھائی دیتی۔

❁ سیدنا عمیر مولیٰ ابی اللحم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

اِنَّهٗ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِي عِنْدَ أَحْجَارِ الزَّيْتِ قَرِيبًا مِّنَ الزَّوْرَاءِ قَائِمًا يَّدْعُو يَسْتَسْقِي رَافِعًا يَّدَيْهِ قِبَلَ وَجْهِهٖ لَا يُجَاوِزُ بِهِمَا رَأْسَهٗ .

''میں نے نبی کریم ﷺ کو 'زورا' کے قریب 'احجار الزیت' نامی جگہ کے پاس دیکھا، آپ ﷺ کھڑے ہو کر بارش کے لئے دعا کر رہے تھے۔ ہاتھ چہرے تک اٹھائے ہوئے، انہیں سر سے اوپر نہیں لے جا رہے تھے۔''

(مسند الإمام أحمد : 223/5، سنن أبي داوٗد : 1168، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (878) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِّنْ دُعَاءِهٖ إِلَّا فِي الْاِسْتِسْقَاءِ، وَإِنَّهٗ يَرْفَعُ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ .

''نبی اکرم ﷺ سوائے استسقا کے کسی دُعا میں ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے، استسقا میں اتنے بلند ہاتھ اٹھاتے کہ بغلوں کی سفیدی نظر آجاتی۔''

(صحيح البخاري : 1031، صحيح مسلم : 5/895)

ہاتھ اٹھانے میں جس قدر مبالغہ آپ ﷺ اس دعا میں کرتے تھے، وہ دوسری دعاؤں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



میں دکھائی نہیں دیتا تھا۔

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، ایک شخص نے عرض کیا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے مال ہلاک ہو گئے اور راستے کٹ گئے، اللہ سے دعا کیجئے کہ ہم پر بارش نازل فرمائے، آپ نے ہاتھ اٹھائے اور دعا کی:

اَللّٰهُمَّ أَغِثْنَا، اَللّٰهُمَّ أَغِثْنَا، اَللّٰهُمَّ أَغِثْنَا .

''اللہ! ہم پر بارش نازل فرما، اے اللہ! ہم پر بارش نازل فرما، اے اللہ! ہم پر بارش نازل فرما۔'' (صحيح البخاري : 1014، صحيح مسلم : 897)

❁ صحیح بخاری (1029) میں ہے:

رَفَعَ النَّاسُ أَيْدِيَهُمْ مَعَهُ يَدْعُونَ .

''لوگ بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہاتھ اُٹھا کر دعا کرنے لگے۔''

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اُٹھائے، تو آسمان پر بادل کا ایک ٹکڑا بھی نہ تھا۔ اچانک بادل پہاڑوں کی طرح نمودار ہوئے، ابھی منبر سے اترے نہ تھے کہ میں نے بارش آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک پر گرتی دیکھ لی۔''

(صحيح البخاري : 1033، صحيح مسلم : 9/897)

❁ ایک روایت میں ہے:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، دیہاتی نے عرض کیا: ہم ڈوب گئے، رب سے دعا کیجئے کہ بارش روک دے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا فرمائی: اللہ! ہمیں چھوڑ کر، گردونواح میں بارش نازل فرما، دوتین بار یہ دُعا فرمائی، چنانچہ بادل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



مدینہ منورہ سے بائیں اور دائیں جانب چھٹنے لگے، مدینہ کے مضافات میں بارش ہونے لگی، ہمارے ہاں فوراً بارش رک گئی، اللہ نے نبی کریم ﷺ کا معجزہ، کرامت اور دُعا کی قبولیت سمجھائی۔''

(صحيح البخاري: 6093)

❁ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''نبی کریم ﷺ کے پاس لوگ روتے ہوئے آئے۔ آپ ﷺ نے دعا فرمائی: اللہ! ہمیں مفید، خوشگوار اور نفع مند بارش عطا فرما، جو نقصان دہ نہ ہو، جلدی آنے والی ہو، تاخیر کرنے والی نہ ہو۔ ان پر آسمان برسنے لگا۔''

(سنن أبي داوٗد: 1169، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (1416) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

(خُلاصة الأحكام: 879/2)

امام حاکم رحمہ اللہ (1/ 327) نے اس کو ''شیخین'' کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بارش کے لئے یہ دعا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ وَانْشُرْ رَّحْمَتَكَ وَأَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ .

''اے اللہ! اپنے بندوں اور چوپاؤں کو پانی پلا، اپنی رحمت پھیلا اور مردہ زمین

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



کو زندہ کردے۔‘‘(سنن أبي داوٗد : 1176، وسندہٗ حسنٌ)

حافظ نووی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ’’حسن متصل‘‘ قرار دیا ہے۔

(خُلاصة الأحكام : 880/2)

**سوال**: نماز استسقاء جماعت کے ساتھ مستحب ہے یا بغیر جماعت کے؟

**جواب**: نماز استسقاء با جماعت مستحب ہے۔

**سوال**: کیا قریب المرگ کو چت لٹانا چاہیے؟

**جواب**: جس کی موت کے آثار محسوس ہوں، اسے چت لٹانا چاہیے، تاکہ روح نکلنے کے بعد اس کے اعضا سیدھے رہیں۔

**سوال**: میت کا چہرہ قبلہ کی طرف پھیرنا کیسا ہے؟

**جواب**: جائز ہے۔

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بیوی بیان کرتی ہیں:

’’جس رات سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی، وہ پوچھ رہے تھے: رات کا کونسا پہر ہے؟ ہم بتاتے، یہاں تک کہ جب سحری کا وقت ہوا، تو فرمایا: مجھے بٹھا دیں، ہم نے بٹھا دیا، پھر فرمایا: میرا چہرہ قبلہ کی طرف کر دیں، ہم نے آپ کا چہرہ قبلہ کی طرف پھیر دیا۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے یہ دعا کی: ’’اللہ! میں صبح وشام آگ پر پیش کیے جانے سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔‘‘

(المحتضرين لابن أبي الدّنيا : 309، تاريخ ابن عساكر : 396/12، وسندہٗ صحيحٌ)

حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ يُسْتَحَبُّ أَنْ يُسْتَقْبَلَ بِالْمَيِّتِ الْقِبْلَةُ إِذَا كَانَ فِي الْمَوْتِ .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



''میت کا چہرہ قبلہ کی طرف پھیرنا مستحب سمجھا جاتا تھا۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 10872، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حوالے سے تمام مرفوع احادیث غیر ثابت ہیں۔

**سوال**: کیا قریب المرگ کولا الہ الا اللہ کی تلقین کرنی چاہیے؟

**جواب**: قریب المرگ کے پاس لا الہ الا اللہ کثرت سے دہرائیں کہ موت آئے، تو کلمہ توحید زبان پہ جاری ہو۔

❀ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهٖ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ .

''جس (صالح انسان) کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہوگا، جنت میں جائے گا۔''

(مسند الإمام أحمد : 247/5؛ سنن أبي داود : 3116؛ وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام حاکم رحمہ اللہ (500،251/1) نے ''صحیح الاسناد'' اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔

❀ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ .

''قریب المرگ کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کریں۔''

(صحيح مسلم : 916)

❀ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''قریب المرگ کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کیا کریں، جس کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہوگا، وہ کسی روز تو جنت چلا ہی جائے گا، اگرچہ عذاب کے بعد ہی کیوں نہ ہو۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



(صحیح ابن حبان : 3004؛ وسندهٗ حسنٌ)

اہل علم کہتے ہیں کہ مریض اگر خود کلمہ نہ پڑھ سکتا ہو، تو حاضرین کو چاہیے کہ کلمہ کی تلقین نرم لہجے میں کریں، یوں نہ ہو کہ مریض کی طبیعت کی گھٹن اسے کلمے سے دور کر دے۔ مریض کلمہ پڑھ لے، تو دوبارہ تلقین نہ کریں، البتہ جب کوئی اور بات کر لے، تو دوبارہ سے تلقین کریں، یہ بھی یاد رہے کہ ایسا شخص جسے مرنے والا متہم یا مشکوک جانتا ہے، اسے تلقین نہیں کرنی چاہیے، یوں نہ ہو کہ مرنے والا اس سے الجھن محسوس کرنے لگے۔

**سوال**: کیا لا الہ الا اللہ کے ساتھ ''محمد رسول اللہ'' کی بھی تلقین کرنی چاہیے؟

**جواب**: کرنی چاہیے۔

**سوال**: تلقین کس وقت کی جائے؟

**جواب**: امت مسلمہ کا اجماع ہے کہ یہ تلقین اس وقت کی جائے گی، جب انسان موت کے قریب ہو، نہ کہ بعد المرگ، نبی اکرم ﷺ کا مبارک عمل اسی پر دال ہے۔

❀ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''رسولِ کریم ﷺ ایک انصاری کی تیمارداری کے لئے گئے، فرمایا: ماموں جان! لا الہ الا اللہ پڑھ لیجیے، کہا: ماموں یا چچا؟ فرمایا: ماموں! کہا: کیا لا الہ الا اللہ کہنا میرے لیے خیر کا پیغام لائے گا؟ فرمایا: جی ہاں۔''

(مسند الإمام أحمد : 268/3، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ امام ترمذی رحمہ اللہ باب قائم کرتے ہیں:

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَلْقِينِ الْمَرِيضِ عِنْدَ الْمَوْتِ، وَالدُّعَاءِ لَهٗ عِنْدَهٗ.

موت کے وقت مریض کو تلقین اور اس کے لئے دعا کا بیان۔''

❀ نیز لکھتے ہیں:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



”موت کے وقت مریض کو لا الہ الا اللہ کی تلقین مستحب ہے، بعض اہل علم کہتے ہیں کہ ایک دفعہ تلقین کے بعد جب تک قریب المرگ دوبارہ کلام نہ کرے، اسے تلقین نہیں کرنی چاہیے، تلقین میں زیادتی بھی نہیں کرنا چاہیے۔“

(سنن التّرمذي، تحت الحديث : 977)

❁ امام ابن حبان رحمہ اللہ نے اس حدیث پر باب قائم کیا ہے:

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِتَلْقِينِ الشَّهَادَةِ مَنْ حَضَرَتْهُ الْمَنِيَّةُ .

”قریب المرگ کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کا حکم ہے۔“

(صحيح ابن حبان، قبل الحديث : 3003)

❁ علامہ ابو العباس قرطبی رحمہ اللہ (656ھ) لکھتے ہیں:

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان: ”مرنے والوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کریں۔“ کا مطلب یہ ہے کہ موت کے وقت انہیں یاد دلائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب المرگ کو مردہ کہہ دیا ہے، کیونکہ موت اس کے پاس حاضر ہو چکی ہوتی ہے، مرنے والوں کو اس کلمہ کی تلقین کرنا سنت ماثورہ ہے، اس پر امت مسلمہ کا عمل رہا ہے، تلقین کا مقصد یہ ہے کہ مرنے والے کی آخری کلام لا الہ الا اللہ ہو جائے، یوں اسی کلمہ پر اس کا خوش بختی کے ساتھ خاتمہ ہو اور فوت ہونے والا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عمومی فرمان میں داخل ہو جائے کہ جس (موحد، صالح) کی آخری کلام لا الہ الا اللہ ہو گی، وہ جنت میں داخل ہو گا۔“

(المُفهِم : 2/569-570، وانظر : زهر الربي للسّيوطي : 514)

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ (676ھ) لکھتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



”مطلب یہ کہ قریب المرگ انسان کولا الہ الا اللہ یاد کروائیں، تا کہ یہ اس کا آخری کلام ہو، حدیث میں آتا ہے: ”جس کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہوگا، وہ جنتی ہے۔“ (سنن ابی داود: ۳۱۱۶، وسندہ حسن، اس حدیث کو امام حاکم رحمہ اللہ (۱/۳۵۱) نے صحیح کہا ہے اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے، حافظ ابن ملقن (البدر المنیر: ۵/۱۸۹) بھی اسے صحیح قرار دیتے ہیں) تلقین کرنے کا حکم استحبابی ہے، اس طریقہ تلقین پر علما کا اجماع ہے۔“

(شرح صحیح مسلم: 300/1)

❀ صاحب ہدایہ لکھتے ہیں:

اَلْمُرَادُ الَّذِي قَرُبَ مِنَ الْمَوْتِ .

”مراد قریب المرگ انسان ہے۔“

(الهداية، ص 136، كتاب الجنائز)

❀ ہدایہ کے محشی لکھتے ہیں:

دَفْعٌ لِوَهْمِ مَنْ يَتَوَهَّمُ أَنَّ الْمُرَادَ بِهِ قِرَاءَةُ التَّلْقِينِ عَلَى الْقَبْرِ .

”جو سمجھتا ہے کہ تلقین قبر پر ہوگی، صاحب ہدایہ اس کا وہم دور کرنا چاہتے ہیں۔“

❀ علامہ سندھی حنفی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

”مراد قریب المرگ ہے، نہ کہ وہ جو فوت ہو چکا ہے، تلقین کا طریقہ یہ ہے کہ اسے کلمے کا حکم نہ کیا جائے، بلکہ اس کے پاس بیٹھ کر کلمے کا ذکر کیا جائے، بہت سے علما نے قبر پر تلقین کو بدعت قرار دیا ہے، تلقین سے مقصود ہے کہ مرنے والے کا خاتمہ کلمہ توحید پر ہو، اسی لیے جب وہ ایک مرتبہ لا الہ الا اللہ کہہ دے، تو دوبارہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



تلقین نہ کی جائے، جب تک کہ وہ کوئی دوسری بات نہ کرلے۔“

(حاشية السّندي على النّسائي : 5/4، تحت الحديث : 1827)

اہل علم کی تصریحات سے معلوم ہوا کہ لا الہ الا اللہ کی تلقین قریب المرگ کو کی جائے گی، نہ کہ مدفون میت کو۔ اس بات کو سمجھئے اور التباس کا شکار نہ ہوجائیے۔

**سوال**: نزع کے وقت عورت کو مہندی لگانا کیسا ہے؟

**جواب**: ثابت نہیں۔

**سوال**: جنبی فوت ہوجائے، تو اسے کتنے غسل دیے جائیں گے؟

**جواب**: اسے ایک ہی غسل کافی ہے، کیونکہ وہ مکلّف نہیں رہا۔

**سوال**: میت کو سرمہ لگانا اور کنگھی کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: سرمہ لگانا ثابت نہیں، البتہ بالوں کو کنگھی کرنا درست ہے۔

سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کو غسل دینے کے بعد ان کے بالوں کی کنگھی کے ساتھ تین مینڈیاں کر دیں۔

(صحيح البخاري : 1254، صحيح مسلم : 939)

**سوال**: کیا مرد محرم عورتوں کو غسل دے سکتا ہے؟

**جواب**: خواتین کو غسل خواتین ہی دیں، البتہ اگر خواتین موجود نہ ہوں، تو بغیر غسل کے دفن کر دیا جائے۔

**سوال**: کیا میت کو غسل دینا واجب ہے؟

**جواب**: میت کو غسل دینا ورثاء پر واجب ہے۔

❀ علامہ شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



يَجِبُ عَلَى الْأَحْيَاءِ، إِذْ لَا وُجُوبَ بَعْدَ الْمَوْتِ مِنَ الْوَاجِبَاتِ الْمُتَعَلِّقَةِ بِالْبَدَنِ .

”یہ زندہ لوگوں پر فرض ہے، کیونکہ موت کے بعد بدن کے متعلقہ واجبات میں سے کوئی چیز واجب نہیں ہوتی۔“(الدراريّ المضيّة :70/1)

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”ایک صحابی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفہ میں کھڑے تھے کہ اچانک اپنی سواری سے گر گئے اور موقع پر ہی فوت ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا: انہیں پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دیں۔“

(صحيح البخاري : 1266، صحيح مسلم : 1206)

❁ سیدہ امِ عطیہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی فوت ہوئیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابیات سے فرمایا:

اِغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، إِنْ رَأَيْتُنَّ، بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ .

”انہیں پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ تین یا پانچ یا ضروری سمجھیں تو اس سے بھی زیادہ دفعہ غسل دیں۔“(صحيح البخاري : 1253، صحيح مسلم : 939)

**سوال**: میت کو غسل کیسے دیا جائے گا؟

**جواب**: میت کے غسل کا وہی طریقہ ہے، جو غسل جنابت کا طریقہ ہے۔

❁ امام ابن منذر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

أَجْمَعُوا أَنَّ الْمَيِّتَ يُغَسَّلُ غُسْلَ الْجَنَابَةِ .

”اہل علم کا اجماع ہے کہ میت کو غسل جنابت کی طرح غسل دیا جائے گا۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



(الإجماع، ص 42)

**سوال**: میت کو غسل دیا، جنازہ پڑھ دیا گیا، بعد میں معلوم ہوا کہ غسل صحیح طریقہ سے نہیں دیا گیا، تو کیا حکم ہے؟

**جواب**: میت کو دفن کر دینا چاہیے، دوبارہ غسل دینے کی ضرورت نہیں۔

**سوال**: میت کو غسل دینے کے لیے کس طرف لٹانا چاہیے؟

**جواب**: کسی بھی سمت لٹایا جا سکتا ہے۔ اس میں کوئی مسنون طریقہ مروی نہیں۔

**سوال**: جو خود پاکی پلیدی کا خیال نہ رکھتا ہو، اس سے میت کو غسل دلانا کیسا ہے؟

**جواب**: بہتر ہے کہ غسل وہی دے، جو خود طہارت و پاکیزگی کا پابند ہو۔

**سوال**: کیا جنبی شخص میت کو غسل دے سکتا ہے؟

**جواب**: دے سکتا ہے، کیونکہ مؤمن پاک ہوتا ہے۔

**سوال**: بوقت غسل رسول اللہ ﷺ کے پاؤں مبارک کس طرف تھے اور سر مبارک کا رخ کس سمت تھا؟

**جواب**: اس بارے میں کوئی روایت معلوم نہیں ہو سکی۔

**سوال**: مرنے کے بعد شوہر کا بیوی کو اور بیوی کا شوہر کو دیکھنا کیسا ہے؟

**جواب**: دونوں ایک دوسرے کو دیکھ سکتے ہیں، چھو بھی سکتے ہیں۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''نبی کریم ﷺ کی وفات میرے گھر اور میری باری میں ہوئی، آپ ﷺ کا سر مبارک میری گردن اور سینے کے درمیان تھا اور اللہ تعالیٰ نے (آخری لمحات میں) میرے اور آپ ﷺ کے تھوک کو جمع کر دیا۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



(صحيح البخاري : 3100)

**سوال:** کیا مسلمان میت کو غیر مسلم چھو سکتا ہے؟

**جواب:** چھو سکتا ہے۔ غیر مسلم کے نجس ہونے کا معنی اس کے جسم کا پلید ہونا نہیں، بلکہ عقائد کی نجاست ہے۔

**سوال:** مردے کو غسل کیوں دیا جاتا ہے؟

**جواب:** اس میں بے شمار حکمتیں پنہاں ہیں، مثلاً جسم کی پاکیزگی وطہارت، مگر سب سے بڑی حکمت یہی ہے کہ شارع نے میت کو غسل دینا واجب کیا ہے۔

**سوال:** کیا شوہر اپنی بیوی کے جنازہ کو ہاتھ لگا سکتا ہے؟

**جواب:** لگا سکتا ہے۔

**سوال:** کیا میت کو غسل دینے کے لیے پانی میں بیری کے پتے ڈالنا مستحب ہے؟

**جواب:** جی ہاں۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''ایک صحابی، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عرفہ میں کھڑے تھے کہ اچانک اپنی سواری سے گر گئے اور موقع پر ہی فوت ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا: انہیں پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دیں۔''

(صحيح البخاري : 1266، صحيح مسلم : 1206)

❁ سیدہ امِ عطیہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی بیٹی فوت ہوئیں، تو آپ ﷺ نے صحابیات سے فرمایا:

''انہیں پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ تین یا پانچ یا ضروری سمجھیں تو اس سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



بھی زیادہ دفعہ غسل دیں۔‘‘(صحيح البخاري : 1253، صحيح مسلم : 939)

**سوال**: اگر جذامی فوت ہو جائے، تو کیا اسے غسل دیا جائے گا؟

**جواب**: جذامی کو بھی غسل دیا جائے گا، جیسے عام مسلمانوں کو دیا جاتا ہے۔

**سوال**: میت کو کفنانے کے بعد امام مسجد کو چٹھی لکھ کر دونوں ہاتھوں میں دینا کیسا ہے؟

**جواب**: ناجائز اور بے دلیل ہے۔

**سوال**: میت کو کفناتے وقت اس کے ہاتھ پیٹ پر رکھنے چاہییں یا سیدھے کر کے رانوں کے برابر رکھنے چاہییں؟

**جواب**: دونوں ہاتھ سیدھے کر کے رانوں کے برابر رکھنے چاہئیں۔

**سوال**: میت کو کفن میں عمامہ باندھنا کیسا ہے؟

**جواب**: جائز نہیں۔

❀ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین سفید یمنی چادروں میں کفن دیا گیا، جو سوت کی بنی ہوئی تھیں، ان میں نہ قمیص تھی، نہ عمامہ۔‘‘

(صحيح البخاري : 1264، صحيح مسلم :941)

**سوال**: جنازہ کے اوپر چادر ڈالنا کیسا ہے؟

**جواب**: سادہ چادر ڈالنا جائز ہے۔ مگر بعض لوگ ایسی چادر ڈالتے ہیں، جس پر کلمے اور سورتیں وغیرہ لکھی ہوتی ہیں، یاد رہے کہ ان چیزوں کا میت کو کچھ فائدہ نہیں۔

**سوال**: کفن میں تہبند دینا کیسا ہے؟

**جواب**: کفن میں تین اَن سلی چادریں مسنون ہیں، ان میں ایک تہبند بھی ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



سوال: دفن کے وقت قبر میں جائے نماز رکھنا کیسا ہے؟

جواب: ثابت نہیں۔

سوال: ہندو کے بُنے ہوئے کپڑے کا کفن دینا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: رنگ دار کفن کا کیا حکم ہے؟

جواب: کفن میں مسنون سفید رنگ ہے، اگر یہ میسر نہ ہو، تو رنگ دار کپڑے میں بھی کفن دیا جا سکتا ہے۔

سوال: کعبہ کے غلاف کا کفن دینا کیسا ہے؟

جواب: غلاف کعبہ کو متبرک قرار دینا جائز نہیں۔ جو لوگ کفن میں غلاف کعبہ رکھتے ہیں یا اس کی خواہش کرتے ہیں، ان کا نظریہ یہی ہوتا ہے کہ غلاف کعبہ متبرک ہے۔ لہٰذا اس نظریہ کے پیش نظر غلاف کعبہ میں کفن دینا جائز نہیں۔

سوال: جنازہ کو اس وجہ سے لیٹ کر دینا کہ زیادہ لوگ شامل ہو جائیں گے، کیسا ہے؟

جواب: تھوڑی بہت تاخیر کی جا سکتی ہے۔

سوال: موسم کی وجہ سے جنازہ میں تاخیر کرنا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: والدہ نصرانی ہے، تو اس کا کفن دفن نصرانی طریقہ کے مطابق ہوگا یا اسلامی طریقہ کے مطابق؟

جواب: کفر پر فوت ہونے والا کوئی بھی، اسے مسلمانوں کی طرح کفن دفن نہیں کیا جائے گا۔ کافر قریبی رشتہ دار فوت ہو جائے، تو اسے کپڑے میں لپیٹ کر سپرد خاک کر دینا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



چاہیے۔اسے غسل نہیں دیا جائے گا، نہ کفن پہنایا جائے گا اور نہ مسلمان کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا اور نہ مسلمانوں کی طرف قبر کھود کر دفن کیا جائے گا، صرف گھڑا کھود کر اس میں چھپا دینا چاہیے۔مشرک اور کافر کو دفن کرنے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے۔

❀ خلیفہ راشد، سیدنا علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''جب میرے والد کی وفات ہوئی، تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: آپ کے چچا وفات پا گئے ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا: جایئے اور انہیں دفن کیجیے۔میں نے عرض کیا: وہ تو شرک کی حالت میں فوت ہوئے ہیں۔آپ ﷺ نے پھر فرمایا: جایئے اور انہیں دفن کیجیے لیکن میرے پاس واپس آنے تک کوئی اور کام نہ کیجیے۔میں فارغ ہو کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو آپ ﷺ نے مجھے غسل کا حکم فرمایا۔''

(مسند أبي داوٗد الطيالسي، ص: 19، ح: 120، وسندهٗ حسنٌ متّصل)

❀ ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''میں نے عرض کیا: آپ کے چچا یا میرے والد فوت ہو گئے ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا: جایئے اور انہیں دفن کر دیجیے۔میں نے عرض کیا: وہ تو شرک کی حالت میں فوت ہوئے ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا: جایئے اور انہیں دفن کیجیے۔میں نے انہیں دفن کیا اور آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: جا کر غسل کر لیجیے۔''(مسند الإمام أحمد: 97/1، سنن أبي داوٗد: 3214، سنن النسائي: 190، 2008، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ (كما في الإصابة لابن حجر: 114/7) اور امام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ابن جارود (550) رحمہ اللہ نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

**سوال:** کفناتے وقت اگر میت کا پاخانہ نکل جائے، تو کیا غسل دہرایا جائے گا؟

**جواب:** غسل دینے والے کو چاہیے کہ غسل سے پہلے میت کا پیٹ اچھی طرح دبائے، تاکہ فالتو مادے خارج ہو جائیں، البتہ اگر غسل کے بعد کوئی چیز خارج ہوئی، تو گندگی کو دھو دیا جائے، دوبارہ غسل دینے کی ضرورت نہیں۔

**سوال:** غسل وکفن سے کچھ چیزیں بچ جاتی ہیں، ان کا کیا کریں؟

**جواب:** انہیں گھر والے استعمال کر سکتے ہیں یا کسی دوسری میت کے غسل وکفن کے کام میں لائی جاسکتی ہیں۔

**سوال:** میت کو غلط طریقہ سے غسل دیا گیا، کس پر مؤاخذہ ہوگا؟

**جواب:** مؤاخذہ غسل دینے والے پر ہے، میت مجبور اور غیر مکلّف ہے، اس پر کچھ مؤاخذہ نہیں۔

**سوال:** مردہ کو سلا ہوا پائجامہ اور ٹوپی پہنانا کیسا ہے؟

**جواب:** جائز نہیں۔

**سوال:** میت کے بالوں کو شیمپو سے دھونا کیسا ہے؟

**جواب:** اچھا ہے۔

**سوال:** جنازہ کے اوپر والی چادر کا کیا کیا جائے؟

**جواب:** اسے استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



# فتاویٰ امن پوری (قسط ۵۳)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

**سوال**: میت نابالغ لڑکا ہو، تو اس کا کفن کیسا ہونا چاہیے؟

**جواب**: نابالغ لڑکے کو بھی مردوں کی طرح کفن دیا جائے گا۔

**سوال**: ضرورت کے تحت جنازہ کے لیے پہیئے والا تابوت استعمال کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: استعمال کیا جا سکتا ہے۔

**سوال**: ایمبولینس پر میت کو دفنانے کے لیے لے جانا کیسا ہے؟

**جواب**: کوئی حرج نہیں۔

**سوال**: بیوی کی میت کو کندھا دینا کیسا ہے؟

**جواب**: جائز ہے۔

**سوال**: جنازہ کے پیچھے بلند آواز سے اشعار پڑھنا کیسا ہے؟

**جواب**: جائز نہیں۔

**سوال**: جنازہ کے پیچھے باآواز بلند کلمہ پڑھنا کیسا ہے؟

**جواب**: جنازہ کے آگے یا پیچھے باآوازِ بلند ذکر یا کلمہ کا ورد وغیرہ کرنا بدعت ہے، قرآن وحدیث میں اس کی اصل نہیں ملتی، یہ رسول اللہ ﷺ خلفائے راشدین، صحابہ رضی اللہ عنہم، تابعین عظام، ائمہ دین اور سلف صالحین رحمہم اللہ سے ثابت نہیں ہے۔

جنازہ کے آگے یا پیچھے باآوازِ بلند ذکر یا قرآن خوانی نیکی کا کام ہوتا یا شریعت کی رو سے میت کو کوئی فائدہ پہنچتا، تو صحابہ کرام اور سلف صالحین جو سب سے بڑھ کر قرآن و

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



حدیث کے معانی، مفاہیم ومطالب اور تقاضوں کو سمجھنے والے اور ان کے مطابق زندگیاں ڈھالنے والے تھے، وہ ضرور اس کا اہتمام کرتے۔ائمہ اربعہ سے بھی اس کا جواز یا استحباب منقول نہیں ہے۔

بعض اہل علم نے جنازہ کے ساتھ بآوازِ بلند ذکر کے عدم جواز اور بدعت قبیحہ ہونے کی صراحت کی ہے:

❁ علامہ احمد بن محمد بن اسماعیل طحطاوی رحمہ اللہ (1231ھ) کہتے ہیں:

''جنازہ کے ساتھ قراءت اور ذکر کے وقت آواز بلند نہ کریں، جو لوگ بلند آواز سے ذکر کرتے ہیں، ان کی کثرت دیکھ کر دھوکے میں نہ آجائیں، جنازہ کے ساتھ جاہل لوگ اونچی آواز سے اور کھینچ کھینچ کر قراءت کرتے ہیں، یہ بالاجماع جائز نہیں، کسی انسان کے لیے جائز نہیں کہ اس کے انکار پر قدرت و طاقت رکھتا ہو، پھر بھی خاموش رہے اور اس پر انکار نہ کرے، لوگوں پر خاموشی لازم ہے۔......اسی جنازہ کے ساتھ اذکارِ متعارفہ بدعت قبیحہ ہیں۔''

(حاشية الطّحطاوي : 332)

❁ علامہ ادریس بن بیکدن بن عبداللہ ترکمانی رحمہ اللہ (800ھ) لکھتے ہیں:

مِنَ الْبِدَعِ مَا يُفْعَلُ بَيْنَ يَدَيِ الْمَيِّتِ مِنْ قِرَاءَةٍ وَذِكْرٍ وَحَمْلِ خُبْزٍ وَخِرْفَانٍ، الْكُلَّ لَا يَرْضَى الْوَاحِدُ الدَّيَّانُ .

''میت کے آگے قراءت وذکر کرنا، روٹیاں اور بکری کا بچہ اٹھانا بدعت ہے، ایک دین دار شخص ان ساری باتوں پر راضی نہیں ہو سکتا۔''

(كتاب اللّمع في الحوادث والبدع : 232)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



❀ نیز لکھتے ہیں:

كَذٰلِكَ الذِّكْرُ جَهْرًا يُكْرَهُ فِعْلُهٗ خَلْفَ الْجَنَازَةِ، وَلَيْسَ فِيْهِ أَجْرٌ لِلذَّاكِرِ وَلَا لِلْمَيِّتِ .

''جنازہ کے پیچھے اونچی آواز سے ذکر مکروہ ہے، اس میں ذاکر (ذکر کرنے والے) اور میت کے لیے کوئی اجر نہیں ہے۔''

(كتاب اللّمع في الحوادث والبِدَع : 216)

❀ فتاویٰ عالمگیری وغیرہ میں ہے:

''جنازے کے ساتھ جانے والوں کو خاموش رہنا واجب ہے اور بلند آواز سے ذکر کرنا اور قرآن پڑھنا مکروہ ہے، اگر اللہ کا ذکر کرنا چاہیں، تو اپنے دل میں کریں۔''

(فتاویٰ عالمگیری:1/162، فتاویٰ قاضی خان:1/92 بحوالہ جاء الحق از نعیمی:1/408)

❀ ایک عالم لکھتے ہیں:

''جنازہ کے ساتھ بآواز بلند ذکر، قرأت قرآن، لوگوں کا یہ کہنا کہ ہر زندہ مرے گا اور اس طرح کی دوسری باتیں بدعت ہیں۔''

(فتاویٰ سراجیہ:23)

**سوال**: غیر مسلم پڑوسی یا قریبی کے جنازہ کے ساتھ جانا کیسا ہے؟

**جواب**: اگر کوئی قریبی غیر مسلم فوت ہو جائے، تو اس کے لواحقین سے اظہار تعزیت کی جا سکتی ہے، ضرورت ہو، تو اس کے جنازہ کے ساتھ قبرستان تک بھی جایا جا سکتا ہے، مگر غیر مسلموں کی مذہبی رسومات میں شریک نہیں ہو سکتے، نیز ان کے لیے دعائے مغفرت بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



نہیں کی جا سکتی ہے۔

سوال: اگر کوئی روزے کی شدت سے مر جائے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: روزہ دار اگر صبر کرے، روزہ نہ توڑے اور مر جائے، تو اسے اجر ملتا ہے، وہ گناہ گار نہ ہوگا۔

سوال: کیا نجس آدمی میت کو کندھا دے سکتا ہے؟

جواب: دے سکتا ہے۔

سوال: جنازہ کا سرہانہ آگے رکھنا چاہیے یا پاؤں والی جانب؟

جواب: سر والی جانب آگے رکھنی چاہیے۔

سوال: کیا میت کی نعش کا بھاری ہونا یا ہلکا ہونا اعمال کی بنا پر ہے؟

جواب: بعض کہتے ہیں کہ جس میت کی نعش ہلکی ہو، وہ نیک اعمال والا ہے، اس پر گناہوں کا بوجھ نہیں ہے اور جس کی نعش بھاری محسوس ہو، وہ برے اعمال والے ہے، اس پر گناہوں کا بوجھ ہے۔ یہ سب باتیں بے دلیل ہیں اور عوام الناس میں غلط مشہور ہو چکی ہیں۔

سوال: بلا ضرورت جنازہ گاڑی پر لے جانا کیسا ہے؟

جواب: اسلامی طریقہ یہی ہے کہ کوئی مجبوری نہ ہو، تو جنازہ کاندھوں پر قبرستان لے جایا جائے۔

سوال: کیا جنازہ کو چالیس قدم تک کندھا دینا مسنون ہے؟

جواب: جنازہ کو کندھا دینا مسنون ہے، مگر چالیس قدم کے متعلق کوئی دلیل ثابت نہیں۔ اس بارے میں مروی روایت بے اصل ہے۔

سوال: جنازہ کے آگے چلنا افضل ہے یا پیچھے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



**جواب:** پیچھے۔

**سوال:** جنازہ لے جانے کے لیے دور کا راستہ اپنانا چاہیے یا نزدیک والا؟

**جواب:** جو لوگوں کے لیے آسان ہو، اسی راستہ سے جنازہ لے جانا چاہیے۔

**سوال:** جنازہ کے ساتھ قرآن کریم لے جانا کیسا ہے؟

**جواب:** بدعت ہے۔ جب قبرستان میں قرآن پڑھنا ہی جائز نہیں، تو قرآن لے جانے کا کیا مقصد؟

**سوال:** قبروں پر پھول ڈالنا کیسا ہے؟

**جواب:** اولیا اور صالحین کی قبروں پر پھول، چادریں چڑھانا عجمی تہذیب کا شاخسانہ اور قبیح بدعت ہے۔ یہ فعل رسول اللہ ﷺ، صحابہ کرام اور ائمہ سلف کی سراسر مخالفت ہے۔ اگر اس عمل میں دینی منفعت و مصلحت ہوتی، تو نبی اکرم ﷺ ضرور اس کی طرف رہنمائی فرماتے اور سلف صالحین ضرور اسے اپناتے۔ شیطان اسے سند جواز فراہم کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگاتا ہے۔ اس کی کوشش ہے کہ شہر خموشاں شرک و بدعت کی آماجگاہ بن جائیں۔ ان کی خاموشی کو راگ رنگ، شور و شر اور فسق و فجور میں بدل دیا جائے۔ لوگ قبروں کے نام کی نذر و نیاز دیں اور ان پر چڑھاوے چڑھائیں، عرس میلے لگائیں، مزامیر اور مشرکانہ اشعار سے محفل سماع سجائیں، تاکہ قبروں پر لوگوں کا آنا جانا لگا رہے۔

بدعت اللہ اور اس کے حبیب محمد رسول اللہ ﷺ سے پیش قدمی کا نام ہے۔ سلف اس سے متنفر تھے اور اس کی شدید مذمت کرتے تھے۔

❁ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (751ھ) فرماتے ہیں:

”سلف صالحین اور ائمہ دین بدعت کا سختی سے ردّ کرتے رہے ہیں۔ انہوں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



نے اہل بدعت کو زمین کے کونے کونے سے للکارا اور لوگوں کو ان کے فتنے سے بہت ڈرایا۔ انہوں نے اس کی اتنی مخالفت کی کہ اتنی مخالفت فحاشی اور ظلم وزیادتی جیسے گناہوں کی بھی نہیں کی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ بدعت کی مضرت اور اس سے دین کو نقصان باقی گناہوں کی نسبت بہت زیادہ ہے۔‘‘

(مَدارج السّالکین :372/1)

شیطان جب دیکھتا ہے کہ لوگوں کو بدعت سے بچنے کی تلقین کی جارہی ہے، تو وہ ان لوگوں کے ساتھ ہو لیتا ہے جنہیں بدعت سے منع کیا جارہا ہے، بدعت کے لئے دلائل تراش کر ان کے منہ ڈالتا ہے اور وہ نادان اس بدعت کو دین کا حصہ سمجھ لیتے ہیں، اکثر وہ عمومی دلائل سے استدلال کرتا ہے۔ اس سلسلے میں سمجھ لینا چاہئے کہ ان دلائل سے اگر وہ بدعت ثابت ہو رہی ہوتی، تو نبی کریم ﷺ، صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین اس کی وضاحت ضرور کرتے۔

❀ علامہ شاطبی رحمہ اللہ (790ھ) فرماتے ہیں:

’’جنہوں نے یہ مفہوم سمجھے ہیں اور ان بدعتی مسالک کو اپنایا ہے، تو ہی صورتیں ہیں، یا تو اہل بدعت نے شریعت کا ایسا فہم حاصل کر لیا ہے جو سلف کو حاصل نہیں تھا، یا خود انہیں غلطی لگ گئی ہے۔ ظاہر ہے کہ دوسری بات ہی درست ہے، کیونکہ سلف صراطِ مستقیم پر تھے۔ جو دلائل اہل بدعت پیش کرتے ہیں، سلف نے ان دلائل سے جو سمجھا اس پر عمل پیرا رہے۔ یہ بدعات میں موجود نہ تھیں، نہ انہوں نے ان پر عمل کیا۔ اس سے معلوم ہوا ان نصوص کے یہ معنی (جو اہل بدعت نے کیے ہیں) کسی صورت درست نہیں ہو سکتے، بلکہ سلف کا ان کے خلاف عمل اجماعی دلیل ہے کہ اہل بدعت استدلال و عمل میں غلطی پر ہیں اور

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



سنت کی مخالفت کر رہے ہیں، نیز جو لوگ ایسے استدلال کرتے ہیں، ان سے پوچھا جائے کہ جس معنی کا تم نے استنباط کیا ہے، وہ سلف صالحین کے عمل میں ملتا ہے یا نہیں؟ اگر وہ کہیں کہ نہیں اور انہیں یہی کہنا پڑے گا، تو پھر ان سے پوچھا جائے کہ کیا سلف ان معانی سے غافل یا جاہل تھے جن کا آپ علم ہوا ہے؟ وہ کسی صورت بھی ہاں میں جواب نہیں دے سکتے کیونکہ ایسا کہنے سے وہ خود رسوا ہو جائیں گے اور اجماع کے مخالف قرار پائیں گے اور اگر وہ کہیں کہ سلف ان نصوص کے معانی بھی اسی طرح جانتے تھے جس طرح دوسری نصوص کے معانی سے واقف تھے، تو انہیں جواب دیا جائے گا کہ پھر سلف صالحین کو ان معانی کے مطابق عمل کرنے میں کون سی چیز رکاوٹ تھی کہ انہوں نے یہ کام چھوڑ کر اس کے خلاف کیا؟ جھوٹو! ایک ہی بات ہو سکتی ہے کہ اسلاف غلطی پر جمع ہو گئے تھے، لیکن شرعی وفطری دلائل تمہارے اس گھٹیا خیال کی مخالفت کرتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ جو کام بھی سلف صالحین کے طریقہ کار کے خلاف ہو، وہ یقینی طور پر گمراہی ہوتا ہے۔'' (المُوافقات : 3/73)

**سوال**: جنازہ پر شوخ رنگ کی چادر ڈالنا کیسا ہے؟

**جواب**: کفن کے اوپر اگر کوئی چادر ڈالنے کی ضرورت ہو، تو بہتر ہے کہ سفید رنگ کی ہو، شوخ رنگ کی چادر بھی ڈالی جا سکتی ہے۔

**سوال**: جس پر میت کا جنازہ لے جانا ہے، وہ چارپائی یا پلنگ ہلکا ہونا چاہیے یا بھاری؟

**جواب**: وہ چارپائی یا پلنگ ہلکا ہونا چاہیے، تاکہ اسے اٹھانا آسان ہو۔

**سوال**: جنازہ کے ساتھ بآواز بلند نعت یا درود پڑھنا کیسا ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



**جواب:** بدعت ہے۔

**سوال:** میت کو بانس کی ارتھی پر لے جانا کیسا ہے؟

**جواب:** یہ ہندوؤں کا طریقہ ہے، لہٰذا جائز نہیں۔ مسلمانوں کو اسلامی طریقہ کے مطابق جنازہ چارپائی یا پلنگ پر رکھ کر کاندھوں پر اٹھا کر لے جانا چاہیے، اسی میں مسلمان میت کا اکرام واحترام ہے۔

**سوال:** عورت کے کفن دفن کا خرچہ کس کے ذمہ ہے؟

**جواب:** شوہر کے۔

**سوال:** بعض لوگ نماز جنازہ کے بعد بیٹھ جاتے ہیں اور سورت فاتحہ اور درود پڑھ کر اس کا ثواب نبی کریم ﷺ اور اصحاب اربعہ کو بخش کر میت کی روح کو بخشتے ہیں، شرعی لحاظ سے اس کا کیا حکم ہے؟

**جواب:** یہ بدعت ہے۔ سلف صالحین اور ائمہ اہل سنت سے میت بخشوانے کا یہ طریقہ ہرگز ہرگز ثابت نہیں۔ اگر اس کی کوئی شرعی حیثیت ہوتی اور یہ اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی کا باعث ہوتا، تو وہ اس کا اہتمام کرتے۔

❀ علامہ ابن رجب رحمہ اللہ (795ھ) نے کیا خوب لکھا ہے:

أَمَّا مَا اتَّفَقَ عَلٰی تَرْکِہٖ فَلَا یَجُوْزُ الْعَمَلُ بِہٖ لِأَنَّھُمْ مَا تَرَکُوْہُ إِلَّا عَلٰی عِلْمٍ أَنَّہٗ لَا یُعْمَلُ بِہٖ.

''جس کام کے چھوڑنے پر سلف کا اتفاق ہو، وہ کام کرنا جائز نہیں، کیونکہ انہوں نے اسے چھوڑا ہی اس لئے تھا کہ اس پر عمل نہیں کیا جائے گا۔''

(فضل علم السّلف علی علم الخلف، ص 31)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



جس کام کے چھوڑنے پر سلف صالحین متفق ہوں، اسے کرنا جائز نہیں۔

**سوال**: کیا طاعون کی وجہ سے فوت ہو جانے والا شہید ہے؟

**جواب**: طاعون کا شکار ہونے والا شہید ہے۔

❀ سیدنا جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نیت کے مطابق اجر دیتا ہے، آپ شہادت کسے سمجھتے ہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہنے لگے: میدان جہاد میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میدان قتال کے علاوہ بھی سات اسبابِ شہادت ہیں۔ ① مرض طاعون میں مبتلا ہو کر جان کی بازی ہار جانے والا ② ڈوب کر مرنے والا ③ نمونیا سے جاں بحق ہونے والا ④ پیٹ کی بیماری سے جان کی بازی ہار جانے والا ⑤ جل کر ہلاک ہونے والا ⑥ دب کر دم توڑ دینے والا ⑦ حمل سے فوت ہو جانے والی خاتون۔''

(موطّأ مالك: 233/1، سنن أبي داوٗد: 3111، سنن النسائي: 1846، وسندہٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۱۸۹) نے ''صحیح'' اور امام حاکم رحمہ اللہ (۵۰۳/۱) نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔

**سوال**: کیا طاعون میں فوت ہونے والے کا جنازہ ہوگا؟

**جواب**: طاعون میں فوت ہونے والے کو بھی غسل و کفن دیا جائے گا، جنازہ پڑھا جائے گا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا، البتہ وباء سے بچنے کے لیے حفاظتی کٹس استعمال کرنا ضروری ہے۔

**سوال**: غفلت اور سستی کی وجہ سے نماز ترک کرنے والے کا جنازہ پڑھا جائے گا؟

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



**جواب**: نماز میں غفلت اور سستی کرنے والا سخت گناہ گار ہے۔ نماز ترک کرنا گناہ کبیرہ ہے اور اہل سنت کا مسلک ہے کہ کبیرہ کے مرتکب پر جنازہ پڑھا جائے گا۔

**سوال**: بچہ زندہ پیدا ہوا، پھر مر گیا، کیا اس پر جنازہ پڑھا جائے گا؟

**جواب**: اس پر جنازہ بھی پڑھا جائے گا اور اس کو غسل و کفن بھی دیا جائے گا۔

**سوال**: کیا نماز جنازہ کی صفوں میں سجدہ کی جگہ چھوڑنا ضروری ہے؟

**جواب**: جب نماز جنازہ میں سجدہ ہی نہیں، تو جگہ چھوڑنے کا کیا فائدہ؟ بعض لوگ جگہ چھوڑنے کا کہتے ہیں، مگر یہ بات بے دلیل ہے۔

**سوال**: کیا عورت نماز جنازہ کی امامت کرا سکتی ہے؟

**جواب**: عورت نماز جنازہ کی امام نہیں بن سکتی۔

**سوال**: حرام کار کی نماز جنازہ کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: حرام کار یعنی زانی کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی، کیونکہ اہل سنت کا مسلک ہے کہ کبیرہ گناہ کے مرتکب کا جنازہ پڑھا جائے گا۔

**سوال**: کیا جنازہ کی وصیت کرنا جائز ہے؟

**جواب**: مرنے سے پہلے یہ وصیت کرنا کہ میرا جنازہ فلاں عالم پڑھائے، جائز اور صحیح ہے۔ بلا عذر اس وصیت کو ترک نہیں کیا جا سکتا۔

**سوال**: کسی کو جنازہ پڑھانے کی وصیت کی، مگر نماز جنازہ کسی اور نے پڑھا دیا، تو کیا حکم ہے؟

**جواب**: جنازہ کا فرض ادا ہو گیا، مگر بلا وجہ وصیت ترک کرنا مناسب نہ تھا۔

**سوال**: قادیانی کی نماز جنازہ کا کیا حکم ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



(جواب): قادیانی مرتد کافر ہے، اس کی نماز جنازہ نہیں، نہ اسے غسل دیا جائے گا، نہ مسلمانوں کی طرح کفن دیا جائے گا اور نہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔

(سوال): نماز جنازہ کے بعد دوبارہ میت کو گھر لانا اور دعا کرنا کیسا ہے؟

(جواب): بدعت ہے۔

(سوال): جوتا پہن کر نماز جنازہ پڑھنا کیسا ہے؟

(جواب): جوتا پاک ہے، تو کوئی حرج نہیں۔

(سوال): ولد الزنا کی نماز جنازہ کا کیا حکم ہے؟

(جواب): ولد الزنا پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔

(سوال): کیا مسلمانوں کو کسی فاسد العقیدہ اور مشرک کی نماز جنازہ سے روکنا چاہیے؟

(جواب): روکنا چاہیے۔

(سوال): کیا رنڈیوں کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔

(جواب): ہر مرتکب کبیرہ مسلمان کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔

(سوال): جس مسلمان کو بغیر نماز جنازہ دفن کر دیا گیا ہو، کیا اس کی قبر پر نماز جنازہ پڑھی جا سکتی ہے؟

(جواب): قبر پر نماز جنازہ پڑھی جا سکتی ہے۔ (بخاری: ۴۶۰)

(سوال): اگر نماز جنازہ مغرب کے بعد ہو، تو کیا مغرب کے فرائض کے بعد اور سنتوں سے پہلے پڑھا جائے گا یا سنتوں کے بعد؟

(جواب): نماز جنازہ کسی بھی وقت پڑھا جا سکتا ہے، اس بارے میں کوئی خاص دلیل مروی نہیں۔ خواہ پہلے مغرب کی سنتوں پڑھ لیں، خواہ پہلے جنازہ پڑھ لیں اور بعد میں سنتیں،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



بہتر ہے کہ پہلے سنتیں پڑھ لیں، کیونکہ نماز کی صحیح ترتیب یہی ہے۔نماز ظہر اور عشاء کے بعد والی سنتوں کا بھی یہی حکم ہے۔

**سوال**: جو شخص نماز، روزہ سے روکے اور حج وتلاوت سے منع کرے، کیا اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی؟

**جواب**: نماز، روزے اور حج وتلاوت سے منع کرنے والا شخص اسلام کا دشمن ہے اور یہ کفریہ حرکت ہے، ایسا شخص اگر توبہ نہ کرے، تو مرتد ہے، اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے گی، نہ اسے مسلمانوں کی طرح غسل وکفن دیا جائے گا۔

**سوال**: جو شخص اپنی رضاعی بہن سے نکاح کر لے، اس کی نماز جنازہ کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: معلوم ہونے کے باوجود جو رضاعی بہن سے نکاح کرے، وہ حرام کار، زانی اور کبیرہ کا مرتکب ہے، مگر کافر ومرتد نہیں۔ اس لیے اس کا جنازہ پڑھا جائے گا۔

**سوال**: ایک جگہ مسلمان اور ہندو آگ میں جل کر مر گئے، کسی کی شناخت نہ ہو سکی، تو نماز جنازہ کیسے پڑھا جائے گا؟

**جواب**: مسلمان کی نیت کر لی جائے اور جنازہ پڑھ دیا جائے۔

**سوال**: بان کی چارپائی پر جنازہ لے جانا کیسا ہے؟

**جواب**: جائز ہے۔

**سوال**: کیا نماز جنازہ میں بھی صف بندی ضروری ہے؟

**جواب**: صف بندی کے لحاظ سے نماز جنازہ اور دوسری نمازوں کا حکم اور طریقہ ایک جیسا ہے، البتہ ایک فرق حدیث میں وارد ہوا ہے۔

❁ عبداللہ بن ابی طلحہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



”سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے عمیر فوت ہوئے، تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو بلایا۔ آپ ﷺ تشریف لائے اور ان کے گھر میں عمیر کی نماز جنازہ پڑھائی۔ رسول اللہ ﷺ آگے ہوئے، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ ان کے پیچھے اور ام سلیم رضی اللہ عنہا اپنے خاوند ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے کھڑی ہوئیں۔ وہاں ان کے سوا کوئی اور نہیں تھا۔“

(شرح مَعاني الآثار للطّحاوي :508/1، المستدرك للحاكم :365/1، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام حاکم رحمہ اللہ نے ”صحیح بخاری و مسلم رحمہما اللہ کی شرط پر صحیح“ کہا ہے اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

صف بندی کا یہ طریقہ نماز جنازہ کے ساتھ خاص ہے کہ امام کے پیچھے مرد اکیلا کھڑا ہو سکتا ہے، جبکہ عام نمازوں میں صف کے پیچھے اکیلے مرد کی نماز نہیں ہوتی۔

**سوال**: کیا نماز جنازہ کی ہر تکبیر پر رفع الیدین کیا جائے گا؟

**جواب**: نماز جنازہ کی ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرنا سنت ہے۔

① سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”رسول اللہ ﷺ جب جنازہ پڑھتے، تو ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرتے اور جب نماز ختم کرتے، تو سلام پھیرتے۔“

(العِلَل للدّارقُطني : ٢٢/٣، ح : ٢٩٠٨، وسندهٗ صحيحٌ)

② نافع رحمہ اللہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي كُلِّ تَكْبِيرَةٍ عَلٰى جِنَازَةٍ .

”آپ جنازے میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرتے تھے۔“

(مُصنّف ابن أبي شيبة : ٢٩٥/٣، وسندهٗ صحيحٌ)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



③ خالد بن ابی بکر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

رَأَيْتُ سَالِمًا كَبَّرَ عَلٰى جِنَازَةٍ أَرْبَعًا، يَرْفَعُ يَدَيْهِ عِنْدَ كُلِّ تَكْبِيرَةٍ .

''میں نے سالم بن عبداللہ بن عمر رحمہ اللہ کو دیکھا کہ انہوں نے جنازے پر چار تکبیریں کہیں، ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کیا۔''

(مُصنّف ابن أبي شيبة : ٢٩٥/٣، وسندهٗ صحيحٌ)

④ عبداللہ بن عون رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''امام محمد بن سیرین تابعی رحمہ اللہ نماز (کے شروع) میں اور رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرتے تھے، نیز نماز جنازہ میں ہر تکبیر کے ساتھ اس طرح (رفع الیدین) کرتے تھے۔''

(مُصنّف ابن أبي شيبة : ٢٩٥/٣، وسندهٗ صحيحٌ)

⑤ عمر بن ابی زائدہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''میں نے قیس بن ابی حازم تابعی رحمہ اللہ کی اقتداء میں نماز جنازہ ادا کی، انہوں نے چار تکبیریں کہیں اور ہر تکبیر میں رفع الیدین کیا۔''

(مُصنّف ابن أبي شيبة : ٢٩٥/٣، وسندهٗ حسنٌ)

⑥ ابن جریج رحمہ اللہ عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کے بارے میں فرماتے ہیں:

يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي كُلِّ تَكْبِيرَةٍ، وَمَنْ خَلْفَهٗ يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ .

''آپ ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرتے اور مقتدی بھی رفع الیدین کرتے تھے۔''

(مُصنّف ابن أبي شيبة : ٢٩٥/٣، وسندهٗ صحيحٌ)

⑦ معمر بن راشد رحمہ اللہ امام زہری رحمہ اللہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



إِنَّهٗ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ مَعَ كُلِّ تَكْبِيرَةٍ عَلَى الْجِنَازَةِ .

''آپ جنازہ میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرتے تھے۔''

(جُزء رفع اليدين للبخاري : ۱۱۸، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام عبدالرزاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

بِهٖ نَأْخُذُ . ''ہم (محدثین) اسی پر عمل کرتے ہیں۔''

(مصنّف عبدالرّزّاق : ۳/۴٦۹)

⑧ عبداللہ بن علاء رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''میں نے امام مکحول تابعی رحمہ اللہ کو ایک جنازے پر چار تکبیریں کہتے اور ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرتے دیکھا۔''

(جُزء رفع اليدين للبخاري : ۱۱٦، وسندهٗ حسنٌ)

⑨ اشعث بن عبدالملک حمرانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

كَانَ الْحَسَنُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي كُلِّ تَكْبِيرَةٍ عَلَى الْجِنَازَةِ .

''امام حسن بصری رحمہ اللہ نماز جنازہ کی ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین فرماتے تھے۔''

(جُزء رفع اليدين للبخاري : ۱۲۲، وسندهٗ صحيحٌ)

⑩ ابوالغصن رحمہ اللہ کہتے ہیں:

رَأَيْتُ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ يَرْفَعُ يَدَيْهِ مَعَ كُلِّ تَكْبِيرَةٍ عَلَى الْجِنَازَةِ .

''میں نے نافع بن جبیر رحمہ اللہ کو جنازے میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرتے دیکھا۔'' (جُزء رفع اليدين للبخاري : ۱۱٤، سندهٗ حسنٌ)

امام عبداللہ بن مبارک (جامع ترمذی، تحت حدیث : ۱۰۷۷)، امام شافعی (الام :

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



۱/۱۷۲)، امام احمد بن حنبل (سیرۃ الامام احمد بن حنبل لابی الفضل صالح بن احمد، ص ۴۰) اور امام اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ (سنن ترمذی، تحت حدیث: ۱۰۷۷) بھی نماز جنازہ میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرنے کے قائل ہیں۔

❀ امام، ابوبکر ابن منذر، نیشاپوری رحمۃ اللہ (۳۱۹ھ) فرماتے ہیں:

''اس لیے بھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام میں ہر تکبیر پر رفع الیدین بیان فرمایا ہے اور عیدین و جنازہ کی تکبیرات بھی قیام ہی میں ہیں، لہٰذا ان تکبیرات میں رفع الیدین ثابت ہو گیا۔''

(الأوسط في السّنن والإجماع والاختلاف: ٤٢٦/٥)

**سوال**: نماز عید کے وقت جنازہ آ جائے، تو پہلے کونسی نماز پڑھی جائے؟

**جواب**: کوئی نماز بھی پہلے پڑھی جاسکتی ہے۔

**سوال**: کیا نماز جنازہ میں سورت فاتحہ پڑھی جائے گی؟

**جواب**: منفرد، امام اور مقتدی کو ہر نماز میں سورت فاتحہ پڑھنا ضروری ہے، اس کے بغیر کوئی نماز نہیں۔

**سوال**: اگر کوئی کہے کہ میری نماز جنازہ نہ پڑھنا، تو کیا اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گا؟

**جواب**: جنازہ نہ پڑھنے کی وصیت کرنا گناہ ہے۔ اس وصیت کو بدلنا ضروری ہے، اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی، اس کا وبال ورثا پر نہیں۔

**سوال**: عیدگاہ میں نماز جنازہ پڑھانا کیسا ہے؟

**جواب**: جائز ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



سوال: اگر میت پر جنازہ پڑھنے والا کوئی نہ ہو، تو کیا اکیلا شخص نماز جنازہ پڑھ سکتا ہے؟

جواب: کوئی دوسرا شخص نہ ہو، تو اکیلا شخص جنازہ پڑھ سکتا ہے، فرض ادا ہو جائے گا۔

سوال: عورت کی نماز جنازہ کس کی اجازت سے پڑھائی جائے گی، شوہر یا باپ؟

جواب: شوہر۔

سوال: اگر مرگ پر اہل خانہ منکرات کر رہے ہوں، تو کیا اس میت کا نماز جنازہ ترک کیا جا سکتا ہے؟

جواب: اگر میت صحیح العقیدہ ہے، تو اہل خانہ کے غیر شرعی اُمور کی وجہ سے اس کی نماز جنازہ ترک نہیں کرنی چاہیے، یہ میت کا حق ہے، نہ کہ میت کے گھر والوں کا۔

سوال: رات کو نماز جنازہ پڑھانا کیسا ہے؟

جواب: درست ہے۔

سوال: اگر کسی شخص کو درندے کھا جائیں، اس کی کچھ ہڈیاں ملیں، تو اس کی تجہیز و تکفین کا کیا حکم ہے؟

جواب: اسے غسل دینے کی ضرورت نہیں، کپڑے میں لپیٹ دیا جائے، اس پر نماز جنازہ پڑھا جائے اور قبر کھود کر دفن کر دیا جائے۔

سوال: میت کو چارپائی پر رکھ کر نماز جنازہ پڑھی جائے یا زمین پر رکھ کر؟

جواب: چارپائی پر رکھ کر نماز جنازہ بھی درست ہے۔

سوال: کیا جنازہ کے بعد میت کا چہرہ دیکھنا مسنون ہے؟

جواب: جائز ہے، مسنون نہیں۔

سوال: مخنث کی نماز جنازہ کا کیا حکم ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



جواب: مسلمان مخنث کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی، اسے غسل وکفن دیا جائے گا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔

سوال: اگر کسی مسلمان کا جنازہ چند رافضی پڑھ دیں، تو کیا فرض ادا ہو جائے گا؟

جواب: روافض کا کوئی عمل شرعاً معتبر نہیں۔ ان کے جنازہ پڑھنے سے فرض ادا نہ ہوگا۔

سوال: کیا غیر عالم نماز جنازہ کا امام بن سکتا ہے؟

جواب: صحیح العقیدہ غیر عالم بھی نماز جنازہ کی امامت کرا سکتا ہے۔

سوال: جس مسلمان کو بغیر نماز جنازہ دفن کر دیا گیا ہو، تو کتنے دن بعد تک اس کی قبر پر نماز جنازہ پڑھا جا سکتا ہے؟

جواب: جب بھی معلوم ہو، اس کی قبر پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی، اس میں دنوں یا مہینوں یا برسوں کی قید نہیں، خواہ میت کا جسم مٹی میں مل چکا ہو۔

سوال: نماز جنازہ فرض کفایہ ہے یا فرض عین؟

جواب: نماز جنازہ فرض کفایہ ہے، چند مسلمان ادا کر دیں، تو فرض ادا ہو جائے گا، اگر کوئی بھی ادا نہ کرے، تو علاقے کے تمام مسلمان گناہ گار ہوں گے۔

سوال: اگر جسم کا کوئی عضو زندگی میں جسم سے الگ ہو جائے، تو کیا مرنے کے بعد اس پر بھی نماز جنازہ پڑھی جائے گی؟

جواب: اگر موت کی وجہ اعضا کا کٹ جانا بنی ہو، تو ان اعضا کو میت کے ساتھ رکھا جائے گا اور ان پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔ اگر زندگی میں کوئی عضو کٹ جائے اور اس کے بعد کسی اور وجہ سے موت ہو جائے، تو بھی اس عضو کو میت کے ساتھ رکھا جائے گا۔

سوال: کیا خاوند اپنی بیوی کا نماز جنازہ پڑھا سکتا ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



(جواب): اگر شوہر نماز جنازہ پڑھا سکتا ہے، تو بہتر یہی ہے کہ وہ خود اپنی بیوی کی نماز جنازہ پڑھائے۔

(سوال): اگر بچہ مرا ہوا پیدا ہو، تو کیا اسے غسل و کفن دیا جائے گا؟

(جواب): اسے بھی غسل و کفن دیا جائے، اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔

(سوال): کیا مرد اور عورت کی نماز جنازہ کی دعا میں فرق ہے؟

(جواب): فرق نہیں۔ ضمیریں ''میت'' کے لفظ کی طرف لوٹتی ہیں۔ لفظ میت مذکر اور مؤنث دونوں کو شامل ہے۔ اگر ضمائر بدل دی جائیں، تو کوئی حرج نہیں۔

(سوال): کیا نماز جنازہ تمام حاضرین علاقہ پر فرض ہے؟

(جواب): نماز فرض کفایہ ہے، چند مسلمانوں کے ادا کرنے سے ادا ہو جاتا ہے۔

(سوال): اگر بھول کر بے وضو نماز جنازہ پڑھا دی، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): نماز جنازہ ادا ہو جائے گی، اعادہ نہیں۔

(سوال): نماز جنازہ کی تیسری تکبیر کے بعد سورت فاتحہ پڑھنا کیسا ہے؟

(جواب): سورت فاتحہ پہلی تکبیر کے بعد ہے۔ تیسری تکبیر کے بعد میت کے لیے دعائیں کی جائیں گی۔

(سوال): جو امام ثناء اور سورت فاتحہ کے بجائے سورت اخلاص یا کوئی دوسری سورت پڑھ دے، تو نماز جنازہ کا کیا حکم ہے؟

(جواب): نماز جنازہ میں سورت فاتحہ ضروری ہے، اس کے بغیر نماز نہیں۔ اگر امام نے سورت فاتحہ کے بغیر نماز جنازہ پڑھا دی، تو اعادہ ضروری ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



**سوال**: جو شخص نماز جنازہ کی دوسری تکبیر کے بعد ملا، وہ کیا کرے؟

**جواب**: وہ امام کی اقتدا میں تکبیرات ادا کرے، جب امام سلام پھیر دے، تو بقیہ تکبیرات پوری کرلے۔

❁ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا .

''جماعت کا جتنا حصہ پالیں، وہ ادا کرلیں اور جو رہ جائے، اسے مکمل کرلیں۔''

(صحيح البخاري : 636، صحيح مسلم : 602)

**سوال**: نماز جنازہ کی اجرت لینا کیسا ہے؟

**جواب**: اگر کوئی دے دے، تو لینے میں حرج نہیں، مانگنا یا طے کرنا مناسب نہیں۔

**سوال**: نجس زمین پر نماز جنازہ پڑھنا کیسا ہے؟

**جواب**: ہر نماز کے لیے زمین کا پاک ہونا شرط ہے۔

**سوال**: ممنوعہ اوقات میں نماز جنازہ کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: اوقات ممنوعہ میں بھی نماز جنازہ پڑھی جاسکتی ہے۔

**سوال**: اگر کوئی وصیت کرے کہ میرے جنازہ میں فلاں شخص کو شریک نہ کیا جائے، تو کیا حکم ہے؟

**جواب**: ایسی وصیت کرنا جائز نہیں اور ایسی وصیت نافذ العمل نہیں۔

**سوال**: میت مرد اور عورت کی ہو، تو ان پر اکٹھے نماز جنازہ پڑھنا کیسا ہے؟

**جواب**: جائز ہے، کئی میتوں پر ایک ساتھ نماز جنازہ صحیح احادیث سے ثابت ہے، اس بارے میں مرد و عورت کا فرق نہیں۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



# فتاویٰ امن پوری (قسط ۵۴)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

**سوال**: غسل جمعہ کی وجہ سے نماز جنازہ میں شریک نہ ہو سکا، کیا گناہ گار ہو گا؟

**جواب**: نماز جنازہ فرض کفایہ ہے، چند افراد نماز جنازہ پڑھ لیں، تو سب کی طرف سے ادائیگی ہو جائے گی۔

**سوال**: جو لوگ معاشرے میں پیشے یا کسی نیچ کام کی وجہ سے رزیل سمجھے جاتے ہیں، کیا ان کا نماز جنازہ پڑھی جائے گی؟

**جواب**: اسلام میں فضیلت کا معیار ایمان و تقویٰ ہے، پیشے یا کام سے کوئی شخص افضل یا رذیل نہیں بنتا۔ ہر قوم اور ہر پیشہ سے تعلق رکھنے والے مسلمان کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔

**سوال**: کیا نماز جنازہ میں مقتدی سورت فاتحہ پڑھے گا؟

**جواب**: نماز جنازہ میں امام اور مقتدی دونوں کے لیے سورت فاتحہ پڑھنا ضروری ہے۔ اس کے بغیر نماز جنازہ نہیں۔

**سوال**: مسلمان زانیہ عورت کا جو بچہ ہندو سے ہو، اس کی نماز جنازہ کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: اس بچے کی نماز جنازہ پڑھنی چاہیے۔

**سوال**: عبرت کی غرض سے بے نمازی کا نماز جنازہ نہ پڑھنا اور اسے بغیر نماز کے دفن کر دینا کیسا ہے؟

**جواب**: جائز نہیں ہے، ایسا کرنے سے تمام اہل علاقہ گناہ گار ہوں گے۔ اگر چہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



نیت اچھی ہے، مگر جنازہ ہر مسلمان کا حق ہے، جو اسے ملنا چاہیے۔ البتہ جو سالہا سال نماز نہیں پڑھتا یا نماز کا استخفاف واستہزا کرتا ہے، اس پر نماز جنازہ نہیں پڑھنی چاہیے۔

**سوال**: نشئی کی نماز جنازہ کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: نشہ کرنا کبیرہ گناہ ہے اور کبائر کے مرتکب کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔

**سوال**: غیر مسلموں کے نابالغ بچے پر نماز جنازہ کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: غیر مسلموں کے بچوں سے دنیاوی اعتبار سے غیر مسلموں والا سلوک کیا جائے گا اور راجح قول کے مطابق آخرت میں وہ بے حساب جنت میں داخل ہوں گے۔

**سوال**: ایک میت دو تین دن لاوارث پڑی رہی، اس سے بدبو آنے لگی، کیا اسے غسل وکفن دیا جائے گا؟ کیا اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی؟

**جواب**: ممکن ہو تو ایسی میت کو غسل وکفن دیا جائے گا، خوشبو لگائی جائے گی اور اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔

**سوال**: عصر اور مغرب کے درمیان نماز جنازہ پڑھنا کیسا ہے؟

**جواب**: جائز ہے۔

**سوال**: بے نمازی کی لاش کو گھسیٹ کر قبرستان لے جانا کیسا ہے؟

**جواب**: جائز نہیں۔ انسان کی میت کا احترام واجب ہے۔

**سوال**: جو شخص روزہ کی مشقت کی وجہ سے مر جائے، کیا اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی؟

**جواب**: ضرور پڑھی جائے گی۔

**سوال**: کیا بلا وضو نماز جنازہ جائز ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



(جواب): وضو کے بغیر کوئی نماز نہیں۔ جنازہ بھی نماز ہے۔اس لیے نماز جنازہ کے لیے وضو شرط ہے، پانی نہ ہو، تو پاک مٹی سے تیمّم کیا جائے گا۔

(سوال): مشرک کے نابالغ بچے کی نماز جنازہ کا کیا حکم ہے؟

(جواب): بچہ اپنے والدین کے تابع متصور ہوگا۔ جو بچہ بلوغت سے قبل فوت ہو جائے اور اس کے والدین مشرک ہوں، تو اس سے مشرکوں والا معاملہ کیا جائے گا، یعنی مسلمانوں کی طرح اسے نہ غسل وکفن دیا جائے گا، نہ نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور نہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔

(سوال): کیا مقتدی امام کے ساتھ نماز جنازہ میں دعا پڑھ سکتا ہے؟

(جواب): اگر امام جہری جنازہ پڑھا رہا ہے، تو مقتدی خود بھی دعا پڑھ سکتے ہیں اور امام کی دعا پر آمین بھی کہہ سکتا ہے اور اگر امام سری نماز جنازہ پڑھا رہا ہے، تو مقتدی اپنی دعا پڑھیں گے۔

(سوال): نماز جنازہ کی امامت کا حق کسے حاصل ہے؟

(جواب): نماز جنازہ کی امامت کا حق مسجد کے امام کو حاصل ہے، اگر وہ اجازت دے، تو کوئی اور بھی پڑھا سکتا ہے۔

(سوال): جس علاقہ میں طاعون کی وبا پھیلی ہو، اس علاقہ میں نماز جنازہ میں شرکت کرنے کے لیے جانا کیسا ہے؟

(جواب): جس علاقہ میں طاعون پھیلا ہوا ہو، دوسرے علاقہ والوں کو وہاں جانا اور طاعون والے علاقہ کے افراد کا دوسرے علاقہ میں جانا جائز نہیں۔ اس سے وباء پھیلنے کا اندیشہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



❀ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَّأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِّنْهُ.

"اگر تمہیں کسی جگہ کوڑھ کے مرض کا علم ہو، تو وہاں مت جاؤ اور اگر تمہارے علاقے میں کوڑھ کا مرض نازل ہو، تو وہاں سے بھاگ کر مت جاؤ۔"

(صحيح البخاري : 5729، صحيح مسلم : 2219)

نماز جنازہ فرض کفایہ ہے، چند اہل علاقہ کے ادا کرنے سے ادا ہو جائے گا، بیرون علاقہ کے افراد شامل نہ ہوں۔

**سوال**: نماز جنازہ اونچی آواز سے پڑھانا چاہیے یا آہستہ آواز سے؟

**جواب**: نماز جنازہ سری اور جہری دونوں طرح جائز اور ثابت ہے۔ البتہ اگر مقتدیوں کو نماز جنازہ کی دعائیں یاد نہ ہوں، تو وہاں اونچی آواز سے پڑھانا بہتر ہے، تاکہ وہ آمین کہہ کر جنازہ کی دعا میں شریک ہو جائیں۔ نیز بعض لوگ جہری نماز جنازہ کے جواز کے قائل نہیں، تو جہری پڑھانے سے عملی طور پر ان پر رد ہو جائے گا۔

**سوال**: اگر جسم کا تمام حصہ آگ میں جل جائے، تو کیا اسے غسل دیا جائے گا؟

**جواب**: اسے غسل دینا ممکن نہیں، تو بغیر غسل کے دفنا دیا جائے۔

**سوال**: چوہڑوں کی نماز جنازہ کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: غیر مسلم کی نماز جنازہ جائز نہیں۔

**سوال**: غائبانہ نماز جنازہ کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: غائبانہ نماز جنازہ جائز ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



**سوال**: کیا نماز جنازہ کی دعا میں ''یارب، یارب'' کہنا کافی ہے؟

**جواب**: کافی نہیں ہے۔

**سوال**: نماز جنازہ کا تکرار کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: ایک میت پر ایک سے زائد مرتبہ نماز جنازہ پڑھی جاسکتی ہے۔ایک شخص دو بار ایک مرتبہ پر جنازہ پڑھ سکتا ہے۔یہ نبی اکرم ﷺ کی سنت ہے۔

① سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبیٔ اکرم ﷺ نے ایک قبر پر نمازِ جنازہ ادا کی۔''

(صحيح مسلم : ٩٥٥)

② سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''نبیٔ اکرم ﷺ نے ایک عورت کی قبر پر دفن کے بعد نماز جنازہ ادا کی۔''

(سنن النّسائي : ٢٠٢٧، وسندهٗ حسنٌ)

③ امام شعبی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

''مجھے اس شخص نے خبر دی جن کا گزر نبیٔ اکرم ﷺ کے ساتھ ایک الگ تھلگ قبر کے پاس سے ہوا (سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مراد ہیں) کہ آپ ﷺ نے صحابہ کی امامت کی۔انہوں نے آپ ﷺ کی اقتدا میں نماز جنازہ ادا کی۔''

(صحيح البخاري : ١٣٣٦، صحيح مسلم : ٩٥٤)

بعض کا کہنا ہے کہ قبر پر نماز جنازہ پڑھنا نبیٔ اکرم ﷺ کا خاصہ ہے۔

✿ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ (۴۵۶ھ) لکھتے ہیں:

''خصوصیت کا دعویٰ بہت باطل ہے، کیونکہ آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی آپ کے ساتھ قبر پر نماز جنازہ پڑھی تھی۔یوں خصوصیت کا دعویٰ باطل

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



ہو گیا ہے۔‘‘

(المحلی بالآثار : ۵/۱۴۱، مسئلہ : ۵۸۱)

**سوال**: میت کو دفن کرنے کے بعد قبر پر نعت پڑھنا کیسا ہے؟

**جواب**: بدعت ہے۔

**سوال**: اگر مسلمان میت کو کفن ہندو دے دے، تو کیا حکم ہے؟

**جواب**: کچھ حرج نہیں۔

**سوال**: نماز جنازہ کے لیے قبرستان میں چار دیواری کرنا اور چھت ڈالنا کیسا ہے؟

**جواب**: درست اور بہتر ہے کہ اس سے بارش اور دھوپ کی شدت سے بچا جا سکتا ہے۔

**سوال**: جنازہ کے پیچھے باآواز بلند لا الہ الا اللہ پڑھنا کیسا ہے؟

**جواب**: بدعت ہے۔

**سوال**: کیا نماز جنازہ کی امامت نابالغ کرا سکتا ہے؟

**جواب**: ہر فرض و نفل کی امامت نابالغ بچہ کرا سکتا ہے، لہٰذا نماز جنازہ کی امامت بھی کرا سکتا ہے۔

**سوال**: حاضرین میں سے کسی کو نماز جنازہ کی دعا زبانی یاد نہیں، کیا کوئی شخص نماز جنازہ کی امامت کراتے ہوئے کتاب سے دیکھ کر دعائیں پڑھ سکتا ہے؟

**جواب**: مذکورہ صورت میں کتاب سے دیکھ کر نماز جنازہ کی امامت درست اور صحیح ہے۔ جب مجبوری کی صورت میں مصحف سے دیکھ کر قرأت کرنا جائز ہے، تو دیکھ کر دعائیں پڑھنا بالاولیٰ جائز ہے۔

**سوال**: کیا اہل بدعت کی نماز جنازہ پڑھنی چاہیے؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



جواب: اہل بدعت کی نماز جنازہ میں شرکت نہیں کرنی چاہیے کہ اس سے عام مسلمان مداہنت کا شکار ہو جائیں گے۔ اسلاف کا یہی طریقہ ہے۔

سوال: کیا زانی اور شرابی کو نماز جنازہ میں شرکت سے روکا جا سکتا ہے؟

جواب: نہیں روکنا چاہیے، البتہ نشے کی حالت میں ہو، تو روکا جا سکتا ہے۔

سوال: مسجد کے چبوترہ پر نماز جنازہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: فرض نماز کے وقت جنازہ آ جائے، تو کیا کریں؟

جواب: بہتر ہے کہ پہلے فرض نماز ادا کی جائے، بعد میں نماز جنازہ، تاکہ نماز جنازہ میں زیادہ سے زیادہ افراد شریک ہو جائیں۔

سوال: جس بچے کے متعلق یہ معلوم نہ ہو سکے کہ یہ مردہ پیدا ہوا ہے یا زندہ پیدا ہو کر مرا ہے، اس کی نماز جنازہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: دونوں صورت میں نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔

سوال: ایک ہندو نے اسلام قبول کر لیا، شرع کا پابند ہے، لیکن بعض مجبوریوں کی وجہ سے اپنے اسلام کو مخفی رکھا ہوا تھا، ظاہر نہیں کیا، تو اس کی نماز جنازہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: جس نے دل سے اسلام کا اقرار کر لیا، کلمہ توحید کو زبان سے ادا کر لیا، وہ مسلمان ہو چکا ہے، اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔

سوال: کیا تین دن کے بعد قبر پر نماز جنازہ نہیں پڑھی جا سکتی؟

جواب: پڑھی جا سکتی ہے، کراہت یا حرمت پر کوئی دلیل معلوم نہیں۔

سوال: دھوپ کی شدت کی وجہ سے مسجد کے اندر نماز جنازہ پڑھنا کیسا ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



**جواب**: مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا مسنون ہے۔

❀ نبی کریم ﷺ نے مسجد میں جنازہ پڑھایا۔

(صحیح مسلم : 973)

**سوال**: جہاں پر چہار طرف قبریں ہوں، وہاں نماز جنازہ پڑھنا کیسا ہے؟

**جواب**: جائز ہے۔

**سوال**: جس میت کا مرد یا عورت ہونا معلوم نہ ہو، اس پر کیسے دعا پڑھی جائے؟

**جواب**: لفظ میت کے لحاظ سے اس پر مذکر کی ضمائر پڑھی جائیں، کیونکہ میت کا لفظ دونوں کو شامل ہے۔

**سوال**: نماز جنازہ ہو جانے کے بعد اگر کچھ لوگ آ جائیں، تو کیا کیا جائے؟

**جواب**: دوبارہ جنازہ پڑھ لیا جائے۔

**سوال**: جنازہ میں بلا وجہ تاخیر کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: نماز جنازہ اور تدفین میں جلدی کرنا مستحب ہے، بلا وجہ تاخیر درست نہیں۔

**سوال**: نماز جنازہ میں ایک طرف سلام پھیرا جائے گا یا دو طرف؟

**جواب**: نبیِ اکرم ﷺ سے نمازِ جنازہ میں صرف ایک طرف سلام پھیرنا ثابت ہے۔

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''رسول اللہ ﷺ نے ایک میت پر نمازِ جنازہ پڑھائی، اس پر چار تکبیریں کہیں اور پھر ایک ہی سلام پھیرا۔''

(سنن الدارقطني : ٢/١٧١، ح : ١٧٩٩، المستدرك للحاكم : ١/٣٦٠، السنن الكبرى للبيقي : ٤/٤٣، وسندهٗ حسنٌ)

❀ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



”آپ رضی اللہ عنہ جب نمازِ جنازہ پڑھتے تو رفع الیدین کرتے، پھر تکبیر کہتے، پھر جب فارغ ہوتے تو اپنے دائیں جانب ایک سلام پھیرتے۔“

(مصنف ابن أبي شيبة : ٣/٣٠٧، وسندهٌ صحيحٌ)

❁ عمرو بن مہاجر دمشقی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

”میں نے سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کے ساتھ طاعون سے مرنے والے مردوں عورتوں کے ساٹھ جنازے پڑھے، آپ چار تکبیریں کہتے اور ایک سلام پھیرتے۔“

(مصنف ابن أبي شيبة : ٣/٢٠٧، وسندهٌ صحيحٌ)

❁ سعید بن جبیر تابعی رحمہ اللہ ایک سلام پھیرتے تھے۔

(مصنف ابن أبي شيبة : ٣/٣٠٧، وسندهٌ صحيحٌ)

❁ امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ ایک سلام پھیرتے تھے۔

(مصنف ابن أبي شيبة : ٣/٣٠٧، وسندهٌ صحيحٌ)

❁ امام حسن بصری رحمہ اللہ ایک سلام پھیرتے تھے۔

(مصنف ابن أبي شيبة : ٣/٣٠٧، وسندهٌ صحيحٌ)

❁ امام مکحول تابعی رحمہ اللہ ایک سلام پھیرتے تھے۔

(مصنف ابن أبي شيبة : ٣/٣٠٧، وسندهٌ صحيحٌ)

❁ امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَنْ سَلَّمَ عَلَى الْجَنَازَةِ بِتَسْلِيمَتَيْنِ، فَهُوَ جَاهِلٌ، جَاهِلٌ .

”جس نے نمازِ جنازہ پر دو سلام پھیرے، وہ جاہل ہے، جاہل ہے۔“

(مسائل أحمد لأبي داوٗد : ١٥٤، وسندهٌ صحيحٌ)

❁ ابوالفضل صالح بن احمد بن حنبل رحمہ اللہ (م ٢٦٥ھ) اپنے والد امام احمد بن

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



حنبل رحمہ اللہ کے بارے میں بتاتے ہیں:

''آپ رحمہ اللہ جنازے پر چار تکبیریں کہتے، ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرتے، پہلی تکبیر کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھتے، پھر ایک ہی سلام پھیر دیتے۔''

(سيرة الإمام أحمد لأبي الفضل صالح بن أحمد، ص ٤٠)

## دونوں طرف سلام پھیرنے کے دلائل اور ان کا جائزہ

نمازِ جنازہ میں دونوں طرف سلام پھیرنے کے متعلق کوئی روایت ثابت نہیں ہے۔

❀ سیدنا عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے ایک جنازہ پر دائیں بائیں سلام پھیرا اور فرمایا:

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کرتے دیکھا ہے۔''

(السنن الكبرىٰ للبيهقي : ٤٣/٤)

سند ''ضعیف'' ہے، ابراہیم بن مسلم ہجری جمہور کے نزدیک ''ضعیف'' ہے۔

❀ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے:

''تین کام ایسے ہیں، جن کو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے، لیکن لوگوں نے ان کو چھوڑ دیا ہے، ان میں سے ایک جنازے میں عام نماز کی طرح سلام پھیرنا ہے۔''

(السنن الكبرىٰ للبيهقى : ٤٣/٤)

روایت ''ضعیف'' ہے، ابراہیم نخعی ''مدلس'' ہیں، جو کہ ''عن'' سے روایت کر رہے ہیں، سماع کی صراحت نہیں کی۔

❀ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



''ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک میت پر نماز پڑھی، آپ ﷺ نے اپنی دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرا۔''

(المعجم الأوسط للطّبراني : ٤٣٣٤)

سند ''ضعیف'' ہے، خالد بن نافع الاشعری ''ضعیف'' ہے۔

❁ ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نمازِ جنازہ میں دائیں بائیں سلام پھیرتے تھے۔

(مصنف ابن أبي شيبة : ٣/٣٠٧، وسندهٗ حسنٌ)

① ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کا یہ فعل نبی اکرم ﷺ، سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ اور جمہور ائمہ کے خلاف ہونے کی وجہ سے قبول نہیں۔

② ابراہیم نخعی رحمہ اللہ خود فرماتے ہیں:

''سہو اور جنازہ کا سلام ایک ہی ہے۔''

(مصنف ابن أبي شيبة : ٣/٣٠٦، وسندهٗ صحيحٌ)

**فائدہ:**

فرض نماز میں ایک سلام کے متعلق تمام مرفوع روایات ''ضعیف'' ہیں، البتہ بعض آثارِ صحابہ میں ایک سلام کا ذکر ہے۔ اولیٰ اور بہتر یہ ہے کہ فعل نبوی کے مطابق فرض نماز میں سلام دونوں طرف پھیرا جائے۔

صحابہ کرام و تابعین عظام کے آثار سے فرض نماز میں بھی ایک طرف سلام پر اکتفا کا جواز ثابت ہوتا ہے۔ محدثین کرام سے اس کی مخالفت ثابت نہیں ہے، لہٰذا جب فرض نماز میں ایک طرف سلام پھیرنے پر اکتفا کیا جا سکتا ہے، تو نمازِ جنازہ میں تو بالاولیٰ جائز ہے، اس پر سہاگہ یہ کہ اس میں نص بھی ثابت ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



حاصل کلام یہ کہ نمازِ جنازہ میں صرف ایک سلام ہے، دونوں طرف سلام پھیرنا نبیٔ اکرم ﷺ یا کسی صحابی سے باسندِ صحیح ثابت نہیں ہے۔

**سوال**: کیا چوتھی تکبیر اور سلام کے درمیان کوئی دعا ہے؟

**جواب**: جنازہ کی چوتھی تکبیر اور سلام کے درمیان کوئی دعا نہیں، البتہ اگر جنازہ پر پانچ تکبیرات کہی جائیں، تو چوتھی کے بعد بھی میت کے لیے جنازہ کی دعائیں پڑھی جا سکتی ہیں اور پانچویں کے بعد سلام پھیر دیا جائے۔

**سوال**: کیا خواتین نماز جنازہ میں شریک ہو سکتی ہیں؟

**جواب**: با پردہ انتظام ہو، تو خواتین بھی نماز جنازہ میں شرکت کر سکتی ہیں، بشرطیکہ بے صبری کا مظاہرہ کرتے ہوئے واویلا اور جزع وفزع نہ کریں۔

**سوال**: ریتلی زمین میں قبر تیار کی جائے، تو بہت جلد گر جاتی ہے، کیا کیا جائے؟

**جواب**: ایسے قبرستان، جن کی زمین ریتلی ہے اور قبر زیادہ دیر قائم نہیں رہ سکتی، وہاں اینٹوں سے لحد تیار کی جا سکتی ہے۔

**سوال**: دفن کرنے سے پہلے قبرستان کی انتظامیہ سے اسٹامپ لکھوانا کیسا ہے؟

**جواب**: بعض جگہ قبرستان کی انتظامیہ سے اسٹامپ لکھوایا جاتا ہے کہ وہ قبر کو مسمار نہ کریں گے، بدلے میں اہل میت انہیں قبر کی قیمت ادا کرتے ہیں۔ ضرورت کے تحت ایسا کرنا جائز اور درست ہے۔

**سوال**: غیر کی زمین میں بلا اجازت دفنانا کیسا ہے؟

**جواب**: جائز نہیں۔

**سوال**: جو قبر بیٹھ جائے، اس کو درست کرنا کیسا ہے؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



جواب: درست ہے۔

سوال: اگر حاملہ فوت ہو جائے اور پیٹ میں بچہ ہو، تو کیا اسے نکالا جائے گا؟

جواب: جب حاملہ فوت ہو جاتی ہے اور اس کے شکم میں بچہ بھی فوت ہو جائے، تو اسے نکالا جائے گا، کیونکہ وہ اس کے وجود کا حصہ اور جزو بن چکا ہے۔ اس کے جسم کے کسی بھی حصے اور جزو کو جدا کرنا درست نہیں۔

البتہ اگر حاملہ فوت ہو اور آپریشن کے ذریعہ بچہ زندہ نکالنا ممکن ہو، تو ایسا کرنا ضروری ہے، اس صورت میں میت کا پیٹ چاک کرنا اس کے احترام و اکرام کے منافی نہیں۔

سوال: قبر کی گہرائی اور چوڑائی کیا ہونی چاہیے؟

جواب: قبر کی گہرائی اور چوڑائی میت کے جسامت کے اعتبار سے ہونی چاہیے کہ اس کا جسد بآسانی دفن ہو سکے، قبر بنانے والے یہ بات بخوبی جانتے ہیں۔

سوال: قبر میں تختوں کی جگہ پتھروں کا استعمال کیسا ہے؟

جواب: حسب ضرورت جائز ہے۔

سوال: قبر کھودتے ہوئے ہڈی نکل آئے، تو کیا وہاں قبر کھودنا جائز ہے؟

جواب: وہاں قبر کھود لینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ ہڈی کو ساتھ دفن کر دینا چاہیے۔

سوال: کیا قبر میں میت کا چہرہ قبلہ کی جانب مائل کرنا چاہیے؟

جواب: جی ہاں۔

سوال: دفن کے بعد ستر قدم ہٹ کر دعا کرنا کیسا ہے؟

جواب: بدعت ہے۔ دفن کے بعد قبر پر کھڑے ہو کر دعا کرنا مسنون ہے۔

سوال: کفن پر کلمہ لکھنا کیسا ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



جواب: مردے کے کفن پر یا پیشانی پر انگلی، مٹی یا کسی اور چیز سے عہد نامہ اور کلمہ لکھنا ناجائز بلکہ بدعت ہے، قرآن و حدیث میں اس پر دلیل نہیں، سلف میں کوئی اس کا قائل و فاعل نہیں، اہل سنت ان بدعات سے بیزار ہیں، کیونکہ یہ دین الٰہی میں بگاڑ کا باعث ہیں۔

❀ علامہ شاطبی رحمہ اللہ (790ھ) لکھتے ہیں:

''ہر شخص جو کسی غیر ثابت قول کی تقلید کرتا ہے، یا بلا دلیل اسے راجح قرار دیتا ہے، اس نے اسلام کی رسی اُتار رکھی ہے اور غیر شریعت پر اعتماد کرنے لگا ہے، اللہ ہم پہ فضل کرے اور ایسے کاموں سے بچائے، فتویٰ میں یہ اسلوب اپنانا بدعت ہے جسے اسلام کے نام پر گھڑ لیا گیا ہے، جیسا کہ عقل کو دین پر حاکمیت دینا مطلق بدعت ہے۔''

(الاعتصام: 179/2)

❀ نیز لکھتے ہیں:

''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کسی کے لیے تبرک مقرر نہیں کیا، آپ کے بعد اُمت میں سب سے افضل سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے، آپ کے بعد خلیفہ بھی تھے، ان کے ساتھ اس طرح کا کوئی معاملہ نہیں کیا گیا، نہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ایسا کیا، وہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد اُمت میں سب سے افضل تھے، اس طرح سیدنا عثمان و علی رضی اللہ عنہما اور دوسرے صحابہ تھے، یہ ثابت نہیں کہ کسی نے ان کے بارے میں تبرک والا سلسلہ جاری کیا ہو، بلکہ ان صحابہ کے بارے میں دیگر صحابہ و تابعین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع پر مبنی اقوال و افعال اور طریقہ کار پر اکتفا کیا ہے، لہٰذا ان کی طرف سے ترک تبرکات پر اجماع ہے۔''

(الاعتصام: 9-8/2)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



**سوال:** بول و براز والی جگہ پر مٹی ڈالنا اور بعد میں وہاں قبریں بنانا کیسا ہے؟

**جواب:** جائز ہے۔مٹی میں گندگی کی تحلیل ہو جاتی ہے۔

**سوال:** قبر مکمل ہونے کے بعد اگر کوئی آئے، تو کیا تین لپیں مٹی ڈال سکتا ہے؟

**جواب:** ڈال سکتا ہے۔قبر پر تین لبیں مٹی ڈالنا مستحب ہے۔

① سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

تُوُفِّيَ رَجُلٌ فَلَمْ تَصُبْ لَهٗ حَسَنَةٌ إِلَّا ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ حَثَاهَا فِي قَبْرٍ فَغُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوبُهٗ .

”ایک شخص فوت ہوا، اس کے نامہ اعمال میں صرف یہی پر خلوص نیکی تھی کہ اس نے ایک قبر پر تین لبیں مٹی ڈالی تھی، تو اسے معاف کر دیا گیا۔“

(السنن الكبرىٰ للبيهقي : 6731، وسندهٗ حسنٌ)

❀ امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا مَوْقُوفٌ حَسَنٌ فِي هٰذَا الْبَابِ .

”اس مسئلہ میں یہ موقوف روایت حسن ہے۔“

② میمون بن مہران رحمہ اللہ کے بارے میں ہے:

أَنَّهٗ أَمَرَ أَنْ يُحْثٰى عَلَيْهِ التُّرَابُ حَثْيًا .

”آپ رحمہ اللہ نے اپنی قبر پر مٹی کی لپیں ڈالنے کا کہا تھا۔“

(مصنف ابن أبي شيبة : 11720، وسندهٗ صحيحٌ)

③ عاصم بن بہدلہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

شَهِدْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ حِينَ دُفِنَ يُسَنُّ عَلَيْهِ التُّرَابُ سَنًّا .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



”میں عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی تدفین کے وقت موجود تھا، آپ کی قبر پر مٹی کی لپیں ڈالی گئیں۔“

(مصنف ابن أبي شيبة :11721، وسندهٗ حسنٌ)

تنبیہ:

① سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پڑھا، پھر قبر پر تشریف لائے اور سر کی جانب تین لبیں مٹی ڈالی۔“

(سنن ابن ماجه : ١٥٦٥)

سند ضعیف ہے۔

① یحییٰ بن ابی کثیر مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

② سلمہ بن کلثوم راوی صدوق حسن الحدیث ہے، اس کے بارے میں امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَهِمُ كَثِيرًا .

”بہت زیادہ وہم کا شکار ہوتا ہے۔“

(العِلَل : 24/8)

✿ امام ابوحاتم رحمہ اللہ نے اس روایت کو باطل کہا ہے۔

(العِلَل لابن أبي حاتم : 483)

لہٰذا متاخرین اہل علم کا اس روایت کی تصحیح کرنا درست نہیں۔

② سیدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



”جب سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی تدفین ہوئی، تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے چار تکبیرات کے ساتھ نماز جنازہ پڑھایا اور قبر کے سرہانے کھڑے ہو کر تین لپیں مٹی ڈالی۔“

(سنن الدارقطني : 1836)

سند ضعیف ہے۔ عاصم بن عبیداللہ جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔

❀ امام بیہقی رحمہ اللہ (۴۵۸ھ) نے اس حدیث کی سند کو ”ضعیف“ کہا ہے۔

اس باب میں دیگر مرفوع روایات بھی ضعیف ہیں۔

**سوال**: اگر غیر دانستہ طور پر قبر نکالتے ہوئے پرانی قبر کے آثار ملیں، مثلاً مردے کا ڈھانچہ یا ہڈیاں وغیرہ، تو کیا اسی قبر میں نیا مردہ دفن کیا جا سکتا ہے؟

**جواب**: بہتر ہے کہ پرانی قبر کو بحفاظت بند کر دیا جائے اور جدید میت کے لیے الگ قبر کھودی جائے۔

**سوال**: جو بچہ مردہ پیدا ہو، کیا اسے دفن کیا جائے گا؟

**جواب**: اسے غسل و کفن بھی دیا جائے گا، اس پر نماز جنازہ پڑھنا مستحب ہے۔ اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔

**سوال**: کیا بغلی قبر بنانا مستحب ہے؟

**جواب**: بغلی قبر بنانا مستحب ہے۔

❀ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”میرے لئے بغلی (لحد والی) قبر تیار کرنا، اس پر اینٹیں لگانا، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر بنائی گئی تھی۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



(صحیح مسلم : 966)

❀ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کو قبر میں اتارنے کے لیے آپ) کی قبر مبارک میں سیدنا عباس، سیدنا علی اور سیدنا فضل رضی اللہ عنہم داخل ہوئے تھے، جو انصاری آدمی شہدا کی بغلی (لحد والی) قبریں کھودا کرتا تھا، اسی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغلی (لحد والی) قبر کھودی تھی۔“

(المنتقي لابن الجارود : 547، شرح مشكل الآثار للطّحاوي : 2843، مسند البزّار : 855، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۶۶۳۳) نے بھی صحیح قرار دیا ہے۔

**سوال**: اگر قبریں کھل جائیں، کیا انہیں بند کیا جا سکتا ہے؟

**جواب**: انہیں ضرور بند کرنا چاہیے۔

**سوال**: جس علاقہ میں بکثرت بارش ہوتی ہو، یا سیلاب کا خطرہ رہتا ہو، وہاں قبروں میں تختوں کے بجائے پتھر لگانا کیسا ہے؟

**جواب**: ضرورت کے تحت پتھر لگائے جا سکتے ہیں۔

**سوال**: جس پرانی قبر میں میت کے آثار نظر نہ آئیں، کیا اس میں دوسری میت دفن کرنا جائز ہے؟

**جواب**: دوسری میت دفن کی جا سکتی ہے۔

**سوال**: میت کو غسل کسی اور کے مکان میں دینا کیسا ہے؟

**جواب**: کچھ مضائقہ نہیں۔

**سوال**: حاملہ عورت فوت ہو جائے، تو کیا اسے بچہ سمیت دفن کیا جائے؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



**جواب**: حاملہ فوت ہو جائے اور اس کا بچہ بھی فوت ہو جائے، تو اسے بچہ سمیت دفن کر دیا جائے گا، کیونکہ بچہ اس کے بدن کا جز و اور حصہ بن چکا ہے۔

**سوال**: یہ وصیت کرنا کہ میری قبر فلاں قبرستان میں بنائی جائے، کیسا ہے؟

**جواب**: جائز ہے۔

**سوال**: بافضیلت شخص کی قبر کے قریب دفن ہونے کی خواہش کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: مستحب ہے۔

❁ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پہلو میں دفن ہونے کی خواہش ظاہر کی اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اجازت مانگی۔

(صحیح البخاري : 3700)

**سوال**: کیا مدینہ میں دفن ہونے کی دعا کرنا جائز ہے؟

**جواب**: جائز ہے۔

❁ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مدینہ میں شہادت کی موت کی دعا کیا کرتے تھے۔

(صحیح البخاري : 1890)

جب مدینہ میں فوت کی دعا کی جاسکتی ہے، تو دفن کی دعا بھی کی جاسکتی ہے۔

**سوال**: میت پر ہر شخص کتنی مٹی ڈالے؟

**جواب**: جتنی چاہے، ڈال سکتا ہے، البتہ کم از کم تین لپیں ڈالنا مستحب ہے۔

**سوال**: قبر کے سرہانے اور پاؤں کی جانب مخصوص آیات کی تلاوت کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: بدعت ہے۔ قبرستان میں قرآن کریم کی تلاوت جائز نہیں۔ صحابہ، تابعین، اتباع تابعین اور ائمہ دین سے ایسا کرنا ثابت نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



سوال: دفن کے بعد دعا کرنا کیسا ہے؟

جواب: مستحب و مسنون ہے۔

سوال: کیا ہیجڑے کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جا سکتا ہے؟

جواب: اگر ہیجڑا مسلمان ہے، تو اسے مسلمانوں کے قبرستان میں ہی دفن کیا جائے گا۔ ہیجڑوں کو مسلمان مردوں و خواتین سے الگ دفن کرنا درست اور مناسب نہیں۔

سوال: روافض کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا کیسا ہے؟

جواب: روافض جو کافر ہیں، انہیں مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں کرنا چاہیے۔

سوال: کیا منکر و نکیر فرشتے ہیں؟

جواب: منکر و نکیر دو فرشتے ہیں۔ (سنن ترمذی: ۱۰۷۱، وسندہ حسن)

سوال: قبر میں کیچڑ لیپ کر میت دفن کرنا کیسا ہے؟

جواب: محض تکلف ہے۔

سوال: کیا دفن کے بعد قبلہ رو ہو کر دعا کرنا مستحب ہے؟

جواب: قبلہ رو ہو کر دعا کرنا مستحب ہے، کیونکہ یہ دعا کے آداب میں شامل ہے۔

سوال: دفناتے وقت میت کے جسم پر مٹی ڈالنا کیسا ہے؟

جواب: ایسا کرنا درست نہیں۔

سوال: عذر کی وجہ سے مردے کو تابوت سمیت دفن کرنا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# فتاویٰ امن پوری (قسط ۵۵)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

**سوال**: کیا قبر میں عذاب ہوتا ہے؟

**جواب**: رسول اللہ ﷺ کی احادیث میں فتنہ قبر کے متعلق انتہائی تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ پہلے خود رسول اللہ ﷺ کو بھی عذاب قبر کا علم نہیں تھا، پھر آپ ﷺ پر وحی نازل کی گئی اور بتایا گیا کہ قبر میں عذاب ہوگا۔ بعدازاں آپ ﷺ نے قرآن مجید کی آیات کی تفسیر میں بھی عذاب قبر کے متعلق بیان فرمایا، اسی طرح عذاب قبر سے بچنے کی دعائیں کیں۔ قبر کے احوال ذکر کیے، کئی معذبین کے قصے بیان کیے۔

❀ حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

”عذاب قبر کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے منقول احادیث اتنی ہیں کہ ان کو شمار نہیں کیا جا سکتا، یہ متواتر مشہور اور صحیح آثار ہیں، اسی طرح صحابہ وتابعین سے بھی بکثرت روایات وارد ہوئی ہیں، جن کو دلیل بنانا واجب ہے۔“

(الأجوبة عن المسائل المستغربة من كتاب البخاري، ص 190)

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

”ان کے پاس ایک یہودی خاتون آئیں، جس نے عذاب قبر کا ذکر کیا، اس نے سیدہ سے کہا: اللہ آپ کو عذاب قبر سے بچائے، تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے عذاب قبر کے متعلق پوچھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں عذاب قبر حق ہے۔ اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اس کے بعد میں نے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



رسول اللہ ﷺ کو ہر نماز میں عذاب قبر سے پناہ مانگتے دیکھا۔غندر نے بایں الفاظ اضافہ کیا ہے: آپ ﷺ نے فرمایا کہ عذاب قبر حق ہے۔“

(صحیح البخاري : 1372، صحیح مسلم : 584)

❁ نیز بیان کرتی ہیں:

”ایک یہودیہ میری خدمت کرتی تھی، میں اس سے کوئی نیکی کرتی تو وہ کہتی کہ اللہ آپ کو عذاب قبر سے بچائے۔رسول اللہ ﷺ آئے تو میں نے آپ سے وہ بات کہی، عرض کیا: کیا قیامت سے پہلے قبر میں عذاب ہوگا، فرمایا: نہیں، عرض کیا: جب بھی ہم اس یہودی عورت سے نیکی کرتے ہیں، تو کہتی ہے کہ اللہ آپ کو عذاب قبر سے بچائے۔فرمایا: یہود جھوٹ بولتے ہیں، اللہ پر سب سے زیادہ جھوٹ یہود نے بولا، قیامت سے پہلے کوئی عذاب نہیں ہے۔پھر کچھ دن بعد دوپہر کے وقت آپ ﷺ کپڑے پہنے ہوئے نکلے، آپ ﷺ کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں، آپ ﷺ بلند آواز سے پکار رہے تھے: لوگو! تم کو فتنے اس طرح گھیر لیں گے، جیسے اندھیری رات ہے۔لوگو! اگر تم وہ باتیں جان لو، جو میں جانتا ہوں، تو تم روؤ زیادہ اور ہنسو کم۔لوگو! اللہ سے عذاب قبر سے پناہ مانگو، بے شک عذاب قبر حق ہے۔“

(مسند الإمام أحمد : 81/6، وسندہٗ صحیحٌ)

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَوْلَا أَنْ لَّا تَدَافَنُوا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ يُسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ .

”اگر یہ ڈر نہ ہوتا کہ آپ مردوں کو دفنانا چھوڑ دو گے، میں اللہ سے دعا کرتا کہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



وہ آپ کو عذاب قبر سنوا دے۔“

(صحيح مسلم : 2868)

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دفعہ ”بنونجار کے ایک باغ میں داخل ہوئے، آپ نے ایک قبر سے آواز سنی، پوچھا : یہ قبر والا کب دفن کیا گیا؟ لوگوں نے کہا: دور جاہلیت میں، آپ اس بات سے خوش ہو گئے، فرمایا: اگر یہ ڈر نہ ہوتا کہ آپ مردوں کو دفنانا چھوڑ دیں گے، تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ وہ آپ کو بھی عذاب قبر سنوا دے۔“

(مسند الإمام أحمد : 103/3، سنن النسائي : 2058، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۱۲۶) نے ”صحیح“ کہا ہے۔

❁ علامہ تورپشتی رحمہ اللہ (۶۶۱ ھ) لکھتے ہیں:

”یہ کلام مجمل ہے۔ جو معنی سب سے پہلے ذہن میں آتا ہے، وہ یہ ہے کہ لوگ اگر عذاب قبر کو سن لیں، تو عذاب قبر سے بچنے کے لیے دفن کرنا چھوڑ دیں۔ یہ معنی محل نظر ہے، کیونکہ ایک مومن سے ایسی توقع نہیں رکھی جا سکتی، بلکہ اس پر واجب ہے کہ وہ اللہ کے متعلق یہ عقیدہ رکھے کہ جب وہ کسی کو عذاب دینے کا ارادہ کر لے، تو اسے عذاب دے گا، اگرچہ وہ مچھلیوں کے پیٹوں اور پرندوں کے پوٹوں میں ہو۔ اللہ تعالیٰ کی ازلی قدرت کے سامنے زمین کا اندرونی اور بیرونی حصہ برابر ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مومنوں کو اپنے مردے دفنانے کا حکم دیا گیا ہے، دسترس میں ہو، تو اسے ترک کرنا جائز نہیں۔ ہم اپنے علم اور فہم کی حد تک اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ اگر لوگ یہ بات سن لیں، جن کو خود ایک

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

وقت میں موت آنی ہے۔تو اس کی پریشانی بہت عام ہو جائے۔لوگ دفنانا تک چھوڑ دیں،خوف ان کے دلوں کو چیر دے اور وہ میت سڑ گل جائے،مگر لوگ اسے دفنائیں نہ۔‘‘

(المُيَسَّر في شرح مَصابيح السُّنّة :1/72-73)

**سوال**: قبر کی حفاظت کی غرض سے چاردیواری کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: حفاظت کی غرض سے قبر کے گرد چہاردیواری کرنا درست نہیں۔اگر قبر نشیبی جگہ پر ہے اور بارش کا پانی اس قبر پر اکٹھا ہو جاتا ہے،تو اس کی حفاظت کے لیے اس کے گرد چاردیواری بنانے میں کوئی حرج نہیں۔

**سوال**: کیا نبی کریم ﷺ قبر میں زندہ ہیں؟

**جواب**: نبی کریم ﷺ وفات پا چکے ہیں،دنیا سے منقطع ہو کر اللہ کے پاس برزخی زندگی گزار رہے ہیں۔نبی کریم ﷺ کا قبر میں دنیاوی زندگی گزارنا کسی دلیل سے ثابت نہیں۔

❀ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلَكِ الْخُلْدَ اَفَائِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخَالِدُوْنَ، كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وَنَبْلُوكُمْ مبِالشَّرِّ وَالْخَيرِ فِتْنَةً وَّاِلَيْنَا تُرْجَعُونَ﴾(الأنبياء : ٣٤_٣٥)

’’ہم نے آپ سے پہلے کسی اِنسان کو بقائے دوام نہیں بخشا،تو کیا اگر آپ فوت ہو جائیں،تو یہ لوگ ہمیشہ رہنے والے ہیں؟ہر جان نے موت کا مزہ چکھنا ہے اور ہم تمہیں برائی اور بھلائی میں آزمائش کے لئے مبتلا کرتے ہیں اور تم ہماری ہی طرف پلٹائے جاؤ گے۔‘‘

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

❁ امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ اس آیتِ کریمہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

''اللہ رب العزت اپنے نبی سے فرماتے ہیں: اے محمد ﷺ! آپ سے پہلے ہم نے اس دنیا میں کسی آدم کے بیٹے کو ہمیشہ کی زندگی نہیں دی کہ آپ کو ہمیشہ زندہ رکھیں۔ضرور آپ بھی فوت ہوں گے،جس طرح آپ سے پہلے آنے والے ہمارے رسول فوت ہو گئے تھے۔''(تفسير الطبري : 24/17)

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ﴾(الزّمر : ٣٠)

''(اے نبی!) بلاشبہ آپ بھی فوت ہونے والے ہیں اور یقیناً یہ (کفار) بھی مرجائیں گے۔''

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) لکھتے ہیں:

''یہ آیتِ مبارکہ ان قرآنی آیات میں سے ہے جنہیں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت بطورِ دلیل پیش کیا تھا۔اس آیت سے لوگوں نے نبی کریم ﷺ کی وفات کا یقین کر لیا۔مذکورہ آیت کے ساتھ یہ آیت بھی ان کی دلیل تھی:﴿وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَّسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ﴾(آل عمرٰن 3 : 144) (محمد ﷺ صرف ایک رسول ہیں، ان سے پہلے بھی بہت سے رسول گزر چکے ہیں۔پس اگر کیا وہ وفات پا جائیں یا انہیں شہید کر دیا جائے،تو تم اسلام سے پھر جاؤ گے؟ جو شخص اپنی ایڑھیوں کے بل پھر جائے،

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



وہ اللہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور اللہ تعالیٰ عنقریب شکر گزار بندوں کو بدلہ دینے والا ہے)۔اس آیت کا معنیٰ یہ ہے کہ سب لوگ دنیا سے ضرور بالضرور جانے والے ہیں اور آخرت میں اللہ رب العزت کے پاس جمع ہونے والے ہیں۔وہاں اللہ کے سامنے تم توحید وشرک میں اپنا دنیوی اختلاف ذکر کرو گے۔اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان فیصلہ فرما دے گا۔''

(تفسیر ابن کثیر : 488/6)

اہل علم نے یہ بات بڑی وضاحت سے بیان کر دی ہے کہ برزخی (قبر کی) زندگی ایک مستقل اور الگ زندگی ہے، یہ دنیوی یا مثلِ دنیوی ہرگز نہیں۔

❁ حافظ ابنِ عبد الہادی رحمہ اللہ (۷۴۴ھ) فرماتے ہیں:

''معلوم ہونا چاہیے کہ موت کے بعد روح کا جسم میں لوٹنا استمرارِ حیات کا متقاضی نہیں ہے، نہ اس سے قبل از قیامت ایسی زندگی لازم آتی ہے، جو دنیوی زندگی کی طرح ہو۔برزخ میں روح کا جسم میں لوٹنا سراسر برزخی معاملہ ہے، جس کی وجہ سے مرنے والے سے موت کا نام زائل نہیں ہوسکتا۔

قبر میں جزا وسزا اور مرنے والے کے حالات کے بارے میں سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے جو مشہور اور طویل حدیث (سنن أبي داوٗد : 4753، المستدرك للحاكم : 95/1، وسندهٗ حسنٌ) مذکور ہے، اس سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ مردے کی روح اس کے جسم میں لوٹائی جاتی ہے۔اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ وہ روح اس جسم میں ہمیشہ نہیں رہتی، نہ ہی اس کے لوٹنے سے ایسی زندگی ثابت ہوتی ہے، جس کی وجہ سے میت پر لفظ موت کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اطلاق ہی ختم ہو جائے۔ بلکہ یہ حیاتِ برزخیہ کی اقسام میں سے ایک قسم ہے۔موت اور برزخی زندگی ایک ہی چیز کے دو نام ہیں (یعنی موت کا اقرار کرنے سے برزخی زندگی کا انکار نہیں ہوتا، کیونکہ۔از ناقل) موت کی کچھ اقسام ایسی ہیں، جو زندگی کے منافی نہیں، جیسا کہ نبی کریم ﷺ سے صحیح حدیث میں ثابت ہے۔ جب آپ ﷺ اپنی نیند سے بیدار ہوتے، تو یہ دعا پڑھتے:

ہر قسم کی تعریف اس ذات کے لئے ہے، جس نے ہمیں موت کے بعد زندگی بخشی ہے، اسی کی طرف ہم نے لوٹ کر جانا ہے۔ (یعنی دنیا میں موت کا اقرار کر کے بھی کسی کو زندہ کہا جا سکتا ہے، تو قبر میں کسی کی زندگی کا اقرار کر کے اسے مُردہ کیوں نہیں کہا جا سکتا، جبکہ یہ ساری چیزیں شرعی دلائل سے ثابت بھی ہیں؟ از ناقل) روح کا بدن کے ساتھ تعلق کئی قسم کا ہوتا ہے:

① اس دنیا میں حالتِ بیداری اور نیند میں روح کا جسم سے تعلق۔

② برزخ میں روح کا جسم سے تعلق۔ یہ تعلق فوت شدگان کے لحاظ سے مختلف ہوتا ہے۔ انبیاء کرام اور رسولوں کی زندگی شہدا کے مقابلے میں زیادہ کامل ہوتی ہے، اسی لیے ان کے مبارک اجساد بوسیدہ نہیں ہوتے اور شہدا کی زندگی ان مؤمنین سے کامل ہوتی ہے، جو شرفِ شہادت نہیں پاتے۔

③ قیامت کے دن روح کا جسم سے تعلق ہونے اور برزخ میں روح کے جسم میں لوٹائے جانے سے دنیوی طرز کی زندگی لازم نہیں آتی۔ جو شخص اس سے دنیوی زندگی کے ثابت ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، وہ بہت سے مقامات پر حس، شریعت اور عقل کی خلاف ورزی کا مرتکب ہوگا۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



(الصارم المنكي في الردّ على السبكي، ص 223)

❁ محدث العصر، علامہ ناصر الدین، البانی رحمہ اللہ (۱۴۲۰ھ) لکھتے ہیں:

''نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد کی زندگی، وفات سے قبل کی زندگی سے مختلف ہے، اس لیے کہ برزخی حیات ایک غیبی معاملہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو اس کی کیفیات کا علم نہیں۔ البتہ اتنی بات معلوم ہے کہ وہ دنیوی زندگی سے مختلف ہے اور دنیوی قوانین کے تابع نہیں۔ دنیا میں تو انسان کھاتا پیتا، سانس لیتا اور شادی کرتا ہے، نقل و حرکت اور بول و براز کرتا ہے، بیمار ہوتا اور گفتگو کرتا ہے، لیکن کوئی انسان یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ موت کے بعد کسی کو، یہاں تک کہ انبیائے کرام، جن میں سرفہرست ہمارے نبی کریم ﷺ ہیں، یہ امور پیش آتے ہوں۔'' (التوسل؛ أنواعه وأحكامه، ص: 65)

❁ نیز فرماتے ہیں:

''جان لیجئے! اس حدیث سے انبیاء کرام کی جو حیات ثابت ہوتی ہے، وہ صرف برزخی حیات ہے، دنیوی زندگی سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ لہٰذا اس زندگی پر یوں ایمان لانا ضروری ہے کہ اس کے بارے میں مثالیں نہ دی جائیں، اس کی کیفیت بیان نہ کی جائے اور اسے ہماری دنیوی زندگی سے تشبیہ نہ دی جائے۔ یہی موقف ہر مومن کے لئے اختیار کرنا لازم ہے کہ اس بارے میں احادیث میں جتنی بات مذکور ہے، صرف اسی پر ایمان لائے، اس سلسلے میں قیاس اور رائے کو دخل نہ دے، جیسا کہ بدعتیوں نے کیا ہے۔ بعض نے تو یہاں تک دعویٰ کر دیا ہے کہ قبر میں آپ ﷺ کی حیات حقیقی (یعنی دنیوی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ہے، وہ کہتے ہیں: قبر میں نبی کریم ﷺ کھاتے پیتے اور اپنی ازواج سے مجامعت کرتے ہیں (العیاذ باللہ)، حالانکہ یہ صرف برزخی حیات ہے، جس کی حقیقت کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔"

(سِلسِلة الأحاديث الصّحيحة: 190/2، ح: 621)

اہل سنت والجماعت کا یہ اتفاقی عقیدہ ہے کہ مرنے کے بعد ہر ایک کو زندگی حاصل ہوتی ہے۔ یہ زندگی انبیاء کرام اور شہداء عظام کے ساتھ خاص نہیں، البتہ انبیا وشہدا کی زندگی پاکیزہ، طیب اور اعلیٰ ضرور ہے۔ مومنوں کو قبر میں نعمتیں عطا ہوتی ہیں، جبکہ کافر اور فاسق عذابِ قبر سے دوچار ہوتے ہیں۔

بعض لوگ حیاتِ برزخیہ کا انکار کرتے ہیں، جبکہ بعض نبی کریم ﷺ کی برزخی حیات کو دنیوی، یعنی مادی اور بدنی زندگی کی مثل قرار دیتے ہیں۔ یہ دونوں نظریات افراط وتفریط کی پیداوار ہیں۔ یہ نظریات قرآن وحدیث سے بالکل ثابت نہیں۔ سلف صالحین میں سے کوئی ان نظریات کا حامل نہیں رہا۔ چنانچہ حیات وممات کی بنیاد پر تفرقہ بازی نامناسب فعل اور اہل سنت کے مسلَّم عقیدہ کی مخالفت ہے۔ یہ اخروی زندگی کا معاملہ ہے جو اسلامی عقائد سے متعلق ہے۔ ایسے معاملات صرف اور صرف قرآن وحدیث اور اجماع امت پر موقوف ہیں، ان میں قیاس آرائی کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا۔

قرآن وسنت سے ماخوذ اعتدال پسندانہ نظریہ وعقیدہ یہ ہے کہ ہر شخص کو برزخی زندگی ملتی ہے۔ اس میں کسی کوئی کی تخصیص نہیں، البتہ یہ زندگی سراسر اخروی ہوتی ہے۔ انبیا وشہدا کی برزخی زندگی کو دنیوی یا مثلِ دنیوی قرار دینا قرآن وسنت کی مخالفت ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن وسنت کے مطابق عقائد بنانے کی توفیق عطا فرمائے، آمین!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



سوال: کیا بھنگی مسلمان کو نماز جنازہ میں شرکت کی اجازت دینی چاہیے؟

جواب: بھنگی اگر حالت نشہ میں نہ ہو، تو اسے نہیں روکنا چاہیے۔

سوال: میت کو قبر میں اُتارنے کے بعد اس کا کفن کھول کر ورثا کو اس کا چہرہ دکھانا کیسا ہے؟

جواب: اگر کوئی رشتہ دار پہلے چہرہ نہیں دیکھ سکا، تو اس کو چہرہ دکھایا جا سکتا ہے۔

سوال: میت کو دفن کرنے کے بعد قبر پر بیری وغیرہ کی ڈالی گاڑنا کیسا ہے؟

جواب: ثابت نہیں۔

سوال: قبر کی دیوار پر کلمہ شہادت لکھنا کیسا ہے؟

جواب: ثابت نہیں۔ اس کلمہ کا صاحب قبر کو کچھ فائدہ نہیں۔

سوال: جہاں غیر مسلم مدفون ہوں، وہاں مسلمان کو دفن کرنا کیسا ہے؟

جواب: مسلمانوں کے لیے الگ قبرستان ہونا چاہیے، البتہ اگر کسی مسلمان کو کفار کے قبرستان میں دفن کر دیا گیا، تو یہ مسلمان کے لیے باعث عذاب نہیں، کیونکہ ہر ایک کو اس کے اعمال کے مطابق جزا وسزا ملے گی۔

سوال: دفن کے بعد لوگوں کو مختصر وعظ ونصیحت کرنا کیسا ہے؟

جواب: وعظ ونصیحت کسی بھی وقت کی جا سکتی ہے، مگر کسی عمل کو کسی وقت کے ساتھ خاص کرنا بغیر دلیل شرعی کے جائز نہیں۔

سوال: قبر میں میت کے ساتھ کنکریاں رکھوانا کیسا ہے؟

جواب: بعض لوگ اس غرض سے میت کے ساتھ کنکریاں رکھتے ہیں کہ میت منکر ونکیر کو جواب دے کہ دیکھیں میرے ورثا نے میرے لیے اتنے اتنے قرآن پڑھوائے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اس نیت سے کنکریاں میت کے ساتھ رکھنا بدعت قبیحہ ہے۔ کتاب وسنت میں اس عمل کی کوئی اصل نہیں۔ میت کی طرف سے مروجہ قرآن خوانی کا کوئی ثبوت نہیں۔

قرآن و حدیث اور اجماع امت سے ثابت ہے کہ زندوں کی دعا فوت شدگان کو فائدہ دیتی ہے۔ قرآن خوانی کے ثبوت پر شرعی دلیل نہیں، لہٰذا یہ دین میں اختراع ہے۔

**سوال**: میت کو قبر میں چت لٹانا چاہیے یا پہلو کے بَل؟

**جواب**: چت لٹانا چاہیے۔

**سوال**: کیا جذامی کی میت بھی عام قبرستان میں دفن کی جائے؟

**جواب**: جی ہاں۔

**سوال**: کیا جذامی کی میت کو جلانا جائز ہے؟

**جواب**: ہر مسلمان میت کو دفن کرنا ضروری ہے۔ اسے جلانا بے حرمتی اور بے احترامی ہے، خلاف شرع اقدام ہے، نیز یہ کفار کی پیروی ہے، مجوسی اور ہندو اپنے مردوں کو جلاتے ہیں۔ اَزل سے انسانوں کو دفنایا جاتا رہا ہے۔ یہ مسلمانوں کا متوارث عمل ہے۔

قبر کی تاریخ اتنی ہی قدیم ہے، جتنی انسان کی۔ پہلے انسان کو بھی دفنایا گیا۔ آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں میں سے ایک نے دوسرے کو قتل کر دیا، تو ایک کوا کے ذریعہ اسے دفن کا طریقہ بتایا گیا۔ (المائدۃ: ۳۱) اگر کسی کا کوئی کافر رشتہ دار فوت ہو جائے، تو اس پر ضروری ہے کہ اسے دفن کرے، جلا نہیں سکتا، تو ایک مسلمان کی میت کو کیسے جلایا جا سکتا ہے؟

❀ سعودی علما کا فتویٰ ہے:

حَرْقُ جُثَثِ الْمَوْتٰی عَمَلٌ غَيْرُ جَائِزٍ شَرْعًا، وَهُوَ مِنْ عَمَلِ الْوَثَنِيِّينَ، وَالسُّنَّةُ أَنَّ الْمَيِّتَ الْمُسْلِمَ يُغَسَّلُ وَيُكَفَّنُ وَيُصَلّٰى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



عَلَيْهِ وَيُدْفَنُ فِي الْمَقْبَرَةِ الْعَامَّةِ لِلْمُسْلِمِينَ؛ لِأَنَّ حُرْمَةَ الْمُسْلِمِ مَيِّتًا كَحُرْمَتِهِ حَيًّا، وَأَمَّا غَيْرُ الْمُسْلِمِ فَإِنَّهُ يُدْفَنُ فِي حُفْرَةٍ بَعِيدًا عَنِ الْمُجْتَمَعِ حَتّٰى لَا يَتَأَذّٰى بِهِ النَّاسُ وَلَا يُحَرَّقُ.

”مردوں کے اجسام کو جلانا شرعاً ناجائز ہے۔ یہ بت پرستوں کا طریقہ ہے۔ سنت یہ ہے کہ مسلمان میت کو غسل دیا جائے، کفن دیا جائے، نماز جنازہ پڑھی جائے اور اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے، کیونکہ مردہ مسلمان کی حرمت ویسے ہی ہے، جیسے زندہ کی ہے۔ جبکہ غیر مسلم مر جائے، تو اسے علاقے سے دور گڑھا کھود کر اس میں دفن کر دیا جائے گا، تاکہ اس سے لوگ اذیت محسوس نہ کرے، اسے جلایا نہیں جائے گا۔“

(فتاوی اللّجنة الدّائمة، رقم الفتویٰ: 17513)

جذام، طاعون اور کرونا وائرس سے فوت ہونے والوں کی میتوں کو بھی دفن کیا جائے گا، البتہ دفن کرنے والے حفاظتی کٹس اور سپرے وغیرہ کا استعمال کریں۔

**سوال**: قبر پر مکان کی صورت بنانا کیسا ہے؟

**جواب**: جائز نہیں۔

**سوال**: دریا برد ہونے والی نعش کو دوسری جگہ دفن کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: دریا برد ہونے والی نعش مل جائے، تو اسے دوسری جگہ دفن کر دینا چاہیے۔

**سوال**: دفن کے بعد قبر پر سورت بقرہ کا اول اور آخر حصہ تلاوت کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: میت کو دفن کرنے کے بعد قبر کے سرہانے اور پائینتی (پاؤں کی جانب) سورۂ بقرہ کی ابتدائی اور آخری آیات کی قراءت ثابت نہیں ہے، اس حوالے سے جو دلیلیں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



پیش کی جاتی ہیں، ان کا علمی اور تحقیقی جائزہ پیش خدمت ہے:

❀ عبدالرحمٰن بن العلاء بن اللجلاج نے اپنے باپ سے بیان کیا، مجھ سے میرے والد لجلاج ابو خالد نے کہا، اے بیٹا! جب میں مر جاؤں، تو میرے سر کے پاس سورت بقرہ کی ابتدائی اور آخری آیات پڑھنا، بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

(المُعجم الكبير للطّبراني : ٢٢٠/١٩، ح : ٤٩١، مَجمع الزوائد : ٤٤/٣)

سند ''ضعیف'' ہے۔ عبدالرحمٰن بن العلاء ''مجہول الحال'' ہے، امام ابن حبان کے سوا کسی نے اس کی توثیق نہیں کی۔

❀ حافظ ابنِ حجر رحمہ اللہ نے ''مقبول'' (مجہول الحال) کہا ہے۔

(تقريب التّهذيب : ٣٩٧٥)

❀ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منسوب ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اس (میت) کے سرہانے سورۂ بقرہ کی ابتدائی اور اس کے پاؤں کے پاس سورۂ بقرہ کی آخری آیات پڑھی جائیں۔''

(المُعجم الكبير للطّبراني : ٢٤٠/١٢، ح : ١٣٦١٣)

سند سخت ''ضعیف'' ہے۔

① یحییٰ بن عبداللہ بابلتی ''ضعیف'' ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (تقریب التھذیب: ۷۵۸۵، لسان المیزان: ۱/۴۹۰) اور حافظ ہیثمی رحمہ اللہ (مجمع الزوائد: ۳/۴۴) ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

② ایوب بن نہیک کو امام ابوزرعہ رازی رحمہ اللہ نے ''منکر الحدیث'' اور امام ابو حاتم رحمہ اللہ نے ''ضعیف الحدیث'' کہا ہے۔ (الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم: ۱/۲۵۹)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



لہٰذا حافظ ابنِ حجر رحمہ اللہ (فتح الباری: ۳/ ۱۸۴) کا اس کی سند کو ’’حسن‘‘ قرار دینا درست نہیں ہے۔

یہ روایت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنن کبریٰ بیہقی (۴/ ۵۶) میں موقوفاً بھی آئی ہے۔ اس کی سند عبدالرحمٰن بن العلاء بن اللجلاج کے مجہول ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

❁ عامر شعبی رحمہ اللہ سے منقول ہے:

’’انصار کا یہ طریقہ تھا کہ جب ان کا کوئی آدمی فوت ہو جاتا تو وہ اس کی قبر کے اردگرد قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتے تھے۔‘‘

(الأمر بالمعروف والنّهي عن المنكر للخلّال : ۱۲۳، مصنف ابن أبي شيبة : ۳/۲۳۶)

سند سخت ’’ضعیف‘‘ ہے۔

① مجالد بن سعید جمہور کے نزدیک ’’ضعیف‘‘ ہے، آخری عمر میں اس کا حافظہ بگڑ گیا تھا، نیز یہ ’’تلقین‘‘ بھی قبول کرتا تھا، امام مسلم رحمہ اللہ نے اس سے متابعت میں روایت لی ہے، اسے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (فتح الباری: ۹/ ۴۸۰) نے ’’ضعیف‘‘ کہا ہے۔

② حفص بن غیاث ’’مدلس‘‘ ہے، سماع کی تصریح نہیں کی۔

ثابت ہوا کہ دفن کے بعد قبر پر سورۂ بقرہ کی اوّل و آخری آیات کی تلاوت بے ثبوت عمل ہے، شریعت میں اس کا کوئی جواز نہیں، ویسے بھی مطلق طور پر قبرستان میں تلاوت ممنوع ہے۔

**سوال**: بزرگوں کی قبروں پر پختہ چاردیواری کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: بے ثبوت ہے۔ یہ قبروں کی غیر شرعی تعظیم ہے۔

**سوال**: میت کو اپنی زمینوں میں دفن کرنا کیسا ہے، جبکہ عام قبرستان بھی موجود ہو؟

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com



**جواب**: جائز ہے۔

**سوال**: کیا مردوں اور عورتوں کے لیے ایک ہی قبرستان درست ہے یا الگ الگ قبرستان بنائے جائیں؟

**جواب**: مرد وزن کے لیے ایک ہی قبرستان کافی ہے۔عہد نبوی سے اب تک یہی طریقہ رائج رہا ہے کہ مردوں اور عورتوں کا ایک ہی قبرستان رہا ہے۔

**سوال**: میت کو گھر میں دفن کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: سنت طریقہ یہی ہے کہ عام قبرستان میں دفن کیا جائے، کیونکہ قبرستان کے الگ آداب ومسائل ہیں۔ اگر گھر میں دفن کرلیا جائے،تو شرعی ممانعت نہیں، البتہ اس صورت میں جس جگہ میت کو دفن کیا جائے گا،اس کا حکم قبرستان والا ہوگا۔

**سوال**: اگر کوئی میت مسجد کی زمین میں دفن کردی گئی،تو کیا حکم ہے؟

**جواب**: مسجد کی زمین میں دفن کرنا جائز نہیں، البتہ اگر کسی نے دفن کردیا ہے،تو اس قبر کو قائم رکھا جائے۔اس کو ختم نہ کیا جائے، اگر کوئی ورثا سے قبر کی قیمت وصول کرنا چاہے،تو وصول کرسکتا ہے۔

**سوال**: مسجد کے سامنے دفن کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: اگر وہاں دفن کے لیے کوئی جگہ مختص کی گئی ہے،تو دفن کیا جا سکتا ہے، ورنہ نہیں۔البتہ یہ ذہن نشین رہے کہ میت کو مسجد کے قرب کا کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوگا۔

**سوال**: مکان کی بنیاد میں سے نعش نکلے،تو کیا کیا جائے؟

**جواب**: اسے بحفاظت قبرستان میں دفن کردینا چاہیے۔

**سوال**: میت پر شال ڈالنا اور سائے کے لیے اس پر چھتری کرنا کیسا ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



جواب: بدعت اور تکلف ہے۔

سوال: میت کو جن برتنوں میں غسل دیا گیا ہے، کیا ان کو عام استعمال میں لایا جا سکتا ہے؟

جواب: انہیں استعمال کیا جا سکتا ہے۔

سوال: میت کو استعمال شدہ برتنوں میں غسل دینا جائز ہے یا نئے برتنوں میں دیا جائے؟

جواب: کسی بھی پاک صاف برتن سے غسل دیا جا سکتا ہے۔

سوال: اگر قبر کے ساتھ کوئی درخت اُگ آئے اور قبر پر سایہ کرے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر خود سے درخت اُگ آیا ہے اور قبر پر سایہ ہو، تو کوئی حرج نہیں، مگر اس نیت سے درخت اُگانا کہ صاحب قبر کو سایہ حاصل ہوگا، قبیح بدعت ہے۔ میت کو اس کے اعمال کا سایہ ملتا ہے، اب وہ دنیوی سایہ کا محتاج نہیں رہا۔

سوال: دفن کرتے وقت میت کو خوشبو لگانا کیسا ہے؟

جواب: میت کو غسل کے بعد خوشبو لگانا مسنون ہے۔ دفن کے وقت خوشبو لگانا ثابت نہیں، یہ محض تکلف ہے۔

سوال: میت کو دفن کے بعد دوبارہ نکالنا اور جنازہ پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: جنازہ پڑھنے کے لیے دوبارہ میت نکالنا جائز نہیں۔ البتہ اس کی قبر پر جنازہ پڑھا جا سکتا ہے۔

سوال: تدفین کے بعد اگر ہاتھوں کو مٹی لگی ہو، تو دھونا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: میت کے سر کی جانب سے مٹی ڈالتے ہوئے سورت اخلاص پڑھنا کیسا ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



جواب: بدعت ہے۔

سوال: قبر پر کھجور کی ٹہنی گاڑنا کیسا ہے؟

جواب: ثابت نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے جو دو قبروں پر ٹہنیاں گاڑیں تھیں اور ان سے عذاب قبر میں تخفیف ہوئی تھی، وہ ٹہنیوں کی وجہ سے نہ تھی، بلکہ نبی کریم ﷺ کی شفاعت کی وجہ سے تخفیف ہوئی تھی۔ اس تخفیف کی مدت یہ تھی کہ جب تک یہ ٹہنیاں خشک نہیں ہو جاتیں، عذاب قبر میں تخفیف رہے گی۔

❁ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میں دو قبروں کے پاس سے گزرا، جن (کے مردوں) کو عذاب دیا جا رہا تھا۔ میں نے اپنی شفاعت کی وجہ سے چاہا کہ یہ عذاب ان سے ہلکا ہو جائے، جب تک دونوں ٹہنیاں تر رہیں۔''

(صحيح مسلم: 3012)

سوال: قبرستان میں میت کے ورثاء کو صبر کی تلقین کرنا کیسا ہے؟

جواب: جائز اور بہتر ہے، کیونکہ ورثاء کو سب سے زیادہ تسلی کی ضرورت قبرستان میں ہی پیش آتی ہے۔

سوال: تعزیت کیا ہے اور اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: میت کے اہل خانہ کے دل کا بوجھ ہلکا کرنے کے لیے جو تسلی کے الفاظ کہے جاتے ہیں، تعزیت کہلاتے ہیں، تعزیت کرنا مستحب ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

(المائدة : 2)

’’نیکی اور تقویٰ کے امور پر ایک دوسرے کی معاونت کیا کریں، گناہ اور ظلم کے کام پر کسی کا ہاتھ نہ بٹایا کریں۔‘‘

❀ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

’’جس نے کسی مومن کی دنیوی تکلیف دور کی، اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کے دن کی تکلیف دور کر دے گا، جس نے کسی تنگ دست پر آسانی کی، تو اللہ اس پر دنیا و آخرت میں آسانی فرمائے گا، جس نے کسی مسلمان کی عیب پوشی کی، اللہ اس کی دنیا و آخرت میں عیب پوشی فرمائے گا، اللہ تعالیٰ بندے کی مدد فرماتا رہتا ہے، جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے، جو طلب علم کے لیے سفر کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے راہِ جنت آسان فرما دیتا ہے، جب کچھ لوگ اللہ کے کسی گھر میں اکٹھے ہو کر اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں، پڑھتے اور پڑھاتے ہیں، تو ان پر سکینت کا نزول ہوتا ہے، رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے، فرشتے گھیر لیتے ہیں، اللہ تعالیٰ اپنے پاس فرشتوں میں ان کا تذکرہ فرماتا ہے، جس کے عمل نے اسے پیچھے کر دیا، تو اس کا نسب اسے آگے نہیں بڑھا سکے گا۔‘‘

(صحیح مسلم : 2699)

میت کو دفن کرنے سے پہلے بھی تعزیت کرنا مستحب ہے اور تدفین کے بعد بھی۔ اسی طرح دفن سے پہلے اور بعد میت کا چہرہ دیکھنا جائز ہے۔ خواتین بھی غیر محرم میت کا چہرہ دیکھ سکتی ہیں، جس طرح بوڑھی خاتون پر پردہ نہیں ہے، چونکہ اس سے پردے کی علت ختم ہو چکی ہے، ایسے ہی میت سے بھی پردے کی علت ختم ہو جاتی ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



**سوال:** کیا جنازہ کے بعد تعزیت کی جاسکتی ہے؟

**جواب:** کی جاسکتی ہے۔

**سوال:** کیا تعزیت صرف ایک بار ہی کی جاسکتی ہے؟

**جواب:** ایک سے زائد بار بھی کی جاسکتی ہے۔

**سوال:** کیا تین دن کے بعد تعزیت جائز نہیں؟

**جواب:** جائز ہے۔

**سوال:** میت کے پاس جا کر کیا کہنا چاہیے۔

**جواب:** میت کے پاس اس کی اچھائی ہی کرنی چاہیےاور ورثاء کو تسلی اور صبر کی تلقین کرنی چاہیے۔

❁ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کسی مریض کے پاس جانا ہو، تو اچھے الفاظ کہا کریں کہ فرشتے آپ کے کہے پر آمین کہتے ہیں۔''

ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے، تو میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ابوسلمہ دنیا میں نہیں رہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ یہ دعا پڑھا کریں:

أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلَهٗ، وَاَعْقِبْنِي مِنْهُ عُقْبٰی حَسَنَةً .

''یا اللہ! میری اور ان کی مغفرت فرما اور مجھے ان کا نعم البدل عطا فرما۔''

ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے یہ دعا مانگی، تو ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے بہتر اللہ نے مجھے عطا کردیا، یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

(صحیح مسلم : 919)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



**سوال**: میت کو غسل دیتے وقت کیا کہنا چاہیے؟

**جواب**: میت کو غسل دیتے وقت اور کفن پہناتے وقت کثرت سے اللہ کا ذکر کرنا چاہیے، اس وقت میت کے لیے دعا کرنا مستحب ہے، غسل دینے والے کو میت میں کوئی خوشگوار بات نظر آئے، مثلاً: چہرے کا روشن ہونا یا جسم سے خوشبو آنا وغیرہ، تو مستحب ہے کہ اس کا ذکر دوسروں سے کرے، اگر اس کے اندر کوئی ناگوار بات نظر آئے، مثلاً: چہرے کا سیاہ ہونا، جسم سے بدبو آنا، اعضائے جسمانی میں شدید تبدیلی یا شکل کا بدل جانا وغیرہ، تو دوسروں سے اس بات کا بیان کرنا حرام ہے۔

❀ نبی کریم ﷺ کے غلام سیدنا ابو رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

> ''غسل دینے والا اگر میت کے عیب چھپاتا ہے، تو اللہ اس کی چالیس دفعہ مغفرت کرتا ہے، جو میت کو کفن پہناتا ہے، اللہ اسے جنت میں ریشم اور دیباج کا حلہ پہنائے گا اور جو میت کے لیے قبر کھودتا ہے، اسے قبر میں اتارتا ہے، اس کے لیے اتنا اجر ہے، جتنا کسی کو قیامت تک کے لیے گھر بنا کر دینے کا ہے۔''

(السّنن الكبرىٰ للبيهقي : 395/3؛ شعب الإيمان للبيهقي : 8827؛ المُعجَم الكبير للطَّبَراني :315/1؛ وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام حاکم رحمہ اللہ (354/1، 362) نے امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

❀❀❀❀❀❀❀

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



# فتاویٰ امن پوری (قسط ۵۶)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

**سوال**: کیا فوت شدگان کو برا بھلا کہنا ممنوع ہے؟

**جواب**: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''فوت شدگان کو برا بھلا مت کہیں، وہ اپنے کیے کا بدلہ پا چکے ہیں۔''

(صحيح البخاري : 1393)

ہم سمجھتے ہیں کہ فوت ہونے والا اگر اعلانیہ گناہ نہیں کرتا، تو اسے برا بھلا کہنا حرام ہے، البتہ اگر اعلانیہ گناہ کا مرتکب ہے تو سلف کی رائے اس بارے میں مختلف ہے، خلاصہ یہ ہے کہ فوت شدگان کو برا بھلا کہنے پر ممانعت وارد ہوئی ہیں، البتہ فتنہ پروروں، اہل بدعت کے سرداروں اور سرغنوں اور کفر و شرک کی دعوت دینے والوں کو برا بھلا کہنا اور ان کی بدبختی کا تذکرہ کرنا صریح نصوص سے ثابت ہے، جیسا کہ قرآن میں فاسقوں کا تذکرہ کیا گیا ہے، مومنین کو اس کی اشاعت کا حکم دیا گیا ہے۔ احادیث میں بھی اس طرح کے تذکرے موجود ہیں، مثلاً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن لحی کا تذکرہ کیا۔ (بخاری: ۱۲۱۲، مسلم: ۹۰۱)

**سوال**: جنازہ کے بعد اور دفن سے پہلے میت کے ورثاء کا نمازیوں سے کہنا کہ آپ تین تین بار سورت اخلاص پڑھ کر اس کا ثواب میت کو بخش دیں، کیسا ہے؟

**جواب**: ایصال ثواب کی یہ صورت بدعت ہے۔

**سوال**: اگر بے نمازی میت کی طرف سے اس کے ورثاء صدقہ کریں، تو کیا اسے اس کا ثواب پہنچے گا؟

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



**جواب**: بے نمازی کو بھی اس کا ثواب پہنچے گا، البتہ نماز چھوڑنے کا کفارہ نہ ہوگا۔

**سوال**: خیرات کس شخص کو دینی چاہیے، دین دار کو یا بے دین کو؟

**جواب**: خیرات متدین ومتشرع اور صالح محتاج کو دینی چاہیے، البتہ اگر کسی فاسق وفاجر مسکین کو دے دی، تو اس پر بھی اجر ہے۔

**سوال**: کیا مردے سنتے ہیں؟

**جواب**: مُردے سنتے ہیں یا نہیں، اس بارے میں مسلمانوں کے ہاں متضاد آرا پائی جاتی ہیں۔ یہی اختلاف عقیدے کے لحاظ سے مسلمانوں کی تقسیم کا ایک بڑا سبب بھی ہے۔ یہ مسئلہ ''سماعِ موتی'' کے نام سے معروف ہے۔

بطورِ تمہید یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ شریعتِ اسلامیہ کے کچھ کُلّی قواعد وقوانین میں چند ایک استثناءات رکھ دی گئی ہیں۔ ان استثناءات کی وجہ سے ان کلی قوانین کی حیثیت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ نصوصِ شرعیہ سے ثابت شدہ استثناءات کو خارج کرنے کے بعد باقی قاعدہ پھر کلی ہی رہتا ہے، مثلاً: تمام انسانوں کا ایک ماں اور ایک باپ سے پیدا ہونا ایک کلی قاعدہ ہے۔

❀ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى﴾ (الحجرات : ١٣)

''اے لوگو! بلاشبہ ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے۔''

جبکہ آدم علیہ السلام ماں اور باپ دونوں کے بغیر اور عیسیٰ علیہ السلام بن باپ کے پیدا ہوئے۔

اب کوئی ان دو خاص واقعات کی بنا پر مطلق طور پر یہ نہیں کہہ سکتا کہ انسان ماں اور باپ دونوں یا کسی ایک کے بغیر پیدا ہو جاتا ہے، البتہ یہ کہہ سکتا ہے کہ خاص دو انسان دنیا

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



میں ایسے ہوئے ہیں جن میں سے ایک ماں اور باپ دونوں کے بغیر اور دوسرا باپ کے بغیر پیدا ہوا۔

اسی طرح مُر دار کا حرام ہونا ایک قاعدۂ کلیہ ہے۔

❁ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ﴾(المائدة : ٣)

''تم پر مردار کو حرام کر دیا گیا ہے۔''

جبکہ اس سے ''جراد'' (ٹڈی) اور ''حوت'' (مچھلی) کا گوشت مستثنیٰ ہے۔

(السّنن الكبرٰى للبيهقي :384/1، وسندهٗ صحيحٌ)

ان دوقسم کے مُر داروں کے حلال ہونے سے ہر مُر دار کے حلال ہونے کا استدلال جائز نہیں۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ ''مُر دار حلال ہے، لیکن صرف مچھلی اور ٹڈی کا۔'' مُر دار کے حرام ہونے والا قانون اپنی جگہ مستقل اور کُلّی ہی ہے۔

یہ سب مثالیں پکار پکار کر کہہ رہی ہیں کہ کلی قاعدے میں بسا اوقات شریعت کچھ استثناءات رکھ دیتی ہے، لیکن اس سے قانونِ شریعت کی کلّی حیثیت متاثر نہیں ہوتی۔ بالکل یہی حال مسئلہ سماعِ موتی کا ہے۔ مُر دے نہیں سنتے، البتہ قرآن وسنت کے بیان کردہ خاص اوقات وحالات میں ان کا کوئی خاص بات سن لینا ثابت ہے۔ یہ کہنا جائز نہیں کہ مُر دے سنتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ ''مُر دے سنتے ہیں، لیکن ان حالات و واقعات میں، جن کی صراحت نصوصِ شرعیہ نے کر دی ہے۔''

لہٰذا مطلق طور پر مُر دوں کے سننے کا عقیدہ رکھنا قرآن وسنت سے متصادم ہے۔ قرآن وسنت نے مردوں کے سننے کی مطلق نفی کی ہے۔ یہی کلی قانون ہے، دلائل ملاحظہ فرمائیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



① اللہ تعالیٰ کا فرمان گرامی ہے:

﴿اِنَّمَا یَسْتَجِیْبُ الَّذِیْنَ یَسْمَعُوْنَ وَالْمَوْتٰی یَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَیْهِ یُرْجَعُوْنَ﴾ (الأنعام: ٣٦)

”جواب تو وہی دیتے ہیں جو سنتے ہیں اور مردوں کو تو اللہ تعالیٰ (قیامت کے روز) زندہ کرے گا، پھر وہ اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔“

❁ سنی مفسر، امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ (310ھ) فرماتے ہیں:

”﴿وَالْمَوْتٰی یَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ﴾ (مُردوں کو اللہ تعالیٰ [روزِ قیامت] زندہ کرے گا۔) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کفار کو اللہ تعالیٰ مُردوں کے ساتھ ہی زندہ کرے گا، یوں اللہ تعالیٰ نے انہیں (زندہ ہوتے ہوئے بھی) ان مُردوں میں شامل کر دیا جو نہ کسی آواز کو سن سکتے ہیں، نہ کسی پکار کو سمجھ پاتے ہیں اور نہ کسی بات کا انہیں شعور ہوتا ہے۔“

(تفسير الطّبري: 855/4)

② فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّکَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰی وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِیْنَ﴾

(النّمل: ٨٠)

”(اے نبی!) یقیناً آپ نہ کسی مُردے کو سنا سکتے ہیں، نہ بہروں کو اپنی پکار سنا سکتے ہیں، جب وہ اعراض کرتے ہوئے چلے جاتے ہیں۔“

❁ جناب رشید احمد گنگوہی دیوبندی صاحب (1323ھ) لکھتے ہیں:

”جو لوگ مُردوں کے سننے کے انکاری ہیں، ان میں سیدہ عائشہ، سیدنا ابن

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



عباس رضی اللہ عنہم اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ شامل ہیں۔ان کا استدلال اس فرمانِ باری تعالیٰ سے ہے: ﴿اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰی﴾([اے نبی!] یقیناً آپ مُردوں کونہیں سنا سکتے)۔وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کفار کو نہ سن سکنے میں مُردوں سے تشبیہ دی ہے۔اس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ مُردے نہیں سنتے، ورنہ تشبیہ ہی درست نہیں رہتی۔"

(الكوكب الدرّيّ، ص 319)

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالی نے کفار کو مردوں سے تشبیہ دی گویا یہ کفار مردے ہیں کہ جس طرح مردے نہیں سنتے اس طرح یہ بھی حق بات نہیں سنتے۔

③ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَا يَسْتَوِي الْاَحْيَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ﴾(فاطر: ٢٢)

❀ علامہ ماتریدی رحمہ اللہ (792ھ) لکھتے ہیں:

"﴿وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ﴾(آپ قبروں والوں کو سنا نہیں سکتے) میں اللہ تعالیٰ نے کافروں کی حالت کو مُردوں کی حالت سے تشبیہ دی ہے اور اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کہ مُردے سن نہیں سکتے۔"

(شرح المقاصد في علم الكلام: 116/5)

❀ علامہ ابن ہمام حنفی رحمہ اللہ (861ھ) دونوں آیات کے متعلق فرماتے ہیں:

"ان دونوں آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ مردے قطعاً نہیں سن سکتے۔اللہ تعالیٰ نے کفار کو مردوں سے تشبیہ دی ہے تاکہ یہ بتایا جا سکے کہ وہ سُن نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



سکتے۔کفار کا حق کو نہ سن سکنا، عدمِ سماعِ موتی کی فرع ہے۔“

(فتح القدیر : 104/2)

**فائدہ:**

بعض لوگ فوت شدگان کو فریادرسی کے لیے پکارتے ہیں اور غیب سے انکے نام کی دہائی دیتے ہیں۔ یہ باطل عقیدہ ہے۔ مردے تو قریب سے بھی سُن نہیں سکتے، ہزاروں میل دُور سے کیسے سُنیں گے؟ قرآن مجید اس کا رد کرتا ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ۞ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآئَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ۞﴾

(فاطر : ١٣۔١٤)

”اللہ کے سوا جن لوگوں کو تم پکارتے ہو، وہ کھجور کی گٹھلی کے پردے کے برابر بھی کسی چیز کے مالک نہیں۔ اگر تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار سُن نہیں سکتے اور اگر وہ سُن بھی لیں، تو تمہاری مُراد پوری نہیں کر سکتے۔ قیامت کے روز یہ لوگ تمہارے شرک سے براءت کا اعلان کر دیں گے۔ تمہیں (اللہ) خبیر کی طرح کوئی خبر نہیں دے سکتا۔“

❁ نیز فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ﴾ (الأحقاف : ٥)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



''اس شخص سے بڑا گمراہ کون ہوسکتا ہے جو اللہ کے سِوا ان لوگوں کو پکارتا ہے جو قیامت تک اس کی دادرسی نہیں کر سکتے۔ وہ تو ان کی پکار ہی سے غافل ہیں۔''

اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ مُردے سن نہیں سکتے۔ البتہ دیگر کئی کلّی قواعد وقوانین کی طرح اس قاعدے میں بھی کچھ استثناء ات موجود ہیں جو صحیح احادیث سے ثابت ہوتی ہیں، مثلاً مُردے دفن کے بعد واپس جانے والے لوگوں کے جوتوں کی آواز سنتے ہیں، نیز بدر میں جہنم واصل ہونے والے کفار کو نبی اکرم ﷺ کا خطبہ سنا تھا۔

کچھ لوگوں کو انہی استثناء ات نے اس شبہے میں مبتلا کر دیا ہے کہ مُردے سنتے ہیں، حالانکہ دلائلِ شرعیہ کی وجہ سے صرف یہی استثناء ات اس کُلّی قاعدے سے خارج ہوں گے، عدمِ سماعِ موتی والا پورا قانونِ شریعت تبدیل نہیں ہوگا۔ جو لوگ ان استثناء ات کی بنا پر اس کُلّی قاعدے کا انکار کر جاتے ہیں، ان سے گزارش ہے کہ اگر ان کے طرزِ عمل کو اپنا کر کوئی شخص دیگر کُلّی قواعد کا انکار کر دے، مثلاً آدم علیہ السلام کی بن ماں اور بن باپ پیدائش اور عیسیٰ علیہ السلام کی بن باپ کے پیدائش والی آیات کو لے کر انسانوں کے ماں اور باپ دونوں سے پیدا ہونے کے کُلّی قانون کا انکار کر دے یا مُردہ حالت میں مچھلی کی حلت والی نصِ شرعی کو لے کر مُردار کی حرمت والے کُلّی قاعدے کا انکار کر بیٹھے یا مَردوں کے لیے چند انگلیوں کے برابر ریشم کی حلت والی حدیث کو بنیاد بنا پر مَردوں کے لیے ریشم کی حرمت والے کُلّی قاعدے کا انکار کر دے۔۔۔ تو کیا یہ طرزِ عمل درست ہوگا؟

قرآن وسنت اور فہم سلف کی روشنی میں ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ مُردے نہیں سنتے، البتہ وہ حالات و واقعات اس سے خارج ہیں، جن کی شریعت نے خود وضاحت کر دی ہے۔ یا مُردے سنتے ہیں، لیکن خاص ان حالات وواقعات میں جن کی نصوصِ شرعیہ میں تعیین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



وتخصیص ہو چکی ہے۔ جو شخص کسی حال میں کسی مُردے کے کسی بات کو سننے کا دعویٰ کرے، اس کے پاس اس بارے میں ضرور کوئی خاص نصِ شرعی ہونی چاہیے، ورنہ اس کا دعویٰ باطل اور مردود ہونے کے ساتھ ساتھ شریعتِ اسلامیہ سے کھلواڑ اور مذاق متصور ہوگا۔ اگر کوئی شخص اپنے دعوے پر کوئی خاص نصِ شرعی پیش کر دے، تو کسی مسلمان کو اس خاص صورت میں مُردے یا مُردوں کے سننے کا انکار کرنے کی گنجائش نہیں رہے گی، البتہ اس خاص صورت کے علاوہ عام حالات میں مُردوں کا نہ سن سکنا پھر بھی اپنی جگہ پر مسلمہ شرعی قانون رہے گا۔

(سوال): کیا اپنی تلاوت اور عبادت کا ثواب نبی کریم ﷺ کو پہنچانا جائز ہے؟

(جواب): ایصال ثواب کا یہ طریقہ بدعت ہے۔ اسلاف امت سب سے بڑھ کر شریعت کو سمجھنے والے اور نبی کریم ﷺ سے محبت کرنے والے تھے، مگر انہوں نے کبھی عبادت کا ثواب نبی کریم ﷺ کو نہیں پہنچایا، اگر ایصال ثواب کا یہ طریقہ حق ہوتا، تو سلف صالحین اس خیر سے کبھی پیچھے نہ رہتے۔

(سوال): قبروں کا طواف کرنا کیسا ہے؟

(جواب): قبروں کا طواف ناجائز اور بدعت ہے، یہ قبروں کی غیر شرعی تعظیم ہے۔

❀ علامہ آلوسی رحمہ اللہ (۱۲۷۰ھ) لکھتے ہیں:

”میں نے لوگوں کو بزرگوں کی قبروں پر جہالت پر مبنی کام کرتے دیکھا۔ وہ انہیں اونچا کرتے، چونے اور اینٹوں کے ساتھ پختہ بناتے، ان پر قندیلیں لٹکاتے، ان کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے، ان کا طواف کرتے، انہیں چومتے اور مخصوص اوقات میں ان کے پاس جمع ہوتے ہیں، وغیرہ۔ دلیل اس آیت سے لیتے ہیں، نیز اصحابِ کہف کے قصہ سے لیتے ہیں جس میں ذکر ہے کہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



بادشاہ ہر سال عید مناتا تھا اور اس نے انہیں لکڑی کے ایک تابوت میں رکھ دیا تھا۔۔۔ یہ سب کچھ اللہ و رسول کی مخالفت ہے اور ایسے دین کی ایجاد ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی۔‘‘

(روح المَعاني : 239/15)

**سوال**: کیا اہل قبور سے استمداد جائز ہے؟

**جواب**: دعا، ندا، طلب، سوال، استعانت، استمداد اور استغاثہ کے ایک ہی معنی ہیں۔ استمداد اور استعانت دعا ہے۔ عبادت کا اطلاق دعا پر بھی ہوتا ہے۔ عبادت صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔ اللہ کے علاوہ کسی کو رنج و غم، دکھ، تکلیف اور کرب والم میں پکارنا اور اس سے مافوق الاسباب مدد مانگنا ’’شرک فی العبادت‘‘ ہے۔ اہل قبور سے مدد مانگنا مافوق الاسباب مدد مانگنا ہے، جو کہ شرک ہے۔

❁ علامہ صنع اللہ حنفی (۱۱۲۰ھ) لکھتے ہیں:

’’جو یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ کے علاوہ نبی، ولی، روح یا کسی اور ہستی کو مصیبت دور کرنے اور حاجت پوری کرنے کا اختیار ہے، تو وہ جہالت کی خطرناک وادی میں واقع ہو گیا ہے اور وہ جہنم کے دھانے پر کھڑا ہے۔

بعض لوگ دلیل دیتے ہیں کہ اولیائے کرام (حاجب روائی) اپنی کرامات کے ذریعہ کرتے ہیں۔ اللہ کی پناہ اس بات سے کہ اللہ کے ولیوں کو ایسے مقام پر سمجھا جائے اور ان سے یہ گمان رکھا جائے کہ وہ کرامت کے ذریعے لوگوں کی تکلیفیں دور کرتے اور ان کو فائدہ پہنچاتے ہیں، یہ تو بتوں کے پجاریوں کا عقیدہ ہوا کرتا تھا، جیسا کہ اللہ کریم ان کا یہ جملہ نقل فرماتے ہیں:

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com



﴿هٰؤُلَاءِ شُفَعَاءُ نَا عِنْدَ اللّٰهِ﴾ ''یہ اللہ تعالیٰ کے یہاں ہمارے سفارشی ہیں۔'' اسی طرح ان کا ایک اور جملہ یوں نقل کیا : ﴿مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى﴾ ''ہم ان کی عبادت محض اس لئے کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ کے قریب کر دیں۔''

(سيف اللّٰه على من كذب على أولياء اللّٰه، ص 48)

❁ نیز فرماتے ہیں:

''اور جو اہل ایمان ہیں، ان سے مصیبت کو اللہ کے سوا کوئی دور کرنے والا نہیں، اسی سے منفعت حاصل ہوتی ہے، کیونکہ جس کی حیثیت نفع پہنچانے اور تکلیف دور کرنے والے کی نہیں، اس سے مدد طلب کرنے کے لئے اس کا ذکر کرنا اللہ کے ساتھ شرک بن جاتا ہے۔ چاہے وہ نبی ہو، فرشتہ ہو یا ولی ہو یا کوئی دوسرا ہو، کیونکہ اللہ کے سوا تکلیف دور کرنے پر اور نفع دینے پر کوئی قادر نہیں ہے۔''

(سيف اللّٰه على من كذب علي أولياء اللّٰه، ص 48)

بعض لوگ عبادت کو توسل وشفاعت کا نام دے کر شرک کرتے ہیں، شرکاء کو اولیا اور شفعاء کا نام دیتے ہیں۔

❁ علامہ آلوسی حنفی آیت وسیلہ کے تحت لکھتے ہیں:

''بعض لوگوں نے اس آیت سے یہ استدلال لیا ہے کہ صالحین سے استغاثہ کیا جا سکتا ہے اور انہیں اللہ اور بندوں کے درمیان وسیلہ بنایا جا سکتا ہے اور اللہ پر قسم اٹھائی جا سکتی ہے کہ ''اللہ میں آپ کو فلاں کی قسم دیتا ہوں، مجھے فلاں چیز دے دے۔'' بعض لوگ اللہ کے ایسے صالح بندوں کا وسیلہ بناتے ہیں، جو یا تو

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



مر چکے ہوتے ہیں یا پھر وہاں موجود نہیں ہوتے۔ کہتے ہیں: اے فلاں اللہ سے دعا کرو کہ وہ مجھے فلاں فلاں رزق دے اور وہ اسے وسیلہ قرار دیتے ہیں۔ تو یہ سب چیزیں مختلف مراحل میں حق سے بعید ہیں۔ اس سلسلے میں محقق کلام یہ ہے کہ مخلوق سے بایں طور استغاثہ کرنا کہ وہ ہمارے لئے دعا کرے اور ہم اس کی دعا کا وسیلہ بنائیں، تو بلا شک یہ جائز ہے، اگر وہ صالح شخص زندہ ہو، جس کی دعا کا وسیلہ بنایا جا رہا ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ جس سے دعا کے لئے کہا جا رہا ہے، اس کا افضل ہونا ضروری نہیں، مفضول سے بھی کروائی جا سکتی ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص کسی غیر موجود بندے یا فوت شدہ بندے سے دعا کروانے بیٹھ جائے، تو ایک عالم کو اس کے ناجائز ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا۔ یہ بدعت ہے، سلف ایسا نہیں کرتے تھے۔ صحابہ میں سے کسی سے منقول نہیں کہ انہوں نے کسی میت سے کوئی چیز طلب کی ہو حالانکہ وہ خیر پر سب سے زیادہ حریص تھے۔"

(روح المَعاني: 294/3)

**سوال**: روایت: "دفن سے پہلے اپنے مُردوں کے لیے صدقہ کیا کریں۔" کی استنادی حیثیت کیا ہے؟

**جواب**: یہ روایت بے سند اور بے اصل ہے، کتب احادیث میں اس کا ذکر نہیں۔

**سوال**: روایت: "دفن کے بعد اپنے مُردوں کے لیے فدیہ (صدقہ) دیں۔" کی استنادی حیثیت کیا ہے؟

**جواب**: یہ روایت بھی بے سند اور بے اصل ہے۔

**سوال**: لاکھ نکالنا کیسا ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



**جواب**: بدعت ہے۔

**سوال**: قرآن کی تلاوت کا ثواب فوت شدگان کو پہنچانا کیسا ہے؟

**جواب**: ثابت نہیں۔

**سوال**: روح جسم سے نکل کر کہاں جاتی ہے اور قیامت سے پہلے تک کہاں رہتی ہے؟

**جواب**: اہل سنت کا مذہب ہے کہ روح جب جسم سے خارج ہوتی ہے، تو اس کا علیین اور سجیین میں اندراج ہوتا ہے۔ پھر سوال و جواب کے وقت جسم میں لوٹ آتی ہے۔ لیکن جسم اور روح کا یہ اتصال دنیاوی اتصال کی طرح نہیں، بلکہ اس کی کیفیت اللہ ہی جانتا ہے۔ اس کے بعد روح اپنے مقام میں چلی جاتی ہے۔ نیک روح جنت میں اور بد روح جہنم میں داخل ہو جاتی ہے۔ عذاب اور ثواب روح اور جسم دونوں کو ہوتا ہے۔

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

''اہل سنت والجماعت کا اتفاق ہے کہ قبر کا عذاب اور قبر کی نعمتیں جسم اور روح دونوں کو حاصل ہوتی ہیں۔''

(مَجموع الفتاویٰ: 282/4)

❁ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک انصاری کے جنازے کی طرف نکلے، ہم ان کی قبر کے پاس آئے، وہ ابھی تیار نہیں ہوئی تھی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (بیٹھ گئے اور) کبھی آسمان کی طرف چہرہ کرتے اور کبھی زمین کی طرف دیکھتے اور دل ہی دل میں کچھ کلام بھی کرنے لگے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی بار فرمایا: عذاب قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگیں۔ نیز فرمایا: جب (نزع کے وقت) مومن اُخروی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



حیات میں داخل ہونے لگتا ہے اور اس کا تعلق دنیا سے منقطع ہونے لگتا ہے، تو اسے آسمان سے فرشتے آتے دکھائی دیتے ہیں، جن کے چہرے سورج کی طرح چمک رہے ہوتے ہیں اور تاحد نگاہ اس کے سامنے بیٹھ جاتے ہیں، ان کے پاس جنت کا کفن اور جنت کی خوشبو ہوتی ہے۔ ملک الموت آتا ہے اور مرنے والے کے سر کے پاس بیٹھ جاتا ہے، اسے کہتا ہے: اے مطمئن نفس! نکل جا اور اپنے رب کی مغفرت اور رضا کی طرف چلی جا۔ روح بدن سے نکلے گی اور ایسے نکلے گی، جیسے مشکیزے سے پانی کا قطرہ نکلتا ہے۔ ملک الموت اس روح کا پکڑتا ہے، تو فوراً فرشتے لپک آتے ہیں اور آنکھ جھپکنے کے برابر بھی ملک الموت کے ہاتھ میں رہنے نہیں دیتے۔ جب روح جسم سے نکلتی ہے، تو زمین میں پائی جانے والی کستوری کی عمدہ ترین خوشبو کی مانند ہوتی ہے۔ فرشتے اسے لے کر اوپر چڑتے ہیں۔ جس بھی فرشتے کے پاس سے گزر ہوتا ہے، وہ پوچھتا ہے: یہ پاکیزہ روح کس کی ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: یہ فلاں شخص ہے۔ اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ ہر آسمان کے مقرب فرشتے اس روح کو رخصت کرنے کے لیے ساتھ ساتھ چلتے ہیں، یہاں تک کہ وہ ساتویں آسمان تک پہنچ جاتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس روح کو علیین میں درج کر دیا جائے۔ اسے درج کر دیا جاتا ہے۔ پھر کہا جاتا ہے کہ اسے زمین کی طرف لوٹا دیں، اس زمین سے ہی ہم نے اسے پیدا کیا، اسی میں لوٹا دیں گے، پھر دوبارہ اسی سے باہر نکالیں گے۔ پھر روح اس کے جسم میں لوٹا دی جاتی ہے۔ اس کے پاس فرشتے آتے ہیں اور کہتے ہیں: تیرا رب کون

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا رب اللہ ہے۔فرشتے پوچھتے ہیں: تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا دین اسلام ہے۔فرشتے پوچھتے ہیں: جس شخص کو تمہاری طرف مبعوث کیا گیا، اس کے بارے کیا کہتے ہو؟ وہ کہتا ہے: وہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔فرشتے پوچھتے ہیں: تجھے کیسے پتا چلا؟ وہ کہتا ہے: میں نے قرآن وحدیث کو پڑھا، اس پر ایمان لایا اور اس (میں جو کچھ ہے، اس) کی تصدیق کی۔ آسمان سے آواز آتی ہے کہ اس نے سچ کہا۔اس کے لیے آسمان سے بستر بچھا دیں، اسے جنتی لباس پہنا دیں اور جنت میں اس کا مقام دکھا دیا جائے۔اسے جنت سے خوشبو اور خوشگوار ہوائیں آتی ہیں۔تا حد نگاہ قبر وسیع کر دی جاتی ہے۔ اس کے سامنے خوبصورت لباس میں ملبوس اور عمدہ خوشبو میں معطر شخص آتا ہے اور کہتا ہے: ان نعمتوں پر خوش ہو جا۔اسی دن کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا۔تو مؤمن کہتا ہے: اللہ آپ پر رحم کرے، آپ کون ہیں؟ آپ کا چہرہ بتاتا ہے کہ آپ خیر لے کر آئے ہیں۔وہ کہتا ہے: میں تیرا نیک عمل ہوں۔اگر مرنے والا کافر ہو، تو اس کے پاس آسمان سے فرشتے آتے ہیں، جن کے چہرے سیاہ ہوتے ہیں۔ان کے ہاتھوں میں ٹاٹ ہوتے ہیں۔اس کے سامنے تا حد نگاہ بیٹھ جاتے ہیں۔ملک الموت آ کر اس کے سرہانے بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے: اے خبیث روح! نکل جا اور اللہ کے غضب اور اس کی ناراضگی کی طرف چلی جا۔تو اس کی روح تنگی کے ساتھ اس کے بدن سے جدا ہو جاتی ہے۔اس کے بدن سے روح ایسے نکالی جاتی ہے، جیسے گیلی اُون کانٹے کے ساتھ الجھی ہو، تو اسے کھینچا دیا جائے، اس سے اس کی رگیں اور پٹھے کٹ جاتے ہیں۔ملک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



الموت جب اس کی روح کو پکڑتا ہے، تو فوراً فرشتے اُٹھتے ہیں اور آنکھ جھپکنے کے برابر بھی ملک الموت کے پاس نہیں رہنے دیتے۔ اسے ٹاٹ کے کفن میں لپیٹ لیتے ہیں۔ اس روح سے زمین میں پائے جانے والے سب سے زیادہ بدبودار مردار کی مانند بدبو نکلتی ہے۔ فرشتے اس روح کو آسمانوں کی طرف لے جاتے ہیں، جس فرشتے کے پاس سے گزرتے ہیں، وہ پوچھتا ہے: یہ خبیث روح کس کی ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: یہ فلاں شخص ہے، اسے برے نام کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے۔ جب یہ روح آسمان کی طرف جاتی ہے، تو اس کے لیے آسمان کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور فرشتوں کو کہا جاتا ہے: اسے زمین پر واپس لے جاؤ۔ اسی سے میں نے اس کو پیدا کیا، اسی میں واپس لوٹا دوں گا اور اسی سے دوبارہ جی اُٹھاؤں گا۔ وہ روح اپنے بدن میں لوٹا دی جاتی ہے۔ اس کے پاس فرشتے آ کر کہتے ہیں: تو بیٹھ جا۔ فرشتے پوچھتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے: ہائے ہائے، میں نہیں جانتا، فرشتے پوچھتے ہیں: تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے: ہائے ہائے، میں نہیں جانتا، میں نے (جو کچھ) لوگوں کو کہتے سنا، (وہ میں نے بھی کہہ دیا۔) میں خود کچھ نہیں جانتا۔ فرشتے پوچھتے ہیں: وہ کون ہے، جو تمہاری طرف مبعوث کیا گیا؟ وہ کہتا ہے: میں نہیں جانتا، میں نے تو لوگوں کو کہتے سنا۔ آسمان سے فرشتوں کو منادی ہوگی کہ یہ جھوٹا ہے۔ اس کے لیے آگ کا بستر بچھا دو، آگ کی پوشاک پہنا دو اور اسے جہنم میں اس کا مقام دکھا دو۔ وہ آگ میں اپنا مقام دیکھتا ہے، اس کو جہنم کی گرمائی اور بدبو پہنچتی ہے۔ اس کی قبر اس قدر تنگ کر دی جاتی ہے کہ اس کی پسلیاں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



آپس میں مل جاتی ہیں۔اس کے سامنے قبیح چہرے والا ایک شخص آتا ہے،جس نے قبیح لباس پہن رکھا ہوتا ہےاوراس کے جسم سے سخت بد بو آ رہی ہوتی ہے۔ کہتا ہے: تجھے عذاب مبارک ہو۔اسی دن کا تجھ سے وعدہ تھا۔کافر کہتا ہے: ہائے بربادی،تو کون ہے؟ اللہ کی قسم! تیرا چہرہ بتاتا ہے کہ تو شر اور عذاب کے ساتھ آیا ہے۔ وہ کہتا ہے: میں تیرا برا عمل ہوں۔تو کافر بار بار کہتا ہے: اے میرے رب! قیامت قائم نہ کرنا،اے میرے رب قیامت قائم نہ کرنا۔“

(الأحاديث الطّوال للطّبراني : 25 المُستدرك للحاكم : 117، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:

ثُمَّ تُعَادُ فِيهِ الرُّوحُ .

”پھر اس بدن میں روح لوٹا دی جاتی ہے۔“

(مسند الإمام أحمد : 287/4، سنن أبي داود : 4753، 4754، وسندهٗ صحيحٌ)

**سوال**: کیا مستحب اور مباح عمل پر اصرار بدعت ہے؟

**جواب**: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

”اپنی نماز میں اس طرح شیطان کا حصہ نہ بنالیں کہ (سلام کے بعد) دائیں جانب سے مقتدیوں کی طرف پھرنا اپنے اوپر لازم کر لیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کئی دفعہ بائیں جانب سے پھرتے دیکھا ہے۔“

(صحيح البخاري : 852، صحيح مسلم : 707)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ کسی جائز و مستحب کام پر اصرار اور التزام کرنا،اس کے ساتھ واجب کا معاملہ کرنا،اسے شیطانی کام بنا دیتا ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



علامہ طیبی رحمہ اللہ (۷۴۳ھ) لکھتے ہیں:

”اس حدیث میں بیان ہے کہ جو شخص مستحب عمل پر دوام کرے، اسے عزیمت سمجھ کر رُخصت پر عمل چھوڑ دے، تو شیطان نے اسے گمراہ کر دیا ہے، پھر اس کا کیا بنے گا، جو بدعت اور منکر عمل پر ہمیشگی کرتا ہے؟“

(شرح المشکوٰۃ: 1051/3)

**سوال**: کیا زندوں کی دعا فوت شدگان کے لیے مفید ہے؟

**جواب**: زندوں کی دعا فوت شدگان کے لیے فائدہ مند ہے، بشرطیکہ مرنے والا صحیح العقیدہ ہو۔ یہ ایصال ثواب کا جائز اور مستحب طریقہ ہے۔ اہل سنت کا اس کے جواز پر اجماع واتفاق ہے۔

**سوال**: قبرستان میں جا کر دعا کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: قبروں کی زیارت کرنا اور اہل قبور کے لیے دعائے مغفرت کرنا سنت ہے۔

(صحیح مسلم: 974)

**سوال**: کیا میت کے ایصال ثواب کے لیے کوئی دن افضل ہے؟

**جواب**: میت کے لیے جائز ایصال ثواب مثلاً دعا، صدقہ وغیرہ درست ہے، مگر اس کے لیے دن کی تخصیص یا فضیلت شریعت میں بیان نہیں کی گئی۔ میت کے لیے کسی بھی دن اور کسی بھی وقت دعا کی جا سکتی ہے۔

**سوال**: نوافل پڑھ کر اس کا ثواب میت کو پہنچانا کیسا ہے؟

**جواب**: بدعت ہے، یہ ایصال ثواب کی ناجائز صورت ہے۔ اسلاف امت میں کوئی بھی اس کا قائل وفاعل نہیں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

لَا يُصَلِّي أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ .

”کوئی کسی کی طرف سے نماز نہیں پڑھ سکتا۔“

(السّنن الكبرٰى للنّسائي : 2918، وسندهٗ صحيحٌ)

اس پر اجماع ہے کہ کوئی کسی کی طرف سے نماز نہیں پڑھ سکتا۔

❁ علامہ ابن عبدالبر رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) لکھتے ہیں:

”مسلمانوں کا اجماع ہے کہ کوئی کسی زندہ یا مردہ کی طرف سے نماز نہیں پڑھ سکتا، وہ نماز فرض ہو، سنت ہو یا نفل۔“(الاستذكار : 167/10، 66/12)

❁ علامہ عینی حنفی (۸۵۵ھ) لکھتے ہیں:

قَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّهٗ لَا يُصَلِّي أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ .

”مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ کوئی کسی کی طرف سے نماز نہیں پڑھ سکتا۔“

(عمدة القاري : 125/9)

**سوال**: قبر پر ہاتھ اٹھا کر فاتحہ پڑھنا کیسا ہے؟

**جواب**: قبر پر فاتحہ خوانی مشروع نہیں۔ قبرستان میں قرآن پڑھنا ممنوع ہے۔ البتہ ہاتھ اٹھا کر قبر پر دعائے مغفرت کی جا سکتی ہے۔(سنن نسائی:۳۹۶۴، وسندہ صحیح)

**سوال**: کیا جنازہ پر میت کے محاسن کا تذکرہ کرنا جائز ہے؟

**جواب**: جائز ہے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (شہادت کے بعد) چارپائی پر رکھ دیئے گئے،

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



جنازہ اٹھانے سے پہلے لوگ چاروں طرف کھڑے تھے اور آپ کے لیے دعا واستغفار کر رہے تھے۔ میں بھی ان میں شامل تھا، اچانک سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے مجھے کندھے سے پکڑ کر اپنی طرف متوجہ کیا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے رحمت کی اور فرمایا: آپ کے بعد بھلا کون ہے، جس کی مثل عمل کر کے اللہ کے دربار میں حاضری مجھے محبوب رہی ہو؟ مجھے یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے ساتھیوں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ) کے ساتھ جگہ دے گا، کیوں کہ میں اکثر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کرتا تھا کہ میں، ابو بکر اور عمر گئے، میں، ابو بکر اور عمر داخل ہوئے، میں، ابو بکر اور عمر نکلے۔''

(صحيح البخاري : 3685، صحيح مسلم : 2389)

**سوال**: ماہِ رجب میں ایصال ثواب کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

**جواب**: ایصال ثواب کے لیے ماہِ رجب کی تخصیص یا افضلیت پر شریعت نے کوئی دلیل قائم نہیں کی، نہ اسلاف امت نے اپنے قول وعمل کے ذریعہ اس کی خبر دی، لہٰذا ایصال ثواب کے لیے ماہ رجب کو خاص کرنا بدعت ہے۔

**سوال**: ایصال ثواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا وسیلہ پیش کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: کسی عمل میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی ذات کا وسیلہ جائز نہیں۔

**سوال**: اگر زندہ لوگ میت کے لیے دعا کریں، تو کیا اس کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں؟

**جواب**: اگر میت صحیح العقیدہ ہے، تو اللہ تعالیٰ کے مشیت پر ہے، وہ چاہے، تو زندوں کی دعا قبول کر کے میت کے تمام گناہ معاف کر دے، چاہے تو تمام گناہ معاف نہ کرے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



**سوال**: میت کی طرف سے مال حرام سے صدقہ کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: حرام مال کا صدقہ اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا۔

**سوال**: کیا روحیں گھر میں لوٹتی ہیں؟

**جواب**: روحیں دنیا میں نہیں لوٹتی، وہ اللہ تعالیٰ کے پاس برزخی زندگی گزارتی ہیں، دنیاوی اُمور سے لاتعلق ہوتی ہیں۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْأَنْفُسَ حِينَ مَوْتِهَا وَالَّتِي لَمْ تَمُتْ فِي مَنَامِهَا فَيُمْسِكُ الَّتِي قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْأُخْرٰى إِلٰى أَجَلٍ مُّسَمًّى إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُونَ﴾(الزّمر: 42)

''اللہ موت کے وقت جانوں کو قبض کر لیتا ہے اور جن پر موت نہیں آئی، ان کو نیند میں قبض کر لیتا ہے۔ پھر سوئے ہوؤں میں سے جس پر موت کا فیصلہ کر دے، اس کی جان کو روک لیتا ہے، اور جس پر موت کا فیصلہ نہیں کیا، اس کو ایک مقرر وقت کے بعد جسم میں لوٹا دیتا ہے۔ اس میں تفکر کرنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔''

❁ اس آیت کی تفسیر میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''مردوں اور زندوں کی ارواح نیند میں باہم ملتی ہیں، ایک دوسرے سے سوال بھی کرتی ہیں، تو اللہ مردوں کی روحوں کو روک لیتا ہے اور زندوں کی روحوں کو ان کے جسموں کی طرف لوٹا دیتا ہے۔''

(المُعجم الأوسط للطّبراني: 122، وسندهٗ حسنٌ)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



# فتاویٰ امن پوری (قسط ۵۷)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

**سوال**: جو شخص کسی میت کی طرف سے صدقہ کرتا ہے، کیا اسے بھی اس کا ثواب ملتا ہے؟

**جواب**: جس نے میت کی طرف سے صدقہ کیا ہے، چونکہ اس نے کارِ خیر کیا، اس پر وہ بھی ماجور ہوگا، محروم نہ ہوگا۔

**سوال**: میت کے ساتھ قرآن کریم دفن کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: بدعت ہے۔

**سوال**: سوا لاکھ بار کلمہ پڑھ کر میت کو ایصال ثواب کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: ایصال ثواب کا یہ طریقہ بدعت ہے۔

**سوال**: اہل قبور سے دعا کی درخواست کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: ناجائز وحرام ہے۔ اہل قبور دنیا والوں سے بے خبر ہیں۔

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

”(قبر پرستی کے) جو اکثر فائدے ذکر کیے جاتے ہیں وہ جھوٹ پر مبنی ہوتے ہیں۔ یہ مشرک لوگ قبروں وغیرہ کے پاس جا کر کثرت سے دُعا کرتے ہیں۔ بس کبھی کبھار وہ دعا (اللہ کی طرف سے) قبول ہو جاتی ہے۔ اور کوئی مشرک بہت سی دُعائیں کرتا ہے لیکن اُن میں سے کوئی ایک دُعا قبول ہوتی ہے۔ پھر بہت سے مشرک لوگ دُعا کرتے ہیں تو ان میں سے کبھی کسی ایک کی اور کبھی کسی ایک کی دُعا قبول ہوتی ہے۔ یہ کیفیت ان لوگوں کو کہاں لاحق ہوتی ہے جو سحری

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



کے وقت اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو اپنے سجدوں میں، اپنی نمازوں کے آخر میں اور مساجد میں پکارتے ہیں ۔ یہ موحد لوگ جب ان قبر پرستوں کی طرح گڑگڑا کر دُعا کریں تو ممکن نہیں کہ ان کی کوئی دُعا ردّ ہو جائے ۔حقیقت یہ ہے کہ جب موحد لوگ اس طرح اللہ تعالیٰ سے دُعا کریں تو ان کی دُعا بہت کم ردّ ہوتی ہے، جبکہ قبر پرستوں کی دُعا قبول ہی بہت کم ہوتی ہے ۔موحدین کی دُعا کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''کوئی بھی مسلمان بندہ جب اللہ تعالیٰ سے کوئی ایسی دعا کرتا ہے جس میں کوئی گناہ یا رشتہ داروں سے قطع تعلقی کی بات نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے تین باتوں میں سے ایک عطا فرما دیتا ہے ۔ یا تو اس کی دُعا فوراً قبول کر لیتا ہے یا اس دُعا کی مثل کوئی اور بھلائی اسے عطا فرما دیتا ہے یا اس سے کوئی ایسا ہی نقصان دُور کر دیتا ہے ۔صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر یہ بات ہے تو پھر ہم بہت زیادہ دُعائیں کریں گے ۔آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس سے بھی زیادہ عطا فرمانے والا ہے ۔''(مصنّف عبد الرّزاق : ٢٢/٦، الرّقم : ٢٩١٧٠، مسند أبي يعلٰى : ٢٩٧/٢، ح : ١٠١٩، مسند الإمام أحمد : ١٨/٣، الأدب المفرد للبخاري : ٧١٠، وصحّح إسناده الحاكم (١٨١٦)، وسندهٗ حسنٌ) **موحد** لوگ اپنی دُعاؤں میں ہمیشہ بہتری میں رہتے ہیں ۔اس کے برعکس قبر پرست لوگوں کی جب کبھی کبھار کوئی دُعا قبول ہو جاتی ہے تو ان کی توحید کمزور ہو جاتی ہے، اپنے ربّ سے ناطہ وتعلق کم ہو جاتا ہے اور وہ اپنے دل میں ایمان کی وہ حلاوت اور ذائقہ محسوس نہیں کرتے جو پہلے مسلمان محسوس کرتے تھے ۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

(اقتضاء الصّراط المستقیم : 689/2)

**سوال**: اگر میت عذاب میں مبتلا ہو، تو ورثاء کو کیا عمل کرنا چاہیے کہ اس کے عذاب میں تخفیف ہو؟

**جواب**: صحیح العقیدہ میت کو ثواب پہنچانے کا جائز طریقہ یہ ہے کہ اس کے حق میں دعائے مغفرت کی جائے اور اس کی طرف سے صدقہ جاریہ کیا جائے۔ یہ اعمال میت کے لیے مفید ثابت ہوں گے۔ اس کے علاوہ قرآن خوانی، فاتحہ خوانی وغیرہ کا اجر میت کو نہیں پہنچتا، یہ ایصال ثواب کے ناجائز طریقے ہیں۔

**سوال**: جب کوئی قبروں کی زیارت کو آئے اور دعا کرے، تو کیا اہل قبور کو اس کی خبر ہوتی ہے؟

**جواب**: اہل قبور دنیاوی اُمور سے لاتعلق ہوتے ہیں، انہیں معلوم نہیں ہوتا کہ ان کی قبروں پر کون آیا ہے اور کیا کرنے آیا ہے؟

**سوال**: قبر پر قرآن خوانی کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: قبر پر قرآن پڑھنا قرآن وحدیث سے ثابت نہیں۔ صحابہ، تابعین اور ائمہ مسلمین کی زندگیوں میں اس کا ثبوت نہیں ملتا۔

قرآن وحدیث اور اجماع امت سے ثابت ہے کہ زندوں کی دعا فوت شدگان کو فائدہ دیتی ہے۔ قرآن خوانی کے ثبوت پر شرعی دلیل نہیں، لہٰذا یہ دین میں اختراع ہے۔

**سوال**: کیا کفن پر کلمہ لکھنا بے ادبی ہے؟

**جواب**: ممانعت کی اصل وجہ یہ ہے کہ کفن پر کلمہ لکھنا کتاب وسنت سے ثابت نہیں، نیز صحابہ و تابعین اور خیر القرون کے مسلمانوں کا اس پر عمل بھی نہیں، اس لیے یہ بدعت ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



**سوال**: قبرستان میں پہنچ کر کیا کرنا چاہیے؟

**جواب**: قبرستان جا کر اہل قبور کے حق میں دعائیں کرنی چاہیے۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باری جس رات ان کے پاس ہوتی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اخیر شب میں بقیع غرقد جاتے اور فرماتے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّوْمِنِينَ، وَاَتَاكُمْ مَا تُوعَدُونَ غَدًا، مُوَجَّلُونَ، وَإِنَّا، إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، بِكُمْ لَاحِقُونَ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ.

''یہاں کے اہل ایمان باشندو! آپ پر سلامتی ہو، آپ اپنے اعمال کا (پورا پورا) بدلہ عنقریب پالو گے اور ہم بھی ان شاء اللہ آپ سے آن ملیں گے، اللہ! بقیع غرقد والوں کو معاف فرما۔''

(صحیح مسلم: 974)

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے زیارت قبور کے لئے یہ دعا سکھلائی:

اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُوْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِينَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُونَ.

''یہاں کے اہل ایمان ومسلمان باشندو! آپ پر سلامتی ہو، اللہ ان پر رحم فرمائے، جو ہم سے پہلے یہاں آچکے اور ان پر بھی جو ہم سے بعد آئیں گے، ہم بھی عنقریب آپ کے پاس آرہے ہیں۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



(صحیح مسلم: 974)

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان گئے اور یہ دُعا پڑھی:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ.

”اہل ایمان! آپ پر سلامتی ہو، ہم بھی ان شاءاللہ عنقریب آپ سے آن ملیں گے۔“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”میری یہ خواہش تھی کہ ہم اپنے دینی بھائیوں کو دیکھیں، حاضرین نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا ہم آپ کے (اسلامی) بھائی نہیں ہیں؟ فرمایا: آپ میرے صحابہ ہیں، جبکہ میرے بھائی وہ ہیں، جو ابھی تک پیدا نہیں ہوئے، عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ کی امت کے جو افراد ابھی پیدا نہیں ہوئے، قیامت کے دن آپ انہیں کیسے پہنچانیں گے؟ فرمایا: کیا خیال ہے، کسی کے گھوڑے کے جسم پر سفید نشان ہوں اور وہ گھوڑا سیاہ گھوڑوں میں مل جائے، تو کیا وہ شخص اپنے گھوڑے کو پہچان لے گا؟ عرض کیا: اللہ کے رسول! کیوں نہیں! تو فرمایا: وہ لوگ (روز قیامت) ایسے آئیں گے کہ وضو کی برکت سے (ان کے وضو کے اعضا) روشن اور چمکدار ہوں گے، میں حوض کوثر پر ان کا میزبان ہوں گا، تاہم یہ بھی ذہن میں رکھنا کہ (روز قیامت) بعض لوگوں کو میرے حوض سے اس طرح دور کیا جائے گا، جیسے بھٹکے ہوئے اونٹ کو دھتکار دیا جاتا ہے، میں انہیں پکاروں گا، ادھر آیئے، تو جواب دیا جائے گا، یہ وہ لوگ ہیں، جنہوں نے آپ کے بعد دین میں ردّ و بدل کر دیا تھا، تو میں کہوں گا: دور ہو جاؤ، دور ہو جاؤ۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



(صحيح مسلم : 249)

❀ سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں سکھاتے کہ قبرستان جائیں، تو یوں کہیں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَلَاحِقُونَ، اَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ .

”مومنو اور مسلمانو! آپ پر سلامتی ہو، ہم بھی ان شاء اللہ عنقریب آپ سے آن ملیں گے، میں اللہ سے آپ کی اور اپنی عافیت کا سوالی ہوں۔“

(صحيح مسلم : 975)

❀ بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان آ کر یہ دعا پڑھتے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ، اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ، اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ لَنَا وَلَكُمْ .

”مومنو اور مسلمانو! آپ پر سلامتی ہو، ہم بھی ان شاء اللہ عنقریب آپ سے آن ملیں گے، آپ ہم سے پہلے جا چکے، ہم آپ کے بعد پہنچیں گے، میں اپنے لئے اور آپ کے لئے عافیت طلب کرتا ہوں۔“

(سنن النّسائي : 2040؛ سنن ابن ماجه : 1547، وسندهٗ صحيحٌ)

مندرجہ بالا الفاظ میں سے کوئی بھی دعا پڑھی جا سکتی ہے۔

**سوال**: کیا قبرستان جا کر درود پڑھ سکتے ہیں؟

**جواب**: درود کسی بھی وقت پڑھا جا سکتا ہے، مگر کسی وقت یا موقع کے ساتھ خاص نہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



کیا جائے۔

**سوال**: قبروں پر سجدہ کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: قبروں پر تعظیمی سجدہ حرام اور ناجائز ہے اور عبادت کے لیے سجدہ کرنا شرک اور کفر ہے۔

**سوال**: جس قبرستان میں مسلمان اور غیر مسلم دونوں طرح کے لوگ مدفون ہوں، وہاں اہل قبور کے لیے دعا کیسے کی جائے؟

**جواب**: جس قبرستان میں مسلم اور غیر مسلم ہر دو طرح کے لوگ مدفون ہوں، وہاں بھی دعائے مغفرت کی جا سکتی ہے، مگر نیت میں مسلمان مراد ہوں، کیونکہ غیر مسلموں کے لیے دعائے مغفرت ممنوع ہے۔

**سوال**: اہل ہنود کے مرنے والے نابالغ بچے جنت میں جائیں گے یا جہنم میں؟

**جواب**: مشرکین کے نابالغ بچے فوت ہو جائیں، تو وہ کہاں ہوں گے، جنت میں یا جہنم میں؟ اس کے بارے میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے دس اقوال ذکر کیے ہیں۔

(فتح الباري: 3/246-247)

راجح، محقق اور کتاب وسنت سے مؤید قول کے مطابق وہ جنت میں ہوں گے۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُولًا﴾

”ہم (کسی قوم کو) تب تک عذاب نہیں دیتے، جب تک (ان میں) رسول مبعوث نہ کر دیں۔“

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



”بچہ جب تک بالغ نہیں ہوتا، مکلّف نہیں بنتا اور نہ اس کے لیے قول رسول ﷺ پر عمل کرنا واجب ہوتا ہے۔اس پر اہل علم کا اتفاق ہے۔“

(شرح مسلم : 208/16)

❁ علامہ قرطبی رحمہ اللہ فرمان باری تعالیٰ :﴿بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ﴾(التّكوير : ٩) ”کس گناہ کی پاداش میں اسے قتل کیا گیا؟“ تفسیر میں فرماتے ہیں:

فِيهِ دَلِيلٌ بَيِّنٌ عَلٰى أَنَّ أَطْفَالَ الْمُشْرِكِينَ لَا يُعَذَّبُونَ، وَعَلٰى أَنَّ التَّعْذِيبَ لَا يُسْتَحَقُّ إِلَّا بِذَنْبٍ .

”اس آیت میں واضح دلیل ہے کہ مشرکین کے نابالغ بچوں کو عذاب نہیں ہوگا، نیز دلیل ہے کہ عذاب گناہ کی وجہ سے ہی دیا جاتا ہے۔“

(تفسير القُرطبي : 234/19)

❁ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ، أَوْ يُنَصِّرَانِهٖ، أَوْ يُمَجِّسَانِهٖ .

”پیدائش کے وقت ہر بچہ فطرت اسلام پر ہوتا ہے، پھر والدین اسے یہودی بنا دیں یا عیسائی یا مجوسی۔“

(صحيح البخاري : 1385، صحيح مسلم : 2658)

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، ثُمَّ يُبْعَثُونَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ .

”ان کے پہلوں اور بعد والوں کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا، پھر روز محشر

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



انہیں اپنے اپنے عقیدے پر اُٹھایا جائے گا۔“

(صحيح البخاري : 2118، صحيح مسلم : 2118)

مشرکین کے نابالغ بچے فطرت اسلام پر ہوتے ہیں۔ جب وہ اسی حالت میں فوت ہو جائیں، تو انہیں فطرت اسلام پر اُٹھایا جائے گا۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک انصاری بچے کے جنازہ کے لیے بلایا گیا۔ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس بچے کے لیے خوشخبری ہے! یہ تو جنت کی چڑیا ہے، اس نے نہ کوئی گناہ کیا اور نہ گناہ کی عمر کو پایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: معاملہ تو اس کے برعکس ہے۔ عائشہ! اللہ تعالیٰ نے جنت کے لیے کچھ لوگوں کو پیدا کیا۔ ان کے مقدر میں جنت لکھ دی، جبکہ وہ ابھی اپنے آبا کی پشتوں میں تھے۔ اسی طرح جہنم کے لیے کچھ لوگ پیدا کیے، ان کے مقدر میں بھی جہنم لکھ دی، جبکہ وہ ابھی اپنے آبا کی پیٹھوں میں تھے۔“

(صحيح مسلم : 2662)

❀ اس حدیث کی شرح میں حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

”مسلمانوں کے معتبر علما کا اجماع ہے کہ مسلمان کا نابالغ بچہ فوت ہو جائے، تو وہ جنت میں ہوگا۔ ...... اہل علم نے (حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کا) جواب یہ دیا ہے کہ ممکن ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو جلد بازی کرتے ہوئے قطعیت کے ساتھ حکم لگانے سے منع کیا ہو، حالانکہ سیدہ کے پاس کوئی قطعی دلیل نہ تھی۔ ...... یہ بھی ممکن ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات اس وقت کہی ہو،

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



جب ابھی آپ ﷺ کو (وحی کے ذریعہ) یہ علم نہ ہوا ہو کہ مسلمانوں کے بچے جنت میں ہوں گے۔ جب آپ ﷺ کو (بذریعہ وحی) اس بات کا علم ہوا، تو بیان فرما دیا۔‘‘

(شرح مسلم : 207/16)

❀ سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
’’(میں نے خواب دیکھا) باغیچے میں موجود دراز قد شخصیت سیدنا ابراہیم علیہ السلام تھے۔ ان کے اردگرد چھوٹے بچے تھے، جو بچپن میں ہی فطرت پر فوت ہو گئے۔ کسی مسلمان نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ مشرکین کے بچے تھے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جی، مشرکین کے بچے تھے۔‘‘

(صحيح البخاري : 7047)

❀ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

هٰذَا الْحَدِيثُ الصَّحِيحُ صَرِيحٌ فِي أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ، وَرُؤْيَا الْأَنْبِيَاءِ وَحْيٌ .

’’اس صحیح حدیث میں صراحت ہے کہ مشرکین کے بچے جنت میں ہیں۔ یاد رہے کہ انبیا کے خواب وحی ہوتے ہیں۔‘‘

(طريق الهِجرتَين، ص 391)

❀ حافظ نووی رحمہ اللہ (۶۷۶ھ) فرماتے ہیں:

اَلصَّحِيحُ الَّذِي ذَهَبَ إِلَيْهِ الْمُحَقِّقُونَ أَنَّهُمْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ .

’’راجح مؤقف یہ ہے، جو محققین نے اختیار کیا ہے کہ مشرکوں اور کافروں کے بچے جنت میں ہیں۔‘‘

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



(شرح مسلم : 208/16)

❁ نیز لکھتے ہیں:

’’راجح یہی ہے کہ مشرک کا بچہ جنت میں ہے۔حدیث مبارک:’’اللہ ہی جانتا ہے کہ وہ کیا عمل کریں گے۔‘‘ کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث میں صراحت نہیں کہ مشرکین کے بچے جہنم میں ہوں گے۔اصل مفہوم یہ ہے کہ اللہ ہی جانتا ہے کہ اگر وہ بالغ ہوتے،تو کیا عمل کرتے؟ جبکہ وہ بالغ ہی نہیں ہوئے،کیونکہ انسان بلوغت کے بعد ہی مکلّف ہوتا ہے۔باقی رہا وہ بچہ جسے خضر علیہ السلام نے قتل کر دیا تھا،تو اس کی تفسیر و تاویل ضروری ہے،کیونکہ اس بچے کے والدین مومن تھے،اس لحاظ سے وہ بچہ بھی مسلم ہوا۔تو اس کی تاویل یوں ہوگی کہ اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ اگر یہ بچہ بالغ ہوتا،تو کافر ہو جاتا،یہ مطلب نہیں کہ بچپن میں ہی کافر تھا،اس عمر میں تو اس پر کفار والے احکام لاگو نہیں ہوتے۔‘‘

(شرح مسلم : 208/16)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) نے بھی اسی مذہب کو راجح اور صحیح قرار دیا ہے۔

(فتح الباري : 247/3)

❁ علامہ ابوالحسن عبید اللہ مبارکپوری رحمہ اللہ (۱۴۱۴ھ) فرماتے ہیں:

’’مشرکین کے بچے بھی جنت میں ہوں گے۔یہی قول محقق،صحیح اور کتاب وسنت کے دلائل سے مؤید ہے۔حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا اور اس جیسی دیگر احادیث کا معنی یہ ہوگا کہ یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تب فرمائی تھی،جب ابھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو (بذریعہ وحی) ان کے جنتی ہونے کی خبر نہیں دی گئی تھی۔‘‘

(مِرعاة المَفاتيح :199/1)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



مشرکین اور کفار کے نابالغ بچے جنت میں جائیں گے۔ یہی راجح مؤقف ہے۔

**سوال:** جہاں اہل ہنود کے نابالغ بچے مدفون ہوں، تو کیا ان کے لیے دعائے مغفرت کی جاسکتی ہے؟

**جواب:** راجح قول کے مطابق اہل ہنود کے نابالغ بچے جنتی ہیں۔ یہ آخرت کا معاملہ ہے۔ مگر دنیاوی اُمور میں مشرکوں کے نابالغ بچوں کے ساتھ ان کے والدین والا معاملہ کیا جائے گا۔ یعنی ان کے غسل، کفن، دفن، جنازہ اور تدفین وغیرہ میں جو معاملہ بالغ مشرکوں کے ساتھ کیا جائے گا، وہی معاملہ ان کے بچوں کے ساتھ کیا جائے گا۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مومنوں کے نابالغ بچوں کا کیا حکم ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو ان کے آباء کا حکم ہے۔ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! بغیر عمل کیسے؟ فرمایا: اللہ ہی جانتا ہے کہ وہ کیا عمل کرتے۔ عرض کیا: اللہ کے رسول! مشرکین کے بچوں کا کیا حکم ہے؟ فرمایا: جو ان کے آبا کا حکم ہے۔ عرض کیا: بغیر عمل کیسے؟ فرمایا: اللہ ہی جانتا ہے کہ وہ (بالغ ہوکر) کیا عمل کرتے۔''

(سنن أبي داود: 4712، وسندهٗ صحيحٌ)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مومنوں اور مشرکوں کے بچوں کے متعلق سوال کیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیاوی اعتبار سے ان کا وہی حکم ہے، جو ان کے آباء کا ہے۔

مطلب کہ مسلمانوں کے بچوں پر مسلمانوں والے دنیاوی احکام لاگو ہوں گے، مثلاً غسل، کفن، دفن، نماز جنازہ، وراثت وغیرہ کے احکام و مسائل۔

اسی طرح مشرکین کے بچوں کے احکام مشرکوں والے ہوں گے۔ ان پر نماز جنازہ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



نہیں پڑھا جائے گا، کفن دفن کا بھی وہی طریقہ اختیار کیا جائے گا، جو ایک بالغ مشرک کے لیے اختیار کیا جاتا ہے، اسی طرح کوئی مسلمان اس کافر بچے کی وراثت کا حق دار نہیں ہوگا۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ (۳۱۹ھ) فرماتے ہیں:

''اہل علم کا اجماع ہے کہ (دنیوی اعتبار سے) بچے کا وہی حکم ہوگا، جو اس کے والدین کا ہے، والدین مسلمان ہیں، تو بچے پر بھی اہل اسلام والے احکام لاگو ہوں گے، اگر والدین مشرک ہیں، تو (دنیوی اعتبار سے) بچے کا حکم بھی وہی ہوگا، جو اہل شرک کا ہے۔ بچہ ان کا اور وہ بچے کے وارث بنیں گے، اگر بچہ قتل ہو جائے، تو اس کی دیت کا وہی حکم ہے، جو اس کے والدین کی دیت کا حکم ہے۔''

(الإجماع، ص 74، الرقم: 322)

احکام آخرت میں مشرکین کی اولاد مسلمانوں کی اولاد کے حکم میں ہوں گے۔

باقی نبی کریم ﷺ کا فرمان کہ اللہ جانتا ہے کہ وہ (بالغ ہوکر) کیا عمل کرتے؟ سے مراد ہے کہ اگر وہ بالغ ہوتے، تو اللہ تعالیٰ کے علم میں تھا کہ وہ کیا عمل کرتے؟ اس میں یہ صراحت نہیں کہ مشرکوں کے بچے ان کی طرح جہنم میں ہوں گے۔ واللہ اعلم!

**سوال**: کیا رات کے وقت زیارت قبور جائز ہے؟

**جواب**: قبروں کی زیارت کی اجازت مطلق ہے، اس میں وقت کی قید نہیں۔ مگر بعض لوگ مختلف طرح کی خرافات کے لیے رات کے وقت قبرستان جاتے ہیں، ایسا کرنا درست نہیں۔

**سوال**: کیا صاحب زکوۃ کو ثواب کی نیت سے کھلانا پلانا جائز ہے؟

**جواب**: ثواب کی نیت سے کسی کو بھی کھلایا پلایا جا سکتا ہے۔ اس میں امیر، غریب، اپنے اور پرائے سب برابر ہیں۔ بہتر یہی ہے کہ مدارس کے طلبا کو کھلایا جائے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



سوال: مزار کے پہلو میں مسجد بنانا کیسا ہے؟

جواب: شریعت میں قبروں پر مزار بنانے کی اجازت نہیں۔ البتہ اس کے قریب مسجد بنائی جاسکتی ہے۔

سوال: کیا بزرگان دین کی قبریں پختہ بنانا جائز ہے؟

جواب: کسی کی بھی قبر پختہ کرنا جائز نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

(صحیح مسلم: 970)

اس حکم میں نبی، ولی، عالم، عامی سب برابر ہیں۔ یہ قبروں کی غیر شرعی تعظیم ہے۔

سوال: کیا میت کی طرف سے قرآن کریم یا تفسیری کتب کا صدقہ کیا جاسکتا ہے؟

جواب: میت کی طرف سے قرآن کریم اور تفسیری کتب کا صدقہ کیا جاسکتا ہے۔ یہ صدقہ جاریہ ہے، اس کا ثواب میت کو پہنچتا ہے، یہ ایصال ثواب کی جائز صورت ہے۔

سوال: نماز جنازہ کے بعد اگر کوئی شخص دفن سے پہلے قبرستان سے واپس آنا چاہے، تو اسے ورثاء میت سے اجازت لینا پڑے گی؟

جواب: نماز جنازہ پڑھنے کے بعد اگر کوئی دفن تک قبرستان میں نہیں رکنا چاہتا، تو وہ واپس آسکتا ہے، اس کے لیے ورثاء میت سے اجازت لینا ضروری نہیں۔ البتہ اگر دفنانے تک رک جائے، تو ایک قیراط ثواب ملتا ہے۔

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''جس نے کسی میت کا جنازہ پڑھا، اسے ایک قیراط (ثواب) ملے گا اور جو دفن کرنے تک اس کے ساتھ (چلتا) رہا، اسے (ثواب کے) دو قیراط ملیں گے، ایک قیراط یا چھوٹا قیراط اُحد (پہاڑ) کے برابر ہے۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



(صحیح مسلم : 945)

**سوال**: وفات کے تیسرے دن لوگوں کو جمع کر کے قرآن پڑھوانا کیسا ہے؟

**جواب**: اسے تیجہ کہا جاتا ہے، ایصال ثواب کا یہ طریقہ بدعت ہے۔

**سوال**: جنازہ گزر رہا ہے، تو اس کی تعظیم میں کھڑے ہونا کیسا ہے؟

**جواب**: جنازہ گزر رہا ہے، تو اس کے لیے کھڑے ہونا مستحب ہے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا کہ کافر کے جنازے کے لیے کھڑے ہوں؟ تو فرمایا:

نَعَمْ، قُومُوا لَهَا، فَإِنَّكُمْ لَسْتُمْ تَقُومُونَ لَهَا، إِنَّمَا تَقُومُونَ إِعْظَامًا لِّلَّذِي يَقْبِضُ النُّفُوسَ .

”ہاں! آپ اسے دیکھ کر کھڑے ہوا کریں، کیوں کہ آپ اس میت کی تعظیم میں کھڑے نہیں ہوتے، بلکہ اس ذات کی تعظیم کے لیے کھڑے ہوتے ہیں، جو روحوں کو قبض کرتی ہے۔“

(مسند الإمام أحمد : ٢/١٦٨؛ مسند عبد بن حميد : ١٣٤٠؛ المُعجم الكبير للطَّبَراني : ١٧/١٣، ح : ٤٧، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابنِ حبان رحمہ اللہ (٣٠٣٥) اور امام حاکم رحمہ اللہ (١/٣٥٧) نے ”صحیح“ کہا ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

❁ معجم کبیر طبرانی کے الفاظ ہیں:

إِنَّمَا تَقُومُونَ لِمَنْ مَّعَهَا مِنَ الْمَلَائِكَةِ .

”آپ ان فرشتوں کی وجہ سے کھڑے ہوتے ہیں، جو اس کے ساتھ ہوتے ہیں۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ، فَقَامَ وَقَالَ: قُومُوا؛ فَإِنَّ لِلْمَوْتِ فَزَعًا.

''ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے جنازہ گزرا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے۔فرمایا: کھڑے ہو جائیں، کیوں کہ موت کی ایک گھبراہٹ ہوتی ہے۔''

(مسند الإمام أحمد: 287/2، سنن ابن ماجه: 1543، وسندہٗ حسنٌ)

❁ حافظ ابنِ حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

لِأَنَّ الْقِيَامَ لِلْفَزَعِ مِنَ الْمَوْتِ فِيهِ تَعْظِيمٌ لِّأَمْرِ اللّٰهِ، وَتَعْظِيمٌ لِّلْقَائِمِينَ بِأَمْرِهٖ فِي ذٰلِكَ، وَهُمُ الْمَلَائِكَةُ.

''موت کی سختی کی وجہ سے کھڑا ہونا دراصل اللہ تعالیٰ کے امر اور اللہ کے مامور کردہ فرشتوں کی تعظیم ہے۔''

(فتح الباري شرح صحيح البخاري: 180/3)

یاد رہے کہ جنازہ دیکھ کر کھڑا ہونا جائز اور مستحب ہے۔اس کا وجوب منسوخ ہو چکا ہے، استحباب باقی ہے۔

**سوال**: قبر پر خوبصورتی کے لیے پھول ڈالنا کیسا ہے؟

**جواب**: ثابت نہیں، یہ نصاریٰ کی عادت ہے۔

**سوال**: اگر میت کے قرض کی ادائیگی کچھ دن بعد ہو، تو کیا میت کو عذاب ہوگا؟

**جواب**: عذاب کا معاملہ اللہ ہی جانتا ہے، مگر ورثا کو چاہیے کہ جتنی جلدی ہو سکے، میت کی طرف سے قرض کی ادائیگی کر دیں۔ یاد رہے کہ اگر نماز جنازہ پر کسی نے میت کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



قرض اپنے ذمہ لے لیا، تو میت سے اس کا بوجھ ختم ہو جاتا ہے، خواہ بعد میں وہ قرض ادا کرے یا نہ کرے، میت پر اس کا وبال نہ ہوگا۔

**سوال**: کسی ولی کی قبر کا قصد کر کے جانا کیسا ہے؟

**جواب**: اگر کوئی اس مقصد کے لیے جاتا ہے کہ ولی کی قبر سے برکت حاصل ہوگی، یا اس کے وسیلہ سے دعا کی جائے گی، تو یہ ناجائز اور حرام ہے۔ قبر یا صاحب قبر سے تبرک کا حصول ممکن نہیں۔ کتاب وسنت اور سلف صالحین کی زندگیوں میں اس کا ثبوت نہیں۔

❀ علامہ ابن عبدالہادی رحمہ اللہ (۷۴۴ھ) ایک حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

''اس میں دلیل ہے کہ جس جگہ مشرکین کا میلہ لگتا ہو، اس جگہ کی تعظیم میں جانور ذبح کرنا اسی طرح ناجائز ہے، جس طرح بت کی تعظیم میں اس کے نزدیک ذبح کرنا۔ یہ سب شرک کی طرف جانے والے راستے بند کرنے اور توحید کی حفاظت وصیانت کے لیے ہے۔ جب آپ ﷺ نے قبر وغیرہ پر میلہ لگنے والی جگہ پر جانور ذبح کرنے سے منع فرمایا ہے تو آپ ﷺ کا قبر کو عید گاہ اور میلہ بنانے سے منع کرنا بالاولیٰ ثابت ہوگا، کیونکہ قبر کو میلہ گاہ بنانے کے نقصانات میلہ گاہ پر جانور ذبح کرنے سے بہت زیادہ ہیں۔ یہ سب احادیث دلیل ہیں کہ قبروں کو ایسی چیزوں کے ساتھ خاص کرنا، جن سے ان پر آنا جانا زیادہ ہو، ان پر سجدہ کیا جائے، انہیں میلہ گاہ بنایا جائے، ان پر چراغاں کیا جائے، ان کے نزدیک جانوروں کو ذبح کیا جائے، حرام ہے۔ ان احادیث کے مقاصد اور ان کا مشترکہ مفہوم اس سے مخفی نہیں، جس نے خالص توحید کی خوشبو بھی سونگھی ہو۔ یہاں اس شخص کی تاویل کا بطلان بھی واضح ہو جاتا ہے، جو کہتا

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



ہے کہ فرمانِ نبوی: ''میری قبر کو میلہ گاہ نہ بنانا۔'' کا مطلب یہ ہے کہ کم آنے جانے اور قصد کرنے کے سبب میری قبر کو عید نہ بناؤ، جو سال میں دو مرتبہ ہوتی ہے، بلکہ ہر وقت میری قبر کا قصد کرو، اس کی طرف آنے میں جلدی کرو اور دُور اور قریب سے اس کی طرف مسلسل آؤ، اس کام کو اپنی فطرت اور عادت بناؤ ...... حالانکہ یہ مفہوم نبی اکرم ﷺ کے ان ارشادات کے خلاف ہے جو آپ نے اپنی قبر اور دوسری قبروں کے بارے فرمائے۔ یہ مفہوم ان چیزوں کی طرف ترغیب دیتا ہے جن سے آپ ﷺ نے اُمت کو منع فرمایا ہے اور خطرہ محسوس کیا ہے۔ یہ مفہوم آپ ﷺ کی مراد کے خلاف ہے، یہ بھی ہے کہ تاویل کرنے والے نے جو معنی بیان کیا ہے وہ اذہان میں تشریح کی بجائے اُلجھن پیدا کرتا ہے، ایسا کیوں نہ ہو کہ معروف احادیث اس مفہوم کے سخت خلاف ہیں، بلکہ یہ حدیثِ نبوی خود اس تاویل کو ردّ کرتی ہے، اس میں نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان بھی ہے کہ آپ جہاں بھی ہو، مجھ پہ درود پڑھ دینا، پھر اگر (معاذ اللہ!) آپ ﷺ کی مراد یہی ہوتی، تو آپ ﷺ اسے قبروں کی طرف قصد کی ترغیب اور زیادہ آنے جانے کے واضح الفاظ میں بیان فرما دیتے، جیسا کہ آپ ﷺ نے مسجدوں کی طرف زیادہ آنے کی ترغیب دی ہے۔''

(الصّارم المُنكي في الرد على السّبكي ص 310)

**سوال**: روایت: ''جب مؤمن فوت ہوتا ہے، تو اس کی روح ایک مہینہ تک اس کے گھر کے اردگرد گھومتی رہتی ہے......۔'' کی استنادی حیثیت کیا ہے؟

**جواب**: باوجود بسیار کوشش کے اس کی سند نہیں مل سکی۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



**سوال:** کیا جمعہ والے دن فوت ہونے والا عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے؟

**جواب:** اس بارے میں ایک روایت پیش کی جاتی ہے۔

❀ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے منسوب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات فوت ہوا، وہ عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔''

(مسند الإمام أحمد: 220/2)

مگر اس کی سند ضعیف ہے۔ معاویہ بن سعید تجیبی مجہول الحال ہے۔ اس روایت کی دیگر سندیں بھی ضعیف ہیں۔

**سوال:** کیا اللہ کے مقبول بندے اور اولیا بعد از وفات سنتے ہیں؟

**جواب:** قانون یہ ہے کہ فوت شدگان نہیں سنتے۔ اس میں انبیائے کرام، صحابہ کرام، اولیائے عظام اور عوام سب شامل ہیں۔ یہ دعویٰ کرنا کہ اللہ کے مقبول بندے بعد از وفات سنتے اور جواب دیتے ہیں بے دلیل اور غلو پر مبنی نظریہ ہے۔ قرآن کریم کی کئی آیات، احادیث اور صحابہ کرام کی عملی زندگی اس عقیدہ کا رد کرتی ہیں۔

**سوال:** بعض نے بیان کیا ہے کہ ''ایک بار ملک الموت نے غلطی سے ایک شخص کی روح قبض کر لی، جبکہ اسی نام کے دوسرے شخص کی روح قبض کرنا تھی......۔'' کیا اس واقعہ کی کوئی حقیقت ہے؟

**جواب:** یہ بے حقیقت اور بے دلیل بات ہے۔ یہ فرشتوں کے متعلق بداعتقادی ہے، جبکہ ان کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لَا يَعْصُونَ اللّٰهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ﴾ (التّحريم: ٦)

''فرشتوں کو اللہ تعالیٰ جو حکم دیتا ہے، وہ اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کرتے ہیں، جو اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے۔‘‘

**سوال:** غیر انسانوں کی ارواح مرنے کے بعد کہاں رہتی ہیں؟

**جواب:** قیامت کے قیام تک غیر انسانوں کی ارواح کہاں ہوتی ہیں؟ اس کا علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

**سوال:** کیا مرنے کے بعد جسم اور روح کا تعلق رہتا ہے؟

**جواب:** مرنے کے بعد روح جسم سے نکل جاتی ہے، مگر برزخی زندگی میں روح اور جسم کا ایک تعلق رہتا ہے، جس بنا پر دونوں پر جزا و سزا کا اثر ہوتا ہے۔

**سوال:** اگر کسی کو قبر پر کھڑے صاحب قبر سے التجا کرتا دیکھیں، تو کیا اسے منع کرنا چاہیے؟

**جواب:** امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا تقاضا ہے کہ جو قبر پر کھڑا ہو کر صاحب قبر سے استعانت اور استمداد کر رہا ہے، اسے ممکن حد تک منع کیا جائے۔ یہ منکرات میں سے ہے۔

❁ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’اگر آپ میں سے کوئی شخص منکر (ناجائز) کام ہوتا دیکھے، تو اسے اپنے ہاتھ سے روکے، اگر اس کی استطاعت نہ ہو، تو زبان سے روکے، اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو، تو دل میں برا جانے اور یہ ایمان کی کمزور ترین حالت ہے۔‘‘

(صحیح مسلم: 49)

❁❁❁❁❁❁❁

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



# فتاویٰ امن پوری (قسط ۵۸)

غلام مصطفی ظہیر امن پوری

**سوال**: شیعہ جب جنازہ قبرستان کی طرف لے جاتے ہیں، تو راستے میں کچھ وقت کے لیے جنازہ ایک طرف زمین پر رکھ دیتے ہیں، اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

**جواب**: ایسا کرنا بدعت ہے۔ خیر القرون کے مسلمانوں سے ایسا کرنا ثابت نہیں۔

**سوال**: کیا بدر کے کنوئیں میں پڑے مقتول مشرکین سنتے تھے؟

**جواب**: بدر میں قتل ہونے والے چوبیس مشرکوں کو ایک کنویں میں ڈال دیا گیا۔ تین دن کے بعد نبی کریم ﷺ نے ان کے نام پکار پکار کر فرمایا:

''اے فلاں کے بیٹے فلاں اور اے فلاں کے بیٹے فلاں! کیا تمہیں اب اچھا لگتا ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کر لیتے؟ ہم نے اپنے ساتھ کیے گئے اپنے رب کے وعدے کو سچا دیکھ لیا ہے۔ کیا تم نے بھی اپنے رب کے وعدے کو سچ ہوتا دیکھ لیا؟''

یہ سن کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا تُكَلِّمُ مِنْ أَجْسَادٍ، لَا أَرْوَاحَ لَهَا؟

''اللہ کے رسول! آپ ان جسموں سے کیا باتیں کر رہے ہیں، جن میں کوئی روح ہی نہیں؟''

اس پر آپ ﷺ نے فرمایا:

''اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! میں جو کہہ رہا

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

ہوں، اس کو آپ ان کفار سے زیادہ نہیں سُن رہے۔‘‘

(صحيح البخاري : 3976، صحيح مسلم : 2874)

❁ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما یہی واقعہ یوں بیان کرتے ہیں:

’’نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کنویں والے کفار کو جھانک کر دیکھا اور فرمایا: کیا تم نے اپنے رب کے وعدے کو سچا پایا؟ آپ سے عرض کی گئی: کیا آپ مُردوں کو پکار رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ آپ کی طرح سن رہے ہیں، لیکن جواب نہیں دے سکتے۔‘‘

(صحيح البخاري : 1370)

اس حدیث میں بھی کفار مکہ کے ایک خاص آواز سننے کا ذکر ہے۔

❁ صحیح بخاری (3980-3981) میں ہے:

إِنَّهُمُ الْآنَ يَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ .

’’وہ اس وقت میری بات کو سن رہے ہیں۔‘‘

اس سے معلوم ہوا کے مردے نہیں سنتے۔ صحابہ کرام کا یہی عقیدہ تھا۔ اسی لیے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا کہ آپ مُردوں سے کیوں باتیں کر رہے ہیں، یہ تو سنتے نہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بتایا کہ بدر کے کنویں میں پڑے کفار کے سننے کا واقعہ عدمِ سماعِ موتی کے اس قانونِ شریعت سے خاص کر دیا گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ مرنے کے بعد مردے سنتے ہیں، بلکہ فرمایا: اس وقت وہ میری بات سن رہے ہیں۔ اس میں استمرار کے ساتھ سننے کا کوئی ذکر نہیں، بلکہ استمرار کی نفی ہو گئی ہے۔

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ (676ھ) علامہ مازری رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



”علامہ (ابوعبداللہ محمد بن علی) مازری رحمہ اللہ (536ھ) فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں نے اس حدیث کے ظاہری الفاظ کو دیکھ کر کہا ہے کہ مُردے سنتے ہیں۔ اس کے بعد علامہ مازری رحمہ اللہ نے اس کا ردّ کرتے ہوئے دعویٰ کیا ہے کہ یہ سننا ان کفار کے ساتھ خاص تھا۔“

(شرح صحیح مسلم: 387/2)

**سوال**: عورت کے پیٹ سے بچے کا کچھ حصہ باہر نکلا اور وہ مرگئی، تو کیا کیا جائے؟

**جواب**: ممکن ہو، تو بچے کو باہر نکال لیا جائے اور دونوں کو غسل وکفن دیا جائے، اگر بچے کو نکالنا ممکن نہ ہو، تو اسی حالت میں غسل وکفن دے دیا جائے۔

**سوال**: یہ بات مشہور ہے کہ عشرہ محرم میں مرنے والے سے دس محرم تک عذاب قبر ہٹا رہتا ہے، اس بات کی کیا حقیقت ہے؟

**جواب**: یہ جھوٹ ہے۔ کتاب وسنت میں اس پر کوئی دلیل نہیں۔

**سوال**: کیا جمعرات کے دن روحوں کا گھر میں آنا ثابت ہے؟

**جواب**: ثابت نہیں۔

**سوال**: کافر کا بچہ، جسے کسی مسلمان نے منہ بولا بیٹا بنا رکھا ہے، وہ رہتا بھی مسلمان کے پاس ہے، اگر وہ مرجائے، تو کیا حکم ہے؟

**جواب**: بہتر ہے کہ اس کے ساتھ مسلمانوں والا معاملہ کیا جائے، کیونکہ وہ مسلمانوں کی پرورش میں ہے۔

**سوال**: کیا بیمار ہو کر فوت ہونے والا شہید ہے؟

**جواب**: ہر بیماری میں فوت ہونے والا شہید نہیں، بلکہ مخصوص عوارض اور امراض

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



ہیں، جن میں فوت ہونے والے کو شہادت کا درجہ دیا گیا ہے۔

❀ سیدنا جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نیت کے مطابق اجر دیتا ہے، آپ شہادت کسے سمجھتے ہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہنے لگے: میدان جہاد میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میدان قتال کے علاوہ بھی سات اسبابِ شہادت ہیں۔ ① مرض طاعون میں مبتلا ہو کر جان کی بازی ہار جانے والا ② ڈوب کر مرنے والا ③ نمونیا سے جاں بحق ہونے والا ④ پیٹ کی بیماری سے جان کی بازی ہار جانے والا ⑤ جل کر ہلاک ہونے والا ⑥ دب کر دم توڑ دینے والا ⑦ حمل سے فوت ہو جانے والی خاتون۔''

(موطّأ مالك: 233/1، سنن أبي داوٗد: 3111، سنن النسائي: 1846، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۱۸۹) نے ''صحیح'' اور امام حاکم رحمہ اللہ (۵۰۳/۱) نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔

**سوال**: کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سید الشہداء کہنا درست ہے؟

**جواب**: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء و رسل سے افضل ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سید الشہداء کے بھی سردار ہیں۔ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سید الانبیاء والمرسلین کہا جائے، نہ کہ سید الشہداء، کیونکہ سید الانبیاء والمرسلین زیادہ بڑا درجہ ہے، واللہ اعلم!

**سوال**: کیا ہر شہید کے احکام ایک جیسے ہیں؟

**جواب**: شہدا کے مختلف درجات ہیں اور ان کے دنیاوی احکام بھی مختلف ہیں۔

❀ شارح مسلم، حافظ نووی رحمہ اللہ (۶۷۶ھ) لکھتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



’’جان لیجئے کہ شہدا کی تین اقسام ہیں: ① قتال کے کسی سبب سے کفار سے جنگ کے دوران قتل ہو جانے والا۔ شہدا کے لیے جو ثواب آخرت میں تیار ہے اور ان پر جو دنیوی احکام لاگو ہوتے ہیں، اس کے لیے بھی یہی حکم ہے۔ ② ایک وہ شہید ہے، جس کا ثواب تو شہداء والا ہے، لیکن اس پر دنیوی احکام صادر نہیں ہوتے۔ اس قسم میں پیٹ کی بیماری میں فوت ہو جانے والا، طاعون کی زد میں دم توڑ جانے والا، دب کر جاں بحق ہونے والا، اپنے مال کے دفاع میں قتل ہو جانے والا اور دیگر، جن پر احادیث صحیحہ میں شہید کا لفظ بولا گیا، شامل ہیں۔ ان کو غسل دیا جائے گا، جنازہ بھی پڑھا جائے گا، لیکن آخرت میں ثواب شہید والا ہی ہے۔ ہاں یہ ضروری نہیں کہ ان کا ثواب پہلے کے برابر ہو۔ ③ جو مال غنیمت میں ڈنڈی مارے، اسی طرح کفار سے لڑائی میں مارے جانے والے وہ مجاہدین، جنہیں شہید کہنے کی نفی میں احادیث وارد ہوئی ہیں۔ اس قسم کے لوگوں پر دنیا میں شہدا والے احکام جاری ہوں گے، یعنی انہیں غسل دیا جائے گا، نہ جنازہ پڑھا جائے گا اور آخرت میں کامل اجر سے محروم ہوں گے۔‘‘

(شرح مسلم: 163/2)

**سوال**: شہادت حکمیہ کیا ہے؟

**جواب**: شہادت مالک کریم کی طرف سے اپنے خاص بندوں کی تکریم ہے، اسلام میں منصبِ شہادت ان پاکیزہ ارواح کے لئے روا رکھا گیا ہے، جو لیلیٰ اسلام کے لئے حد جاں سے گزر جاتی ہیں، شہید اسے کہا جاتا ہے جو اللہ کے راستے میں لڑتا ہوا مقتول ہو جائے، قرآن وسنت میں شہید کے نام سے جاری کردہ تمام تکریمات واعزازات اسی خوش

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



بخت کا نصیبہ ہیں، لیکن اس کے ساتھ ساتھ بعض دوسرے لوگوں کو بھی اسلام میں شہید کہا گیا ہے، یہ حکماً شہید ہیں حقیقی نہیں، انہیں صرف شہید کا نام دیا گیا ہے، شہید فی سبیل اللہ کے تمام اجر میں شریک و سہیم نہیں بنایا گیا۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''آپ کی نظر میں شہید کون ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: اللہ کے رسول! وہی ہے، جو مقتل میں جان لٹا دے۔ فرمایا: یوں تو میری امت میں شہید برائے نام ہوں گے! صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اور کون ہے؟ فرمایا: مقتل میں کٹ جانے والا شہید ہے، دوران جہاد فوت ہو جانے والا شہید ہے۔ مرضِ طاعون میں جان کی بازی ہار جانے والا شہید ہے۔ پیٹ کی بیماری سے ہلاک ہو جانے والا شہید ہے۔ نیز ڈوب کر فوت ہو جانے والا بھی شہید ہے۔''

(صحيح مسلم : 1915)

میدان مقتل میں شہید ہونے والا حقیقی شہید ہے اور اس کے علاوہ جس کو بھی شہید کہا گیا ہے، وہ حکمی شہید ہے۔

**سوال**: کیا پانی میں ڈوب پر مر جانے والا شہید ہے؟

**جواب**: پانی میں ڈوب پر مر جانے والا بھی حکمی شہید ہے۔ (مسلم:۱۹۱۵)

**سوال**: کیا ہیضہ اور طاعون میں فوت ہونے والا شہید ہے؟

**جواب**: جی ہاں۔ (مسلم:۱۹۱۵)

**سوال**: کیا حکمی شہید کو غسل دیا جائے گا؟

**جواب**: حکمی شہید کو بھی غسل و کفن دیا جائے گا، کیونکہ یہ اعزازی شہید ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



(سوال): ایک پاگل نے اپنی بیوی کے سر پر لوہے کی کوئی چیز ماری اور وہ مرگئی، کیا یہ شہیدہ ہے؟ اور کیا اسے غسل وکفن دیا جائے گا؟

(جواب): وہ شہیدہ نہیں ہے۔ اسے غسل وکفن دیا جائے گا۔

(سوال): روایت: ''اچانک موت شہادت ہے۔'' کی استنادی حیثیت کیا ہے؟

(جواب): یہ روایت سنن ابن ماجہ (۱۶۱۳) وغیرہ میں آتی ہے۔ اس کی سند ضعیف ہے۔ ابو منذر ہذیل بن حکم منکر الحدیث ہے۔

اس کی دوسری سند میں ابراہیم بن بکر شیبانی وضاع ہے۔

(سوال): جو دیوار کے نیچے دب کر مر جائے، کیا اسے غسل دیا جائے گا؟

(جواب): دیوار کے نیچے دب کر مرنے والا حکمی شہید ہے اور حکمی شہید کو غسل وکفن دیا جائے گا۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''شہید پانچ قسم کے ہیں: ① طاعون سے فوت ہونے والا ② پیٹ کے مرض میں مبتلا ہو کر فوت ہونے والا ③ ڈوب کر فوت ہو جانے والا ④ دب کر فوت ہو جانے والا ⑤ اللہ کی راہ میں کٹ جانے والا۔''

(صحيح البخاري: 2829، صحيح مسلم: 1914)

(سوال): کیا کرونا وائرس سے مرنے والا شہید ہے؟

(جواب): کرونا وائرس کی صورت نمونیا والی ہے۔ اس لیے اس وائرس سے مرنے والا بھی شہید حکمی ہے، ان شاء اللہ۔

❁ سیدنا جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



”اللہ تعالیٰ نیت کے مطابق اجر دیتا ہے، آپ شہادت کسے سمجھتے ہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہنے لگے: میدان جہاد میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میدان قتال کے علاوہ بھی سات اسبابِ شہادت ہیں۔ ① مرض طاعون میں مبتلا ہو کر جان کی بازی ہار جانے والا ② ڈوب کر مرنے والا ③ نمونیا سے جاں بحق ہونے والا ④ پیٹ کی بیماری سے جان کی بازی ہار جانے والا ⑤ جل کر ہلاک ہونے والا ⑥ دب کر دم توڑ دینے والا ⑦ حمل سے فوت ہو جانے والی خاتون۔“

(موطّأ الإمام مالك: 1/233-234، سنن النسائي: 1846، سنن أبي داوٗد: 3111، وسندہٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۱۸۹) نے ”صحیح“ اور امام حاکم رحمہ اللہ (۱/۵۰۳) نے اس کی سند کو ”صحیح“ کہا ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ”صحیح“ کہا ہے۔

یہ سعادت اس کے لیے ہے، جو صحیح العقیدہ، متشرع اور صالح ہو، کیونکہ اعتبار عقیدے اور عمل کا ہے۔

**سوال**: اگر میت کے جسم پر زخم ہوں، اس کو غسل دینا کیسا ہے؟

**جواب**: اگر زخم اس قدر گہرے ہیں کہ ان سے خون رس رہا ہو، تو میت کو بغیر غسل کفنا دینا چاہیے، کیونکہ غسل کا مقصد اس سے آلائشوں کو دور کرنا اور اس کے بدن کو میل کچیل سے پاک صاف کرنا ہے، وہ خون کی وجہ سے ناممکن ہے۔

**سوال**: چوروں نے قتل کر دیا، کیا شہید ہو گا یا نہیں؟

**جواب**: جو شخص جان اور مال کی حفاظت میں مارا گیا، وہ بھی حکمی شہید ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



❁ سعید بن زید قرشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اپنے مال کے دفاع میں دم توڑ دینے والا شہید ہے، اپنے اہل وعیال کی حفاظت کے دوران قتل ہو جانے والا شہید ہے، اپنے دین کو بچاتے ہوئے جان کی بازی ہار جانے والا شہید ہے اور اپنی جان بچاتے بچاتے اللہ کو پیارا ہو جانے والا بھی شہید ہے۔''

(سنن أبي داوٗد : 4772، سنن النسائي : 4095، سنن الترمذي : 1421، سنن ابن ماجه : 2580، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح'' اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۱۹۴) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيدٌ .

''مال کے دفاع میں جاں بحق ہونے والا شہید ہے۔''

(صحيح البخاري : 2480، صحيح مسلم :141)

**سوال**: کیا کچھ لوگوں سے منکر نکیر سوالات نہیں کریں گے؟

**جواب**: ہر مرنے والے انسان سے منکر ونکیر سوالات کریں گے۔ کسی سے سوالات نہ کرنے کے بارے میں کوئی دلیل معلوم نہیں۔

**سوال**: کیا شہید سے منکر ونکیر سوالات نہیں کریں گے؟

**جواب**: اس بارے میں کوئی دلیل وارد نہیں ہوئی۔

**سوال**: کیا شہید کا جسم مٹی نہیں کھاتی؟

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



جواب: یہ منصب صرف انبیائے کرام کا ہے۔شہید کے بارے میں ایسی کوئی دلیل وارد نہیں ہوئی۔

سوال: جو مسلمان کافروں کی شرارتیں روکنے میں مارے جائیں، کیا وہ شہید ہیں؟

جواب: وہ بھی شہید ہیں۔

سوال: کسی مذہبی کانفرس میں دھماکہ ہوا، کیا اس میں مرنے والے شہید ہیں؟

جواب: یہ موت راہِ حق میں شہادت ہے، بشرطیکہ مرنے والا صحیح العقیدہ ہو۔

سوال: اگر ہندو خفیہ طور پر مسلمانوں پر حملہ کر دیں، تو مرنے والے مسلمان شہید ہوں گے یا نہیں؟

جواب: مرنے والے مسلمان شہید ہوں گے، بشرطیکہ صحیح العقیدہ ہوں۔

سوال: کیا اولیاء اللہ مرنے کے بعد زندہ رہتے ہیں؟

جواب: مرنے کے بعد ہر انسان کو زندگی ملتی ہے، جسے برزخی یا اُخروی حیات سے تعبیر کیا جاتا ہے، اس کا دنیاوی زندگی سے کوئی تعلق نہیں۔اس کی اپنی کیفیت ہے، جو دنیا کی زندگی سے یکسر جدا ہے۔

سوال: کیا مرنے کے بعد اولیاء اللہ کے فیوض و برکات باقی رہتی ہیں؟

جواب: مرنے کے بعد انسان دنیا سے بے خبر ہو جاتا ہے۔اس کے تمام سلسلے منقطع ہو جاتے ہیں۔یہ کہنا کہ ان کے فیوض جاری رہتے ہیں، اولیائے کرام کی شان میں غلو ہے۔

❀ علامہ آلوسی رحمہ اللہ (۱۲۷۰ھ) کہتے ہیں:

”فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا﴾ (الحج: 73) ”اللہ کے علاوہ جنہیں بھی تم پکارتے ہو، وہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے۔'' اس آیت کریمہ میں ان کی مذمت کی گئی ہے، جو اولیا کے بارے میں غلو کا شکار ہو گئے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ سے غافل ہو کر مصیبت میں اولیا سے مدد طلب کرتے ہیں اور ان کے نام پر نذر و نیاز دیتے ہیں۔ بعض ''دانشور'' تو کہتے ہیں کہ اولیا کرام اللہ کی طرف وسیلہ ہیں، نذر و نیاز ہم اللہ کے لیے دیتے ہیں، البتہ اس کا ثواب اس ولی کو پہنچاتے ہیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ ان کا پہلا دعوی بت پرستوں جیسا ہے، جو کہتے تھے کہ ہم بتوں کی عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ کے قریب کر دیں۔ رہا دوسرا دعویٰ تو اس میں کوئی حرج نہ ہوتا اگر وہ بزرگوں سے اپنے مریضوں کے لیے شفاء اور غائب ہونے والوں کی واپسی وغیرہ کا مطالبہ نہ کرتے [حالانکہ شرعاً یہ بھی ناجائز ہے، از ناقل] ان کی حالت سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بزرگوں سے مانگنے کے لیے ان کے نام کی نذر و نیاز دیتے ہیں۔ اگر ان سے کہا جائے کہ اللہ کے نام کی نذر و نیاز دو اور اس کا ثواب (اولیا) کی بجائے اپنے والدین کو پہنچاؤ، کیونکہ تمہارے والدین ان اولیا سے بڑھ کر ثواب کے محتاج ہیں، تو ایسا کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتے، [اس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ ان کا مقصد بزرگوں سے مانگنا ہی ہوتا ہے] میں نے بہت سے مشرکین کو دیکھا جو اولیا کی قبروں کے پتھروں پر سجدہ کر رہے ہوتے ہیں۔ بعض مشرکین تو سب اولیا کے لیے ان کی قبروں میں تصرف (قدرت) بھی ثابت کرتے ہیں، البتہ مراتب کے اعتبار سے یہ تصرف مختلف قسم کا ہوتا ہے۔ ان مشرکین کے 'اہل علم' قبروں میں اولیاء کے لیے چار یا پانچ قسم کا تصرف ثابت کرتے ہیں، لیکن

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



جب ان سے دلیل کا مطالبہ کیا جاتا ہے، تو کہتے ہیں کہ یہ چیز کشف سے ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں تباہ و برباد کرے، یہ کتنے جاہل اور جھوٹے ہیں! بعض یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اولیا اپنی قبروں سے نکلتے ہیں اور مختلف شکلیں اختیار کر لیتے ہیں، جبکہ ان کے ''اہل علم'' کا کہنا ہے کہ اولیا کی صرف روحیں مختلف شکلوں میں ظاہر ہوتی ہیں اور جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں۔ ان کے بقول بسا اوقات اولیا کی روحیں شیر، ہرن وغیرہ کی شکل بھی اختیار کر لیتی ہیں۔ یہ تمام باتیں جھوٹ ہیں، کتاب و سنت اور اسلاف امت کے کلام میں ان کا کوئی ثبوت نہیں۔ انہوں نے (سادہ لوح) لوگوں کا دین بھی برباد کر دیا ہے۔ ایسے لوگ یہود و نصاریٰ، دیگر ادیانِ باطلہ کے پیروکاروں اور بے دین لوگوں کے سامنے مذاق بن گئے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے (دین و دنیا کی) عافیت اور سلامتی کا سوال کرتے ہیں۔''

(روح المَعاني: 2/212-213)

**سوال**: یہ دعا کرنا کہ اے اللہ! فلاں مردے کو زندہ کر دے، کیسا ہے؟

**جواب**: دوبارہ زندہ ہونے کی دعا کرنا درست نہیں۔

**سوال**: قرآن کریم میں زکوٰۃ کا لفظ کتنی مرتبہ آیا ہے؟

**جواب**: قرآن کریم میں زکوٰۃ کا لفظ بتیس (۳۲) مرتبہ آیا ہے۔

**سوال**: کیا نابالغ کے مال پر زکوٰۃ ہے؟

**جواب**: نابالغ بچے کے مال پر بھی زکوٰۃ ہے، البتہ اس کی ادائیگی کی ذمہ داری اس کے سرپرست پر ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



**سوال:** کیا زکوٰۃ ہر سال ہے یا زندگی میں ایک مرتبہ؟

**جواب:** جب بھی صاحب نصاب ہوگا، تو زکوٰۃ واجب ہوگی، خواہ ہر سال صاحب نصاب ہو، خواہ کبھی کبھار۔

**سوال:** دختر کو کسی دوست نے مال دیا، کیا اس پر زکوٰۃ ہے؟

**جواب:** اگر نصاب کو پہنچ جائے، تو سال گزرنے پر اس پر بھی زکوٰۃ ہے۔

**سوال:** مال کی ہر جنس کی زکوٰۃ الگ الگ وقتوں میں ادا کرنا کیسا ہے؟

**جواب:** جس جنس پر سال گزر جائے، اس کی ادائیگی کر دی جائے۔ ایک ہی وقت میں ادا کرنا ضروری نہیں۔

**سوال:** جس کے پاس پانچ ہزار روپے ہیں، کیا اس پر زکوٰۃ واجب ہے؟

**جواب:** زکوٰۃ ساڑھے باون تولے چاندی یا اس کی قیمت پر ہے۔ پانچ ہزار پر نہیں۔

**سوال:** کیا زکوٰۃ کی ادائیگی پرائس چیک کی صورت میں کی جا سکتی ہے؟

**جواب:** کی جا سکتی ہے۔

**سوال:** کیا عورت شوہر کی اجازت کے بغیر اپنے مال کی زکوٰۃ دے سکتی ہے؟

**جواب:** بغیر اجازت دے سکتی ہے۔

**سوال:** مال امین کے پاس ہے، سال گزر گیا، کیا زکوٰۃ امین ادا کرے گا یا مالک مال؟

**جواب:** زکوٰۃ مال کے مالک کے ذمہ ہے، امین پر نہیں۔

**سوال:** حفاظت کی غرض سے کسی کو مال دیا، اس پر چار سال گزر گئے، کیا چاروں سالوں کی زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی؟

**جواب:** اگر مال نصاب کو پہنچتا ہے، تو چاروں سالوں کی زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



سوال: اگر مدرسہ یا مسجد کے چندہ پر سال گزر جائے، تو کیا زکوٰۃ واجب ہوگی؟

جواب: مدرسہ یا مسجد کے چندہ پر زکوٰۃ واجب نہیں۔

سوال: کیا حرام مال پر زکوٰۃ واجب ہے؟

جواب: حرام مال پر زکوٰۃ واجب ہے، بشرطیکہ وہ نصاب کو پہنچ جائے اور اس پر سال گزر جائے۔

سوال: زکوٰۃ کس جنس کی صورت میں دینی چاہیے؟

جواب: زکوٰۃ جنس اور روپے دونوں صورتوں میں دی جاسکتی ہے۔

سوال: کیا بیوی کے صاحب نصاب ہونے سے شوہر صاحب نصاب ہوجاتا ہے؟

جواب: نہیں۔

سوال: کیا قرض دار پر زکوٰۃ ہے؟

جواب: اگر قرض دار صاحب نصاب ہے، تو اس پر بھی زکوٰۃ ہے۔

سوال: ایک شخص کے پاس چالیس تولے چاندی اور پانچ تولے سونا ہے، کیا وہ صاحب نصاب ہے؟

جواب: نصاب میں ہر جنس کا الگ حساب ہوگا، ایک جنس کو دوسری کے ساتھ نہیں ملایا جائے گا۔ جب تک چاندی ساڑھے باون تولے نہ ہو، تو صاحب نصاب نہیں، اسی طرح سونا ساڑھے سات تولے ہو، تو صاحب نصاب ہوگا۔

سوال: کیا قرض کی زکوٰۃ وصولی کے بعد دی جائے گی؟

جواب: اگر وصولی سے پہلے دی جاسکتی ہے، تو پہلے دے دی جائے، ورنہ وصولی کے بعد دے دے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



**سوال**: زکوٰۃ میں حیلہ کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: جائز نہیں۔

**سوال**: کیا کرایہ کے مکان پر زکوٰۃ ہے؟

**جواب**: کرایہ کے مکان پر زکوٰۃ نہیں، کرائے کی رقم اگر نصاب کو پہنچ جائے اور اس پر سال گزر جائے، تو زکوٰۃ ہے۔

**سوال**: کیا کھیت کی قیمت پر زکوٰۃ ہے؟

**جواب**: کھیت کی قیمت پر زکوٰۃ نہیں۔

**سوال**: کیا ماہِ رجب زکوٰۃ کا مہینہ ہے؟

**جواب**: ماہِ رجب کو زکوٰۃ کا مہینہ قرار دینا ثابت نہیں۔

❀ علامہ ابن رجب رحمہ اللہ (۷۹۵ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا الزَّكَاةُ فَقَدِ اعْتَادَ أَهْلُ هٰذِهِ الْبِلَادِ إِخْرَاجَ الزَّكَاةِ فِي شَهْرِ رَجَبَ، وَلَا أَصْلَ لِذٰلِكَ فِي السُّنَّةِ، وَلَا عُرِفَ عَنْ أَحَدٍ مِّنَ السَّلَفِ .

''اِن شہروں میں لوگوں کی عادت ہے کہ وہ ماہِ رجب میں زکوٰۃ نکالتے ہیں۔ اس پر نہ سنت نبوی سے کوئی دلیل ہے اور نہ ہی یہ اسلاف امت میں کسی سے منقول ہے۔''

(لطائف المَعارف، ص 120)

**سوال**: ایک شخص کے ذمہ حق مہر ہے، اس کا مالِ نصاب حق مہر کی رقم سے کم ہے، کیا اس پر زکوٰۃ واجب ہے؟

**جواب**: اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔ زکوٰۃ کا تعلق حق مہر سے نہیں۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



سوال: کسی بھی چیز کی قیمت خرید پر زکوٰۃ ہوگی یا موجودہ قیمت پر؟

جواب: موجود قیمت پر۔

سوال: اگر رقم کسی خاص ضرورت کے لیے مختص کی گئی ہو، تو کیا سال گزرنے کے بعد اس پر زکوٰۃ ہے؟

جواب: اگر وہ رقم نصاب کو پہنچ جائے، تو اس پر زکوٰۃ ہے۔

سوال: ایک شخص نے دوسرے سے کہا کہ یہ زکوٰۃ کی رقم فلاں شخص کو دے دیجئے، مگر اس نے کسی دوسرے شخص کو دے دی، کیا زکوٰۃ ادا ہوئی؟

جواب: زکوٰۃ ادا ہوگئی، مگر ایسا کرنا مناسب نہیں۔

سوال: زیور کا مالک والدہ کو بنا دیا، تو زکوٰۃ کون ادا کرے گا؟

جواب: والدہ۔

سوال: سال گزرنے کے دو تین ماہ بعد زکوٰۃ دے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: سال گزرنے کے بعد جتنا جلدی ہو سکے، زکوٰۃ ادا کرنی چاہیے۔ البتہ اگر تاخیر کے ساتھ ادا کرے، تو ادا ہو جائے گی۔

سوال: شرکت کی تجارت میں جو زکوٰۃ نکلی، تو اگر دوسرا فریق نہ نکالے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر دوسرا فریق زکوٰۃ نہ نکالے، تو پہلے فریق کے حصہ میں جتنا مال آیا ہے، اس پر زکوٰۃ نکال دے۔

سوال: بیٹا اگر اپنا مال باپ کو دے دے، تو زکوٰۃ کس کے ذمہ ہوگی؟

جواب: باپ کے۔

سوال: جتنی زکوٰۃ واجب ہے، اس سے زیادہ دینا کیسا ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



جواب: جائز ہے اور باعث اجر ہے۔

سوال: جسے زکوٰۃ پر وکیل بنایا ہے، کیا وہ اس میں تصرف کر سکتا ہے؟

جواب: وہ تصرف نہیں کر سکتا۔

سوال: کیا زکوٰۃ کے لیے کوئی مہینہ متعین ہے؟

جواب: زکوٰۃ کے لیے کوئی مہینہ، دن یا وقت متعین نہیں۔

سوال: کیا رات کو زکوٰۃ نکالی جا سکتی ہے؟

جواب: نکالی جا سکتی ہے۔

سوال: جو غلہ گھر کھانے کے لیے خریدا، سال گزرنے کے بعد جو باقی بچا، کیا اس پر زکوٰۃ واجب ہے؟

جواب: اس پر زکوٰۃ نہیں۔

سوال: زکوٰۃ میں مہینے کا اعتبار ہو گا یا تاریخ کا؟

جواب: زکوٰۃ میں تاریخ کا اعتبار ہو گا۔ جس دن قمری تاریخ کے مطابق سال مکمل ہو گیا، اس دن زکوٰۃ واجب ہو گئی۔

سوال: نابالغ کا مال اگر شراکت داری میں ہے، تو کیا اس پر زکوٰۃ ہو گی؟

جواب: جی ہاں۔

سوال: نابالغ کے مال کا جو حصہ بطور امانت والدین کے پاس ہو، کیا اس پر زکوٰۃ واجب ہو گی؟

جواب: اس پر بھی زکوٰۃ ہے۔

سوال: کیا عطر پر زکوٰۃ ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



جواب: عطر پر زکوٰۃ نہیں۔ اگر تجارت کے لیے ہے، تو اس کی قیمت پر زکوٰۃ ہے۔

سوال: اگر زکوٰۃ کی رقم چوری ہو جائے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس کی زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی، دوبارہ زکوٰۃ ادا کی جائے، کیونکہ وہ ضامن ہے۔

سوال: کیا زکوٰۃ میں گھر کا غلہ دیا جا سکتا ہے؟

جواب: دیا جا سکتا ہے۔

سوال: کیا لائبریری کی قیمت پر زکوٰۃ ہے؟

جواب: لائبریری کی کتابوں کی قیمت پر زکوٰۃ نہیں۔ البتہ اگر کتابیں تجارت کے لیے ہوں، تو ان کی قیمت پر زکوٰۃ ہے۔

سوال: اگر زکوٰۃ کی رقم بذریعہ ڈاک بھیجی گئی، موصول نہ ہوئی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: بھیجنے پر زکوٰۃ ادا ہوگئی۔

سوال: اگر کسی شخص کو زکوٰۃ کی رقم اس کے سوال کیے بغیر دے دی جائیں، تو کیا زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟

جواب: مستحق ہے، تو ادا ہوگئی۔

سوال: جس قرض کے وصول ہونے کی اُمید نہ تھی، مگر دس سال بعد وصول ہو گیا، کیا گزشتہ تمام سالوں کی زکوٰۃ دینا ہوگی؟

جواب: جی ہاں، تمام سالوں کی زکوٰۃ کا حساب لگا کر نکالنا ضروری ہے۔

سوال: اگر بیٹا باپ کی طرف سے زکوٰۃ ادا کر دے، تو کیا ادا ہو جائے گی؟

جواب: جی ہاں۔

سوال: اگر کوئی شخص یہ حیلہ کرے کہ کسی مستحق فقیر کو زکوٰۃ دے کر یہ کہے کہ آپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



میرے بیٹے کو اللہ کے لیے یہ رقم دے دیں، تو کیا اس سے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟

جواب: زکوٰۃ میں حیلہ ناجائز ہے، اس سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

سوال: اگر زکوٰۃ کی رقم نکال کر الگ کر لی، پھر اس میں سے تھوڑی تھوڑی رقم مستحق افراد کو دیتا رہے، تو کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: جو مکان سال میں چھ ماہ کرایہ پر چلے، کیا اس پر زکوٰۃ ہے؟

جواب: اس پر زکوٰۃ نہیں۔

سوال: جھوٹی دلالی سے جو مال جمع کیا، کیا اس پر زکوٰۃ ہے؟

جواب: اس حرام مال پر بھی زکوٰۃ ہے۔

سوال: کیا زکوٰۃ کی رقم مہتمم کے سپرد کر دینے سے ادا ہو گئی؟

جواب: جی ہاں۔

سوال: جائز و ناجائز مال خلط ملط ہے، اس کی زکوٰۃ کیسے نکالی جائے؟

جواب: کل مال کی زکوٰۃ نکال لی جائے۔

سوال: جس کو زکوٰۃ کی رقم تقسیم کرنے کو کہا، اس نے خود استعمال کر لی، کیا زکوٰۃ کی ادائیگی ہو گئی؟

جواب: ادائیگی ہو گئی۔

سوال: کیا رمضان کے علاوہ کسی مہینے میں زکوۃ نکال سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں۔

سوال: اگر گھر کے افراد پر زکوٰۃ کی نیت سے خرچ کر دیا، تو کیا زکوٰۃ ادا ہو گئی؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



جواب: جن افراد کی کفالت اس کے ذمہ ہے۔ ان کو دینے سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

سوال: زکوٰۃ کی رقم اپنی ضرورت میں خرچ کر لی، بعد میں زکوۃ کی رقم ادا کر دی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا کرنا مناسب نہیں، البتہ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

سوال: زکوٰۃ کی رقم کسی کو قرض کے طور پر دینا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: کیا زراعت کے جانوروں پر زکوٰۃ ہے؟

جواب: نہیں۔

سوال: کیا گدھوں پر زکوٰۃ ہے؟

جواب: گدھوں پر زکوٰۃ نہیں، البتہ اگر تجارت کے لیے پالے ہیں، تو ان کی قیمت پر زکوٰۃ ہے۔

سوال: بکریوں کی زکوٰۃ میں کیا بکری کے بچے تعداد میں شامل ہوں گے؟

جواب: بکریوں کے بچے بھی گنتی میں شمار ہوں گے۔

سوال: کیا بکری اور بھیڑ ایک ہی جنس شمار ہوں گی؟

جواب: ایک ہی جنس شمار ہو گی۔

سوال: کیا گائے اور بھینس ایک ہی جنس شمار ہوں گی؟

جواب: جی ہاں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# فتاویٰ امن پوری (قسط ۵۹)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

**سوال**: دوگائے تجارت کے لیے رکھی ہیں، کیا سال گزرنے کے بعد ان پر زکوۃ ہے؟

**جواب**: سال گزرنے کے بعد ان کی تخمینی مالیت پر زکوۃ ہے۔

**سوال**: ماہوار کے حساب سے ہر مہینے زکوۃ ادا کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: درست نہیں۔ زکوۃ سال گزرنے پر ہے۔

**سوال**: بیوہ کے پاس نقد روپے ہیں، ان پر سال گزر چکا ہے، کیا ان پر زکوۃ ہے، حالانکہ وہ خود بھی ضرورت مند ہے؟

**جواب**: اگر یہ رقم ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت کے برابر ہے، تو سال گزرنے پر اس میں زکوۃ واجب ہے، خواہ بیوہ خود بھی ضرورت مند ہو۔

**سوال**: کیا سونے اور چاندی کے زیورات زکوۃ میں ملائے جائیں گے؟

**جواب**: دونوں کو الگ الگ شمار کیا جائے گا۔ جو جنس نصاب کو پہنچ جائے، اس کی زکوۃ ادا کی جائے۔

**سوال**: جو زیورات بالکل نہ پہنے جائیں، کیا ان میں زکوۃ ہے؟

**جواب**: اگر وہ نصاب کو پہنچ جائیں، تو ان میں بھی زکوۃ ہے۔

**سوال**: کیا زکوۃ کی رقم بذریعہ منی آرڈر بھیجی جا سکتی ہے؟

**جواب**: وسائل ارسال کی کوئی بھی با اعتماد سہولت اختیار کی جا سکتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



سوال: ایک شخص نے حج کے لیے رقم مختص کی، سال گزر گیا، کیا اس میں زکوٰۃ واجب ہے؟

جواب: جی ہاں، زکوٰۃ ہے۔

سوال: جن زیورات میں کھوٹ ملا ہوا ہو، ان کی زکوٰۃ کا کیا حساب ہے؟

جواب: اگر معمولی کھوٹ ہے، تو وہ زیور کے حکم میں ہوگا، تمام وزن میں زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔

سوال: کیا سونے کی زکوٰۃ چاندی کی صورت میں دی جاسکتی ہے؟

جواب: سونے کی زکوٰۃ کسی بھی جنس سے ادا کی جاسکتی ہے۔

سوال: اگر شوہر کسی چیز کا مالک بیوی کو بنا دے، تو زکوٰۃ کس پر واجب ہے؟

جواب: زکوٰۃ بیوی کے ذمہ ہے۔

سوال: زکوٰۃ دیتے وقت نیت ضروری ہے؟

جواب: ہر نیک عمل کے لیے نیت شرط ہے۔

سوال: نوٹ بھنانے پر کچھ کٹوتی کرنا کیسا ہے؟

جواب: درست نہیں۔

سوال: کیا سونے کی قیمت بازار کے نرخ پر ہوگی؟

جواب: جی ہاں۔

سوال: جو رقم کسی کو بطور رہن دی ہے، کیا اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہے؟

جواب: جی ہاں، اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔ اگر ممکن ہو، تو ہر سال اس کی زکوٰۃ اپنے پاس سے ادا کر دی جائے، ورنہ وصولی کے بعد اکھٹی ادا کر دی جائے۔

سوال: ایک شخص کے پاس رقم جمع تھی، سال گزرنے سے پہلے اس نے ایک مکان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



خرید لیا، کیا اس پر زکوٰۃ ہے؟

جواب: اس پر زکوٰۃ نہیں۔

سوال: کیا جواہرات میں زکوٰۃ ہے؟

جواب: جواہرات اگر تجارت کے لیے نہ ہوں، تو ان میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

سوال: سونے چاندی کی موجودہ قیمت معلوم نہ ہو، تو کیا کچھ ماہ پہلے کی قیمت کے مطابق زکوٰۃ ادا کی جاسکتی ہے؟

جواب: موجودہ قیمت کے مطابق زکوٰۃ نکالنا ضروری ہے، معلوم نہ ہو، تو سنار وغیرہ سے معلوم کرلیا جائے۔

سوال: عورت کا جو زیور رہن ہے، اس کی زکوٰۃ کس کے ذمہ ہے؟

جواب: اس کی زکوٰۃ عورت کے ذمہ ہے۔

سوال: کیا ڈاکخانہ میں جمع شدہ رقم پر زکوٰۃ ہے؟

جواب: جی ہاں۔

سوال: اگر کسی چیز کی قیمت قسط وار موصول ہو، تو زکوٰۃ کس طرح دی جائے؟

جواب: جتنی موصول رقم پر سال گزر جائے، اتنی پر زکوٰۃ واجب ہے۔

سوال: ایک شخص کے پاس آٹھ سال تک آٹھ لاکھ روپے جمع تھا، ہر سال ایک ایک لاکھ جمع ہوا، مگر کسی سال زکوٰۃ ادا نہ کی اور آٹھ سال کے بعد وہ ساری رقم خرچ ہوگئی، کیا وہ زکوٰۃ ادا کرے گا؟

جواب: اس پر آٹھ سالوں کی زکوٰۃ واجب الاداء ہے، جب ممکن ہو، اکٹھی یا تھوڑی تھوڑی کرکے زکوٰۃ کی رقم ادا کردے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



سوال: پنسارا اپنی دکان کی زکوٰۃ کیسے ادا کرے؟

جواب: سال کے آخر میں سامان کی قیمت کا محتاط تخمینہ لگالے اور زکوٰۃ ادا کردے۔

سوال: قرض لے کر تجارت شروع کی، کیا سامان تجارت پر زکوٰۃ ہے؟

جواب: جب تک اس کا قرض ادا نہیں ہو جاتا، اس پر زکوٰۃ واجب نہیں، البتہ تجارت کی آمدن پر زکوٰۃ ہے۔

سوال: سوداگر کے پاس جو سامان ہے، اس کی قیمت خرید کے حساب سے زکوٰۃ ادا کی جائے گی یا موجودہ ریٹ کے اعتبار سے؟

جواب: موجودہ قیمت کے لحاظ سے زکوٰۃ نکالی جائے گی۔

سوال: دواخانہ کی زکوٰۃ کس طرح نکالی جائے؟

جواب: محتاط تخمینہ لگا لیا جائے۔

سوال: کیا آٹے کی مشین پر زکوٰۃ ہے؟

جواب: آٹے کی مشین پر زکوٰۃ نہیں، البتہ اس کی آمدن پر زکوٰۃ ہے۔

سوال: خریداروں کے ذمہ جو رقم ہے، کیا بیچنے والا اس کی زکوٰۃ دے گا؟

جواب: جو رقم خریداروں کے ذمہ ہے، بیچنے والا اس پر بھی زکوٰۃ دے گا۔

سوال: جس تاجر کے پاس نقد رقم بھی ہو، مال تجارت بھی ہو اور بقایا جات بھی ہوں، تو وہ کس طرح زکوٰۃ ادا کرے گا؟

جواب: نقد رقم اور بقایا جات میں بھی زکوٰۃ ادا کرے گا اور مال تجارت کی قیمت کا اندازہ لگا کر اس کی بھی زکوٰۃ ادا کردے گا۔

سوال: جس مال کی قیمت بدلتی رہے، یا بسا اوقات قیمت خرید سے بھی کم ہو جائے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



تو اس کی زکوٰۃ کس قیمت کے لحاظ سے ادا کی جائے گی؟

جواب: اس کی قیمت موجودہ بھاؤ کے مطابق ادا کی جائے گی۔

سوال: ایک شخص کے پاس مال تجارت ہے، وہ اسے بیچ کر سال بھر خرچ بھی کرتا رہا، تو سال گزرنے کے بعد وہ کتنی زکوٰۃ ادا کرے گا؟

جواب: سال گزرنے کے بعد جتنا مال تجارت اس کے پاس موجود ہے، اس کی زکوٰۃ ادا کر دے گا، جو سال بھر میں خرچ ہو چکا، اس پر زکوٰۃ نہیں۔

سوال: گورنمنٹ جو ٹیکس وصول کرتی ہے، کیا وہ زکوٰۃ میں شامل ہوگا؟

جواب: سرکاری ٹیکس زکوٰۃ میں شامل نہ ہوگا۔

سوال: تاجر جو مال بیوپاری کے حوالے کر دیں، کیا اس پر زکوٰۃ ہے؟

جواب: جو مال بیچنے کے لیے بیوپاری کے سپرد کر دیا جائے اور اس پر سال گزر جائے، تو اس مال پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔

سوال: جو زمینیں پہاڑ کے پانی سے سیراب ہوں، مگر اس کے لیے محنت و مشقت کر کے بند باندھنا پڑے، تو اس میں عشر ہے یا نصف عشر؟

جواب: اس پر عشر ہے۔ (بخاری: ۱۴۸۳)

سوال: کیا سبزیوں پر عشر ہے؟

جواب: اہل علم کا اجماع ہے کہ سبزیوں پر زکوٰۃ (عشر) واجب نہیں۔

❀ امام ابو عبید قاسم بن سلام رحمہ اللہ (۲۲۴ھ) فرماتے ہیں:

اَلْعُلَمَاءُ الْيَوْمَ مُجْمِعُونَ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ، وَالْحِجَازِ، وَالشَّامِ عَلَى أَنْ لَّا صَدَقَةَ فِي قَلِيلِ الْخُضَرِ وَلَا فِي كَثِيرِهَا، إِذَا كَانَتْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



فِي أَرْضِ الْعُشْرِ .

”عراق، حجاز اور شام کے اہل علم آج اس بات پر متفق ہیں کہ سبزیاں کم ہوں یا زیادہ، اگر وہ عشر والی زمین میں ہوں، تو ان پر کوئی زکوٰۃ نہیں۔“

(كتاب الأموال : 502)

اس کے خلاف کچھ ثابت نہیں۔

❀ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَيْسَ فِيمَا أَقَلَّ مِنْ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ .

”پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہوتی۔“

(صحيح البخاري : 1484، صحيح مسلم : 979)

یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ سبزیوں پر زکوٰۃ نہیں۔

❀ حافظ خطابی رحمہ اللہ (۳۸۸ھ) اس حدیث کے فوائد میں لکھتے ہیں:

قَدْ يَسْتَدِلُّ بِهٰذَا الْحَدِيثِ مَنْ يَّرٰى أَنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَجِبُ فِي شَيْءٍ مِّنَ الْخَضْرَاوَاتِ، لِأَنَّهٗ زَعَمَ أَنَّهَا لَا تُوسَقُ، وَدَلِيلُ الْخَبَرِ أَنَّ الزَّكَاةَ إِنَّمَا تَجِبُ فِيمَا يُوسَقُ وَيُكَالُ؛ مِنَ الْحُبُوبِ وَالثِّمَارِ، دُوْنَ مَا لَا يُكَالُ؛ مِنَ الْفَوَاكِهِ وَالْخَضِرِ وَنَحْوِهَا، وَعَلَيْهِ عَامَّةُ أَهْلِ الْعِلْمِ؛ إِلَّا أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ رَأَى الصَّدَقَةَ فِيهَا .

”اس حدیث سے ان اہل علم نے استدلال کیا ہے جن کے نزدیک کسی بھی سبزی پر زکوٰۃ واجب نہیں، کیونکہ ان کے بقول سبزی کو ماپا نہیں جاتا، جبکہ حدیث میں زکوٰۃ اسی چیز کے لیے مقرر کی گئی ہے، جس کو ماپا جا سکے، جیسا کہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



دانے اور غلہ ہوتا ہے۔جن چیزوں کو ماپا نہیں جاتا، وہ زکوٰۃ سے مستثنیٰ ہیں، جیسا کہ پھل اور سبزیاں وغیرہ۔اکثر اہل علم یہی بات کہتے ہیں، سوائے امام ابوحنیفہ کے۔وہ سبزیوں میں بھی زکوٰۃ کو واجب سمجھتے ہیں۔''

(مَعالم السّنن: 14/2)

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) لکھتے ہیں:

''امام ابن منذر رحمہ اللہ نے اس پر اجماع نقل کیا ہے کہ پانچ وسق سے کم زمینی پیداوار پر عشر نہیں ہوتا، سوائے امام ابوحنیفہ کے۔وہ کہتے ہیں کہ ہر اس چیز پر عشر ہوگا، جس کی کاشت کا مقصد زمین کی نمو ہو، سوائے لکڑی، بانس، بھنگ اور اس درخت کے جس پر پھل نہ لگتا ہو۔''

(فتح الباري: 350/3)

یہ کہنا کہ یہ حدیث صرف تجارت کے بارے میں ہے، درست نہیں۔اس سے مراد یہ ہے کہ جس پیداوار میں زکوٰۃ ہے، اس میں زکوٰۃ کا نصاب کم از کم پانچ وسق ہے۔

❀ عظیم تابعی میمون بن مہران رحمہ اللہ سے سبزیوں پر زکوٰۃ کے بارے میں پوچھا گیا، تو انہوں نے فرمایا:

لَيْسَ فِيهَا زَكَاةٌ، حَتّٰى تُبَاعَ، فَإِذَا بِيعَتْ وَبَلَغَتْ مِأَتَيْ دِرْهَمٍ، فَإِنَّ فِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ.

''سبزیوں پر کوئی زکوٰۃ نہیں، حتی کہ ان کو بیچ دیا جائے۔جب بیچا جائے اور ان کی قیمت دوسو درہم (نصاب) تک پہنچ جائے، تو اس میں پانچ درہم زکوٰۃ ہوگی۔''

(كتاب الأموال: 502، وسندهٗ حسنٌ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



زمین کی ہر پیداوار پر زکوٰۃ واجب قرار دینے والوں کی دلیل کا جائزہ ملاحظہ فرمائیں؛

فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ الْعُشْرُ، وَفِيمَا سُقِيَ بِنَضْحٍ، أَوْ غَرْبٍ؛ نِصْفُ الْعُشْرِ، فِي قَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ .

”جو زمین بارش سے سیراب ہوتی ہو، اس کی پیداوار میں دسواں حصہ زکوٰۃ ہو گی اور جسے جانوروں یا کنویں سے سیراب کیا جاتا ہو، اس کی پیداوار تھوڑی ہو یا زیادہ، اس میں بیسواں حصہ زکوٰۃ ہوگی۔“

(التّحقيق في المسائل لابن الجوزي : 962، نصب الرّاية للزّيلعي : 385/2)

یہ جھوٹی روایت ہے۔

۱۔ ابو مطیع بلخی سخت ”ضعیف“ ہے۔ اس کے بارے میں توثیق ثابت نہیں۔

۲۔ اس کا استاذ بھی باتفاقِ محدثین ”ضعیف“ ہے۔

۳۔ ابان بن ابی عیاش کے ”ضعیف“ اور ”متروک“ ہونے پر محدثین کرام کا اتفاق ہے۔

❁ اس روایت کے بارے میں حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا إِسْنَادٌ لَّا يُسَاوِي شَيْئًا .

”یہ سند کسی کام کی نہیں۔“

(التّحقيق في مسائل الخلاف : 962)

❁ بعض نے لکھا ہے:

إِنَّهٗ تَابَعَهٗ عَنْ أَنَسٍ عِنْدَ الْبَزَّارِ .

”امام قتادہ نے مسند بزار میں سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرنے میں اس کی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



متابعت کی ہے۔“

(مَعارف السّنن: 203/5)

لیکن حقیقت میں ایسی کوئی متابعت موجود نہیں۔

۴۔ اس میں ”رجل“ کا واسطہ ہے اور یہ ”مبہم و مجہول“ ہے۔

ثابت ہوا کہ زمین کی ہر پیداوار، وہ کم ہو یا زیادہ، اس پر زکوٰۃ کو واجب کہنا بے دلیل اور بے ثبوت بات ہے۔

❀ حکم بن عتیبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِيمَا حَفِظْنَا عَنْ أَصْحَابِنَا أَنَّهُمْ كَانُوا يَقُولُونَ : وَلَيْسَ فِي شَيْءٍ مِّنْ هٰذَا شَيْءٌ، إِلَّا فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ .

”ہم نے اپنے احباب سے یہ یاد کیا ہے کہ وہ زمین کی پیداوار میں سے کسی پر زکوٰۃ کو واجب نہیں کہتے تھے، سوائے گندم، جَو، کھجور اور منقے کے۔“

(مصنّف ابن أبي شيبة: 139/3، وسندهٗ صحيحٌ)

**سوال**: کیا مزارعت والی زمین میں عشر ہے؟

**جواب**: مزارعت والی زمین میں بھی عشر ہے۔

**سوال**: کیا عشر نکالنا فرض ہے؟

**جواب**: عشر نکالنا فرض ہے۔

**سوال**: عشر کب نکالا جائے؟

**جواب**: جب فصل کاٹی جائے۔ (سورت انعام: ۱۴۱)

**سوال**: زمیندار کی موروثی زمین میں عشر ہے یا نہیں؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



جواب: جی ہاں۔

سوال: نہری زمین میں عشر ہے یا نصف عشر؟

جواب: جہاں نہر کا محصول ادا کیا جاتا ہے، اس زمین میں نصف عشر ہے۔

سوال: کیا عشر نکالتے وقت کل پیداوار سے اخراجات نکالے جائیں گے یا نہیں؟

جواب: عشر کل پیداوار پر ہے، اس میں سے اخراجات منہا نہیں کیے جائیں گے۔

سوال: جس پیداوار میں خسارہ ہوا، اس میں عشر ہے یا نہیں؟

جواب: اگر پیداوار نصاب کو پہنچ جائے، تو عشر واجب ہوگا۔

سوال: کیا دھان (چاول) کی پیداوار پر عشر ہے؟

جواب: عشر صرف چھ اشیا میں واجب ہے۔ سونا، چاندی، گندم، جو، کشمش، کھجور۔ ان پر اجماع ہے۔ دھان میں عشر واجب نہیں۔

سوال: کیا افیون میں عشر ہے؟

جواب: نہیں۔

سوال: تمباکو کی پیداوار پر عشر ہے؟

جواب: نہیں۔

سوال: کس زمین میں عشر واجب ہے اور کس میں نصف عشر؟

جواب: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جو زمین بارش یا چشموں سے سیراب ہوتی ہو، یا وہ نم دار ہو، تو اس کی پیداوار میں دسواں حصہ زکوۃ ہوگی اور جسے جانوروں سے سیراب کیا جاتا ہو، اس کی پیداوار میں بیسواں حصہ زکوۃ ہوگی۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



(صحيح البخاري : 1483)

**سوال**: جس غلہ کی زکوٰۃ نہ نکالی گئی ہو، وہ حلال ہے یا حرام؟

**جواب**: جس کے ذمہ زکوٰۃ نکالنا ضروری تھا، وہ گناہ گار ہوگا، البتہ غلہ حلال ہے۔

**سوال**: کیا چارہ پر عشر ہے؟

**جواب**: نہیں۔

**سوال**: جس زمین کا ٹیکس دینا پڑتا ہو، کیا اس کی پیداوار میں عشر ہے؟

**جواب**: جی ہاں۔

**سوال**: جس زمین کو کاشتکار نے خود آباد کیا ہو، کیا اس کی پیداوار پر عشر ہے؟

**جواب**: اس کی پیداوار پر بھی عشر ہے۔

**سوال**: ٹھیکے والے زمین میں عشر کاشتکار پر ہے یا مالک پر؟

**جواب**: عشر کاشتکار ادا کرے گا۔

**سوال**: جس زمین کی مال گزاری دی جائے، کیا اس میں عشر ہے؟

**جواب**: اس میں بھی عشر ہے۔

**سوال**: جو زمین کافر سے خریدی جائے، کیا اس میں عشر ہے؟

**جواب**: اس میں بھی عشر ہے۔

**سوال**: کیا پھلوں میں عشر ہے؟

**جواب**: جن پھلوں کا ذکر حدیث ہے، ان پر عشر ہے، کھجور، انگور، کشمش۔

**سوال**: جو زمین کسی خیراتی ادارے کی ملکیت ہو، کیا اس میں عشر ہے؟

**جواب**: اس میں بھی عشر ہے، البتہ وہ عشر کی رقم اپنے مدرسہ کے طلبا پر لگا سکتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



سوال: زکوۃ کے مصارف کتنے ہیں؟

جواب: زکوۃ کے آٹھ مصارف ہیں۔ (سورت توبہ: ۶۰)

سوال: مسکین کسے کہتے ہیں؟

جواب: جو زندگی کی بنیادی ضرورتیں پوری کرنے کے لیے دوسروں کا محتاج ہو۔

سوال: کیا زکوۃ کا روپیہ تجارت میں لگایا جا سکتا ہے؟

جواب: زکوۃ کی رقم جس کا حق ہے، اسے دینی چاہیے، کسی کے حق میں تصرف کرنا جائز نہیں۔

سوال: اگر زکوۃ کی رقم سے غریبوں کو کپڑے بنا کر دیے جائیں، تو کیا حکم ہے؟

جواب: بہتر ہے کہ زکوۃ کی رقم غریبوں کے سپرد کر دی جائے۔

سوال: جسے زکوۃ کی رقم تقسیم کرنے کے لیے دی گئی، کیا وہ زکوۃ کا پیسہ اپنی مسکین بیوی کو دے سکتا ہے؟

جواب: بیوی کے اخراجات بذمہ شوہر ہوتے ہیں، لہٰذا وہ بیوی کو زکوۃ نہیں دے سکتا۔ ہاں اگر خود بھی محتاج اور مسکین ہے، تو بیوی کو بھی دے سکتا ہے۔

سوال: اپنے نوکر کو زکوۃ دینا جائز ہے؟

جواب: اگر زکوۃ کا مستحق ہے، تو دی جا سکتی ہے۔

سوال: ایک شخص زکوۃ کی رقم سے کسی مسکین کو گاڑی کی ٹکٹ خرید کر دیتا ہے، کیا زکوۃ ادا ہو جائے گی؟

جواب: جی ہاں۔

سوال: والد کی میراث سے جو ملے، کیا اس پر زکوۃ دی جائے گی؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



جواب: جب تک بیٹے کے پاس سال نہ گزرے، زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔

سوال: اگر زکوٰۃ کی رقم سے کتابیں خرید کر اپنے پاس رکھے اور دوسروں کو پڑھنے کی عام اجازت دے دے، تو کیا زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟

جواب: اس صورت میں زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

سوال: ایک شخص زکوٰۃ کا پیسہ بینک میں رکھتا ہے، پھر حسب ضرورت بینک سے نکال کر زکوٰۃ کے مصرف میں خرچ کرتا ہے، کیا اس طرح زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟

جواب: زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

سوال: زکوٰۃ کی رقم سے کتابیں خرید کر بانٹ دینا کیسا ہے؟

جواب: اگر کتابیں مصارف زکوٰۃ میں تقسیم کی جائیں، تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

سوال: زکوٰۃ کے پیسے سے مدارس کے طلبا کو نصابی کتابیں خرید کر دینا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: زکوٰۃ کا غلہ بیچ کر مساکین کو کپڑے بنا کر دینا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# فتاویٰ امن پوری (قسط ٦٠)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

**سوال**: زکوٰۃ کی رقم سے نہر کی صفائی کرانا کیسا ہے؟

**جواب**: درست نہیں۔

**سوال**: زکوٰۃ کی رقم سے مدرسہ کی تعمیر کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: جائز ہے۔ یہ فی سبیل اللہ کے مصرف میں آتا ہے۔

**سوال**: زکوٰۃ کے مصارف کون سے ہیں؟

**جواب**: مصارف زکوٰۃ آٹھ ہیں اور وہ یہ ہیں؛

① فقراء ② مساکین ③ عاملین زکوٰۃ

④ جن کی تالیف قلبی کی گئی ہو۔ ⑤ غلام آزاد کرنا

⑥ مقروض ⑦ فی سبیل اللہ میں خرچ ⑧ راہ گیر

(التّوبة : ٦٠)

**سوال**: جس کو ماہوار آمدنی آتی ہو، کیا اسے زکوٰۃ دی جا سکتی ہے؟

**جواب**: اگر آمدنی سے بنیادی ضروریات پوری کرنا مشکل ہو، تو اسے بھی زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔

**سوال**: کیا فقیر رشتہ دار کو زکوٰۃ دینے سے صلہ رحمی کا ثواب بھی ملے گا؟

**جواب**: جی ہاں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



سوال: غنی کو زکوٰۃ دینا کیسا ہے؟

جواب: غنی کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔

سوال: زکوٰۃ کی رقم سے میت کی طرف سے صدقہ کرنا کیسا ہے؟

جواب: جائز نہیں۔ زکوٰۃ کی رقم منصوص مصارف میں استعمال کی جائے۔

سوال: پیشہ ور فقیروں کو زکوٰۃ دینا کیسا ہے؟

جواب: اکثر پیشہ ور فقیر مالدار ہوتے ہیں، ان کو زکوٰۃ دینا درست نہیں۔

سوال: کیا ہندو کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے؟

جواب: غیر مسلم کو زکوٰۃ نہیں دی جا سکتی۔

سوال: زکوٰۃ کی رقم سے غریب لڑکیوں کو تعلیم دلوانا درست ہے یا نہیں؟

جواب: مناسب ہے کہ زکوٰۃ غریبوں کے سپرد کر دی جائے۔

سوال: بے نماز کو زکوٰۃ دینا کیسا ہے؟

جواب: زکوٰۃ نیک وصالح اور صوم وصلوٰۃ کے پابند کو دی جائے۔

سوال: داماد اور بھائی کو زکوٰۃ دینا کیسا ہے؟

جواب: مستحق ہیں، تو دی جا سکتی ہے۔

سوال: نابالغ فقیر کو زکوٰۃ دینا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے، اس سے زکوٰۃ کی ادائیگی ہو جاتی ہے۔

سوال: اقارب میں سے زکوٰۃ کس کو دینی چاہیے؟

جواب: زکوٰۃ دینے والے کے ذمہ جن کی کفالت ہے، ان کو زکوٰۃ نہیں دی جا سکتی، باقی تمام رشتہ داروں کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

سوال: ایک شخص کے پاس صحرائی جائیداد ہےاور وہ مقروض ہے، کیا اسے زکوٰۃ دی جاسکتی ہے؟

جواب: اگر قرض کی مقدار جائیداد سے زیادہ ہے، تو اسے بھی زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔

سوال: مدرسہ کے ملازمین کی تنخواہ میں زکوٰۃ کی رقم خرچ کرنا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے۔ یہ فی سبیل اللہ کے مصرف میں داخل ہے۔

سوال: یتیم بچی، جو ملازمہ ہے، اسے زکوٰۃ کی رقم سے زیور بنوا کر دینا کیسا ہے؟

جواب: درست ہے۔

سوال: معلوم نہ ہونے کی وجہ سے مالدار کو زکوٰۃ کی رقم دے دی، بعد میں معلوم ہوا، کیا زکوٰۃ ادا ہوئی یا نہیں؟

جواب: زکوٰۃ ادا ہوگئی۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ایک شخص نے صدقہ کرنے کا ارادہ کیا اور صدقہ لے کر باہر نکلا اور ایک چور کے ہاتھ پر صدقہ کر دیا۔ صبح کو لوگ باتیں کرنے لگے کہ (رات) ایک چور پر صدقہ کر دیا گیا۔ صدقہ کرنے والا کہنے لگا: اے اللہ! تیری ہی تعریف ہے، میں ضرور کچھ صدقہ کروں گا۔ تو وہ صدقہ لے کر نکلا اور ایک زانیہ کو صدقہ دے آیا، صبح ہوئی تو لوگ باتیں کرنے لگے کہ آج رات ایک زانیہ کو صدقہ دیا گیا۔ وہ شخص کہنے لگا: اللہ! تعریف صرف تیری ہے، میں زانیہ پر صدقہ کر بیٹھا؟ اب پھر صدقہ کروں گا۔ وہ صدقہ لے کر نکلا اور کسی مالدار کو دے دیا، صبح کو لوگ باتیں کرنے لگے کہ غنی پر صدقہ کیا گیا۔ تو صدقہ کرنے والا شخص عرض گزار ہوا:

www.KitaboSunnat.com



اے اللہ! تیری ہی تعریف ہے، پہلے چور کو صدقہ دے دیا، پھر زانیہ کو اور اب مالدار شخص کو۔ تو اس کے پاس ایک شخص آیا اور اسے کہنے لگا: جو آپ نے چور کو صدقہ دیا ہے، اس سے شاید وہ چوری سے باز آجائے، زانیہ زنا سے توبہ کر لے اور مالدار شاید عبرت پکڑ لے اور اللہ کے دیے ہوئے مال سے خرچ کرنے لگے۔''

(صحيح البخاري: 1421، صحيح مسلم: 1022)

**سوال**: کیا مجبور سیدزادہ زکوٰۃ لے سکتا ہے؟

**جواب**: آل محمد ﷺ پر زکوٰۃ یعنی فرض صدقہ حرام ہے، وہ کسی حال میں زکوٰۃ نہیں لے سکتے، البتہ ان کے لیے تحفہ یا نفلی صدقہ وخیرات حلال ہے۔

**سوال**: کسی خدمت کے معاوضہ میں زکوٰۃ دینا کیسا ہے؟

**جواب**: جائز نہیں۔

**سوال**: رمضان میں تراویح سنانے والے حافظ کو زکوٰۃ دینا کیسا ہے؟

**جواب**: اگر حافظ مستحق ہے، تو اسے زکوٰۃ دی جاسکتی ہے، مگر قرآن سنانے کی اجرت میں زکوٰۃ کی رقم دینا درست نہیں۔

**سوال**: امام مسجد کو زکوٰۃ دینا کیسا ہے؟

**جواب**: اگر مستحق ہے، تو امام مسجد کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

**سوال**: کیا مستحق زکوٰۃ کی رقم لے کر آل محمد ﷺ کے کسی فرد پر خرچ کرسکتا ہے؟

**جواب**: کرسکتا ہے۔

**سوال**: نذر و نیاز کا کھانا کسے دینا چاہیے؟

**جواب**: نذر و نیاز کا کھانا غریب و نادار افراد میں تقسیم کرنا چاہیے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



(سوال): مباہلہ کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

(جواب): مباہلہ شرعاً جائز ہے، ہر منحرف، کافر، ملحد اور باطل پرست سے مباہلہ کیا جا سکتا ہے۔

❀ علامہ ابن الاثیر رحمہ اللہ (٦٠٦ھ) فرماتے ہیں:

اَلْمُبَاهَلَةُ الْمُلَاعَنَةُ، وَهُوَ أَنْ يَجْتَمِعَ الْقَوْمُ إِذَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ فَيَقُولُوا : لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظَّالِمِ مِنَّا .

''مباہلہ اور ملاعنہ یہ ہے کہ جب کسی جماعت کا کسی مسئلہ میں اختلاف ہو جائے، تو اکھٹے ہو کر یہ کہنا: ہم میں سے جو ظالم ہے، اس پر اللہ کی لعنت ہو۔''

(النّهاية في غريب الحديث : 167/1، لسان العَرب لابن منظور : 72/11)

❀ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَ كَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَ نَا وَأَبْنَاءَ كُمْ وَنِسَاءَ نَا وَنِسَاءَ كُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ﴾(آل عمران : ٦١)

''(اے نبی!) علم آ جانے کے باوجود کوئی جھگڑے، تو اسے کہہ دیں: آ یئے! ہم اپنی آل واولاد کے ساتھ آتے ہیں، آپ اپنی آل واولاد کے ساتھ آ جائیں، مباہلہ کرتے ہیں اور جھوٹے پر اللہ کی لعنت بھیجتے ہیں۔''

❀ سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''اہل نجران کے دو بندے عاقب اور سید ملاعنہ (مباہلہ) کے ارادے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، تو ایک ساتھی نے دوسرے سے کہا: ایسا نہ کرو،

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



اللہ کی قسم! اگر وہ نبی ہوئے اور ہم نے ان سے ملاعنہ (مباہلہ) کرلیا، تو نہ ہم بچ پائیں گے اور نہ ہمارے پچھلے۔''

(صحيح البخاري : 4380، واللّفظ لهٗ، صحيح مسلم : 2420)

❀ شارح بخاری، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) لکھتے ہیں:

''اس میں دلیل ہے کہ حق واضح ہونے کے بعد اگر مخالف اصرار کرے، تو اس سے مباہلہ کرنا مشروع ہے۔......اہل علم کی ایک جماعت نے مباہلہ کیا ہے۔ یہ بات تجربہ سے معلوم ہے کہ جس باطل پرست نے مباہلہ کیا، تو اس پر ایک سال نہیں گزرتا، (وہ مرجاتا ہے۔) میرا بھی ایک متعصب ملحد کے ساتھ مباہلہ ہوا، اس کے بعد وہ صرف دو ماہ زندہ رہا۔''

(فتح الباري : 95/8)

❀ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مباہلہ کے لیے آئے، اگر وہ مباہلہ کے لیے باہر نکل آتے، تو واپس لوٹنے پر انہیں مال ومتاع اور اہل وعیال (صحیح سلامت) نہ ملتے۔''

(مسند الإمام أحمد : 2225، السّنن الكبرىٰ للنّسائي : 10995، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ نیز فرماتے ہیں:

وَدِدْتُ أَنَّ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ يُخَالِفُونِي فِي الْفَرِيضَةِ نَجْتَمِعُ فَنَضَعُ أَيْدِيَنَا عَلَى الرُّكْنِ، ثُمَّ نَبْتَهِلُ فَنَجْعَلُ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ.

''جو لوگ مجھ سے وراثت (کے مسئلہ عول) میں اختلاف کرتے ہیں، میرا دل کرتا ہے کہ ہم جمع ہوں، رکن یمانی پر ہاتھ رکھیں اور مباہلہ کرتے ہوئے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



جھوٹوں پر اللہ کی لعنت کریں۔''

(الفقيه والمتفقة للخطيب : 123/2، وسندهٗ صحيحٌ)

عکرمہ رحمہ اللہ آیت تطہیر کے بارے میں فرماتے ہیں:

مَنْ شَاءَ بَاهَلْتُهُ أَنَّهَا نَزَلَتْ فِي أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''میں اس پر مباہلے کو تیار ہوں کہ یہ آیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کے بارے میں نازل ہوئی۔''

(تفسير ابن كثير : 411/6، وسندهٗ حسنٌ)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) کا بعض اتحادی صوفیوں سے مباہلہ ثابت ہے۔

(مَجموع الفتاویٰ : 4/82-83)

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

''اہل باطل سے مجادلہ کرنے میں سنت طریقہ یہ ہے کہ جب ان پر اللہ کی حجت قائم ہو جائے، وہ حق کی طرف نہ پلٹیں، بلکہ عناد پر رہیں، تو انہیں مباہلہ کی دعوت دی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مباہلہ کا حکم دیا اور یہ نہیں فرمایا کہ مباہلہ آپ کے بعد امت کے لیے جائز نہیں ہے۔ نبی کریم رضی اللہ عنہما کے چچا زاد سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایک شخص کو مباہلہ کی دعوت دی، جس نے ایک فروعی مسئلہ کا انکار کیا تھا، اس دعوت مباہلہ کی وجہ سے سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما پر صحابہ نے نکیر نہیں کی۔''

(زاد المَعاد : 561/3)

علامہ محمد صدیق حسن خان رحمہ اللہ (۱۳۰۷ھ) فرماتے ہیں:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی مباہلہ جائز ہے، مگر کسی اہم شرعی مسئلہ میں، جس پر

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

(مخالف کو) اس قدر اشتباہ اور عناد واقع ہو چکا ہو کہ اسے مباہلہ سے ہی دور کیا جا سکتا ہو۔ بعض اسلاف نے مباہلہ کیا بھی ہے، مثلاً حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے صفات باری تعالیٰ کے مسئلہ پر مباہلہ کیا۔ اسی طرح حافظ ابن حجر رحمہ اللہ وغیرہ نے مقلدین کی ایک جماعت سے مباہلہ کیا، وہ ٹھہر نہ پائے اور شکست خوردہ ہو گئے، وللہ الحمد۔ جس نے یہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امت کے لیے مباہلہ کرنا جائز نہیں، اس کی بات درست نہیں، اس پر اس کے پاس کوئی دلیل نہیں، وہ تو گویا دینی مسائل سے جاہل ہے۔“

(حسن الأسوة، ص 62)

**سوال**: غیر مسلم کو زکوۃ اور صدقہ فطر دینا کیسا ہے؟

**جواب**: جائز نہیں۔

**سوال**: اپنے عزیز یتیموں کو زکوۃ کی رقم سے کپڑے بنا کر دینا کیسا ہے؟

**جواب**: جائز ہے۔

**سوال**: جس نابالغ بچے کا والد مالدار ہو، اسے زکوۃ دینا کیسا ہے؟

**جواب**: جائز نہیں۔

**سوال**: آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فرد کی بیوہ جو شیخ ہے، اسے زکوۃ دینا کیسا ہے؟

**جواب**: اگر مستحق ہے، تو دی جا سکتی ہے۔

**سوال**: حاملہ عورت کو زکوۃ دینا کیسا ہے؟

**جواب**: مستحق ہے، تو دی جا سکتی ہے۔

**سوال**: زکوۃ کی رقم سے مدرسہ کا فرش بنانا کیسا ہے؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



**جواب**: جائز ہے، یہ فی سبیل اللہ کے مصرف میں داخل ہے۔

**سوال**: ایک فقیر کو زکوٰۃ دی، اس نے وہ رقم ناجائز کام میں صرف کر دی، کیا زکوٰۃ ادا ہوگئی یا نہیں؟

**جواب**: زکوٰۃ ادا ہوگئی۔ مگر بہتر یہی ہے کہ جانچ پڑتال کر کے نیک اور متشرع افراد میں زکوٰۃ کی رقم تقسیم کی جائے۔

**سوال**: موجودہ حالات میں زکوٰۃ کا بہترین مصرف کیا ہے؟

**جواب**: موجودہ حالات میں زکوٰۃ کا بہترین مصرف اہل حق کے مدارس ہیں۔

**سوال**: نیوتہ لینا دینا کیسا ہے؟

**جواب**: مروجہ نیوتہ درست نہیں۔ اگر نیوتہ سے مقصود باہمی تعاون ہو، تو جائز ہے۔

**سوال**: جس عالم کے پاس کتب خانہ ہو، اسے زکوٰۃ دینا کیسا ہے؟

**جواب**: جائز ہے۔ کتب خانہ زکوٰۃ سے مانع نہیں۔ یہ عالم کی بنیادی ضرورت ہے۔

**سوال**: کیا زکوٰۃ کا مستحق ہونے کے لیے صاحب نصاب نہ ہونا شرط ہے؟

**جواب**: کوئی شرط نہیں۔ جو بذات خود بنیادی ضروریات حاصل نہ کر سکتا ہو، وہ زکوٰۃ کا مستحق ہے۔

**سوال**: مسلمان سپاہی پر زکوٰۃ کی رقم خرچ کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: مستحق ہے، تو سپاہی پر خرچ کرنا جائز ہے۔

**سوال**: زکوٰۃ کی رقم سے چاول خرید کر سال بھر فقیروں کو کھلانا کیسا ہے؟

**جواب**: زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، مگر مناسب یہی ہے کہ زکوۃ کی رقم فقیروں میں تقسیم کر دی جائے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



سوال: بھنگ یا افیون کے عادی کو زکوٰۃ دینا کیسا ہے؟

جواب: زکوٰۃ نیک وصالح افراد کو دی جائے۔

سوال: ایک شخص گھر میں آسودہ حال ہے، مگر پردیس میں مفلوک الحال ہو گیا، کیا وہ زکوٰۃ کا مستحق ہے؟

جواب: یہ مفلوک الحال شخص راہ گیر ہے اور راہ گیر مسافر پر خرچ کرنا مصارف زکوٰۃ میں سے ہے، لہٰذا یہ زکوٰۃ لے سکتا ہے۔

سوال: قرابت دار مستحق بے نمازی ہو اور غیر قرابت دار مستحق نمازی ہو، تو زکوٰۃ کسے دی جائے؟

جواب: بے نمازی کو زکوٰۃ نہیں دی جا سکتی۔ زکوٰۃ اللہ رب العالمین کا خاص حق ہے، جو اس کے صالح بندوں تک پہنچنا چاہیے۔ اس میں قرابت داری کو نہیں دیکھا جائے گا۔

سوال: موجودہ دور میں سید زادے کو زکوٰۃ دی جائے یا نہیں؟

جواب: آل رسول ﷺ پر زکوٰۃ اور تمام فرض صدقات حرام ہیں اور یہ حرمت ہمیشہ کے لیے ہے۔

سوال: اگر داماد مستحق ہو اور اس کی بیوی مالدار ہو، تو کیا داماد کو زکوٰۃ دینا جائز ہے؟

جواب: داماد کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے۔

سوال: بھانجے کو زکوٰۃ دینا کیسا ہے؟

جواب: اگر مستحق ہے، تو بھانجے کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے۔

سوال: مسجد کا کنواں کھودوانے میں زکوٰۃ کا پیسہ لگانا کیسا ہے؟

جواب: اہل علاقہ کو چاہیے کہ مسجد کی تمام تر ضروریات خود پوری کریں، اس پر زکوٰۃ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



کی رقم خرچ نہ کریں۔

**سوال:** اگر کسی بیوہ کو ماہوار زکوٰۃ کی رقم دی جائے، تو ایسا کرنا جائز ہے؟

**جواب:** اگر مستحق ہے، تو جائز ہے۔

**سوال:** ایک شخص کی دس ہزار آمدن ہو اور پندرہ ہزار خرچ، تو کیا اسے زکوٰۃ دی جا سکتی ہے؟

**جواب:** یہ شخص زکوٰۃ کا مستحق ہے، یاد رہے کہ زکوٰۃ صحیح العقیدہ، صالح اور متشرع افراد پر خرچ کرنی چاہیے۔

**سوال:** زکوٰۃ کی رقم سے مستحق کے گھر کو مرمت کرانا کیسا ہے؟

**جواب:** اگر مستحق بھی یہی چاہتا ہے کہ زکوٰۃ کی رقم سے اس کے گھر کی مرمت کرادی جائے، تو زکوٰۃ کی رقم سے مرمت کرانا درست ہے، مگر بہتر یہی ہے کہ زکوٰۃ کی رقم مستحق کے حوالے کردی جائے۔

**سوال:** آل محمد ﷺ کا کوئی فرد مقروض ہے، کیا اس کا قرضہ زکوٰۃ کی رقم سے ادا کیا جا سکتا ہے؟

**جواب:** آل رسول ﷺ پر زکوٰۃ حلال نہیں۔ سیدزادہ کے قرض کی ادائیگی میں زکوٰۃ کی رقم صرف کرنا جائز نہیں۔

**سوال:** ہندو مفلس کا قرضہ زکوٰۃ سے ادا کرنا کیسا ہے؟

**جواب:** جائز نہیں۔

**سوال:** یورپی ممالک میں تبلیغ دین کے لیے جانا اور ان سفری اخراجات میں زکوٰۃ کی رقم خرچ کرنا کیسا ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



**جواب**: جائز نہیں۔

**سوال**: جلسوں پر زکوٰۃ کی رقم خرچ کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: درست نہیں۔

**سوال**: موجودہ دور میں مبلغین کا تقرر زکوٰۃ کی رقم سے کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: مناسب نہیں۔

**سوال**: کسی کو حج کے لیے زکوٰۃ دینا کیسا ہے؟

**جواب**: جائز نہیں۔ حج صاحب استطاعت پر فرض ہے۔

**سوال**: بہو پر زکوٰۃ کی رقم خرچ کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: جائز ہے۔

**سوال**: خادمہ محتاج ہے، اسے زکوٰۃ اور فطرانہ دینا کیسا ہے؟

**جواب**: جائز ہے، بشرطیکہ مسلمان ہو۔

**سوال**: مستحق لڑکی کو شادی کے لیے زکوٰۃ کی رقم دینا کیسا ہے؟

**جواب**: مستحق ہے، تو اسے بھی زکوٰۃ کی کچھ رقم دی جاسکتی ہے۔

**سوال**: رمضان کے روزوں کا فدیہ ایک فرد کو دیا جائے یا زیادہ کو بھی دیا جاسکتا ہے؟

**جواب**: ایک روزے کے بدلے ایک مسکین کا کھانا ہے۔ جتنے روزوں کا فدیہ دینا ہے، اتنی بار ایک ہی فقیر کو کھانا بھی کھلایا جاسکتا ہے اور ایک ہی بار اتنے فقیروں کو اکٹھے کھانا بھی کھلایا جاسکتا ہے۔

**سوال**: عیسائیوں یا مشرکوں کے مدارس کو زکوٰۃ دینا کیسا ہے؟

**جواب**: ناجائز اور حرام ہے۔ یہ کفر پر تعاون ہے، ان کے بچے اس زکوٰۃ سے نشوونما

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



پا کر اسلام کے خلاف کام کریں گے، اس میں پورا پورا حصہ اس شخص کا بھی ہو گا، جس نے ان کافروں اور مشرکوں کے مدارس کو زکوٰۃ دی تھی۔

**سوال**: زکوٰۃ کی پوری رقم ایک ہی شخص پر خرچ کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: زکوٰۃ کی پوری رقم ایک مستحق پر خرچ کرنا بھی جائز ہے، مگر بہتر یہ ہے کہ زکوٰۃ کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ ایک حصہ خونی رشتہ داروں کو، دوسرا حصہ پڑوسی اور اہل محلّہ کو اور تیسرا حصہ علمائے حق اور دینی مدارس کو دیا جائے۔ یہ بھی یاد رہے کہ مسلمانوں کو چاہیے کہ زکوٰۃ کا اجتماعی نظام قائم کریں، کیونکہ انفرادی طور پر زکوٰۃ ادا کرنے کے خواطر خواہ فوائد حاصل نہیں ہوتے۔

**سوال**: مالدار کو قربانی کی کھال دینا کیسا ہے؟

**جواب**: درست نہیں۔

**سوال**: کیا عالم غنی کو زکوٰۃ دینا جائز ہے؟

**جواب**: جائز نہیں۔

**سوال**: معذور و مستحق استاذ کو زکوٰۃ دینا کیسا ہے؟

**جواب**: جائز اور بہتر ہے۔

**سوال**: ایک طالب علم گھر میں مالدار ہے، مگر جہاں تعلیم پا رہا ہے، وہ مفلسی کی زندگی گزار رہا ہے، کیا اسے زکوٰۃ دی جا سکتی ہے؟

**جواب**: اس کے والدین کو چاہیے کہ اس کے تعلیمی اخراجات اٹھائیں۔ اگر اس کے والدین اس کے ساتھ تعاون نہیں کرتے، تو وہ مستحق ہے، اسے زکوٰۃ دی جا سکتی ہے۔

**سوال**: ایک شخص کے پاس ایک جانور دودھ کے لیے ہے، کیا وہ زکوٰۃ کا مستحق ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



**جواب:** اگر وہ غریب ہے، تو زکوٰۃ کا مستحق ہے۔

**سوال:** یتیم خانے کو زکوٰۃ دینا کیسا ہے؟

**جواب:** جائز ہے۔

**سوال:** اگر ادارے کا مہتمم مفلس ہو، کیا اسے زکوٰۃ دی جاسکتی ہے؟

**جواب:** جی ہاں۔

**سوال:** کیا فدیہ کی رقم یتیم خانے میں دی جاسکتی ہے؟

**جواب:** دی جاسکتی ہے۔

**سوال:** کیا مفلس یا قرض دار کو فدیہ کی رقم دی جاسکتی ہے؟

**جواب:** مفلس کو فدیہ کی رقم دی جاسکتی ہے۔ مقروض مالدار کو نہیں۔

**سوال:** فدیہ کی رقم سے مدارس کے طلبہ کو کتابیں خرید کر دینا کیسا ہے؟

**جواب:** مناسب یہ ہے کہ طلبہ کو کھانا کھلایا جائے۔

**سوال:** غریب اور مالدار اکھٹے کھانا پکاتے ہیں، کیا غریب مصرف زکوٰۃ ہے؟

**جواب:** غریب زکوٰۃ کا مستحق ہے۔

**سوال:** ایک بیوہ کے پاس غیر منقولہ جائیداد ہے، جو فی الحال مستعمل نہیں ہے، کیا اسے زکوٰۃ دی جاسکتی ہے؟

**جواب:** اگر بیوہ غریب ہے، تو اسے زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔

**سوال:** اچھی خاصی آمدنی والے مقروض کو زکوٰۃ دینا کیسا ہے؟

**جواب:** جائز نہیں۔

**سوال:** کیا مستحق دوست کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



جواب: جی ہاں۔

سوال: اسلامی سکولز کو زکوٰۃ دینا کیسا ہے؟

جواب: درست نہیں۔

سوال: سیلاب زدگان کو زکوٰۃ دینا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: اگر جائیداد سے اخراجات پورے نہ ہوں، تو کیا زکوٰۃ لینا جائز ہے؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: غیر مسلم کے چنگل سے مسجد کا قبضہ چھڑانے کے لیے زکوٰۃ کی رقم خرچ کرنا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے، یہ فی سبیل اللہ کی مد میں شامل ہے۔

سوال: جو علما غنی ہوں، کیا ان کے لیے زکوٰۃ لینا جائز ہے؟

جواب: جائز نہیں۔

سوال: مستحق اقربا دوسری بستی میں ہوں، تو کیا انہیں زکوٰۃ دی جاسکتی ہے؟

جواب: جی ہاں۔

سوال: فدیہ کی رقم نیک کام میں لگانا کیسا ہے؟

جواب: فدیہ کی رقم غریبوں اور مسکینوں کا حق ہے، انہیں پر خرچ کی جائے۔

سوال: فدیہ کی رقم مسجد کی تعمیر پر خرچ کرنا کیسا ہے؟

جواب: جائز نہیں۔ فدیہ مساکین وغرباء کا حق ہے۔

سوال: مسلم شفا خانہ میں زکوٰۃ دینا کیسا ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



جواب: درست نہیں۔زکوٰۃ مستحقین کے سپرد کی جائے۔

سوال: زکوٰۃ کی رقم سے قرآن کریم خرید کرامیر وغریب میں تقسیم کرنا کیسا ہے؟

جواب: جائزنہیں۔زکوٰۃ مصارف پرخرچ کی جائے۔

سوال: ایک شخص کوکتنی زکوٰۃ دی جاسکتی ہے؟

جواب: ایک شخص کو ساری زکوٰۃ بھی دی جاسکتی ہے،خواہ وہ زکوٰۃ سے صاحب نصاب ہی بن جائے۔

سوال: مدرس یامؤذن کوزکوٰۃ کی رقم سے مشاہرہ دینا کیسا ہے؟

جواب: مدرس اورمؤذن کوزکوٰۃ کی رقم سے اُجرت نہیں دی جائے گی۔مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنے بچوں کی تعلیم اوراذان کا خود بندوبست کریں۔

سوال: مدارس کے طلبا کوزکوٰۃ کی رقم سے وظائف دینا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: امام مسجد کواجرت کے طور پرعشر دینا کیسا ہے؟

جواب: جائزنہیں۔

سوال: زکوٰۃ غیرممالک میں بھیجنا کیسا ہے؟

جواب: بہتر ہے کہ اپنے علاقہ میں خرچ کی جائے، البتہ اشدضرورت کے وقت دوسرے علاقے یاملک میں بھی زکوٰۃ بھیجی جاسکتی ہے۔

سوال: کیامسافر کے قرض کی ادائیگی میں زکوٰۃ دی جاسکتی ہے؟

جواب: جی ہاں۔

سوال: مالدار بیوہ کوزکوٰۃ دینا کیسا ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



جواب: جائز نہیں۔

سوال: جس کے پاس صرف اراضی ہو، خرچ کے لیے پیسہ نہ ہو، کیا وہ زکوٰۃ لے سکتا ہے؟

جواب: لے سکتا ہے۔

سوال: زیورات کی زکوٰۃ عورتیں کہاں سے ادا کریں؟

جواب: اگر ان کے پاس روپیہ موجود ہو، تو اس سے زکوٰۃ ادا کر دیں، ورنہ زیور کی صورت میں زکوٰۃ ادا کر دیں۔

سوال: مالدار پیشہ ور فقیروں کو زکوٰۃ دینا کیسا ہے؟

جواب: جائز نہیں۔

سوال: زکوٰۃ کی رقم سے قبرستان کے لیے زمین خریدنا کیسا ہے؟

جواب: درست نہیں۔

سوال: جو شخص اپنے مفلس اقرباء کو زکوٰۃ نہ دے، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: مفلس اقرباء کو زکوٰۃ دینے سے دوگنا اجر ملتا ہے، ایک زکوٰۃ کا اور دوسرا صلہ رحمی کا۔ البتہ اگر کوئی شخص اقرباء کو چھوڑ کر کسی مستحق کو زکوٰۃ ادا کرے، تو اس سے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

سوال: اگر اہل محلّہ اتفاق کر لیں کہ اس بار کے چرمہائے قربانی کو بیچ کر فلاں کام کروالیا جائے گا، جس سے تمام اہل محلّہ مستفید ہوں، تو کیا ایسا کرنا درست ہے؟

جواب: قربانی کی کھالیں صرف مساکین وغرباء کو دی جائیں۔

سوال: قربانی کی کھالیں بیچ کر مسجد کے لیے سائبان بنانا کیسا ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



**جواب**: مسجد پر کھالوں کی رقم خرچ کرنا مناسب نہیں۔

**سوال**: ایک شخص نے دوسرے کو قرض دیا، مگر مقروض محتاج ہے، قرض واپس نہیں کر سکتا، تو قرض دینے والے نے زکوٰۃ کی نیت سے اس کا قرض معاف کر دیا، کیا اس سے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟

**جواب**: اگر مقروض قرض ادا بھی کرنا چاہتا ہے اور کوشش میں بھی لگا ہے، مگر تنگی کا شکار ہے، تو اس صورت میں قرض دینے والا زکوٰۃ کی نیت سے اس کے قرض کو معاف کر دے، تو اس کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، مگر بہتر ہے کہ زکوٰۃ کی رقم مقروض کو دے دے، پھر اپنے قرض کا اس سے مطالبہ کر لے۔

اگر مقروض کنگال ہو گیا اور قرض ادا کرنے کی کوشش بھی نہیں کر رہا، تو زکوٰۃ کی نیت سے اسے قرض معاف کرنے سے زکوٰۃ ادا نہ ہو گی، اسی طرح کسی نے رقم غصب کر لی اور دینے سے انکاری ہو گیا، تو بھی اسے قرض معاف کرنے سے زکوٰۃ ادا نہ ہو گی۔

**سوال**: چرم عقیقہ کی قیمت ہاشمی کو دینا کیسا ہے؟

**جواب**: جائز ہے۔

**سوال**: کیا صدقہ فطر کے مصارف وہی ہیں، جو زکوٰۃ کے مصارف ہیں؟

**جواب**: صدقہ فطر صرف غریبوں اور مسکینوں کے لیے ہے۔ زکوٰۃ کے دیگر مصارف میں صدقہ فطر دینا جائز نہیں۔

**سوال**: قربانی کی کھال بیچ کر مسکینوں کو کھانا کھلانا کیسا ہے؟

**جواب**: جائز ہے۔

**سوال**: کسی آفت زدہ علاقے میں قربانی کی کھالوں کی رقم بھیجنا کیسا ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



**جواب**: بہتر ہے۔

**سوال**: قربانی کی کھالوں کو بیت المال میں جمع کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: درست اور بہتر ہے۔

**سوال**: قربانی ترک کرکے اس کی رقم کشمیری مسلمانوں کو بھیجنا کیسا ہے؟

**جواب**: قربانی قرب الٰہی کا بہترین ذریعہ ہے، وہ خون بہا کر ہی ممکن ہے۔ قربانی اسلام کا شعار ہے، اسے قائم ودائم رکھنا مسلمانوں پر ضروری ہے۔ اس کی قیمت دینا جائز نہیں، بہرصورت جانور ہی ذبح کیا جائے گا، خصوصاً ان حالات میں جب پوری دنیا عالمی وباء کی لپیٹ میں ہے، اس میں قربانی جیسا عمل باعث شفا بن سکتا ہے۔ بعض لوگ اس وقت سرگرداں ہیں، کمزور ایمان والوں کو اپنے جال میں پھنسا رہے ہیں کہ آپ قربانی کی رقم کسی مریض اور ضرورت مند کو دے دیں۔ یہ نظریہ اسلام اور اہل اسلام کے مفاد میں نہیں ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ قربانی کی سنت کو زندہ رکھیں۔

❀ علمائے احناف نے لکھا ہے:

إِنَّ الْأُمَّةَ أَجْمَعَتْ أَنَّهُ لَوْ أَدَّى الْقِيمَةَ مَكَانَ الشَّاةِ فِي الضَّحَايَا وَالْهَدَايَا لَا يَكُونُ كَافِيًا .

”امت کا اجماع ہے کہ اگر کوئی شخص قربانی یا ہدی میں بکری کی جگہ اس کی قیمت ادا کر دے، تو یہ کفایت نہیں کرے گا۔“

(الغُرّة المُنيفة لأبي حفص الهِندي، ص 54، البحر الرّائق لابن نُجيم : 238/2، الجوهرة النيّرة للزَّبِيدي : 120/1، البِناية للعيني : 350/3، فتاویٰ شامی : 286/2)

دس ذوالحجہ کا سورج پیغامِ مسرت لے کر مسکراہٹوں کی کرنیں بکھیرتا ہوا طلوع ہوا، دو

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



رکعت نماز کی ادائیگی اور خطبہ عید سننے کے بعد فرزندانِ توحید گھروں کو پہنچے، جانور کی لگام تھامی، عاجزی وفروتنی اور اطاعت وفرمانبرداری کے جذبات سے سرشار ہوکر بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ کا نعرہ لگایا اور گردن پر چھری چلا کے سنت کو دوام بخشا، اس عمل کی بنیاد خوردونوش اور ریا کاری نہیں، بلکہ شعارِ اسلام کے ساتھ لگاؤ اور گہری محبت کا نتیجہ ہے۔

**سوال**: کیا مقروض پر عشر واجب ہے؟

**جواب**: مقروض پر عشر واجب ہے۔

**سوال**: کیا مقروض عشر لے سکتا ہے؟

**جواب**: جی ہاں۔

**سوال**: قربانی کی کھالوں سے عیدگاہ کی تعمیر کرانا کیسا ہے؟

**جواب**: قربانی کی کھالیں صرف مساکین وغرباء کو دی جائیں۔

**سوال**: قربانی کی کھالیں یتیم خانے میں دینا کیسا ہے؟

**جواب**: جائز ہے۔

**سوال**: موجودہ دور میں قربانی کی کھالیں کسے دینی چاہیے؟

**جواب**: اہل حق کے مدارس سب سے زیادہ تعاون کے مستحق ہیں، تاکہ وسائل کی کمی کی بنا پر تبلیغ دین میں حرج واقع نہ ہو۔ یہ صدقہ جاریہ ہوگا، جس کا اجر مرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے، نیز اس سے تبلیغ دین کا مذہبی فریضہ بھی ادا ہوگا۔

**سوال**: غیر مسلموں کی انجمن جو غریبوں کے لیے قائم ہو، کو قربانی کی کھالیں دینا کیسا ہے؟

**جواب**: قربانی کی کھالیں صرف مساکین کا حق ہے۔ آج کل قومی، لسانی اور برادری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



تعصب کی بنا پر مسلم انجمنیں بنائی گئی ہیں، جو زکوۃ، صدقات اور چرمہائے قربانی وصول کرتی ہیں، اِن کو دینا جائز نہیں، چہ جائیکہ غیر مسلم انجمنوں کو دیا جائے۔

**سوال**: ایک علاقے کی کھالیں، دوسرے علاقے میں صدقہ کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: جائز ہے۔

**سوال**: اگر غریب کے ذمہ کچھ قرض ہے، کیا قرض دینے والا غریب کو فطرانہ کی نیت سے قرض معاف کرسکتا ہے؟

**جواب**: اگر غریب قرض کی ادائیگی کرنا چاہتا ہے، مگر حالات کی تنگی کی وجہ سے نہیں کر پاتا، تو قرض دینے والا فطرانہ کی نیت سے قرض معاف کرسکتا ہے۔

❀❀❀❀❀❀❀

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# فتاویٰ امن پوری (قسط ۶۱)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

**سوال**: صدقہ فطر کی مقدار کیا ہے؟

**جواب**: خوراک کی جو جنس استعمال میں آتی ہے، مثلاً گندم، جو، کھجور، پنیر، کشمش وغیرہ، اس سے 2 سیر 4 چھٹا نک، تقریباً دو کلو گرام، جس کا اعشاری وزن 2.099 ہے، یا اس کے برابر قیمت صدقہ فطر میں ادا کی جائے گی۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (رمضان المبارک میں) مسلمانوں کے غلام، آزاد، مرد، عورت، چھوٹے اور بڑے پر ایک صاع کھجور یا جو فطرانہ فرض قرار دیا ہے۔''

(صحيح البخاري : 1503، صحيح مسلم : 984)

**سوال**: کیا صدقہ فطر عید الفطر کے بعد ادا کیا جا سکتا ہے؟

**جواب**: صدقہ فطر عید کے لیے نکلنے سے پہلے پہلے ادا کرنا ضروری ہے۔ نماز کے بعد ادا کرنے سے ادائیگی نہ ہوگی، بلکہ یہ عام صدقہ ہوگا۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فطرانہ روزہ دار کی لغویات اور فحش گوئی سے روزہ کو پاک کرنے کے لیے اور مساکین کو کھانا کھلانے کے لیے فرض کیا ہے، جو اسے نمازِ عید سے پہلے ادا کر دے، اس کی طرف سے قبول ہوگا اور جو نمازِ عید کے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



بعد ادا کرے گا، وہ عام صدقات میں سے ایک صدقہ ہے۔‘‘

(سنن أبي داوٗد: 1609، سنن ابن ماجه: 1828، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام حاکم رحمہ اللہ (۱/۴۰۹) نے ’’صحیح‘‘ کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

**سوال:** کیا زکوٰۃ کا حکم آنے کے بعد صدقہ فطر کا وجوب ختم ہو گیا؟

**جواب:** سیدنا قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

’’زکوٰۃ کا حکم نازل ہونے سے پہلے ہمیں رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا، جب زکوٰۃ کا حکم نازل ہو گیا، تو آپ ﷺ نے نہ ہمیں حکم دیا اور نہ منع فرمایا، البتہ ہم اسے ادا کرتے تھے۔‘‘

(مسند الإمام أحمد: 6/6، سنن النّسائي: 2509، سنن ابن ماجه: 1828، السنن الکبریٰ للبیهقی: 159/4، وسندهٗ صحیحٌ)

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۲۳۹۴) اور امام حاکم رحمہ اللہ (۱/۴۱۰) نے ’’صحیح‘‘ کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

❁ حافظ خطابی رحمہ اللہ (۳۸۸ھ) اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

’’یہ حدیث صدقہ فطر کے وجوب کے ختم ہونے پر دلالت نہیں کرتی، کیونکہ عبادت کی جنس میں زیادت اصل کے منسوخ ہونے کو واجب نہیں کرتی، نیز (ایک فرق یہ ہے کہ) زکوٰۃ مالوں پر فرض ہوتی ہے اور صدقہ فطر جانوں پر۔‘‘

(مَعالم السّنن: 214/2)

**سوال:** صدقہ فطر میں کہاں کی قیمت کا اعتبار ہو گا؟

**جواب:** ہر علاقے کی قیمت کا اعتبار ہو گا۔

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com



**سوال**: صدقہ فطر قیمت کی صورت میں دینا کیسا ہے؟

**جواب**: صدقہ فطر روپے پیسے یا چاندی وغیرہ کی صورت میں بھی ادا کیا جا سکتا ہے۔

❀ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''صدقہ فطر چاندی کی صورت میں ادا کرنے میں کوئی حرج والی بات نہیں۔''

(تاريخ ابن مَعين: 2326، 2765)

**سوال**: کیا غریب پر بھی صدقہ فطر واجب ہے؟

**جواب**: ہر غریب و امیر مسلمان پر صدقہ فطر واجب ہے۔ اگر غریب کے پاس صدقہ فطر دینے کے لیے کچھ نہ ہو، تو جو لوگ اسے صدقہ فطر دیں، اس میں سے اپنا صدقہ فطر ادا کر دے۔

**سوال**: کیا صدقہ فطر صرف صاحب نصاب پر واجب ہے؟

**جواب**: فطرانہ ہر زندہ مسلمان پر واجب ہے، وہ مرد ہو یا عورت، غریب ہو یا امیر، آزاد ہو یا غلام، بالغ ہو یا نابالغ، گویا ہر مسلمان پر واجب ہے۔ غلام کا فطرانہ اس کا آقا ادا کرے گا۔

❀ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (رمضان المبارک میں) مسلمانوں کے غلام، آزاد، مرد، عورت، چھوٹے اور بڑے پر ایک صاع کھجور یا جو فطرانہ فرض قرار دیا ہے۔''

(صحيح البخاري: 1503، صحيح مسلم: 984)

یہ کہنا کہ صدقہ فطر صرف ان پر واجب ہے، جو صاحب نصاب ہیں، بے دلیل ہے۔

**سوال**: جس نے رمضان میں مال کی زکوٰۃ ادا کی ہو، کیا وہ بھی صدقہ فطر دے گا؟

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



جواب: صدقہ فطر الگ فرض ہے اور زکوٰۃ الگ فرض ہے۔ ایک فرض ادا کرنے سے دوسرا فرض ادا نہیں ہوگا۔

سوال: گھر والوں کا صدقہ فطر کون ادا کرے گا؟

جواب: صدقہ فطر گھر کا سربراہ ادا کرے گا۔

سوال: اگر ایک بھائی نے دوسرے کا فطرانہ ادا کر دیا، تو ادا ہو جائے گا یا نہیں؟

جواب: ادا ہو جائے گا۔

سوال: جو جوان لڑکے اپنی کمائی باپ کو دیتے ہیں، کیا ان پر صدقہ فطر واجب ہے؟

جواب: ان پر بھی صدقہ فطر واجب ہے، البتہ اس کی ادائیگی وہ خود کر دیں یا ان کا والد کر دے، دونوں طرح ادا ہو جائے گا۔

سوال: چاول وغیرہ فطرانہ میں دینا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: جہاں قیدیوں کے سوا کوئی نہ ہو، کیا انہیں صدقہ فطر دیا جا سکتا ہے، جبکہ ان قیدیوں کو دینا قانوناً منع ہو؟

جواب: اگر یہ قیدی غریب و مسکین ہیں، تو انہیں صدقہ فطر دیا جا سکتا ہے۔

سوال: جس علاقے میں زیادہ خوراک چاول ہو، مثلاً بنگال، تو وہاں صدقہ فطر چاول کی صورت میں دیا جا سکتا ہے؟

جواب: خوراک کی کسی بھی جنس میں سے ایک صاع صدقہ فطر دیا جا سکتا ہے۔

سوال: جس علاقے میں غرباء و مساکین نہ ہوں، وہاں صدقہ فطر کسے دیا جائے؟

جواب: اگر اہل علاقہ میں کوئی بھی غریب و مسکین نہ ہو، تو فطرانہ دوسرے علاقے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



میں بھیج دیا جائے اور اس صورت میں عید سے ایک دو دن پہلے بھی صدقہ فطر ادا کیا جا سکتا ہے، تاکہ مستحقین کا حق ان تک بروقت پہنچ جائے۔

❁ امام ایوب سختیانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

''میں نے نافع رحمہ اللہ سے پوچھا کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کب صاع ادا کرتے تھے؟ تو نافع رحمہ اللہ نے کہا: جب عامل (صدقہ وصول کرنے والا) بیٹھ جاتا، میں نے کہا: وہ کب بیٹھتا تھا؟ نافع رحمہ اللہ نے فرمایا: عید الفطر سے ایک دو دن پہلے بیٹھتا تھا۔''

(صحيح ابن خزيمة : 2397، وسندهٗ صحيحٌ)

**سوال**: ایک شخص کا فطرانہ کئی لوگوں میں تقسیم کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: جائز ہے۔

**سوال**: عورت کا فطرانہ کون ادا کرے؟

**جواب**: اس کا شوہر۔

**سوال**: پورے گھر کا فطرانہ ایک ہی شخص کو دیا جائے یا کئی اشخاص کو دیا جا سکتا ہے؟

**جواب**: ایک شخص کو بھی دیا جا سکتا ہے اور کئی اشخاص کو بھی۔

**سوال**: کیا منصوص اشیا ہی فطرانہ میں دی جا سکتی ہیں؟

**جواب**: بہتر ہے کہ منصوص اشیا ہی فطرانہ میں دی جائیں، البتہ اگر کوئی دوسری جنس ایک صاع کے برابر دے دی جائے، تو کوئی حرج نہیں۔

**سوال**: کیا صدقہ فطر کی طرح قربانی بھی واجب اور فرض ہے؟

**جواب**: صدقہ فطر فرض ہے، جبکہ قربانی مستحب مؤکد سنت ہے۔ اس کے وجوب پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کوئی صحیح دلیل موجود نہیں۔

❁ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يَصِحُّ عَنْ أَحَدٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ أَنَّ الْأُضْحِيَّةَ وَاجِبَةٌ .

''کسی صحابی سے قربانی کو واجب کہنا ثابت نہیں۔''

(المحلّٰی بالآثار : 10/6)

❁ علامہ شاطبی رحمہ اللہ (۷۹۰ھ) فرماتے ہیں:

''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قربانی کرنا ضروری نہیں سمجھتے تھے۔''

(الاعتصام : 602/2)

❁ سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما سے قربانی ترک کرنا بھی ثابت ہے۔

(الخلافيّات للبيهقي : 335/7، وسندهٗ صحيحٌ)

**سوال**: کیا ہاشمی کو صدقہ فطر دیا جا سکتا ہے؟

**جواب**: فطرانہ واجب صدقات میں سے ہے، جو آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حلال نہیں، لہٰذا کسی ہاشمی کو صدقہ فطر نہیں دیا جا سکتا، خواہ وہ غریب ومسکین ہی ہو۔

**سوال**: امام مسجد کو صدقہ فطر دینا کیسا ہے؟

**جواب**: غریب ہے، تو امام مسجد کو صدقہ فطر دیا جا سکتا ہے۔

**سوال**: جو قرض حکومت کو دیا گیا ہے، اس کی زکوۃ کب ادا کی جائے؟

**جواب**: سال گزرنے کے بعد اگر ادا کر سکتا ہے، تو فوراً ادا کر دے، ورنہ قرض وصول ہونے کے بعد جتنے سالوں کی زکوۃ بنتی ہے، ادا کر دے۔

**سوال**: جبر کر کے صدقہ وخیرات مدرسہ میں لینا کیسا ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



**جواب**: نفلی صدقات جبر کر کے وصول کرنا جائز نہیں۔

**سوال**: جو روپیہ زمین میں مدفون ہو، کیا اس پر زکوٰۃ واجب ہے؟

**جواب**: اگر اس کی قیمت کم از کم ساڑھے باون تولے چاندی کے برابر ہے، تو اس پر ہر سال زکوٰۃ واجب ہے۔

**سوال**: اونٹوں کی زکوٰۃ کے متعلق کیا حکم ہے؟

**جواب**: کم از کم پانچ اونٹ ہوں، تو زکوٰۃ فرض ہے، اس سے زائد اونٹوں کی زکوٰۃ میں تفصیل ہے۔

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے بحرین بھیجا، تو یہ خط لکھ کر دیا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ زکوٰۃ کا فریضہ ہے، جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق مسلمانوں پر فرض کیا ہے، جس مسلمان سے اس میں مذکور نصاب کے مطابق زکوٰۃ کا مطالبہ کیا جائے، تو وہ ادا کرے اور جس سے اس نصاب سے زائد مطالبہ کیا جائے، تو وہ صاف انکار کر دے۔ چوبیس سے کم اونٹوں کی زکوٰۃ بکریوں کی شکل میں ہو گی، یعنی ہر پانچ اونٹوں پر ایک بکری ہو گی، جب اونٹ پچیس ہو جائیں، تو پھر پینتیس تک ان کی زکوٰۃ ایک بنت مخاض (ایک سال کی اونٹنی) ہو گی، اگر بنت مخاض میسر نہ ہو، تو ایک ابن لبون (دو سالہ نر اونٹ) ہے، چھتیس سے پینتالیس تک ایک بنت لبون (دو سالہ اونٹنی) ہے، چھیالیس سے ساٹھ تک حِقّہ (تین سالہ اونٹنی) ہے، جو اونٹ کی جفتی کے قابل ہو، اکسٹھ سے پچھتر تک جذعہ (چار سالہ اونٹنی) ہے، چھہتر سے نوے تک دو بنت لبون

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ہیں، اکانوے سے ایک سوبیس تک دو حقے ہیں جو اونٹ کی جفتی کے قابل ہوں، جب اونٹ ایک سوبیس سے بڑھ جائیں تو پھر ہر چالیس پر ایک بنت لبون اور ہر پچاس پر ایک حقہ ہے، اگر فریضہ زکوٰۃ (کی ادائیگی) میں اونٹوں کی عمریں مختلف ہوں، مثلاً کسی کے ذمے اونٹوں کی زکوٰۃ میں جذعہ واجب ہے، لیکن اس کے پاس جذعہ نہیں بل کہ حقہ ہے تو اس سے حقہ قبول کرلیا جائے گا اور ساتھ دو بکریاں یا بیس درہم لیے جائیں گے، اگر کسی کے ذمے حقہ ہے لیکن اس کے پاس حقہ نہیں بل کہ جذعہ ہے تو وہ جذعہ ہی اس سے قبول کرلیا جائیگا اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اپنی طرف سے اسے دو بکریاں یا بیس درہم واپس کرے گا۔ اسی طرح اگر کسی کے ذمہ حقہ ہے اور وہ اس کے پاس نہیں ہے، بل کہ اس کے پاس بنت لبون ہے، تو وہ اس سے قبول کر لی جائے گی نیز وہ دو بکریاں یا بیس درہم بھی ساتھ دے گا، اگر کسی کے ذمے بنت لبون ہے، لیکن اس کے پاس بنت لبون نہیں، بل کہ حقہ ہے، تو وہ حقہ ہی اس سے قبول کرلیا جائے گا اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اپنی طرف سے اسے دو بکریاں یا بیس درہم واپس کرے گا۔ اسی طرح اگر کسی کے ذمہ بنت لبون ہے اور وہ اس کے پاس نہیں ہے بل کہ اس کے پاس بنت مخاض ہے تو وہ اس سے قبول کر لی جائے گی نیز وہ دو بکریاں یا بیس درہم بھی ساتھ دے گا، اگر کسی کے ذمے بنت مخاض ہے، لیکن اس کے پاس بنت مخاض نہیں، بل کہ بنت لبون ہے، تو وہ بنت لبون ہی اس سے قبول کرلیا جائے گا اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اپنی طرف سے اسے دو بکریاں یا بیس درہم واپس کرے گا۔ اگر کسی کے پاس بنت مخاض نہ ہو،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



بل کہ ابن لبون (دوسالہ نر اونٹ) ہو تو اس سے صرف یہی قبول کیا جائے گا ساتھ کچھ نہ لیا جائے گا۔ اگر کسی کے پاس صرف چار اونٹ ہیں، تو اس پر زکوٰۃ فرض نہیں۔ اگر اس کا مالک اپنی مرضی سے نفلی صدقہ کرنا چاہتا ہے تو کر سکتا ہے، اگر پانچ اونٹ ہوں، تو ایک بکری واجب ہے۔ بکریوں کی زکوٰۃ یوں ہے کہ چالیس سے لے کر ایک سو بیس چرنے والی بکریوں پر ایک بکری واجب ہے، ایک سو بیس سے بڑھ جائیں، تو دو سو تک دو بکریاں واجب ہیں، دو سو سے بڑھ جائیں، تو تین سو تک تین بکریاں واجب ہیں، جب تین سو سے بھی بڑھ جائیں تو پھر ہر سو پر ایک بکری واجب ہے، بوڑھی یا عیب دار بکری زکوٰۃ میں قبول نہیں کی جائے گی، نہ ہی بکرا قبول کیا جائے گا، ہاں اگر زکوٰۃ وصول کرنے والے کی مرضی ہو تو ٹھیک ہے۔ اسی طرح زکوٰۃ کے ڈر سے الگ الگ چرنے والی بکریوں کو اکٹھا کیا جائے نہ اکٹھی چرنے والیوں کو الگ الگ کیا جائے اور جو جانور دو آدمیوں کے مشترکہ ہوں تو وہ مساوی طور پر زکوٰۃ کا حصہ نکالیں گے، اگر کسی شخص کی چرنے والی بکریاں چالیس سے ایک بھی کم ہو، تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں، اگر مالک دینا چاہے تو اس کی مرضی۔ چاندی میں چالیسواں حصہ واجب ہے، اگر کسی کے پاس ایک سو نوے درہم ہوں، تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں، اگر مالک دینا چاہے، تو اس کی مرضی۔''

(صحيح البخاري: 1448، 1450، 1455)

**سوال**: اگر فرض روزے کی سحری نہ کر سکے، بعد میں جاگ آئے، تو کیا کرے؟

**جواب**: اگر سحری سے پہلے تک روزہ کی نیت تھی، تو بغیر سحری کیے روزہ رکھا جا سکتا ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



**سوال:** اگر سفر میں روزہ رکھ لیا، تو کیا دوران سفر روزہ توڑ سکتا ہے؟

**جواب:** توڑ سکتا ہے، اس پر کوئی گناہ نہیں، البتہ روزے کی قضا واجب ہے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے سال (سفر میں) روزہ رکھا، جب کدید نامی جگہ پر پہنچے، تو روزہ توڑ دیا۔''

(صحيح البخاري : 1944، صحيح مسلم : 1113)

**سوال:** رمضان میں مریض یا مسافر سفر میں نفل روزے کی نیت کرے، تو وہ روزہ نفل ہوگا یا فرض؟

**جواب:** ماہِ رمضان میں نفل روزے کی نیت کرنا جائز نہیں۔ مریض یا مسافر کو چاہیے کہ اگر روزہ رکھنا چاہتا ہے، تو فرض روزے کی نیت کرے اور بعد میں اگر روزہ مکمل کرنا دشوار ہو، تو توڑ سکتا ہے، اس پر کفارہ یا گناہ نہیں، صرف قضا واجب ہے۔

**سوال:** جو روزے کی حالت میں بھول کر کھا پی لے، اس کا کیا حکم ہے؟

**جواب:** بھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، یاد آنے کے بعد اسے چاہیے کہ کھانے پینے سے رک جائے اور روزہ مکمل کرے۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ أَكَلَ نَاسِيًا أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ.

''جس نے بھول کر کھا لیا یا پی لیا، وہ اپنا روزہ مکمل کرے، کیوں کہ اسے اللہ تعالیٰ نے کھلایا، پلایا ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



(صحيح البخاري : 6669)

**سوال**: عرفہ کا روزہ رکھنا کیسا ہے؟

**جواب**: نو ذوالحجہ کا روزہ مشروع و مستحب ہے۔ اس کی بڑی فضیلت ہے۔

❁ سیدنا ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یوم عرفہ کے روزے کے متعلق پوچھا گیا، تو فرمایا:

يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ .

''یہ روزہ گزشتہ اور آئندہ سال کے (صغیرہ) گناہوں کا کفارہ ہے۔''

(صحيح مسلم : 1162)

❁ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

صَوْمُ عَرَفَةَ كَفَّارَةُ سَنَتَيْنِ .

''عرفہ کا روزہ دو سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 97/3، مسند عبد بن حميد : 464، مسند أبي يعلٰى الموصلي : 7548، وسندهٗ حسنٌ)

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں ہے:

كَانَتْ تَصُومُ يَوْمَ عَرَفَةَ .

''آپ رضی اللہ عنہا عرفہ کا روزہ رکھتی تھیں۔''

(مؤطأ الإمام مالك :375/1، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَدِ اسْتَحَبَّ أَهْلُ العِلْمِ صِيَامَ يَوْمِ عَرَفَةَ، إِلَّا بِعَرَفَةَ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



''اہل علم نے عرفات میں موجود حجاج کے علاوہ باقی سب کے لیے عرفہ کے روزے کو مستحب قرار دیا ہے۔''

(سنن التّرمذي، تحتَ الحديث : 749)

❀ امام احمد بن حنبل اور امام اسحاق بن راہویہ رحمہما اللہ سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے مطابق یوم عرفہ کے روزے کے قائل تھے۔

(سنن التّرمذي، تحت الحديث : 752)

❀ سیدہ ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں :

إِنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ : هُوَ صَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ : لَيْسَ بِصَائِمٍ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلٰى بَعِيرِهٖ، فَشَرِبَهٗ .

''میرے پاس بعض لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عرفہ کے دن روزے کے بارے میں اختلاف کیا، بعض نے کہا : آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا روزہ ہے اور بعض نے کہا کہ آپ کا روزہ نہیں ہے۔ تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دودھ کا پیالہ بھیجا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اونٹنی پر سوار تھے، تو آپ نے وہ دودھ نوش فرما لیا۔''

(صحيح البخاري : 1988، صحيح مسلم : 1123)

❀ اس حدیث پر امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ باب قائم کیا ہے :

بَابُ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ .

''یوم عرفہ کے روزے کا بیان۔''

❀ شارح بخاری، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

''راوی کے قول : ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کے متعلق'' میں اشارہ ہے کہ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



صحابہ کے ہاں یوم عرفہ کا روزہ معروف تھا اور حضر میں رکھا جاتا تھا۔ جن صحابہ نے کہا کہ آپ ﷺ روزے میں ہیں، ان کے مدنظر یہ تھا کہ نبی کریم ﷺ عبادت سے جڑے رہتے تھے۔ (لہٰذا آج بھی روزے سے ہوں گے) جن صحابہ نے کہا کہ آپ ﷺ کا روزہ نہیں ہے، ان کے پیش نظر یہ قرینہ تھا کہ آپ مسافر ہیں اور جب سفر میں فرض روزے کی ممانعت ہے، تو نفل کی بالاولیٰ ہے۔''

(فتح الباري : 237/4)

دراصل روزہ نو ذوالحجہ کا ہے، چونکہ اس وقت نبی کریم ﷺ عرفات میں تھے، اس مناسبت سے اس کا نام ''صوم عرفہ'' قرار پایا۔ وہی دن چل کر ہم تک پہنچتا ہے۔ عرفات والے دن روزہ رکھنا ہر ایک کے لیے ممکن نہیں، کیونکہ سعودی عرب میں جب عرفہ کا دن طلوع ہوتا ہے، تو دنیا کے کئی ممالک میں اس وقت رات طلوع ہوتی ہے، تو کیا وہ رات کا روزہ رکھیں گے؟ پاکستان کا وقت سعودی سے دو گھنٹے آگے ہے، وہاں یوم عرفہ ابھی طلوع نہیں ہوا ہوتا کہ پاکستان میں سحر کا وقت ختم ہو جاتا ہے اور وہاں یوم عرفہ ختم نہیں ہوا ہوتا کہ پاکستان میں افطار ہو جاتا ہے۔ جب سعودی سے نماز کے اوقات میں فرق ہے، تو روزہ ان کے موافق کیسے ممکن ہے؟

حجاج کرام اگر مشقت محسوس نہ کریں، تو عرفہ کا روزہ رکھ سکتے ہیں، اس بارے میں ممانعت والی روایت ثابت نہیں۔

تنبیہ:

یہ روزہ نو ذوالحجہ کا ہے، نبی اکرم ﷺ چونکہ نو ذوالحجہ کو عرفات میں تھے، اس مناسبت سے اسے یوم عرفہ کا روزہ کہہ دیا گیا، واللہ اعلم!

**سوال**: نفل روزے کی نیت کب کی جائے؟

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

جواب: نفل روزہ کی نیت طلوع فجر کے بعد بھی کی جاسکتی ہے، بلکہ طلوع آفتاب کے بعد بھی کی جاسکتی ہے، بشرطیکہ طلوع فجر کے بعد کچھ کھایا، پیا نہ ہو اور نہ ہم بستری کی ہو۔

سوال: نذر کے روزے کی نیت کب کی جائے؟

جواب: نذر کا روزہ واجب ہے، اس کی نیت طلوع فجر سے پہلے کرنا ضروری ہے۔

سوال: کیا حاجی عرفہ کا روزہ رکھ سکتے ہیں؟

جواب: اگر مشقت محسوس نہ کریں، تو حاجی بھی عرفہ کا روزہ رکھ سکتے ہیں۔

سوال: رؤیت ہلال میں فاسق و فاجر کی شہادت کا کیا حکم ہے؟

جواب: فاسق و فاجر کی شہادت قبول نہیں، تا آنکہ وہ تائب ہو جائے۔

سوال: اختلاف مطالع معتبر ہیں یا نہیں؟

جواب: اختلاف مطالع معتبر ہیں۔

سوال: رؤیت ہلال کی گواہی خط کے ذریعے معتبر ہوگی یا نہیں؟

جواب: عادل گواہ کی گواہی ہر طرح معتبر ہے، البتہ یہ جانچ کر لی جائے کہ خط واقعی میں عادل گواہ کا ہے۔

سوال: ہندو کے پانی سے روزہ کھولنا کیسا ہے؟

جواب: پانی پاک ہے، تو کھولا جاسکتا ہے۔

سوال: ثقہ لوگوں نے چاند دیکھا، تو کچھ لوگوں نے روزہ رکھ لیا اور کچھ نے نہیں، تو کیا حکم ہے؟

جواب: ثقہ کی گواہی ماننا ضروری ہے۔ جنہوں نے روزہ نہیں رکھا، انہوں نے شرعی حکم کی خلاف ورزی کی۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



**سوال**: چاند دیکھنے کے لیے مائیکروسکوپ یا جدید آلات کا استعمال کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: جدید ٹیکنالوجی سے مستفید ہونا چاہیے، مگر رؤیت وہی معتبر ہوگی، جو بصری ہو، یعنی آنکھ سے دیکھنے کے لیے جدید وسائل کو بروئے کار لایا جا سکتا ہے۔

**سوال**: عید کے چاند کے لیے کتنی آدمیوں کی گواہی ضروری ہے؟

**جواب**: ایک ثقہ عادل مسلمان بھی گواہی دے دے، تو اس کی گواہی مانی جائے گی۔ یاد رہے کہ عید اور روزہ کی گواہی ایک جیسی ہے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

تَرَائِي النَّاسُ الْهِلَالَ، فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنِّي رَأَيْتُهُ فَصَامَهُ، وَأَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ.

''لوگوں نے ہلال دیکھا، تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ میں نے چاند دیکھا ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (رمضان کا) روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی حکم دیا۔''

(سنن أبي داود: 2342، سنن الدّارقطني: 2156، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۴۴۷) نے ''صحیح'' امام حاکم رحمہ اللہ (۱/۴۲۴) نے امام مسلم کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے موافقت کی ہے۔

❁ حافظ خطابی رحمہ اللہ (۳۸۸ھ) فرماتے ہیں:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا روزے کے معاملہ میں صرف ایک شخص کی بات کو قبول کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اخبار آحاد پر عمل کرنا واجب ہے، نیز خبر دینے والا صرف ایک ہی شخص ہو یا لوگوں کی ایک جماعت خبر دے، کوئی فرق نہیں پڑتا۔''

(معالم السّنن: 102/2)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



❀ ابو عمیر بن انس رحمہ اللہ کے چچا جو صحابی رسول ہیں، بیان کرتے ہیں:

”ہمیں شوال کا چاند نظر نہ آیا، تو ہم نے صبح کو روزہ رکھ لیا، پھر پچھلے پہر ایک قافلہ آیا اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر گواہی دی کہ انہوں نے کل چاند دیکھا ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اس دن روزہ افطار کرنے اور اگلے دن عید گاہ جانے کا حکم دیا۔“

(مسند الإمام أحمد : 86/5، سنن أبي داوٗد : 1157، سنن النّسائي : 1558، سنن ابن ماجه : 1653، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ابن الجارود رحمہ اللہ (۲۶۶) نے صحیح قرار دیا ہے۔

**سوال**: سال بھر کے لیے جو کیلنڈر مرتب کیا جاتا ہے، اس کے مطابق روزے رکھنا یا عیدیں منانا جائز ہے؟

**جواب**: اس کیلنڈر کے مطابق روزے یا عید کرنا جائز نہیں۔ روزے یا عید کے لیے چاند دیکھنا ضروری ہے۔ جب تک رؤیت بصری حاصل نہ ہو، روزے رکھنا یا عید منانا درست نہیں۔ یاد رہے کہ چاند کی تخلیق کا اعتبار نہ ہوگا، بلکہ رؤیت کا اعتبار ہوگا۔

**سوال**: ہلال عید میں مستور الحال کی شہادت کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: مستور الحال کی شہادت قبول نہیں۔

**سوال**: کیا گواہ کا عادل ہونا ضروری ہے؟

**جواب**: ضروری ہے۔

**سوال**: تیس رمضان کو بھی چاند نظر نہ آئے، تو کیا کرے؟

**جواب**: اگلے دن عید کی جائے۔ چاند دیکھنے کا جو حکم ہے، وہ انتیس تاریخ کو ہے،

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



جب تیس دن پہلے ہی مکمل ہیں، تو اس کے بعد چاند کی رؤیت ضروری نہیں۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”چاند دیکھ کر روزے رکھیں اور چاند دیکھ کر روزے چھوڑیں، پھر اگر مطلع ابر آلود ہو، تو تیس دن گن (کر پورے کر) لیں۔“

(صحيح البخاري : 1909، صحيح مسلم :1081)

❁ عبداللہ بن ابی قیس رحمہ اللہ کہتے ہیں:

”مجھے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا گیا کہ میں ان سے چاند نظر نہ آنے کی صورت میں رمضان کا روزہ رکھنے اور نماز عصر کے بعد (نفل) نماز پڑھنے کے متعلق پوچھوں۔ چنانچہ میں نے ان کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: فلاں آپ کو سلام کہتا ہے، انہوں نے مجھے آپ کے پاس نماز عصر کے بعد (نفل) نماز پڑھنے، روزوں میں وصال کرنے اور ماہ رمضان میں روزوں کے متعلق پوچھنے کے لیے بھیجا ہے۔ انہوں نے حدیث کا کچھ حصہ بیان کیا، کہتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آپ باقی مہینوں کے ایام اس قدر نہیں گنا کرتے تھے، جس قدر شعبان کے ایام گنا کرتے تھے، پھر رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھتے، اگر چاند نظر نہ آتا، تو (شعبان) کے تیس دن شمار کرتے، پھر روزہ رکھتے۔“

(مسند الإمام أحمد : 149/6، سنن أبي داود : 2325، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ابن الجارود رحمہ اللہ (۳۷۷)، امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۱۹۱۰) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۴۴۴) نے ”صحیح“ کہا ہے، امام حاکم رحمہ اللہ (۴۲۳/۱) نے بخاری اور مسلم کی شرط پر ”صحیح“ کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔ امام

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



دارقطنی رحمہ اللہ نے (السنن:۲/۱۵۷) نے اس کی سند کو ''حسن صحیح'' قرار دیا ہے۔

**سوال**: ایک علاقے میں مشہور ہو گیا کہ چاند نظر آ گیا ہے، مگر کوئی عادل گواہ نہیں مل رہا کہ جس نے خود چاند دیکھا ہو، تو کیا حکم ہے؟

**جواب**: جب تک کوئی ثقہ عادل گواہ گواہی نہ دے دے، روزہ یا عید نہ کی جائے گی، خواہ بات کتنی بھی مشہور ہو جائے۔

**سوال**: رؤیت ہلال کی شہادت میں ٹیلیفون کی گواہی معتبر ہے یا نہیں؟

**جواب**: اگر خبر دینے والا عادل و ثقہ ہے، تو گواہی معتبر ہے۔

**سوال**: مطلع صاف ہو، تو کتنے آدمیوں کی گواہی ضروری ہے؟

**جواب**: ایک ثقہ و عادل آدمی بھی گواہی دے دے، تو معتبر ہے۔

**سوال**: اگر بستی کے باہر سے آنے والے رؤیت ہلال کی گواہی دیں، تو کیا وہ گواہی معتبر ہو گی یا نہیں؟

**جواب**: اگر وہ عادل ہیں، تو معتبر ہو گی۔

❁ ابو عمیر بن انس رحمہ اللہ کے چچا جو صحابی رسول ہیں، بیان کرتے ہیں:

''ہمیں شوال کا چاند نظر نہ آیا، تو ہم نے صبح کو روزہ رکھ لیا، پھر پچھلے پہر ایک قافلہ آیا اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر گواہی دی کہ انہوں نے کل چاند دیکھا ہے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس دن روزہ افطار کرنے اور اگلے دن عیدگاہ جانے کا حکم دیا۔''

(مسند الإمام أحمد : 86/5، سنن أبي داوٗد : 1157، سنن النّسائي : 1558، سنن ابن ماجه : 1653، وسندهٗ صحيحٌ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



**سوال**: اٹھائیس روزوں کے بعد چاند نظر آ جائے، تو کیا حکم ہے؟

**جواب**: اگلے دن عید کی جائے اور عید کے بعد ایک روزے کی قضا کی جائے۔

**سوال**: اگر فاسقوں کی ایک بڑی جماعت چاند دیکھنے کی گواہی دے، تو کیا حکم ہے؟

**جواب**: فاسقوں کی گواہی قبول نہیں، خواہ کتنے ہی زیادہ ہوں، البتہ ان کے مقابل ایک عادل شخص گواہی دے دے، تو گواہی معتبر ہے۔

**سوال**: ۲۹ رمضان کو زوال کے بعد چاند نظر آیا، تو کیا حکم ہے؟

**جواب**: روزہ توڑ دیا جائے، اگلے دن عید کی جائے اور عید کے بعد ایک روزے کی قضا دی جائے، تاکہ مہینے کے ۲۹ روزے مکمل ہو جائیں۔

❁ ابو عمیر بن انس رحمہ اللہ کے چچا جو صحابی رسول ہیں، بیان کرتے ہیں:

''ہمیں شوال کا چاند نظر نہ آیا، تو ہم نے صبح کو روزہ رکھ لیا، پھر پچھلے پہر ایک قافلہ آیا اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر گواہی دی کہ انہوں نے کل چاند دیکھا ہے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس دن روزہ افطار کرنے اور اگلے دن عید گاہ جانے کا حکم دیا۔''

(مسند الإمام أحمد : 86/5، سنن أبي داوٗد : 1157، سنن النّسائي : 1558، سنن ابن ماجه : 1653، وسندهٗ صحيحٌ)

**سوال**: اگر ضعیف البصر چاند دیکھنے کی گواہی دے، تو کیا حکم ہے؟

**جواب**: جو شخص دور دیکھنے سے قاصر ہو، اس کی گواہی معتبر نہ ہوگی، خواہ وہ عادل ہو۔

**سوال**: کیا شہادت میں قسم اٹھانا ضروری ہے؟

**جواب**: ضروری نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



**سوال**: معتمد علیہ آدمی کے خط کی گواہی سے عید کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: خط کے ذریعہ گواہی بھی معتبر ہے، بشرطیکہ خط لکھنے والا عادل ہو۔

**سوال**: عادل گواہوں کی گواہی سے ۲۹ روزوں کے بعد عید کر لی، مگر بعد میں معلوم ہوا کہ رمضان ۳۰ دنوں کا تھا، تو کیا حکم ہے؟

**جواب**: عید کے بعد ایک روزے کی قضا واجب ہے۔

**سوال**: شک کا روزہ رکھنا کیسا ہے؟

**جواب**: شک کا روزہ رکھنا درست نہیں۔ اس بارے میں روایت ضعیف ہے۔

**سوال**: روزے کی حالت میں منجن کا استعمال کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: جائز ہے۔

**سوال**: روزہ کی حالت میں سر میں تیل جذب کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: جائز ہے۔

**سوال**: سحری کے وقت پان منہ میں رکھ کر سو گیا، جب جاگ آئی، تو صبح ہو چکی تھی، روزے کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: جاگ آنے کے بعد پان باہر پھینک دے اور کلی کر لے، روزہ درست ہے۔

**سوال**: روزہ میں رومال بھگو کر سر پر ڈالنا کیسا ہے؟

**جواب**: کوئی حرج نہیں۔

**سوال**: کیا روزہ دار پانی میں غوطہ لگا سکتا ہے؟

**جواب**: غوطہ لگا سکتا ہے، البتہ یہ احتیاط کرے کہ پانی منہ یا ناک کے ذریعہ پیٹ میں داخل نہ ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# فتاویٰ امن پوری (قسط ۶۲)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

**سوال**: روزہ کی حالت میں نسوار منہ میں رکھنا کیسا ہے؟

**جواب**: جائز نہیں۔اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

**سوال**: تمباکو کا پتہ جلا کر اس کی راکھ سے روزے دار کے دانت صاف کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: اگر راکھ کا اثر پیٹ میں نہ جائے،تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔

**سوال**: روزے دار کی نکسیر پھوٹ جائے،تو کیا حکم ہے؟

**جواب**: روزہ نہیں ٹوٹتا۔

**سوال**: روزہ میں بار بار غسل کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: جائز ہے۔

**سوال**: روزے میں انجکشن کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: حالت روزہ میں اگر انجکشن لگانا ضروری ہو،تو لگایا جا سکتا ہے۔

**سوال**: روزہ دار کا آنکھ میں دوا ڈالنا کیسا ہے؟

**جواب**: جائز ہے۔

**سوال**: دودھ پلانے سے عورت کا روزہ ٹوٹتا ہے یا نہیں؟

**جواب**: نہیں۔

**سوال**: ریت منہ میں گئی،پھر تھوک دیا،کیا روزہ باقی ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



جواب: روزے پر کچھ اثر نہیں ہوا۔

سوال: دانت سے خون آ گیا، روزے کا کیا حکم ہے؟

جواب: دانت سے خون آنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اسے چاہیے کہ کلی کرے اور خون کو تھوک دے۔

سوال: روزہ دار عورت اپنی شرمگاہ میں دوا رکھے، تو روزے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس سے روزہ نہ ٹوٹے گا۔

سوال: تھوک کو نگلنے سے روزہ ٹوٹے گا یا نہیں؟

جواب: نہیں۔

سوال: تالاب میں نہا رہا ہے، ہوا خارج ہوئی، تو کیا روزہ ٹوٹ جائے گا یا نہیں؟

جواب: اس سے روزہ نہ ٹوٹے گا۔

سوال: روزہ کی حالت میں بواسیر کے زخموں پر مرہم لگانا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے، اس سے روزہ نہ ٹوٹے گا۔

سوال: تمبا کو سونگھنے سے روزے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

سوال: حالت روزہ میں سرمہ اور تیل لگانا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے، اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

سوال: روزہ کی حالت میں بیوی سے بوس و کنار کرنا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



”نبی کریم ﷺ روزے کی حالت میں (اپنی ازواج مطہرات میں سے کسی کا) بوسہ بھی لے لیتے تھے اور جسم کے ساتھ جسم بھی ملا لیتے تھے، حالانکہ آپ ﷺ آپ کی بہ نسبت خواہش پر زیادہ کنٹرول رکھنے والے تھے۔“

(صحيح البخاري : 1106)

**سوال**: حالت روزہ میں سو گیا، جاگا، تو منہ میں خون دیکھا، کیا حکم ہے؟

**جواب**: روزے میں کچھ خلل واقع نہیں ہوا۔

**سوال**: رمضان میں جنابت کا غسل طلوع فجر کے بعد کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: جائز ہے، اس سے روزے میں کچھ حرج واقع نہیں ہوتا۔

**سوال**: مسوڑوں کا خون حلق میں چلے جانے سے روزہ باقی رہا یا نہیں؟

**جواب**: مسوڑوں کا خون باہر تھوکنا چاہیے، اگر غیر ارادی طور پر حلق میں چلا گیا، تو روزہ برقرار ہے۔

**سوال**: پان کی سرخی تھوک میں ملی ہے، اسے نگلنے سے روزہ ٹوٹتا ہے یا نہیں؟

**جواب**: نہیں ٹوٹتا۔

**سوال**: کیا حقہ پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

**جواب**: جی ہاں۔

**سوال**: شرمگاہ میں دخول سے روزے کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: حالت روزہ میں دخول جائز نہیں۔ اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا اور اس پر کفارہ لازم ہے۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



''ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا: میں ہلاک ہو گیا ہوں، آپ ﷺ نے پوچھا: کیا ہوا؟ اس نے کہا: میں رمضان (روزہ کی حالت) میں اپنی بیوی سے جماع کر بیٹھا ہوں، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا آپ غلام آزاد کرنے کی طاقت رکھتے ہیں؟ عرض کیا: نہیں! آپ ﷺ نے پوچھا: کیا آپ دو ماہ کے مسلسل روزے رکھ سکتے ہیں؟ عرض کیا: نہیں! پوچھا: کیا آپ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہیں؟ عرض کیا: نہیں، فرمایا: بیٹھ جائیے، اتنے میں نبی کریم ﷺ کے پاس کھجوروں کا ایک بڑا ٹوکرا لایا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے لے لیں اور صدقہ کر دیں۔ اس نے کہا: کیا ایسے گھرانے پر صدقہ کروں، جو ہم سے زیادہ ضرورت مند ہے؟ ان دو سیاہ پہاڑوں کے درمیان (یعنی مدینہ میں) ہمارے گھر سے زیادہ کوئی محتاج نہیں۔ (یہ سن کر) نبی کریم ﷺ اس قدر مسکرائے کہ آپ کی ڈاڑھیں نظر آنے لگیں اور فرمایا: اسے لے جائیں اور اپنے اہل و عیال کو کھلا دے۔''

(صحيح البخاري: 1936، صحيح مسلم: 1111)

**سوال**: کیا مشت زنی سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

**جواب**: بعض اہل علم کہتے ہیں کہ روزے میں مشت زنی کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ ان کے مدنظر یہ دلیل ہے:

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يَتْرُكُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِي .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



”میرا بندا میرے لیے کھانا پینا اور شہوت ترک کر دیتا ہے۔“

(صحيح البخاري : 1894، صحيح مسلم :1151)

❀ علامہ سمرقندی حنفی رحمہ اللہ (۵۴۰ھ) فرماتے ہیں:

لَوِ اسْتَمْنٰى بِالْكَفِّ فَأَنْزَلَ فَإِنَّهٗ يُفْسِدُ لِأَنَّهٗ اقْتَضٰى شَهْوَتَهٗ بِفِعْلِهٖ .

”اگر کسی نے ہاتھ کے ساتھ مشت زنی کی اور انزال ہو گیا، تو اس کا روزہ فاسد ہو جاتا ہے، کیونکہ اس نے مشت زنی کے ساتھ اپنی شہوت پوری کر لی ہے۔“

(تحفة الفقهاء، ص 358)

بے شک مشت زنی کے ساتھ شہوت پوری کرنا جائز نہیں، مگر اس سے روزہ ٹوٹنے کا استدلال بھی درست نہیں، کیونکہ مشت زنی صورتاً اور معنیً جماع نہیں ہے۔

❀ عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنْ أَمْنَى الصَّائِمُ أَفْطَرَ .

”اگر روزہ دار (مشت زنی کے ذریعے) منی خارج کر دے، تو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔“(مصنّف ابن أبي شيبة : 9482، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا مَنِ اسْتَمْنٰى فَأَنْزَلَ فَإِنَّهٗ يُفْطِرُ .

”جس نے مشت زنی کی اور انزال ہو گیا، تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔“

(مَجموع الفتاوىٰ : 224/25)

❀ علامہ رافعی رحمہ اللہ (۶۲۳ھ) فرماتے ہیں:

اَلْمَنِيُّ إِنْ خَرَجَ بِالْاِسْتِمْنَاءِ أَفْطَرَ وَإِنْ خَرَجَ بِمُجَرَّدِ الْفِكْرِ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



وَالنَّظْرِ فَلَا .

”منی اگر مشت زنی سے خارج ہو، تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور اگر محض سوچنے اور دیکھنے سے خارج ہو، تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔“

(الشّرح الكبير : 388/6)

۞ علامہ ابن ابی العز حنفی رحمہ اللہ (۷۹۲ھ) فرماتے ہیں:

”اسی طرح ہتھیلی سے مشت زنی کرنے والے کا روزہ نہیں ٹوٹتا۔“ جبکہ یہ مؤقف محل نظر ہے۔ ”ذخیرہ“ میں لکھا ہے: یہ ابو بکر اور ابو القاسم کا مؤقف ہے۔ مگر اکثر مشائخ اس کے خلاف ہیں، ائمہ ثلاثہ کا بھی یہی مؤقف ہے۔ ”ینابیع“ میں مندرج ہے کہ یہی مختار قول ہے۔“

(التّنبيه على مشكِلات الهِداية : 207/9، البِناية للعيني : 330/2)

۞ علامہ طحطاوی حنفی رحمہ اللہ (۱۲۳۱ھ) فرماتے ہیں:

لَوِ اسْتَمْنٰى بِكَفِّهٖ فَعَامَّةُ الْمَشَايِخِ أَفْتَوْا بِفَسَادِ الصَّوْمِ وَهُوَ الْمُخْتَارُ .

”اگر کوئی ہاتھ سے مشت زنی کرے، تو اکثر مشائخ فتویٰ دیتے ہیں کہ اس کا روزہ فاسد ہو جاتا ہے، یہی مختار قول ہے۔“

(حاشية الطّحطاوي على مَراقي الفلاح، ص 658)

## راجح مؤقف:

راجح مؤقف یہی معلوم ہوتا ہے کہ مشت زنی سے روزہ نہیں ٹوٹتا، کیونکہ اس پر کوئی دلیل نہیں۔ اسے جماع پر قیاس کرنا کئی وجوہ سے درست نہیں۔ جماع سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے، اس پر کفارہ ہے، جن اہل علم کے نزدیک مشت زنی سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، وہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



اس پر کفارہ واجب نہیں سمجھتے۔

❀ علامہ البانی رحمہ اللہ (۱۴۲۰ھ) فرماتے ہیں:

”اگر یہ موقف صحیح ہوتا، تو بغیر انزال کے دخول پر کفارہ کے واجب ہونے کی بہ نسبت مشت زنی پر کفارہ واجب قرار دینا زیادہ اولیٰ ہوتا، جبکہ یہ لوگ اس کے قائل نہیں ہیں، تو قیاس والوں کے تناقض پر ذرا غور کیجیے۔“

(تمام المنّة، ص 419)

❀ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ (۴۵۶ھ) فرماتے ہیں:

مِمَّنْ يُنْقِضُ الصَّوْمَ بِالْإِنْزَالِ لِلْمَنِيِّ إِذَا تَعَمَّدَ اللَّذَّةَ، وَلَمْ يَأْتِ بِذٰلِكَ نَصٌّ، وَلَا إِجْمَاعٌ، وَلَا قَوْلُ صَاحِبٍ، وَلَا قِيَاسٌ.

”بعض اہل علم کے نزدیک اس شخص کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے، جو جان بوجھ کر منی خارج کرتا ہے۔ جبکہ اس پر کوئی نص، اجماع، قول صحابی یا قیاس نہیں ہے۔“

(المُحلّی بالآثار: 338/4)

❀ محدث البانی رحمہ اللہ (۱۴۲۰ھ) فرماتے ہیں:

”مشت زنی سے روزہ باطل ہونے پر کوئی دلیل نہیں اور اسے جماع پر قیاس کرنا درست نہیں، اسی لیے امیر صنعانی رحمہ اللہ نے فرمایا: درست بات یہی ہے کہ قضا اور کفارہ صرف جماع کرنے والے پر ہے۔ اس کے علاوہ کسی اور کو جماع کرنے والے پر قیاس کرنا بعید ہے۔ علامہ شوکانی رحمہ اللہ کا میلان بھی اسی طرف ہے اور علامہ ابن حزم رحمہ اللہ کا بھی یہی مذہب ہے۔“

(تمام المِنّة، ص 418)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



سوال: حالت روزہ میں بوس و کنار سے انزال ہو گیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں روزہ نہیں ٹوٹتا۔

سوال: کیا کان میں دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: روزہ نہیں ٹوٹتا۔

سوال: کیا نسوار سونگھنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: نہیں ٹوٹتا۔

سوال: حالت روزہ میں عمداً تمبا کو نوشی کر لی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس کا روزہ ٹوٹ گیا، اس پر قضا واجب ہے، نیز توبہ واستغفار بھی کرے۔

سوال: حالت روزہ میں احتلام ہوا، تو کھا پی لیا، کیا حکم ہے؟

جواب: احتلام سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ جس نے یہ سمجھا کہ احتلام سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور کھا پی لیا، اب اس پر روزہ کی قضا واجب ہے۔

سوال: ایک نوکر نے کام کی شدت کی وجہ سے روزہ افطار کر دیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: کام کی شدت کی وجہ سے افطار کرنا جائز نہیں، البتہ اگر کام کرتے کرتے بھوک و پیاس اس قدر شدید ہو کہ ہلاکت کا اندیشہ ہو، تو روزہ توڑ سکتا ہے، اس پر قضا واجب ہوگی، کفارہ نہیں۔

سوال: بیماری یا سفر کی وجہ سے روزہ توڑ دیا، کیا حکم ہے؟

جواب: اس پر قضا واجب ہے، کفارہ نہیں۔

سوال: ایک عورت نے شرعی عذر کی بنا پر ماہِ رمضان کے روزے قضا کیے، کیا اس کا شوہر اس کی طرف سے روزہ رکھ سکتا ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



**جواب**: کسی کی طرف سے روزے نہیں رکھے جا سکتے۔عورت اپنے روزوں کی قضا خود دے گی،اگر نہیں دے سکتی،تو روزوں کا فدیہ ادا کر دے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

لَا يُصَلِّي أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ، وَّلَا يَصُومُ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ وَلٰكِنْ يُطْعِمُ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مُدًّا مِّنْ حِنْطَةٍ .

”کوئی کسی کی طرف سے نماز پڑھے،نہ روزہ رکھے،بلکہ(روزے کی جگہ)اس کی طرف سے مستحقین کو ہر روز گندم کا ایک مد کھلائے۔“

(السّنن الكبرٰى للنّسائي : 2918، وسندهٗ صحيحٌ)

**سوال**: نفل روزہ جان بوجھ کر توڑ دے،تو کیا حکم ہے؟

**جواب**: نفل روزہ عمداً توڑ دے،تو کوئی حرج نہیں۔اس پر قضا واجب نہیں، بلکہ مستحب ہے۔جمہور اہل علم کا مذہب ہے کہ کسی نفل کام کو شروع کیا جائے،تو اختتام تک نفل ہی رہتا ہے،واجب نہیں ہوتا،سوائے نفلی حج اور عمرہ کے۔

ایک رائے یہ بھی ہے کہ نفل جب تک شروع نہ کر دیئے جائیں،نفل رہتے ہیں،لیکن جب ادا کرنا شروع کر دیا تو مکمل کرنا واجب ہے،مکمل نہ کرنے پر قضا لازم ہے۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن میرے پاس آئے اور پوچھا: کیا گھر میں کھانا موجود ہے؟ عرض کیا: جی نہیں۔فرمایا: تب میں روزے سے ہوں، پھر کسی اور دن تشریف لائے،تو ہم نے عرض کیا:اللہ کے رسول! تحفے میں حلوہ آیا ہے،فرمایا: لائیں،ویسے تو صبح میں نے روزہ رکھا تھا،پھر آپ نے حلوہ کھالیا۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



(صحیح مسلم : 1154)

حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) لکھتے ہیں:

”دوسری روایت امام شافعی اور آپ کے موافقین کی دلیل ہے، کہ نفلی روزہ توڑ کر کچھ کھا لینا جائز ہے، اس سے روزہ فاسد ہو جائے گا۔ کیوں کہ یہ نفل ہے اور نفل جیسے ابتدا میں انسان کی مرضی پر ہوتا ہے، ایسے ہی اسے جاری رکھنا بھی مرضی پر موقوف ہے۔ یہ موقف صحابہ کرام کی ایک جماعت، امام احمد، امام اسحاق رحمہم اللہ وغیرہم کا ہے، لیکن امام شافعی رحمہ اللہ سمیت تمام اسے مکمل کرنا مستحب سمجھتے ہیں۔“

(شرح النّووي : 35/8)

سیدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

”جمعہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں آئے، میں روزہ سے تھی، پوچھا: کل آپ نے روزہ رکھا تھا؟ عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: آئندہ کل کا ارادہ ہے؟ عرض کیا: نہیں، فرمایا: تو پھر افطار کر دیں۔

ایک روایت میں ہے:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں روزہ افطار کرنے کا حکم دیا۔“

(صحيح البخاري : 1986)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (٨٥٢ھ) فرماتے ہیں:

”یہ حدیث دلیل ہے کہ نفلی عبادت کا آغاز کرنے پر اسے مکمل کرنا ضروری نہیں۔ روزوں میں تو یہ واضح نص ہے اور باقی عبادات میں اس پر قیاس کیا جائے گا۔ اگر کوئی کہے کہ پھر تو حج میں بھی ایسا ہی ہونا چاہیے! ہم کہیں گے کہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



نہیں، حج اس سے مستثنیٰ ہے، کیوں کہ حج فاسد ہو جائے، تب بھی اسے جاری رکھنا ضروری ہے، چہ جائیکہ حج کو درمیان میں چھوڑ دیا جائے۔ اسی طرح فرض حج کی طرح نفل حج میں بھی کفارہ لازم ہوتا ہے (لہٰذا اسے دیگر عبادات پر قیاس کرنا درست نہیں۔)‘‘

(فتح الباري :1/107)

❁ حافظ بیہقی رحمہ اللہ نے باب قائم کیا ہے:

بَابُ صِيَامِ التَّطَوُّعِ وَالْخُرُوجِ مِنْهُ قَبْلَ تَمَامِهٖ .

’’نفلی روزہ اور اسے مکمل کرنے سے پہلے افطار کا بیان۔‘‘

(السّنن الکبریٰ : 4/455)

❁ سیدنا ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

’’نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا سلمان فارسی اور سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہما میں مواخات قائم کی۔ سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے ملنے آئے، تو دیکھا کہ سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا کی حالت پراگندہ ہے۔ پوچھا: یہ کیا؟ کہا: آپ کے بھائی ابو درداء کو دنیا کی کوئی غرض نہیں۔ سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ آئے اور سلمان رضی اللہ عنہ کے لیے کھانا پیش کیا۔ سلمان نے کہا: کھائیے، فرمایا: میں روزے سے ہوں۔ فرمایا: آپ کھائیں گے، تو میں کھاؤں گا، تو سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ نے کھا لیا۔ اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سلمان نے درست کیا۔‘‘

(صحيح البخاري : 1968)

❁ امام بخاری رحمہ اللہ نے باب قائم کیا ہے:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



بَابُ مَنْ أَقْسَمَ عَلٰى أَخِيهِ لِيُفْطِرَ فِي التَّطَوُّعِ، وَلَمْ يَرَ عَلَيْهِ قَضَاءً إِذَا كَانَ أَوْفَقَ لَهُ .

”کسی پر قسم اٹھا دی کہ وہ نفل روزہ افطار کر دے گا، اب اگر اس نے روزہ افطار کر دیا ہے، تو اس پر قضا نہیں۔“

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

”ترجمۃ الباب سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس حدیث میں نفلی روزہ افطار کرنے کا جواز ہے۔ جمہور کا یہی مذہب ہے، نیز روزہ توڑنے والے پر قضا ضروری نہیں، البتہ مستحب ہے۔“

(فتح الباري : 212/4)

**سوال**: بیوی کے پاس بیٹھنے سے انزال ہو جائے، تو روزے کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

**سوال**: روزے دار کے سامنے ”اگربتی“ جلانا کیسا ہے؟

**جواب**: جائز ہے، اس سے روزے پر کچھ خلل واقع نہیں ہوتا۔

**سوال**: عورت نے قصداً روزہ توڑ دیا، پھر اسے فوراً حیض آ گیا، تو کیا حکم ہے؟

**جواب**: عورت روزہ توڑنے پر گناہ گار ہوئی، اسے توبہ و استغفار کرنی چاہیے، نیز اس پر روزے کی قضا واجب ہے، کفارہ نہیں۔

**سوال**: روزے دار نے بیوی سے جماع کیا، مگر انزال نہ ہوا، تو کفارہ لازم ہوگا؟

**جواب**: انزال ہو یا نہ ہو، حالت روزہ میں دخول سے کفارہ لازم ہو جاتا ہے۔

**سوال**: ایک شخص نے رمضان کا قضا روزہ رکھا ہے اور بیوی سے جماع کر لیا، کیا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



کفارہ لازم ہوگا؟

(جواب): رمضان کی قضا میں رکھا جانے والا روزہ فرض ہے اور ہر فرض روزہ میں جماع کرنے سے کفارہ لازم آئے گا۔

(سوال): نفلی روزے میں بیوی سے جماع کرلیا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): روزہ ٹوٹ گیا، اس پر کفارہ نہیں، البتہ قضا مستحب ہے، واجب نہیں۔

(سوال): ایک شخص نے نذر کا روزہ رکھا ہے اور بیوی سے جماع کرلیا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): اگر نذر یہ مانی تھی کہ کسی دن روزہ رکھے گا، دن یا تاریخ کو خاص نہیں کیا تھا، تو جماع کی صورت میں اس پر کفارہ لازم نہیں، البتہ قضا واجب ہے اور اگر دن یا تاریخ کو خاص کیا تھا، تو اس پر کفارہ اور قضا دونوں واجب ہیں۔

(سوال): کیا لواطت سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

(جواب): لواطت زنا ہے، بلکہ زنا سے زیادہ سنگین جرم ہے۔اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، قضا و کفارہ بھی لازم ہوتا ہے۔

❁ علامہ حسین بن محمود مظہری حنفی رحمہ اللہ (۷۲۷ھ) لکھتے ہیں:

اَلزِّنَا فِي اللُّغَةِ عِبَارَةٌ عَنِ الْمُجَامَعَةِ فِي الْفَرجِ عَلٰى وَجْهِ الْحَرَامِ، وَيَدْخُلُ فِي الزِّنَى اللِّوَاطَةُ وَإِتْيَانُ الْبَهَائِمِ.

''لغت میں زنا حرام ذریعے سے عورت کی شرمگاہ میں مجامعت کو کہتے ہیں، البتہ زنا میں لواطت اور چوپایوں کے ساتھ حرام کاری بھی آجاتی ہے۔''

(المفاتيح في شرح المصابيح: 96/1)

(سوال): حالت روزہ میں کسی بزرگ کا تھوک تبرک کے طور پر چاٹ لیا، تو کیا حکم ہے؟

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



جواب: جہاں تک تعلق ہے بزرگ کے تھوک سے تبرک کا، تو وہ جائز نہیں۔ تبرک صرف نبی سے حاصل کیا جا سکتا ہے، غیر نبی سے تبرک حاصل کرنا جائز نہیں۔

اگر کوئی روزہ دار قصداً بزرگ کا تبرک چاٹ لے، تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا، اس پر قضا واجب ہے، نیز توبہ واستغفار بھی کرے۔

سوال: ایک شخص نے چاند دیکھ کر روزہ رکھا، مگر دوسرے لوگوں نے نہیں مانا، تو اس نے بھی توڑ دیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر اسے یقین ہے کہ اس نے چاند دیکھا ہے، تو اسے روزہ نہ توڑنا چاہیے تھا، اگر توڑ دیا، تو اس پر قضا واجب ہے۔

سوال: تیسویں روزے دن کے وقت چاند دیکھا، تو روزہ توڑ دیا، کیا بعد میں اس کی قضا واجب ہے؟

جواب: اس پر نہ قضا ہے اور نہ کفارہ۔

سوال: غروب آفتاب سمجھ کر روزہ افطار کر لیا، مگر بعد میں سورج نظر آ گیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: وہ روزہ مکمل کرے، اس کا روزہ درست ہے، اس پر قضا نہیں۔ یہ بھول کر کھانے پینے کے مترادف ہے۔

سوال: غیر روزہ دار شوہر نے روزہ دار بیوی سے جماع کیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: بیوی پر قضا واجب ہے، کفارہ نہیں۔

سوال: حالت روزہ میں بے ہوش ہو گیا، تو لوگوں نے پانی پلا دیا، بعد میں ہوش آیا، تو کیا اس کا روزہ ٹوٹ گیا؟

جواب: اس کا روزہ ختم ہو گیا، اس پر قضا واجب ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



**سوال**: رمضان کے روزے میں دن کو سخت بخار ہو گیا، تو کیا روزہ توڑ سکتا ہے؟

**جواب**: توڑ سکتا ہے، قضا ہے، کفارہ نہیں۔

**سوال**: ایک شخص کو بھولنے کی بیماری ہے، روزے کی حالت میں وہ بہت کچھ کھا پی لیتا ہے، مگر اسے بعد میں یاد آتا ہے کہ میں روزے سے ہوں، تو کیا حکم ہے؟

**جواب**: وہ روزہ جاری رکھے۔ بھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

**سوال**: کیا سفر میں روزہ رکھنا یا چھوڑنا اختیاری ہے؟

**جواب**: جی ہاں۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔

’’حمزہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دوران سفر روزہ رکھنے کے متعلق پوچھا، فرمایا: مرضی ہے، روزہ رکھنا چاہیں، رکھ لیں، چھوڑنا چاہیں، چھوڑ دیں۔‘‘

(صحيح البخاري : 1943، صحيح مسلم : 1121)

**سوال**: اگر سفر میں روزہ توڑنا پڑے، تو کیا حکم ہے؟

**جواب**: توڑ سکتا ہے، اگر فرض روزہ ہے، تو اس کی قضا ضروری ہے اور اگر نفل ہے، تو اس کی قضا مستحب ہے۔

**سوال**: ایک شخص کو معلوم نہ تھا کہ بیوی سے جماع کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، وہ ایک عرصہ تک جماع کرتا رہا، بعد میں معلوم ہوا، تو کیا حکم ہے؟

**جواب**: جب تک معلوم نہ تھا، وہ معذور ہے، اس پر قضا یا فدیہ واجب نہیں۔

**سوال**: ایک ہی روزے میں دو بار جماع کیا، تو ایک بار کفارہ ہے یا دو بار؟

**جواب**: ایک بار۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



**سوال**: لگا تار دو روزوں میں بیوی سے جماع کیا، کتنے کفارے لازم ہوئے؟

**جواب**: دو کفارے ادا کرے گا۔

**سوال**: رمضان میں رات کے کتنے وقت میں بیوی سے جماع کیا جاسکتا ہے؟

**جواب**: غروب آفتاب سے طلوع فجر تک جماع کی اجازت ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ﴾(البَقَرة : ١٨٧)

''روزوں کی رات تمہارے لیے بیویوں سے جماع کرنا حلال کر دیا گیا ہے۔''

رات کا اطلاق غروب آفتاب سے طلوع فجر تک ہوتا ہے۔

**سوال**: صبح سویرے آنکھ کھلی، سحری نہیں کی، نہ روزے کی نیت کی، تو کیا حکم ہے؟

**جواب**: اگر فرض روزہ ہے، تو بغیر نیت کے جائز نہیں۔ البتہ نفل روزے کی نیت طلوع آفتاب کے بعد بھی ہوسکتی ہے، بشرطیکہ طلوع فجر تک کچھ کھایا پیا نہ ہو۔

**سوال**: روزہ کا کفارہ کیا ہے؟

**جواب**: روزے کا کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام کو آزاد کرے، اگر اس کی استطاعت نہیں، تو دو ماہ کے لگا تار روزے رکھے، اگر اس کی طاقت نہیں، تو ساٹھ مساکین کو کھانا کھلائے۔

**سوال**: سحری کھانے کے بعد طلوع فجر سے پہلے بیوی سے جماع کر لیا، تو کیا حکم ہے؟

**جواب**: کوئی حرج نہیں، روزہ جاری رکھے۔

**سوال**: کفارہ کی قیمت مساکین کو دے دینا کیسا ہے؟

**جواب**: جائز ہے۔

**سوال**: ایک گھر میں آگ لگ گئی، کچھ افراد نے روزے توڑ دیے، تو کیا حکم ہے؟

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



جواب: ان پر قضا واجب ہے۔

سوال: بے خبری میں فجر کی اذان کے بعد سحری کھائی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: روزہ جاری رکھے، کچھ حرج واقع نہیں ہوا۔

سوال: اگر کفارہ میں کسی غریب طالب علم کو دو ماہ تک کھانا کھلا دے، تو کفارہ ادا ہو جائے گا یا نہیں؟

جواب: ادا ہو جائے گا۔

سوال: روزے کے کفارہ کی رقم مسجد یا مدرسہ کی تعمیر میں لگانا کیسا ہے؟

جواب: درست نہیں، مدرسہ کے طلبا کو کھانا کھلایا جائے۔

سوال: کیا روزہ کا کفارہ توبہ واستغفار سے معاف ہو گا یا نہیں؟

جواب: کفارہ ادا کرنا ضروری ہے، توبہ سے معاف نہ ہو گا۔

سوال: اگر کفارہ ادا کرنے کی طاقت نہ ہو، تو کیا کرے؟

جواب: جب فراخی ہو، تو کفارہ ادا کر دے۔

سوال: کیا قرض لے کر روزے کا کفارہ ادا کیا جا سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں۔

سوال: کفارہ کا کھانا دس مسکینوں کو چھ دن کھلانا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: کفارہ کا کھانا نابالغ بچے کھائیں، تو ادا ہو جائے گا؟

جواب: کفارہ کا کھانا نابالغ غریب و مسکین بچے کھائیں، تو ادا ہو جائے گا۔

سوال: اگر کوئی شخص کفارہ میں ایک ماہ کے روزے رکھے اور تیس مسکینوں کو کھانا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



کھلائے، تو اس طرح کفارہ ادا ہو جائے گا؟

**جواب:** اس طرح کفارہ ادا نہ ہو گا۔ وہ دو ماہ کے لگاتار روزے رکھے، اس کی استطاعت نہ ہو، تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

**سوال:** اگر کفارہ کے روزے رکھ رہا تھا کہ درمیان میں بیماری کی وجہ سے ایک روزہ چھوٹ گیا، تو کیا کفارہ میں روزوں کی گنتی دوبارہ سے شروع کرے گا یا ادھر سے ہی؟

**جواب:** کفارہ کے روزے دو ماہ مسلسل رکھنا ضروری ہیں، البتہ اگر عذر یعنی بیماری یا سفر کی وجہ سے کوئی روزہ چھوٹ جائے، تو کوئی حرج نہیں، بقیہ روزے پورے کرے گا اور اگر بغیر عذر روزہ چھوڑے، تو کفارہ شروع سے ادا کرنا ہو گا۔

**سوال:** کفارہ کے روزوں کے درمیان بقرعید آ گئی، تو کیا کرے؟

**جواب:** عید اور ایام تشریق کے دنوں میں روزے چھوڑ دے، کیونکہ ان دنوں میں روزے رکھنا جائز نہیں، اس کے بعد بقیہ روزے رکھ لے۔

**سوال:** ساٹھ مسکینوں کو دو وقت کھانا کھلانا ہے یا ایک وقت؟

**جواب:** ایک وقت درمیانے درجہ کا کھانا کھلانا ہے۔

**سوال:** کیا بوڑھا شخص روزے چھوڑ سکتا ہے؟

**جواب:** اجماع ہے کہ بوڑھا آدمی، جو روزے کی طاقت نہ رکھتا ہو، روزہ نہ رکھے، بلکہ ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دے۔

(الإجماع لابن المنذر: 129)

❀ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"بوڑھا مرد اور بوڑھی عورت جو روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں، وہ ہر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

روزے کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں۔"

(صحيح البخاري : 4505)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ جب بوڑھے ہو گئے اور روزہ رکھنے کی طاقت نہ رہی، تو روزہ نہیں رکھتے تھے، بلکہ کھانا کھلا دیتے تھے۔

(تفسير عبد الرّزاق : 184، وسندهٗ صحيحٌ)

**سوال**: حاملہ عورت روزے قضا کر سکتی ہے؟

**جواب**: حاملہ عورت روزے قضا بھی کر سکتی ہے اور فدیہ بھی دے سکتی ہے۔

**سوال**: رضاعت کی مدت پوری نہ ہوئی کہ پھر حمل ہو گیا، تو کیا عورت مسلسل دو سال تک فدیہ دے سکتی ہے؟

**جواب**: جی ہاں۔

**سوال**: دمہ کا مرض لاحق ہے، روزہ نہیں رکھ سکتا، تو کیا حکم ہے؟

**جواب**: عموماً یہ مرض دائمی ہوتا ہے، اس لیے وہ روزوں کا فدیہ ادا کر دے۔

**سوال**: روزے کا فدیہ کتنا ہے؟

**جواب**: ایک مسکین کو اوسط درجہ کا ایک وقت کھانا کھلانا ہے۔

**سوال**: کیا فدیہ میں کھانے کی قیمت ادا کی جا سکتی ہے؟

**جواب**: جی ہاں۔ وہ رقم کسی مسکین کو دے دی جائے۔

**سوال**: شدت مرض کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکا اور اسی میں فوت ہو گیا، تو چھوٹے ہوئے روزوں کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: بیماری میں چھوڑے گئے روزے معاف ہیں۔ اس کے ورثاء پر قضا یا فدیہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



نہیں، البتہ اگر نذر کے روزے ہوں، تو میت کا ولی وارث اس کی طرف سے نذر پوری کرے گا۔

**سوال**: دردِزہ کی وجہ سے روزہ توڑ دیا، تو کیا حکم ہے؟

**جواب**: اس پر قضا ہے۔

**سوال**: اگر مسافر چھوڑے ہوئے روزے کا فدیہ دے دے، قضا نہ دے، تو کیا حکم ہے؟

**جواب**: اس پر قضا ضروری ہے، فدیہ سے فرض ادا نہ ہو گا۔

**سوال**: دودھ پلانے والی عورت روزہ رکھے گی یا نہیں؟

**جواب**: اسے اختیار ہے، چاہے تو روزہ رکھ لے، چاہے چھوڑ دے اور بعد میں قضا کر لے یا فدیہ ادا کر دے۔

**سوال**: جو شدید مرض کی وجہ سے روزے نہ رکھ سکے اور اسے صحت یابی کی اُمید نہیں، تو وہ کیا کرے؟

**جواب**: وہ روزوں کا فدیہ ادا کر دے۔

**سوال**: اگر بیمار شخص مشکل برداشت کر دے روزہ رکھے، تو کیا اسے روزے کا اجر ملے گا؟

**جواب**: ضرور ملے گا۔

**سوال**: اگر کوئی شخص روزے سے ہے، پیاس کی شدت کی وجہ سے وہ جان کنی کے عالم میں ہے، کیا اس کے لیے روزہ افطار کرنا جائز ہے؟

**جواب**: اگر پیاس کی شدت اس قدر ہو کہ برداشت مشکل ہو جائے، تو وہ روزہ توڑ دے۔ اس پر قضا واجب ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# فتاویٰ امن پوری (قسط ۶۳)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

**سوال**: حالت روزہ میں فوت ہو گیا، روزہ افطار نہ کیا تھا، کیا اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی یا نہیں؟

**جواب**: پڑھی جائے گی۔

**سوال**: ایک دن کا سفر ہو، تو کیا روزہ افطار کیا جا سکتا ہے؟

**جواب**: آدھے دن کا سفر ہو، تو بھی روزہ افطار کیا جا سکتا ہے۔

**سوال**: بوڑھا دائم المرض رمضان میں کیا کرے؟

**جواب**: ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو اوسط درجہ کا کھانا کھلا دے۔

**سوال**: بوڑھا ذیابیطس کا مریض رمضان میں کیا کرے؟

**جواب**: ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دے۔

**سوال**: جو مسافر تردد میں ہو، کہ آج واپسی ہوتی ہے یا کل، اسی کشمکش میں انیس سے زائد ایام گزر جاتے ہیں، کیا ایسا مسافر نماز قصر کرنے کے ساتھ ساتھ روزہ قضا کر سکتا ہے؟

**جواب**: جس مسافر کو واپسی پر تردد ہو، وہ روزہ قضا کر سکتا ہے، خواہ پورا ماہ ہی تردد میں گزر جائے۔

**سوال**: شدید پیاس ہو، تو روزہ افطار کر سکتا ہے؟

**جواب**: اگر پیاس اتنی شدید ہو کہ ہلاکت کا اندیشہ ہو، یا عقل کے زائل ہونے کا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



خوف ہو، تو ایسا شخص روزہ افطار کر سکتا ہے، بعد میں قضا دے دے۔

**سوال**: جو شخص روزہ رکھنے سے بیمار ہو جاتا ہے، کیا وہ روزوں کا فدیہ دے سکتا ہے؟

**جواب**: جو شخص روزہ رکھنے سے بیمار ہو جائے اور دوسرے دنوں میں قضا کرنے سے بھی بیمار ہو جاتا ہو، تو وہ روزوں کا فدیہ دے سکتا ہے۔

**سوال**: جس بیمار کو ماہر طبیب کا حکم ہو کہ دوپہر کو دوا ضرور پیئے، کیا وہ بیمار روزہ افطار کر سکتا ہے؟

**جواب**: اگر واقعی دوا پینا ضروری ہے، تو روزہ افطار کر سکتا ہے، اس پر قضا ہے۔

**سوال**: جو شخص نذر کا روزہ بوجہ خوف بیماری نہ رکھ سکے، وہ کیا کرے؟

**جواب**: جو شخص نذر کا روزہ بوجہ خوف بیماری نہ رکھ سکے، تو وہ اس روزے کو کسی دوسرے دن قضا کر لے، اگر دوسرے دن روزہ رکھنے سے بھی بیماری کا خدشہ ہے، تو روزے کا فدیہ دے سکتا ہے۔

**سوال**: اگر کسی نے نذر کے روزے پورے نہ کیے اور فوت ہو گیا، تو کیا حکم ہے؟

**جواب**: جو اپنے نذر کے روزے رکھے بغیر فوت ہو جائے، تو میت کا ولی وارث اس کی طرف سے روزہ رکھے گا۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ .

”جس پر (نذر کے) روزے تھے اور وہ فوت ہو گیا، تو اس کا ولی اس کی طرف سے روزے رکھے گا۔“

(صحيح البخاري : 1952 ، صحيح مسلم : 1147)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



**سوال**: دوران رمضان ایام حیض شروع ہو گئے، تو کیا کرے؟

**جواب**: عورت کو جتنے دن حیض رہے، وہ روزے نہیں رکھے گی اور رمضان کے بعد ان روزوں کی قضا دے گی۔ حیض میں روزہ نہیں رکھ سکتی۔

❀ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ؛ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ ؟ .

''کیا ایسا نہیں کہ حائضہ نماز پڑھتی ہے نہ روزہ رکھتی ہے۔''

(صحيح البخاري : 304، صحيح مسلم : 79)

❀ معاذہ رحمہا اللہ، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اپنے سوال و جواب بیان کرتی ہیں:

''عرض کیا، حائضہ روزے کی قضائی تو دیتی ہے، نماز کی قضائی کیوں نہیں دیتی ؟ فرمایا: آپ حروریہ ہیں؟ عرض کیا نہیں، میں حروریہ نہیں ہوں، فقط سوال کیا ہے، فرمایا: ہم ماہواری میں ہوتیں تو ہمیں روزوں کی قضا کا حکم دیا جاتا تھا، نماز کی قضا کا نہیں۔''

(صحيح البخاري :321، صحيح مسلم : 335)

❀ حافظ ابن عبد البر رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

''امتِ مسلمہ کا اجماع ہے کہ عورت ماہواری میں روزے نہیں رکھ سکتی، بلکہ بعد میں قضائی دے گی، البتہ نماز کی قضا نہیں ہے۔ الحمد للہ! اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔''

(التمهيد لما في المؤطّأ من المعاني والأسانيد : 107/22)

حائضہ روزہ نہیں رکھے گی، یہ مسلمانوں کا اجماعی مسئلہ ہے، البتہ روزے کی حالت میں حیض آ گیا، تو اس روزے کی اور باقی روزے جو رہ گئے، ان کی قضائی دے گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



**سوال**: جس روزے کے دوران حیض آیا، کیا اس دن شام تک کھا پی سکتی ہے یا نہیں؟

**جواب**: اگر روزے کے دوران حیض شروع ہو جائے، تو عورت کا روزہ ٹوٹ گیا، وہ اسی وقت کھا پی سکتی ہے، شام تک کھانے پینے سے رکے رہنے کی ضرورت نہیں، البتہ پاکی کے بعد اس روزے کی بھی قضا دے گی۔

**سوال**: ایک شخص بواسیر کے مرض میں مبتلا ہے، جب روزہ رکھتا ہے، تو شدید خون آنے لگتا ہے اور سخت تکلیف ہوتی ہے، اس کے لیے کیا حکم ہے؟

**جواب**: ایسا شخص رمضان میں روزے چھوڑ سکتا ہے، بعد میں جب مرض میں خفت آئے، تو ان روزوں کی قضا دے دے، اگر آئندہ رمضان تک مرض سے شفایابی کی اُمید نہ ہو، تو ان روزوں کا فدیہ ادا کر دے۔

**سوال**: کیا اَسی سال کا لاچار بوڑھا روزوں کی طرح نماز کا بھی فدیہ دے سکتا ہے؟

**جواب**: فدیہ صرف روزوں کا ہے۔ نماز کا فدیہ نہیں، یہ ضرور بالضرور ادا کرنا ہوتی ہے، اگر کھڑے ہو کر نہیں پڑھ سکتا، تو بیٹھ کر، اگر بیٹھ کر نہیں، تو لیٹ کر، ورنہ اشارے سے پڑھ لے، مگر پڑھنی ضرور ہے۔

**سوال**: جو شخص ہمیشہ سفر میں رہتا ہے، وہ رمضان کے روزوں کو قضا کیسے کرے؟

**جواب**: جو شخص پورا سال سفر میں رہتا ہے، اسے چاہیے کہ سردیوں کے موسم میں، جب دن چھوٹے ہوتے ہیں اور موسم قابل برداشت ہوتا ہے، رمضان کے روزوں کی قضا دے دے، اگر ایسا ممکن نہ ہو، تو روزوں کا فدیہ دے سکتا ہے۔

**سوال**: جو شخص روزہ رکھنے پر قدرت رکھتا ہے، مگر پھر بھی روزہ نہ رکھے اور فدیہ ادا کر دے، تو کیا حکم ہے؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



**جواب**: قدرت کے باوجود جو روزہ نہیں رکھتا اور فدیہ ادا کرتا ہے، تو فدیہ سے اس کا فرض ادا نہ ہوگا، یہ شخص گناہ گار ہے، تا آنکہ ان روزوں کی قضا دے دے اور توبہ کر لے۔

**سوال**: زمیندار کو سخت گرمی میں روزہ افطار کرنے کی اجازت ہے یا نہیں؟

**جواب**: زمیندار یا مزدور روزہ افطار نہیں کر سکتا، البتہ موسم کے مطابق اپنے کام کی ترتیب اور وقت بدل لے۔

**سوال**: روزوں کی قضا کب دی جائے گی؟

**جواب**: جس کے رمضان کے روزے رہ جائیں، اس کے لیے لگاتار روزوں کی قضا دینا بہتر ہے، البتہ اگر وقفے وقفے سے اگلے رمضان تک قضا مکمل کر لے، تو بھی جائز ہے۔ اگر کوئی شخص رمضان کے روزوں کی قضا دینے سے پہلے شوال کے چھ روزے رکھ لے، تو بھی کوئی حرج نہیں۔

❀ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾(البقرة : ١٨٥)

”دوسرے دنوں میں (رمضان کے روزوں کی) گنتی پوری کر لیں۔“

❀ علامہ عبید اللہ مبارکپوری رحمہ اللہ (١٤١٤ھ) اس آیت کے تحت فرماتے ہیں:

إِنَّهٗ أُمِرَ بِالْقَضَاءِ مُطْلَقًا عَنْ وَقْتٍ مُّعَيَّنٍ فَلَا يَجُوزُ تَقْيِيدُهٗ بِبَعْضِ الْأَوْقَاتِ إِلَّا بِدَلِيلٍ .

”روزوں کی قضا کا بغیر کسی وقت معین کے، مطلق حکم دیا گیا ہے، لہٰذا اسے بغیر دلیل کے کسی وقت کے ساتھ خاص کرنا جائز نہیں۔“

(مِرعاة المَفاتيح : 23/7)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں:

كَانَ يَكُونُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ، فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقْضِيَ إِلَّا فِي شَعْبَانَ .

''مجھ پر رمضان کے روزوں کی قضا ہوتی، میں انہیں شعبان سے پہلے نہ رکھ سکتی تھی۔''

(صحيح البخاري : 1950، صحيح مسلم : 1146)

❁ حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا رمضان کے روزوں کی قضا تاخیر سے دینا اس بات کی دلیل ہے کہ قضا میں وسعت ہے اور اس میں تاخیر جائز ہے، نیز یہ روایت دلیل ہے کہ اس بارے میں تاخیر کی انتہا ماہِ شعبان ہے۔''

(التّمهيد لما في الموطإ من المَعاني والأسانيد : 149/23)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) لکھتے ہیں:

''اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ رمضان کی قضاء کو مطلق طور پر مؤخر کرنا جائز ہے، خواہ عذر کی وجہ سے یا بغیر عذر کے۔''

(فتح الباري : 190/4)

❁ نیز فرماتے ہیں:

''امام بخاری رحمہ اللہ کے ظاہری صنیع سے لگتا ہے کہ آپ رحمہ اللہ روزوں کی قضا (تاخیر) میں وسعت اور وقفہ کو جائز سمجھتے تھے، کیونکہ آپ رحمہ اللہ نے اپنے منہج کے مطابق ترجمۃ الباب میں آثار ذکر کیے ہیں، یہی جمہور کا مؤقف ہے۔''

(فتح الباري : 189/4)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



❁ علامہ عبید اللہ مبارکپوری رحمہ اللہ (۱۴۱۴ھ) فرماتے ہیں:

''یہ حدیث جمہور کی دلیل ہے کہ رمضان کے روزوں کی قضا فورا دینا ضروری نہیں، کیونکہ اگر قضا میں تاخیر ممنوع ہوتی، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو تاخیر پر قائم نہ رکھتے۔ البتہ جلد سے جلد قضا دینا مستحب ہے، کیونکہ اطاعت اور خیر میں جلدی کرنا اولیٰ ہے۔''

(مِرعاة المَفاتيح : 23/7)

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

لَا يَضُرَّكَ كَيْفَ قَضَيْتَهَا إِنَّمَا هِيَ عِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ فَأَحْصِهِ .

''آپ کو کوئی نقصان نہیں، جیسے جی چاہے قضا دیں، صرف دوسرے دنوں میں (رمضان کے روزوں کی) گنتی (پوری کرنا ضروری) ہے۔''

(تغليق التّعليق لابن حَجَر: 186/3، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ سیدنا ابو ہریرہ اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں:

فَرِّقْهُ إِذَا أَحْصَيْتَهٗ .

''جب آپ گنتی پوری کریں، تو وقفے میں کوئی حرج نہیں۔''

(سنن الدّارقطني : 193/2، وسندهٗ حسنٌ)

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

يُوَاتِرُهٗ إِنْ شَاءَ .

''چاہے تو متفرق رکھ لے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 34/3، وسندهٗ صحيحٌ)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے:

إِنَّهُ كَانَ لَا يَرٰى بِهٖ بَأْسًا، وَيَقُولُ : إِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ : ﴿فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾

”آپ رضی اللہ عنہ وقفہ یا تاخیر میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے اور فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے صرف دوسرے دنوں کی گنتی کا ذکر فرمایا ہے۔“

(السّنن الكبرى للبيهقي : 258/4، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ سیدنا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے رمضان کے روزوں کی قضا کے متعلق پوچھا گیا، تو فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُرَخِّصْ لَكُمْ فِي فِطْرِهٖ وَهُوَ لَا يُرِيدُ أَنْ يَشُقَّ عَلَيْكُمْ فِي قَضَائِهٖ فَأَحْصِ الْعِدَّةَ وَاصْنَعْ مَا شِئْتَ .

”اللہ تعالیٰ نے روزہ چھوڑنے کی رخصت اس لیے نہیں دی کہ قضا میں آپ پر مشقت ڈال دے، آپ جیسے چاہیں، گنتی پوری کریں۔“

(سنن الدّارقطني : 191/2، السّنن الكبرىٰ للبيهقي : 258/4، وسندهٗ حسنٌ)

❁ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

فَرِّقْ قَضَاءَ رَمَضَانَ، وَأَحْصِ الْعِدَّةَ .

”رمضان کے روزوں کی قضا وقفہ سے دیں، لیکن (رمضان کے روزوں کی) گنتی پوری کریں۔“

(سنن الدارقطني : 192/2، وسندهٗ حسنٌ)

❁ حکم بن عتیبہ رحمہ اللہ وقفہ سے رمضان کے روزوں کی قضا میں کوئی حرج

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



خیال نہیں کرتے تھے۔

(مصنّف ابن أبي شيبة : 33/3، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ جعفر بن میمون رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَضَاءُ رَمَضَانَ عِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ .

”رمضان کے روزوں کی قضا میں دوسرے دنوں میں گنتی (پوری کرنا) ضروری ہے۔“

(مصنّف ابن أبي شيبة : 33/3، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يُوَاتِرُ قَضَاءَ رَمَضَانَ .

”رمضان کے روزوں کی قضاء متفرق دے سکتا ہے۔“

(مصنّف ابن أبي شيبة : 34/3، وسندهٗ صحيحٌ)

تنبیہ:

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رمضان کے روزوں کی قضا کے بارے میں فرماتے ہیں:

يُتَابَعُ بَيْنَهٗ . ”تسلسل کے ساتھ روزے رکھے جائیں۔“

(مصنّف ابن أبي شيبة : 34/3، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ سعید بن مسیّب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَقْضِيهِ كَهَيْأَتِهٖ .

”جس طرح چھوڑے تھے، اسی طرح قضا دے گا۔“

(مصنّف ابن أبي شيبة : 34/3، وسندهٗ صحيحٌ)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



❁ قاسم بن محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

صُمْهُ مُتَتَابِعًا، إِلَّا أَنْ يُقْطَعَ بِكَ كَمَا قُطِعَ بِكَ فِيهِ .

”روزے کی قضا لگاتار دیں، الا یہ کہ (قضا میں بھی) وہی عارضہ پیش آ جائے، جو پہلے پیش آیا تھا۔“

(مصنّف ابن أبي شيبة : 34/3، وسندهٗ صحيحٌ)

فہم سلف کی روشنی میں ان اقوال کو استحباب پر محمول کیا جائے گا۔

❁ عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَقْضِيهِ مُتَتَابِعًا أَحَبُّ إِلَيَّ وَإِنْ فَرَّقَ أَجْزَأَهٗ .

”رمضان کے روزوں کی قضا لگاتار ہو، تو مجھے زیادہ پسند ہے، البتہ قضا میں وقفہ بھی جائز ہے۔“

(مصنّف ابن أبي شيبة : 35/3، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَصُومَهٗ كَمَا أَفْطَرَهٗ .

”مجھے پسند ہے کہ جس طرح روزے چھوڑے تھے، اسی طرح قضا دے۔“

(مصنّف ابن أبي شيبة : 34/3، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ حکم بن عتیبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”لگاتار قضا دینا مجھے پسند ہے۔“

(مصنّف ابن أبي شيبة : 34/3، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ اسحاق بن منصور کوسج رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



قُلْتُ : قَضَاءُ رَمَضَانَ؟ قَالَ : لَا بَأْسَ بِهِ مُتَفَرِّقًا، قَالَ إِسْحَاقُ : كَمَا قَالَ، وَالتَّتَابُعُ أَفْضَلُ .

''میں نے (امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے) رمضان کی قضا کے بارے میں سوال کیا، فرمایا: متفرق روزے رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میرا بھی یہی مؤقف ہے، البتہ تسلسل کے ساتھ روزے رکھنا افضل ہے۔''

(مسائل الکوسج : 707)

❁ صالح بن احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَنْكَرَ أَبِي عَلٰى مَنْ يَّقُولُ : لَا يُجْزِئُهُ إِلَّا مُتَتَابِعٌ .

''میرے والد امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے ان کا رد کیا ہے، جو کہتے ہیں کہ رمضان کی قضا صرف تسلسل کے ساتھ ہی ہے۔''

(مسائل صالح : 920)

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

''(رمضان کی قضا) تسلسل کے ساتھ دینا ضروری نہیں، بلکہ چاہے، تو وقفے وقفے سے دے، چاہے، تو مسلسل دے۔ یہ جمہور سلف وخلف کا مؤقف ہے۔ اس پر دلائل موجود ہیں، کیونکہ تسلسل کے ساتھ روزے رکھنا ماہِ رمضان میں ضروری ہے، رمضان کے ختم ہو جانے کے بعد ضروری نہیں، لہٰذا جتنے روزے رہ گئے ہیں، اتنے دنوں کے روزے رکھنا مراد ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾ ''دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرنا ہے۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



پھر فرمایا: ﴿يُرِيدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ﴾ ''اللہ تعالیٰ تم پر آسانی کرنا چاہتا ہے، تنگی نہیں۔''

(تفسیر ابن کثیر: 504/1)

۞ محدث البانی رحمہ اللہ (۱۴۲۰ھ) فرماتے ہیں:

''حاصل کلام یہ کہ (روزوں کی قضا میں) وقفہ یا تسلسل کے متعلق کوئی مرفوع حدیث ثابت نہیں ہے۔ درست بات یہی ہے کہ دونوں عمل ہی جائز ہیں۔ جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے۔''

(إرواء الغَليل: 97/4)

رمضان کے روزوں کی قضا پے در پے مستحب ہے، ضروری نہیں، لگا تار قضا کو ضروری قرار دینا بے دلیل ہے، اس مؤقف کو سلف صالحین کی حمایت حاصل نہیں۔

۞ علامہ ابن بطال رحمہ اللہ (۴۴۹ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَ أَهْلُ الْعِلْمِ عَلٰى أَنَّ مَنْ قَضٰى مَا عَلَيْهِ مِنْ رَمَضَانَ فِي شَعْبَانَ بَعْدَهٗ أَنَّهٗ مُؤَدٍ لِفَرْضِهٖ غَيْرُ مُفْرِطٍ .

''اہل علم کا اجماع ہے کہ جس نے رمضان کے چھوڑے ہوئے روزوں کی قضا آئندہ شعبان میں دے دی، اس کا فرض ادا ہو گیا، وہ گناہ گار نہیں۔''

(شرح صحيح البخاري: 95/4)

**سوال**: شوال کے چھے روزے رکھنا کیسا ہے؟

**جواب**: اہل علم کا اتفاق ہے کہ شوال کے چھے روزے مشروع و مستحب ہیں۔ ان کے ثبوت میں متواتر احادیث وارد ہوئی ہیں۔ علامہ کتانی رحمہ اللہ نے اسے ''نظم المتناثر من

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



الحدیث المتواتر (ص۱۳۴)‘‘ میں ذکر کیا ہے۔

❀ سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهٗ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ، كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ .

’’جس نے ماہِ رمضان کے روزے رکھے، پھر شوال کے چھ روزے رکھے، اس نے گویا سال بھر کے روزے رکھے۔‘‘

(صحيح مسلم : 1164)

❀ سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا:

بِكُلِّ يَوْمٍ عَشْرًا؟ قَالَ : نَعَمْ .

’’کیا ہر دن کے بدلے دس روزوں کا ثواب ملے گا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں‘‘

(مصنف عبد الرزاق : 7918، معجم ابن المقرئ : 615، وصححه أبو عوانة : 2699، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَدِ اسْتَحَبَّ قَوْمٌ صِيَامَ سِتَّةِ أَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ .

’’اس حدیث کی روشنی میں لوگوں کی ایک جماعت نے شوال کے چھے روزوں کو مستحب کہا ہے۔‘‘

(سنن الترمذي، تحت الحديث : 759)

❀ امام عبدالرزاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

بِهٖ نَأْخُذُ .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



”ہمارا عمل اسی حدیث کے موافق ہے۔“

(مصنف عبد الرزاق : 7918)

❁ امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ حَسَنٌ، هُوَ مِثْلُ صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ .

”(شوال کے چھ روزوں کا) یہ عمل مستحب ہے۔ اس کا اجر وثواب ہر ماہ تین روزے رکھنے کی طرح ہے۔“

(سنن الترمذي، تحت الحديث : 759)

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَأَتْبَعَهُ بِسِتٍّ مِّنْ شَوَّالٍ فَكَأَنَّمَا صَامَ الدَّهْرَ .

”جس نے رمضان کے بعد شوال کے چھ روزے بھی رکھے، اس نے گویا پورا سال روزے رکھے۔“

(مسند البزار [كشف الأستار] : 1060، وسندهٗ حسنٌ)

❁ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَامَ سِتَّةَ أَيَّامٍ بَعْدَ الْفِطْرِ كَانَ تَمَامَ السَّنَةِ، مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا .

”جس نے عید الفطر کے بعد چھ روزے رکھے، اس نے پورا سال روزے رکھے، کیونکہ جو ایک نیکی کرتا ہے، اسے دس گنا ثواب ملتا ہے۔“

(سنن ابن ماجه : 1715، وسندهٗ حسنٌ)

❁ ایک روایت کے الفاظ ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



جَعَلَ اللّٰهُ الْحَسَنَةَ بِعَشْرٍ فَشَهْرٌ بِعَشَرَةِ أَشْهُرٍ وَسِتَّةُ أَيَّامٍ بَعْدَ الْفِطْرِ تَمَامُ السَّنَةِ .

''اللہ تعالیٰ نے ایک نیکی کو دس گنا کر دیا ہے، لہٰذا (رمضان کے) ایک مہینے کے روزے دس مہینوں کے برابر ہیں اور شوال کے چھ روزے ساٹھ روزوں کے برابر ہیں۔''

(السّنن الكبرىٰ للنّسائي : 2874، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ ایک روایت میں ہے:

صِيَامُ رَمَضَانَ بِعَشَرَةِ أَشْهُرٍ، وَصِيَامُ السِّتَّةِ أَيَّامٍ بِشَهْرَيْنِ، فَذٰلِكَ صِيَامُ السَّنَةِ .

''رمضان کے روزے دس مہینے کے روزوں کے برابر ہیں اور (شوال کے) چھ روزے دو مہینوں کے برابر ہیں، یوں یہ پورے سال کے روزے ہوئے۔''

(صحيح ابن خزيمة : 2115، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ امام حسن بصری رحمہ اللہ کے بارے میں ہے:

''آپ کے پاس جب بھی چھ روزوں کا ذکر ہوتا، جو کہ بعض لوگ رمضان کے بعد نفل کے طور پر رکھتے ہیں، تو فرمایا کرتے تھے: بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس مہینے کے ذریعے پورے سال کے روزوں سے راضی ہو گیا ہے۔''

(مصنف ابن أبي شيبة : 96/3، وسندهٗ صحيحٌ)

امام شافعی (شرح النووی: ۱/ ۳۶۹) اور امام احمد بن حنبل رحمہما اللہ (المغنی لابن قدامہ: ۳/ ۱۷۲) ان روزوں کے استحباب کے قائل ہیں۔ اسی طرح شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (حجۃ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



اللہ البالغۃ :۲/۸۵) بھی ان کی مشروعیت کے قائل ہیں۔امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے منسوب کراہت کا قول باسند صحیح ثابت نہیں۔کوئی ثقہ امام شوال کے چھ روزوں کی عدم مشروعیت کا قائل نہیں۔ضعیف اور بے سند اقوال کا کوئی اعتبار نہیں۔

❁ علامہ کاسانی حنفی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

لَيْسَ بِمَكْرُوهٍ بَلْ هُوَ مُسْتَحَبٌّ وَسُنَّةٌ .

''یہ روزے مکروہ نہیں، بلکہ مستحب سنت ہیں۔''

(بدائع الصّنائع : 78/2)

❁ فقہ حنفی میں ہے:

لٰكِنَّ عَامَّةَ الْمُتَأَخِّرِينَ لَمْ يَرَوْا بِهٖ بَأْسًا .

''اکثر متاخرین (حنفی علما) شوال کے روزوں میں کوئی حرج خیال نہیں کرتے۔''

(البحر الرّائق شرح كنز الدّقائق : 278/2، منحة الخالق لابن عابدين : 278/2)

❁ شیخی زادہ حنفی (۱۰۷۸ھ) لکھتے ہیں:

''عید الفطر کے بعد شوال کے چھ روزے مکروہ نہیں، یہ مختار قول ہے۔کیونکہ رمضان اور شوال کے درمیان عید الفطر کے ایک دن کا فاصلہ آ جاتا ہے۔اس سے اہل کتاب کے ساتھ تشبہ لازم نہیں آتا، لہٰذا یہ روزے مکروہ نہیں، بلکہ مستحب سنت ہیں، کیونکہ اس بارے میں حدیث وارد ہوئی ہے۔''

(مَجمع الأنهر :255/1)

**سوال**: شوال کے چھ روزے مسلسل رکھے جائیں یا متفرق؟

**جواب**: متفرق بھی رکھے جا سکتے ہیں، کیونکہ حدیث میں لگاتار رکھنے کی قید نہیں لگائی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



گئی، لہٰذا ماہِ شوال کے جن دنوں میں بھی چھ روزے رکھ لیے جائیں، تو فضیلت حاصل ہو جائے گی۔

**سوال**: کیا صرف ایک نفلی روزہ رکھنا جائز ہے یا اس کے ساتھ دوسرا تیسرا بھی ملایا جائے گا؟

**جواب**: صرف ایک نفلی روزہ بھی رکھا جا سکتا ہے، البتہ صرف جمعہ والے دن کو روزے کے ساتھ خاص نہیں کرنا چاہیے، اس سے منع کیا گیا ہے، جمعہ کے ساتھ جمعرات یا ہفتہ کا روزہ ملا لینا چاہیے۔

**سوال**: عاشوراء میں اگر نو محرم کا روزہ نہ رکھ سکے، تو کیا دس اور گیارہ محرم کا روزہ رکھا جائے گا؟

**جواب**: عاشوراء کے روزے میں مشروع اور مستحب یہ ہے کہ نو اور دس محرم کے دو روزے رکھے جائیں، البتہ جو نو محرم کا روزہ نہ رکھ سکے، وہ صرف دس محرم کا روزہ رکھ لے، گیارہ محرم کا روزہ ملانا ثابت نہیں، گیارہویں محرم کے بارے میں مروی تمام روایات ضعیف اور ناقابل احتجاج ہیں۔

**سوال**: نابالغ لڑکا، جو پڑھائی کرتا ہے، کیا اس کے لیے روزہ رکھنا بہتر ہے یا وہ پڑھائی میں وقت لگائے؟

**جواب**: روزہ رکھ کر بھی پڑھائی کی جاسکتی ہے۔ نابالغ کو بھی عادت ڈالنے کے لیے روزے رکھوانے چاہییے، یہ اس کی تربیت ہے۔ صحابیات چھوٹے بچوں کو بھی روزے رکھواتی تھیں اور جب وہ روزے کی شدت سے رونے لگتے، تو انہیں کھلونوں کے ساتھ بہلاتی تھیں، یہاں تک کہ مغرب کا وقت ہو جاتا۔ (بخاری: ۱۹۶۰، مسلم: ۱۱۳۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



**سوال**: کیا شوال کے چھ روزے عید کے اگلے روز ہی شروع کرے؟

**جواب**: شوال کے چھے روزے پورے مہینے میں کبھی بھی رکھے جا سکتے ہیں، عید کے اگلے روز رکھنا ضروری نہیں۔

**سوال**: ستائیس رجب کے روزے کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: ستائیس رجب کا روزہ مشروع نہیں۔ بعض یہ روزہ بڑے اہتمام سے رکھتے ہیں، اس کی رات عبادت میں گزارتے ہیں، نیز سمجھتے ہیں کہ اس روزے کا اجر ہزار روزوں کے برابر ہے۔ مگر یہ تمام باتیں بے اصل اور بے ثبوت ہیں۔

**سوال**: کیا شطرنج کھیلنے سے روزے پر کچھ اثر ہوتا ہے؟

**جواب**: شطرنج کھیلنا حرام ہے، اس پر وعید آئی ہے۔

❀ علامہ ابن عبد البر رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

''اہل علم کا اجماع ہے کہ شطرنج کھیلنا جوا ہے، جو کہ جائز نہیں۔''

(التّمهيد : 182/13، الاستذكار : 462/8)

اس سے روزہ تو نہیں ٹوٹتا، البتہ اجر و ثواب میں کمی آ جاتی ہے۔

**سوال**: کیا دوسروں کے پاس افطار کرنے کا ثواب زیادہ ہے؟

**جواب**: بعض یہ سمجھتے ہیں کہ دوسروں کے کھانے سے افطار کرنے سے روزے کا ثواب زیادہ ملتا ہے، مگر یہ بات شرعی دلیل سے ثابت نہیں۔

**سوال**: اگر رؤیت ہلال کی خبر دن بارہ بجے موصول ہو، تو کیا کرے؟

**جواب**: رؤیت ہلال کی معتمد اور معتبر خبر جب موصول ہو، تو فوراً روزہ ختم کر دے، خواہ مغرب سے کچھ پہلے معلوم ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



سوال: روزہ کس چیز سے افطار کرنا بہتر ہے؟

جواب: افضل یہ ہے کہ کھجور سے افطار کرے، جیسا کہ بعض روایات سے ثابت ہے۔ طبی ماہرین بھی یہی فرماتے ہیں۔

سوال: رنڈی اور ہندو کی افطاری سے افطار کرنا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: کیا نفل اور رمضان کے قضا روزوں کی اکٹھی نیت کرنے سے دونوں کا ثواب ملے گا؟

جواب: دونوں کی اکٹھی نیت کرنا درست نہیں۔

سوال: عید کے دن روزہ رکھنا کیسا ہے؟

جواب: ناجائز اور ممنوع ہے۔

سوال: کیا عید کے دن روزہ رکھنے سے ثواب ملے گا؟

جواب: ثواب تو نہیں، البتہ حرام کے ارتکاب سے گناہ ملے گا۔

سوال: کیا مریض دوا سے روزہ افطار کرسکتا ہے؟

جواب: کرسکتا ہے، مگر بہتر ہے کہ پہلے کچھ کھا پی لے، تاکہ معدہ پر دوا کا برا اثر نہ ہو، البتہ جو ادویات خالی پیٹ لی جاتی ہے، ان سے روزہ افطار کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

سوال: اگر کوئی روزہ چھوڑنے کے بہانے سے سفر کا حیلہ کرے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: روزہ افطار کرنے کے لیے حیلہ و بہانہ کرنا ممنوع ہے، البتہ اس صورت میں روزہ قضا کیا جا سکتا ہے۔

سوال: بغیر سحری روزے کا کیا حکم ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



(جواب): روزہ نفل ہو یا فرض، اس کے لیے سحری کرنا مستحب، مسنون اور باعث خیر و برکت ہے، البتہ اس کے بغیر روزہ درست ہے، بشرطیکہ روزے کی نیت کی ہو۔

(سوال): رمضان کے استقبال میں ایک دو روزے رکھنا کیسا ہے؟

(جواب): درست نہیں، حدیث میں اس سے منع کیا گیا ہے۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''آپ میں سے کوئی رمضان سے پہلے ایک دو دن روزے نہ رکھے، البتہ وہ شخص رکھ سکتا ہے، جس کے روزوں کی روٹین میں وہ دن آ جائے۔''

(صحيح البخاري : 1914، صحيح مسلم : 1082)

(سوال): سال بھر میں کن دنوں روزے رکھنا ممنوع ہے؟

(جواب): سال میں پانچ دن روزے رکھنا ممنوع ہے، ایک عید الفطر، ایک عید الاضحیٰ اور تین ایام تشریق (۱۱، ۱۲، ۱۳ ذوالحجہ) کے۔ ان کے علاوہ پورا سال کسی بھی دن نفل روزے رکھے جا سکتے ہیں۔

(سوال): ایک شخص نے حقہ سے روزہ افطار کیا، تو کیا افطار ہوا یا نہیں؟

(جواب): بلاشبہ حقہ نوشی ممنوع اور ناجائز ہے، مگر اس سے روزہ افطار کرنے سے روزہ ادا ہو جائے گا۔

(سوال): ایک شخص کو تین افراد مل کر افطاری کراتے ہیں، مگر افطاری کرنے والے نے صرف ایک شخص کا کھانا کھایا، کیا تینوں کو ثواب ملے گا؟

(جواب): جی ہاں، تینوں کو ثواب ملے گا۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# فتاویٰ امن پوری (قسط ٦٤)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

**سوال**: فرض روزہ کی قضا باقی ہے، کیا نفل روزہ رکھنا جائز ہے؟

**جواب**: فرض کی قضا باقی ہو، تب بھی نفل روزہ رکھا جا سکتا ہے۔

**سوال**: کیا موسم سرما میں قضا کے روزے رکھنے سے ثواب میں کمی واقع ہوتی ہے؟

**جواب**: نہیں۔

**سوال**: بے نمازی کے روزے کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: نماز الگ حکم ہے اور روزہ الگ۔ جو بے نمازی روزہ رکھتا ہو، اس کا فرض ادا ہو جائے گا، البتہ نماز کے ترک پر گنہگار رہو گا۔

**سوال**: رمضان کے روزوں کے بعد سب سے افضل روزے کون سے ہیں؟

**جواب**: فرض روزوں کے بعد سب سے افضل روزے محرم کے ہیں۔

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ، شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ، وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ، صَلَاةُ اللَّيْلِ .

”رمضان المبارک کے بعد افضل ترین روزے محرم کے ہیں اور فرائض کے بعد افضل ترین نماز تہجد کی۔“

(صحیح مسلم: 202/1163)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



**سوال**: روزہ افطار کرنے کا صحیح وقت کیا ہے؟

**جواب**: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ﴾(البقرة : ١٨٧)

”روزہ رات تک مکمل کرو۔“

پوری امت کا اجماع ہے کہ اس آیت کا معنی یہ ہے کہ جوں ہی سورج غروب ہو، روزہ افطار کر دیا جائے۔ احادیث صحیحہ اس کی تائید کرتی ہیں۔

❀ سیدنا بشیر ابن الخصاصیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

صُومُوا كَمَا أَمَرَكُمُ اللّٰهُ، وَأَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ، فَإِذَا كَانَ اللَّيْلُ فَأَفْطِرُوا .

”روزہ ایسے رکھیں، جیسے اللہ نے حکم دیا ہے اور روزہ رات تک مکمل کریں، جوں ہی رات داخل ہو، افطار کر لیں۔“

(مسند الإمام أحمد : 225/5، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هَا هُنَا، وَأَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هَا هُنَا، وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ .

”جب اس (مغرب کی) طرف سے رات نمودار ہو جائے، اس (مشرق کی) طرف سے دن ختم ہو جائے اور سورج غروب ہو جائے، تو روزے دار کی افطاری کا وقت ہو جاتا ہے۔“

(صحيح البخاري : 1954، صحيح مسلم : 1100)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



❀ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ.

”لوگ اس وقت تک خیر پر رہیں گے، جب تک افطار میں جلدی کریں گے۔“

(صحيح البخاري : 1957، صحيح مسلم : 1098)

❀ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۳۱۱ھ) نے اس حدیث پر بایں الفاظ باب قائم کیا ہے:

”اس بات کا بیان ہے کہ لوگ اس وقت تک خیر پر رہیں گے، جب تک افطار میں جلدی کریں گے، اس کا مفہوم مخالف یہ ہو گا کہ جب افطار میں تاخیر کریں گے، تو شر میں واقع ہو جائیں گے۔“

(صحيح ابن خزيمة، قبل الحديث : 2059)

❀ قاضی عیاض رحمہ اللہ (۵۴۴ھ) فرماتے ہیں:

”اس حدیث کا ظاہر یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا ہے کہ (دنیوی واخروی) معاملات کی بربادی کا سبب جلد افطار کرنے کی سنت کو بدلنا ہے۔ نیز افطاری میں تاخیر اور اس حوالے سے سنت کی مخالفت کرنا، جانتے بوجھتے امور (دین ودنیا) کو برباد کرنے کے مترادف ہے۔“

(إكمال العلم بشرح صحيح مسلم : 34/4)

❀ علامہ تورپشتی رحمہ اللہ (٦٦١ھ) لکھتے ہیں:

”روزہ جلدی افطار کرنے میں یہود ونصاریٰ کی مخالفت ہے، یہ ستاروں کے طلوع ہونے پر افطار کرتے تھے، پھر یہ ہماری امت میں اہل بدعت کا شعار بن چکا ہے، یہ ان کی نشانی ہے، حالانکہ اس عمل پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راضی نہیں تھے۔“

(المُيَسَّر في شرح مصابيح السّنّة : 463/2، المِرقاة للملا علي : 1381/4)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



❁ علامہ ابن دقیق العید رحمہ اللہ (۷۰۲ھ) فرماتے ہیں:

”غروب شمس کے یقین ہو جانے کے فوراً بعد افطار کرنا بالاتفاق مستحب ہے، اس کی دلیل یہ حدیث ہے۔ نیز اس میں شیعہ کا رد ہے کہ جو افطار میں تاخیر کرتے ہیں اور ستاروں کے طلوع ہونے کا انتظار کرتے رہتے ہیں۔ شاید لوگوں کے خیر پر رہنے کا سبب جلدی افطار کرنا ہے، کیونکہ اگر وہ افطار تاخیر سے کریں گے، تو خلاف سنت عمل کے مرتکب ٹھہریں گے اور خیر پر تب تک رہیں گے، جب تک سنت پر عمل پیرا رہیں گے۔“

(إحكام الأحكام شرح عمدة الأحكام : 26/2)

❁ علامہ زیلعی رحمہ اللہ (۷۴۳ھ) لکھتے ہیں:

”اس حدیث میں شیعہ کا رد ہے، جو ستاروں کے طلوع ہونے تک افطاری میں تاخیر کرتے ہیں، کیونکہ یہ تاخیر خلاف سنت ہے۔“

(تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق :343/1)

❁ علامہ ابن ملقن رحمہ اللہ (۸۰۴ھ) لکھتے ہیں:

”روزہ جلدی افطار کرنے میں شیعہ کا رد ہے، جو افطاری کو ستاروں کے طلوع ہونے تک مؤخر کرتے ہیں۔“

(التّوضيح لشرح الجامع الصّحيح : 400/13)

❁ تابعی کبیر، ابوعطیہ وادعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

”میں اور مسروق رحمہ اللہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گئے، ہم نے کہا: ام المومنین! دو صحابی ہیں، ایک جلدی افطار کر لیتے ہیں اور نماز بھی جلدی ادا کرتے ہیں، جبکہ دوسرے (تھوڑی) تاخیر سے افطار کرتے ہیں اور نماز میں بھی تاخیر کر

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

دیتے ہیں، تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: وہ کون ہیں، جو افطار اور نماز میں جلدی کرتے ہیں؟ ہم نے کہا: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، تو سیدہ نے فرمایا: جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔"

(صحیح مسلم: 1099)

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا يَزَالُ الدِّينُ ظَاهِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ، لِأَنَّ الْيَهُودَ، وَالنَّصَارٰى يُؤَخِّرُونَ.

"دین تب تک غالب رہے گا، جب تک لوگ جلدی افطار کرتے رہیں گے، کیونکہ یہود ونصاریٰ افطار میں تاخیر کرتے ہیں۔"

(سنن أبي داود: 2353، السنن الکبری للنسائي: 3313، سنن ابن ماجه: 1698، وسندهٗ حسنٌ)

**سوال**: کیا شعبان میں کوئی روزہ فرض یا واجب ہے؟

**جواب**: شعبان میں کوئی روزہ فرض یا واجب نہیں ہے۔

**سوال**: کیا تیرہویں شعبان کا روزہ رکھنا باعث فضیلت ہے؟

**جواب**: تیرہویں شعبان کے روزے کی کوئی خاص فضیلت حدیث میں بیان نہیں ہوئی، نہ اسلاف امت کا اس پر عمل ہے۔

**سوال**: کیا پندرہ شعبان کو روزہ مسنون ہے؟

**جواب**: اس بارے میں کوئی روایت ثابت نہیں۔

**سوال**: اعتکاف کا کیا حکم ہے؟

www.KitaboSunnat.com



جواب: اعتکاف مسنون مستحب عمل ہے۔

سوال: اعتکاف کس مسجد میں ہوسکتا ہے اور کس میں نہیں؟

جواب: اعتکاف ہر مسجد میں ہوسکتا ہے۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ﴾(البقرة : ١٨٧)

”تم مسجد میں اعتکاف کررہے ہو۔“

❁ امام مالک بن انس رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

عَمَّ اللّٰهُ الْمَسَاجِدَ كُلَّهَا وَلَمْ يَخُصَّ شَيْئًا مِنْهَا .

”اللہ تعالیٰ نے تمام مسجدوں کو شامل کیا ہے، کسی مسجد کو خاص نہیں کیا۔“

(مؤطأ الإمام مالك : 313/1)

❁ امام بخاری رحمہ اللہ اسی آیت سے استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اَلْاعْتِكَافُ فِي الْمَسَاجِدِ كُلِّهَا .

”تمام مساجد میں اعتکاف (کا بیان)“

(صحيح البخاري، قبل الحديث : 2025)

❁ امام ابن منذر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلْاِعْتِكَافُ جَائِزٌ فِي جَمِيعِ الْمَسَاجِدِ عَلٰى ظَاهِرِ الْآيَةِ .

”آیت کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ اعتکاف تمام مساجد میں جائز ہے۔“

(الإشراف على مذاهب العلماء : 160/3)

❁ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُورًا .

”میرے لیے زمین کو مسجد اور پاکی کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے۔“

(صحيح البخاري : 335، صحيح مسلم :521)

❀ اس حدیث کے تحت علامہ ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ پوری زمین میں نماز جائز ہے، ورنہ تو نص اور اجماع سے ثابت ہے کہ پیشاب و پاخانہ مسجد کے علاوہ ہر جگہ جائز ہے، لہٰذا یہ بات درست ہے کہ مسجد کے علاوہ مقامات کا مسجد والا حکم نہیں ہے، یہ بھی درست ہے کہ مسجد کے علاوہ کہیں اعتکاف نہیں۔“

(المحلّٰى بالآثار : 428/3)

❀ امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا اعْتِكَافَ إِلَّا فِي مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ، يُجْمَعُ فِيهِ .

”اعتکاف صرف اس مسجد میں ہو سکتا ہے، جس میں نماز با جماعت کا اہتمام ہو۔“

(مصنف ابن أبي شيبة : 90/3، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ امام حکم بن عتیبہ اور امام حماد بن ابی سلیمان رحمہما اللہ فرماتے ہیں:

لَا يُعْتَكَفُ إِلَّا فِي مَسْجِدٍ يَجْمَعُونَ فِيهِ .

”اعتکاف صرف اس مسجد میں کیا جا سکتا ہے، جس میں لوگ با جماعت نماز پڑھتے ہوں۔“

(مصنف ابن أبي شيبة : 91/3، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ امام ابو جعفر باقر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



لَا اعْتِكَافَ إِلَّا فِي مَسْجِدٍ يُجْمَعُ فِيهِ .

''اعتکاف صرف اس مسجد میں جائز ہے، جس میں نماز با جماعت کا اہتمام ہو۔''

(مصنف ابن أبي شيبة : 91/3، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام عروہ بن زبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا اعْتِكَافَ، إِلَّا فِي مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ .

''اعتکاف اس مسجد میں درست ہے، جس میں نماز کی جماعت ہوتی ہو۔''

(مصنف ابن أبي شيبة : 91/3، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ ایوب سختیانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنَّ أَبَا قِلَابَةَ اعْتَكَفَ فِي مَسْجِدِ قَوْمِهِ .

''امام ابوقلابہ رحمہ اللہ نے اپنے علاقے کی مسجد میں اعتکاف کیا۔''

(مصنف ابن أبي شيبة : 89/3، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا بَأْسَ بِالِاعْتِكَافِ فِي مَسَاجِدِ الْقَبَائِلِ .

''قبائل کی مساجد میں اعتکاف کرنے میں کوئی حرج نہیں۔''

(مصنف ابن أبي شيبة : 90/3، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام مالک بن انس رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''ہمارا اتفاقی مسئلہ ہے کہ جس مسجد میں جمعہ ہوتا ہے، اس میں اعتکاف کرنا مکروہ نہیں ہے۔''

(مؤطأ الإمام مالك :313/1)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

**سوال**: کیا اعتکاف صرف مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ میں جائز ہے؟

**جواب**: سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا اعْتِكَافَ إِلَّا فِي الْمَسَاجِدِ الثَّلَاثَةِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسْجِدِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ .

''اعتکاف صرف تین مسجدوں میں ہی جائز ہے: ① مسجد حرام، ② مسجد نبوی، ③ مسجد بیت المقدس (اقصیٰ)۔''

(شرح مشكل الآثار : 201/7، ح :2771، السنن الكبرىٰ للبيهقي : 519/4)

اس کی سند ضعیف ہے، سفیان بن عیینہ مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

❀ امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کے عنعنہ کو مضر سمجھتے تھے۔

(علل ابن أبي حاتم :488/1)

لہٰذا حافظ ذہبی رحمہ اللہ (سیر اعلام النبلاء:۱۵/۸۱) کا اسے ''صحیح'' کہنا درست نہیں۔

❀ امام طحاوی رحمہ اللہ نے اس روایت کو منسوخ قرار دیا ہے۔

(شرح مشكل الآثار : 20/4)

اس روایت پر متقدمین ائمہ میں سے کسی نے عمل نہیں کیا۔ بلکہ سارے مسلمان متفق نظر آتے ہیں کہ اعتکاف کسی بھی مسجد میں ہوسکتا ہے۔

❀ سیدنا خزیمہ رضی اللہ عنہ کا قول (مصنف عبدالرزاق: ۸۰۱۴) عبدالرزاق اور سفیان ثوری کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔ نیز دوسرا قول (مصنف عبدالرزاق:۸۰۶۱) عبدالرزاق اور سفیان بن عیینہ کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

❀ سعید بن مسیّب کے قول (ابن ابی شیبہ:۳/۹۰) میں قتادہ مدلس ہیں، سماع

www.KitaboSunnat.com



کی تصریح نہیں کی۔

❀ عطاء بن ابی رباح کا قول (مصنف عبدالرزاق:۸۰۱۹) عبدالرزاق کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

**سوال**: کیا معتکف مسجد میں مریض کا چیک اپ کر کے نسخہ لکھ سکتا ہے؟

**جواب**: حسب ضرورت ایسا کرنے میں مضائقہ نہیں۔

**سوال**: معتکف کا غسل خانے میں ٹھنڈک کے لیے غسل کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: جائز ہے۔

**سوال**: کیا معتکف گوشہ صحن مسجد میں بیٹھ سکتا ہے؟

**جواب**: جہاں چاہے، بیٹھ سکتا ہے۔

**سوال**: کیا معتکف اپنے خیمہ سے باہر سو سکتا ہے؟

**جواب**: سو سکتا ہے۔

**سوال**: اعتکاف مکمل کرنے سے پہلے ختم کر دیا، کیا قضا واجب ہے؟

**جواب**: اعتکاف سنت ہے، اس کی قضا مستحب ہے، واجب نہیں۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے۔ میں آپ کا خیمہ لگاتی اور آپ فجر کے بعد اس میں داخل ہو جاتے۔ ایک دفعہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے خیمہ لگانے کی اجازت چاہی، میں نے اجازت دے دی، تو انہوں نے خیمہ لگایا، سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے دیکھا تو انہوں نے بھی خیمہ لگا دیا، صبح جب اتنے سارے خیمے دیکھے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



کیا؟ جب بتا دیا گیا تو فرمایا: آپ اسے نیکی سمجھ رہی ہیں؟ تو آپ ﷺ نے اس ماہ کا اعتکاف ترک کر دیا اور شوال کا ایک عشرہ اعتکاف کیا۔‘‘

(صحیح البخاري : 2033)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

دَلِيلٌ عَلٰى أَنَّ النَّوَافِلَ الْمُعْتَادَةَ إِذَا فَاتَتْ تُقْضَى اسْتِحْبَابًا وَاسْتَدَلَّ بِهِ الْمَالِكِيَّةُ عَلٰى وُجُوبِ قَضَاءِ الْعَمَلِ لِمَنْ شَرَعَ فِيهِ ثُمَّ أَبْطَلَهُ وَلَا دَلَالَةَ فِيهِ .

’’یہ حدیث دلیل ہے کہ نوافل رہ جائیں، تو قضا مستحب ہے، مالکیہ نے اس سے استدلال کیا ہے کہ عمل شروع کرنے کے بعد اگر مکمل نہیں کیا تو قضا واجب ہے۔ حالانکہ یہ استدلال درست نہیں۔‘‘

(فتح الباري : 4/277)

ازواج مطہرات سے ثابت نہیں کہ انہوں نے اعتکاف کی قضا دی ہو۔

**سوال**: معتکف کا غسل تبرید (ٹھنڈک حاصل کرنے کے لیے غسل) کے لیے مسجد سے باہر جانا کیسا ہے؟

**جواب**: مناسب نہیں۔

**سوال**: جو معتکف مسجد میں سگریٹ نوشی کرتا ہے، کیا اس کا اعتکاف قائم رہتا ہے؟

**جواب**: گو کہ سگریٹ نوشی ناجائز ہے، مگر اس سے اعتکاف نہ ٹوٹے گا۔

**سوال**: جس جگہ کو ناجائز قبضہ کر کے مسجد کا حصہ بنایا گیا ہے، اس جگہ اعتکاف کرنے کا کیا حکم ہے؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



جواب: ناجائز قبضہ کرکے مسجد بنانا حرام اور ناجائز ہے، مگر اس جگہ نماز پڑھنے، اعتکاف کرنے یا کوئی نیک عمل کرنے سے ادائیگی ہو جائے گی۔

سوال: معتکف کسی ملازمت کی ضرورت سے مسجد سے باہر جائے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اعتکاف باقی نہ رہے گا۔

سوال: جو شخص پورا عشرہ اعتکاف کرنے کے بجائے تین دن یا پانچ دن کا اعتکاف کرتا ہے، کیا اسے سنتِ اعتکاف کا اجر حاصل ہوگا؟

جواب: اعتکاف ایک دن کا بھی ہوسکتا ہے، مگر جو رمضان میں جو مسنون اعتکاف ہے، وہ آخری مکمل عشرہ کا ہے، نبی کریم ﷺ یا صحابہ سے عشرہ اخیرہ میں تین یا پانچ یا سات دن اعتکاف کرنا ثابت نہیں۔ اس لیے تین یا پانچ دن اعتکاف کرنے والوں کو اجر و ثواب تو ملے گا، مگر عشرہ رمضان کے مسنون اعتکاف کا اجر نہ ملے گا، واللہ اعلم!

سوال: کیا بغیر عذر اعتکاف ترک کرنا گناہ ہے؟

جواب: اعتکاف مسنون سنت ہے، واجب نہیں، اس کے ترک پر مواخذہ نہیں۔

سوال: معتکف خیمہ میں کب داخل ہو؟

جواب: معتکف کے لیے مسنون ہے کہ بیسویں رمضان کی افطاری سے پہلے پہلے اعتکاف کی نیت سے مسجد میں آجائے، خیمہ لگا دے، رات بھر مسجد میں عبادت کرے، خیمہ میں داخل نہ ہو، پھر نماز فجر کے بعد خیمہ میں داخل ہو جائے۔ (بخاری: ۲۰۱۸، مسلم: ۱۱۶۷)

سوال: کیا معلم حالت اعتکاف میں مسجد کے بچوں کو تعلیم دے سکتا ہے؟

جواب: دے سکتا ہے۔

سوال: معتکف کے لیے مسجد کے برآمدے میں جانا کیسا ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



جواب: جائز ہے۔

سوال: کیا اعتکاف عشرہ سے کم ہوسکتا ہے؟

جواب: مسنون یہی ہے کہ عشرہ کا اعتکاف کیا جائے۔ اس سے کم اعتکاف کرنے والا بھی اجر سے محروم نہ ہوگا۔

سوال: ایک شخص اپنی آبادی کی مسجد کو چھوڑ کر کسی دوسرے علاقے کی مسجد میں اعتکاف کرسکتا ہے؟

جواب: کرسکتا ہے، البتہ بہتر ہے کہ اپنے محلّہ کی مسجد میں اعتکاف کرے۔

سوال: اعتکاف کی حالت میں دوسری مسجد میں قرآن سنانے کے لیے جانا کیسا ہے؟

جواب: جائز نہیں، اس سے اعتکاف ختم ہو جائے گا۔

سوال: حالت اعتکاف میں ڈاک خانہ کا کام کرنا کیسا ہے؟

جواب: جائز نہیں۔ اعتکاف کا مقصد ہی یہ ہے کہ دنیاوی اُمور سے منقطع ہو کر اپنا وقت عبادتِ الٰہیہ میں صرف کیا جائے۔

سوال: اگر کسی نے بیماری کی وجہ سے اعتکاف توڑ دیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس کے لیے ایک عشرہ کے اعتکاف کی قضا مستحب ہے، واجب نہیں۔

سوال: کیا حج فرض ہے؟

جواب: حج ہر صاحب استطاعت آزاد بالغ عاقل مرد و عورت پر فرض ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾

(آل عمران : ۹۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



"اللہ تعالیٰ کے لیے ہر اس شخص پر بیت اللہ کا حج فرض ہے، جو بیت اللہ تک پہنچنے کی (مالی وجسمانی) استطاعت رکھتا ہے۔"

**سوال:** ایک شخص کے پاس نقد روپیہ نہیں ہے، اس کے پاس صحرائی جائیداد ہے، مگر اس کی آمدن اہل وعیال کے سالانہ اخراجات سے زیادہ نہیں ہے، کیا اس شخص پر حج فرض ہے، کہ وہ جائیداد کو فروخت کر کے حج کے لیے جائے؟

**جواب:** اس پر بیت اللہ کا حج فرض نہیں ہے۔

**سوال:** ایک شخص نے نیت کی کہ اگر اللہ تعالیٰ اسے مال ودولت سے نوازے گا، تو وہ فلاں جگہ مسجد بنوائے گا، جب اسے مال ودولت حاصل ہو، تو کیا وہ پہلے بیت اللہ کا حج کرے یا مسجد بنوائے؟

**جواب:** اس پر حج فرض ہے، پہلے فرض ادا کرے، پھر مسجد بنوائے۔

**سوال:** ایک شخص کے پاس سود کا اتنا روپیہ جمع ہو گیا ہے، کہ اس پر حج فرض ہو چکا ہے، کیا وہ ان روپیوں سے حج کرے؟

**جواب:** اسے چاہیے کہ سود کا روپیہ اس کے اصل مالکوں کو لوٹائے، ان پیسوں سے حج تو کیا، اس کی کوئی نیکی قبول نہ ہوگی۔

**سوال:** مکان نہ ہو، تو مالدار اپنا گھر بنوائے یا حج کرے؟

**جواب:** مکان انسان کی بنیادی ضرورت ہے، جب تک یہ ضرورت پوری نہیں ہو جاتی، اس پر حج فرض نہیں ہوا۔

**سوال:** جائیداد رہن رکھ کر حج کرنا کیسا ہے؟

**جواب:** قرض اُٹھا کر حج کرنا جائز ہے، اس سے فرضیت ادا ہو جائے گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



سوال: بھیک مانگ کر حج کے لیے پیسے جمع کرنا کیسا ہے؟

جواب: حج کے لیے بھیک مانگنا جائز نہیں۔

سوال: ایک شخص کے پاس اتنا روپیہ جمع ہو گیا کہ اس پر حج فرض ہو چکا تھا، مگر اس نے سارا روپیہ اپنے بیٹے کی شادی پر لگا دیا، پھر وہ مفلس ہو گیا، کیا حکم ہے؟

جواب: اس پر حج فرض ہو چکا تھا، اگرچہ اب وہ مفلس ہے، مگر اس کے ذمہ حج کی فرضیت باقی ہے، اگر بغیر حج کیے فوت ہو گیا، تو گناہ گار ہوگا۔

سوال: اگر صرف مکہ تک جانے کے اخراجات ہیں، آنے کے اخراجات دستیاب نہیں، تو کیا حج فرض ہے؟

جواب: جب تک بیت اللہ تک جانے اور واپسی کے اخراجات نہ ہوں، تو حج فرض نہیں ہوتا۔

سوال: مالدار حج کرے یا اولاد کی شادی؟

جواب: اس کے پاس جب اتنا روپیہ جمع ہو جائے کہ بآسانی حج کے اخراجات پورے کر سکتا ہے، تو اس پر حج فرض ہے، اس کی ادائیگی کرے۔ جبکہ اولاد کی شادی میں بھاری اخراجات اٹھانا فرض تو کجا، جائز بھی نہیں۔ اسلامی نقطہ نظر سے مروجہ جہیز کا کوئی جواز نہیں۔ کتنے ہی لوگ ہیں، جو اس بہانے سے حج ادا نہیں کرتے کہ ابھی ان کے کندھوں پر اولاد کی ذمہ داریاں موجود ہیں، ان مروجہ بھاری ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوتے ہوتے وہ بوڑھا ہو جاتا ہے، اب حج کی ادائیگی کے لیے نہ اس کی جیب ساتھ دیتی ہے اور نہ جسم۔ اور وہ اسی حالت میں دنیا چھوڑ جاتا ہے۔

سوال: جس کے پاس (بمطابق سن ۲۰۲۰ء) دس لاکھ پاکستانی روپے ہوں، کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اس پر حج فرض ہے؟

**جواب**: اس پر حج فرض ہے۔

**سوال**: اگر عورت حج کی مالی استطاعت رکھتی ہے، مگر کوئی محرم اس کے ساتھ نہیں، کیا اس پر حج فرض ہے؟

**جواب**: عورت کے لیے مالی اور جسمانی استطاعت کے ساتھ ساتھ یہ بھی شرط ہے کہ اس کے ساتھ کوئی محرم رشتہ دار موجود ہو، اگر محرم رشتہ دار میسر نہیں، تو اس پر حج بیت اللہ فرض نہیں۔ کیونکہ عورت کا بغیر محرم کے سفر کرنا جائز نہیں۔

**سوال**: عورت نے محرم کے بغیر حج کیا، کیا فرض ادا ہوا یا نہیں؟

**جواب**: فرض ادا ہو جائے گا، مگر عورت بغیر محرم سفر کرنے پر گناہ گار ہو گی۔

**سوال**: والدہ ناراض تھی، کہ بیٹا اسی حالت میں حج کو چلا گیا، کیا حج ادا ہوا؟

**جواب**: حج ادا ہو گیا، اسے چاہیے کہ والدہ کو راضی کر لے۔

**سوال**: ماہر معالج کسی صاحب استطاعت شخص کو ضرر کے اندیشہ سے حج سے منع کرے، تو کیا حکم ہے؟

**جواب**: اگر واقعی ضرر کا اندیشہ ہے، تو معالج کی بات مان لینی چاہیے، وہ خود حج پر نہ جائے، بلکہ اپنی جگہ کسی ایسے شخص کو حج پر بھیج دے، جس نے اپنا فرض حج کر لیا ہو۔ اس کی طرف سے فرض ادا ہو جائے گا۔ اسے حج بدل کہتے ہیں۔

**سوال**: جو شخص صاحب نصاب ہے، مگر زکوۃ ادا نہیں کرتا، اگر وہ حج کے لیے جائے، تو کیا حکم ہے؟

**جواب**: اس سے حج کا فرض ادا ہو جائے گا، مگر زکوۃ نہ دینے پر گناہ گار ہو گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



**سوال**: ایک شخص پر زندگی میں ایک ہی بار حج فرض ہے یا بار بار؟

**جواب**: زندگی میں ایک بار حج کرنا ہر صاحب استطاعت پر فرض ہے۔ ایک سے زائد بار حج فرض نہیں، اگرچہ وہ بار بار صاحب استطاعت ہو۔

**سوال**: اگر حجاز کا والی کافر ہو، کیا بیت اللہ کا حج کرنا جائز ہے؟

**جواب**: تب بھی بیت اللہ کا حج فرض ہے۔

**سوال**: صاحب استطاعت فوراً حج نہ کرے، تو گناہ گار ہوگا یا نہیں؟

**جواب**: صاحب استطاعت کو فوراً حج کرنا چاہیے، اگر استطاعت کے بعد اسے حج کا موقع ملے، پھر بھی نہ کرے اور اسی حالت میں فوت ہو جائے، تو سخت گناہ گار ہوگا۔

**سوال**: کیا عورت شوہر کی اجازت کے بغیر حج کر سکتی ہے؟

**جواب**: فرض حج ہے، تو اس میں شوہر کی اجازت ضروری نہیں، مگر اس کے ساتھ محرم رشتہ دار کا ہونا ضروری ہے۔

**سوال**: کیا حج کی ادائیگی خلیفہ کے بغیر ہو سکتی ہے؟

**جواب**: حج کی فرضیت میں خلیفہ وقت کا کچھ تعلق نہیں۔

**سوال**: جو باپ کے مال سے حج کر چکا ہو، کیا اس پر دوبارہ حج فرض ہے؟

**جواب**: جو شخص بلوغت کے بعد اپنے والد یا کسی کے مال سے حج کر چکا ہو، اس پر دوبارہ حج فرض نہیں ہے، اس کا فرض حج ادا ہو چکا ہے۔

**سوال**: ایک مسکین کو زکوۃ کا اتنا روپیہ ملا کہ وہ صاحب استطاعت ہو گیا، کیا اس پر حج فرض ہے؟

**جواب**: جی ہاں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



سوال: کیا والدین کی اجازت کے بغیر حج کے لیے جانا جائز ہے؟

جواب: حج اللہ کا فرض ہے، اس میں والدین کی اجازت ضروری نہیں۔ اگر والدین روکیں، تب بھی حج کرے، کیونکہ مخلوق کی اطاعت میں خالق کی نافرمانی جائز نہیں۔

رہا مسئلہ والدین کی خدمت کا، تو اس کا بندوبست کرے، حج کے چند دن ہیں، اس کے بعد زندگی بھر والدین کی خدمت میں لگا رہے۔

سوال: کیا عورت غیر محرم کے ساتھ حج کر سکتی ہے؟

جواب: عورت کے لیے غیر محرم کے ساتھ سفر کرنا جائز نہیں۔

سوال: ایک شخص صاحب استطاعت ہے، مگر حج پر نہیں جاتا اور اپنا روپیہ غریبوں میں بانٹ دیتا ہے، کیا حکم ہے؟

جواب: یہ شخص فرض کا تارک ہے۔ جب تک حج ادا نہیں کر لیتا، اس کا وبال اس کے سر پر رہے گا۔

سوال: کیا ماں چھوٹے بچے کو کسی کے سپرد کر کے حج کے لیے جا سکتی ہے؟

جواب: اگر بچے کو نقصان کا اندیشہ نہ ہو، تو حج کے لیے جا سکتی ہے۔

سوال: دوران عدت سفر حج کرنا کیسا ہے؟

جواب: جائز نہیں۔

سوال: کیا بیوہ عورت غیر محرم کے ساتھ حج کو جا سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں جا سکتی۔

سوال: ایک شخص کے پاس دو مکان ہیں، ایک میں خود رہتا ہے اور دوسرا زائد ہے، کیا اس پر حج فرض ہے؟

جواب: جب تک اس کے پاس حج کے اخراجات کے لیے رقم جمع نہیں ہو جاتی، اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



پر حج فرض نہیں۔

**سوال**: ایک شخص ریٹائرڈ ملازم ہے، وہ پنشن سے گزارہ کرتا ہے، جائیداد بھی ہے، مگر اس کی آمدن اخراجات سے کم ہے، مگر جائیداد کی قیمت اتنی ہے کہ اسے فروخت کرے، تو حج کر سکتا ہے، کیا اس پر حج فرض ہے؟

**جواب**: اس پر حج فرض نہیں ہے۔ وہ جائیداد کو فروخت نہ کرے۔

**سوال**: کیا جائیداد کی وجہ سے حج فرض ہوتا ہے؟

**جواب**: اگر جائیداد کی آمدن اس کے اخراجات سے زیادہ نہیں، تو اس کی وجہ سے حج فرض نہیں ہوتا، اگر جائیداد زائد ہے، تو اسے فروخت کر کے حج کرنا فرض ہے، واللہ اعلم!

**سوال**: نفل حج والدین کی اجازت کے بغیر کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: اگر والدین اپنی خدمت کی غرض سے روکتے ہیں، تو ان کی اجازت کے بغیر نفل حج کے لیے نہیں جانا چاہیے، اگر کوئی اور وجہ ہے، تو اسے دیکھا جائے گا۔

**سوال**: حج کی فرضیت کے بعد تھوڑی بہت تاخیر کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: تھوڑی بہت تاخیر جائز ہے، مگر جتنا جلدی فرض ادا ہو جائے، اتنا بہتر ہے۔

**سوال**: اگر کسی کے ذمہ مہر کی ادائیگی واجب ہو، تو کیا وہ پہلے مہر ادا کرے یا حج کے لیے جائے؟

**جواب**: مہر غیر معجّل ایک قرض ہے، جب تک قرض کی ادائیگی نہیں ہو جاتی، حج فرض نہیں ہوتا۔ اس لیے وہ پہلے مہر کی ادائیگی کرے، پھر حج کو جائے۔

**سوال**: اگر عورت غیر محرم کے ساتھ حج کے لیے جانا چاہے، تو کیا شوہر روک سکتا ہے؟

**جواب**: شوہر کا اپنی بیوی کو روکنا ضروری ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



سوال: کیا عورت غیر محرم پیر کے ہمراہ حج پر جا سکتی ہے؟

جواب: غیر محرم کوئی بھی ہو، اس کے ساتھ حج کے لیے نہیں جا سکتی۔

سوال: کیا عورت ان عورتوں کے ہمراہ حج کے لیے جا سکتی ہے، جن کے ساتھ محرم مرد موجود ہیں؟

جواب: ہر عورت کا اپنا محرم ہمراہ ہونا ضروری ہے۔

سوال: جس پر حج فرض ہے، وہ اپنے والد کو حج کرائے، تو کیا اس کا اپنا فرض ادا ہو گا؟

جواب: اس کا اپنا فرض ادا نہ ہو گا۔

سوال: حج سے پہلے یا حج کے بعد زنا کرنے والے کا حج ادا ہو گا یا نہیں؟

جواب: حج کا احرام باندھنے سے پہلے یا احرام کھولنے کے بعد زنا کرنے والے کا حج صحیح ہے، زنا کا گناہ اس کے ذمہ ہے۔

سوال: اگر عرفہ کا دن جمعہ کو ہو، تو کیا وہ حج ستر حج کے برابر ہے؟

جواب: یہ کہنا کہ جمعہ کے دن عرفہ ہو، تو حج ستر حج کے برابر ہے، بے دلیل ہے۔ بعض لوگ اسے ''حج اکبر'' کہتے ہیں، یہ بھی درست نہیں۔

سوال: حدیث: ''جمعہ کے دن کیا جانے والے عمل کا ثواب ستر گناہ لکھا جاتا ہے ......'' کی استنادی حیثیت کیا ہے؟

جواب: یہ روایت بے سند ہے۔

سوال: روایت: ''جمعہ کے دن عرفہ کا وقوف ستر حج سے افضل ہے۔'' کی استنادی حیثیت کیا ہے؟

جواب: بے سند ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# فتاویٰ امن پوری (قسط ٦٥)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

**سوال**: مقروض بغیر قرض ادا کیے حج کو جا سکتا ہے یا نہیں؟

**جواب**: جب تک اس کے قرض کی ادائیگی نہیں ہوتی، اس پر حج فرض نہیں۔ البتہ اگر بغیر قرض ادا کیے حج کرے، تو حج ادا ہو جائے گا۔

**سوال**: کیا نابالغ حج کر سکتا ہے؟

**جواب**: نابالغ حج کر سکتا ہے، اسے اس کے والدین احرام بندھوائیں، ارکان حج ادا کروائیں، اس حج کا اجر والدین کو ملے گا۔ یاد رہے کہ اس بچے سے فرض حج کی ادائیگی نہ ہوگی، بلکہ بلوغت کے بعد اگر وہ صاحب استطاعت ہو، تو اس پر ایک بار حج بیت اللہ کرنا فرض ہوگا۔

❁ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''ایک عورت نے محفہ (عورتوں کی سواری کی پالکی) سے اپنا بچہ نکال کر کہا: اللہ کے رسول! کیا اس کا حج ہو جائے گا؟ فرمایا: جی ہاں! اور اجر آپ کو ملے گا۔''

(صحیح مسلم: 1336)

**سوال**: جس عورت کو ایام حج میں ماہواری آ جائے، تو وہ کیا کرے؟

**جواب**: طواف بیت اللہ کے علاوہ تمام ارکان حج ادا کرے اور پاکی کے بعد فرض طواف کر لے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''ہم مقام سرف یا اس کے قریب تھے کہ میں حائضہ ہوگئی، نبی اکرم ﷺ تشریف لائے، تو میں رو رہی تھی۔ فرمایا: حیض آ گیا ہے؟ عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: یہ تو اللہ نے بنات آدم کے مقدر میں لکھ دیا ہے، حیض ختم ہونے تک تمام ارکان حج سرانجام دیں، سوائے طواف کے۔''

(صحيح البخاري: 305، صحيح مسلم: 1211)

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں؛

''حائضہ حج یا عمرہ کا احرام باندھ چکی ہو، تو جب چاہے تلبیہ پکار سکتی ہے، البتہ طواف اور سعی نہیں کر سکتی۔ حیض کے اختتام تک طواف، سعی اور مسجد میں داخلے کے سوا تمام مناسک حج ادا کرے گی۔''

(المؤطّأ للإمام مالك: 342/1، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ أَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلٰى تَحْرِيمِ الطَّوَافِ عَلَى الْحَائِضِ وَالنُّفَسَاءِ.

''اہل علم کا اجماع ہے کہ حائضہ اور نفاس والی عورت پر طواف کرنا حرام ہے۔''

(المَجموع شرح المهذب: 356/2)

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَمَّا الطَّوَافُ فَلَا يَجُوزُ لِلْحَائِضِ بِالنَّصِّ وَالْإِجْمَاعِ.

''نص اور اجماع سے ثابت ہے کہ حائضہ کے لیے طواف جائز نہیں۔''

(مَجموع الفتاوىٰ: 269/21)

**سوال**: عرفات میں کس وقت حاضری ضروری ہے کہ حج کی ادائیگی ہو جائے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



**جواب**: نو ذوالحجہ کے زوال کے بعد سے لے کر دس ذوالحجہ کی طلوع فجر سے پہلے پہلے میدان عرفات میں حاضری ہو جائے، تو حج ادا ہو جائے گا۔

❁ سیدنا عبدالرحمٰن بن یعمر دیلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا: وقوفِ عرفات ہی حج ہے، جس نے طلوع فجر سے پہلے پہلے وقوف عرفات پالیا، اس نے حج پالیا۔''

مسند الإمام أحمد : 309/4، سنن أبي داوٗد : 1949، سنن النّسائي : 3019، سنن التّرمذي : 889-890، سنن ابن ماجه : 3015، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ابن الجارود رحمہ اللہ (۴۶۸)، امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۲۸۲۲) اور امام حاکم رحمہ اللہ (۲/ ۲۷۸، ۴۶۳، ۴۶۴) نے ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔ امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ اور امام سفیان ثوری رحمہ اللہ نے سماع کی تصریح کر رکھی ہے، نیز ان کی متابعت بھی ہوئی ہے۔

**سوال**: کیا عرفات سے غروب آفتاب سے پہلے واپس لوٹ سکتے ہیں؟

**جواب**: عرفات سے غروب آفتاب سے پہلے نہیں لوٹ سکتے۔ مغرب سے پہلے لوٹنے پر دم واجب ہے۔

**سوال**: خطبہ حج کا وقت کیا ہے؟

**جواب**: خطبہ حج میدان عرفات میں نو ذوالحجہ کو زوال آفتاب کے بعد دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد نماز ظہر اور عصر کو جمع کیا جاتا ہے۔

**سوال**: کیا محرم تار یا ربڑ کی پٹی سے تہبند باندھ سکتا ہے؟

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



جواب: باندھ سکتا ہے۔

سوال: حالت احرام میں جو چادر اوڑھی جاتی ہے، کیا پسینہ آنے کی صورت میں اسے اتار سکتا ہے؟

جواب: بوقت ضرورت اُتار سکتا ہے۔

سوال: جسے حج کی دعائیں زبانی یاد نہ ہوں، کیا وہ کتابچہ سے دیکھ کر پڑھ سکتا ہے؟

جواب: کتابچہ سے دیکھ کر پڑھ سکتا ہے۔

سوال: روایت: ''جس نے مینڈک کو قتل کیا، اس پر ایک بکری (بطور دم) واجب ہے، خواہ قتل کرنے والا محرم ہو یا حلال ہو۔'' کی استنادی حیثیت کیا ہے؟

جواب: یہ روایت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مرفوع مروی ہے۔

(الكامل لابن عدي : 510/5)

سند ضعیف ہے۔

① عبدالرحمٰن بن ہانی ضعیف ہے۔

② ابوالزبیر مکی رحمہ اللہ کا عنعنہ ہے۔

③ سفیان ثوری رحمہ اللہ کا عنعنہ ہے۔

سفیان ثوری کی متابعت ابومالک نخعی واسطی نے کی ہے، مگر وہ ضعیف ومتروک ہے۔

❀ امام ابن حبان رحمہ اللہ نے اس روایت پر جرح کی ہے۔

(الثقات : 377/8)

کئی اہل علم نے اس روایت کو غیر ثابت اور غیر محفوظ قرار دیا ہے۔

سوال: حالت احرام میں مینڈک کو قتل کرنا کیسا ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



جواب: محرم کے لیے مینڈک کو مارنا جائز نہیں۔ اس پر دم واجب ہے۔

سوال: عورت مجبور ہے، کیا اس کی طرف سے اس کا مَحرم رمی جمار کر سکتا ہے؟

جواب: کر سکتا۔

سوال: کیا محرم چشمہ لگا سکتا ہے؟

جواب: لگا سکتا ہے، یہ ضرورت ہے۔

سوال: کیا حالت احرام میں بوٹ پہننے سے دم لازم آئے گا؟

جواب: احرام میں ٹخنے ننگے رکھنا ضروری ہے، اگر بوٹ سے ٹخنے ڈھانپے، تو دَم لازم آئے گا۔

سوال: کیا منیٰ سے کنکریاں اُٹھا کر مار سکتا ہے؟

جواب: کہیں سے بھی کنکریاں اٹھائی جا سکتی ہیں۔

سوال: اگر رمی جمرات میں ترتیب کو ملحوظ نہ رکھا، کیا اس پر دَم لازم آئے گا؟

جواب: رمی جمرات میں ترتیب کو ملحوظ رکھنا سنت ہے، البتہ اس ترتیب کے ترک پر دَم لازم نہ ہوگا۔

سوال: رمی جمرات کے لیے کنکریوں کا حجم کیا ہونا چاہیے؟

جواب: رمی جمرات کے لیے چھوٹی چھوٹی کنکریاں لینی چاہییں، جو انگلی پر رکھ کر ماری جا سکیں۔

❀ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''عقبہ کی صبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا جب کہ آپ اپنی اونٹنی پر سوار تھے، کہ کنکریاں لے کر آؤ چنانچہ میں نے آپ کے لیے (چھوٹی، چھوٹی) انگلی پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



رکھ کر پھینکنے کے برابر کنکریاں اکٹھی کیں، جب میں نے آپ کے ہاتھ پر رکھیں، تو آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا: (ان کے برابر کنکریاں ماریں) اور دین میں غلو سے بچیں، کیوں کہ آپ سے پہلے لوگ دین میں غلو کرنے کی وجہ سے ہی تباہ ہوئے۔''

(سنن النّسائي: 3059، سنن ابن ماجه: 3029، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ابن الجارود رحمہ اللہ (۴۷۳)، امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۲۸۶۸) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۸۷۱) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام حاکم رحمہ اللہ (۱/۴۶۶) نے اس کو بخاری و مسلم کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

**سوال**: حج بدل کی اجازت کس کے لیے ہے؟

**جواب**: حج بدل کی اجازت اس کے لیے ہے، جو مالی استطاعت تو رکھتا ہے، مگر بیماری یا بڑھاپے یا کے باعث سفر کرنے سے قاصر ہے، تو وہ اپنی جگہ کسی ایسے شخص کو حج کے لیے بھیج سکتا ہے، جس نے خود اپنا فرض حج ادا کر لیا ہو۔ اس حج میں نیت اسی کی طرف سے کی جائے گی، جو حج کرا رہا ہے۔ اس کا اجر بھیجنے والے کو حاصل ہوگا، نیز حج بدل کرنے والا بھی اجر سے محروم نہ ہوگا۔

اسی طرح وہ عورت بھی حج بدل کرا سکتی ہے، جو مالی وجسمانی استطاعت تو رکھتی ہے، مگر اس کا کوئی مَحرم رشتہ دار موجود نہیں، کیونکہ عورت کے لیے بغیر محرم سفر کرنا جائز نہیں۔

یاد رہے کہ جسے مالی استطاعت حاصل ہو اور جسمانی طور پر بیت اللہ تک کا سفر نہ کر سکتا ہو، اس پر حج بدل فرض ہے، کیونکہ جو شخص مالی اور جسمانی ہر لحاظ سے بیت اللہ تک آنے کی استطاعت رکھتا ہو، وہ حج بدل نہیں کرا سکتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''خثعم قبیلہ کی ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا، جب کہ سیدنا فضل رضی اللہ عنہ (سواری پر) آپ ﷺ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر حج فرض کیا ہے، تو وہ میرے بوڑھے باپ پر بھی فرض ہو چکا ہے، لیکن وہ سواری پر صحیح طور پر نہیں بیٹھ سکتے، کیا اس کی طرف سے حج کیا جا سکتا ہے؟ فرمایا: جی ہاں!۔''

(صحيح البخاري: 1513، صحيح مسلم: 1334)

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''جہینہ قبیلے کے فلاں آدمی نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا: میرا بوڑھا باپ حج کیے بغیر فوت ہو گیا ہے، یا یوں کہا ہے کہ حج کی استطاعت نہیں رکھتا، (کیا اس کی طرف سے حج کیا جا سکتا ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی طرف سے آپ حج کریں۔''

(صحيح مسلم: 1325، مختصراً، مسند أحمد: 1/244-279، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو ''لبیک عن شبرمۃ'' (اللہ میں شبرمہ کی طرف سے حاضر ہوں) کہتے سنا، پوچھا: شبرمہ کون ہے؟ اس نے کہا: وہ میرا بھائی ہے یا میرا رشتہ دار ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا آپ نے کبھی حج کیا؟ کہا: نہیں! فرمایا: یہ حج اپنی طرف سے کریں، پھر شبرمہ کی طرف سے تلبیہ کہنا (یعنی حج کرنا)۔''

(سنن أبي داوٗد: 1811، سنن ابن ماجه: 2903، سنن الدّارقطني: 2/370، حسنٌ)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



❁ سیدنا ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور پوچھنے لگے:

''میرے والد ضعیف العمر ہیں وہ حج، عمرہ اور سفر کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ فرمایا: اپنے والد کی طرف سے حج بھی کر لیں اور عمرہ بھی۔''

(مسند الإمام أحمد: 10/4، سنن أبي داوٗد: 1810، سنن النّسائي: 2622، سنن التّرمذي: 930، سنن ابن ماجه: 2906، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کے سب راویوں کو امام دارقطنی رحمہ اللہ (سنن الدّارقطني: ۲/ ۱۸۳) نے ''ثقہ'' قرار دیا ہے، اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح''، امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۳۰۴۰)، امام ابن الجارود رحمہ اللہ (۵۰۰) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۹۹۱) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام حاکم رحمہ اللہ (۱/ ۴۸۱) نے امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

**سوال**: کیا مرد کی طرف سے عورت حج بدل کر سکتی ہے؟

**جواب**: کر سکتی ہے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''خثعم قبیلہ کی ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، جب کہ سیدنا فضل رضی اللہ عنہ (سواری پر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر حج فرض کیا ہے، تو وہ میرے بوڑھے باپ پر بھی فرض ہو چکا ہے، لیکن وہ سواری پر صحیح طور پر نہیں بیٹھ سکتے، کیا اس کی طرف سے حج کیا جا سکتا ہے؟ فرمایا: جی ہاں!۔''

(صحيح البخاري: 1513، صحيح مسلم: 1334)

**سوال**: اندھا صاحب استطاعت خود حج کرے یا حج بدل کرا دے؟

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



**جواب**: اگر اس اندھے کو چلانے والا کوئی ہے، تو اس کے ہمراہ حج کرے، ورنہ وہ حج بدل کرا سکتا ہے۔

**سوال**: ایک شخص پر حج فرض تھا، مگر اس نے ادا نہ کیا اور فوت ہو گیا، مرتے دم تک حج کی وصیت بھی نہیں کی، کیا اس کی طرف سے حج کیا جا سکتا ہے؟

**جواب**: استطاعت کے باوجود حج نہ کرنے پر یہ شخص سخت گناہ گار ہے، چونکہ اس نے وصیت نہیں کی، اس لیے اس کی طرف سے حج نہیں کیا جا سکتا۔

❀ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَنْ أَطَاقَ الْحَجَّ فَلَمْ يَحُجَّ، فَسَوَاءٌ عَلَيْهِ يَهُودِيًّا مَاتَ أَوْ نَصْرَانِيًّا .

”جو حج کرنے کی (مالی وجسمانی) طاقت رکھتا ہو، مگر حج نہ کرے، تو وہ یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر، اس کے لیے برابر ہے۔“

(حلية الأولياء لأبي نُعَيم: 252/9، الدّرّ المنثور للسّيوطي: 275/2، صحيحٌ)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۲/ ۸۵) اور حافظ سیوطی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ”صحیح“ کہا ہے۔

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (التلخیص الحبیر: ۲/ ۴۸۸) نے ”صحیح“ قرار دیا ہے۔

**سوال**: حج بدل مرنے کے بعد ہے یا زندگی میں بھی؟

**جواب**: حج بدل زندگی میں ہی ہے، مرنے کے بعد کسی کی طرف سے حج اس صورت میں ہے، جب مرنے والے نے حج کی نذر مانی ہو، مگر اپنی زندگی میں نذر پوری نہ کر سکا ہو۔

**سوال**: ایک شخص نے جوانی میں باوجود صاحب استطاعت ہونے کے، حج نہیں کیا، کیا بڑھاپے میں حج بدل کرا سکتا ہے؟

**جواب**: بڑھاپے میں حج بدل کرا سکتا ہے، البتہ جوانی میں سستی پر گناہ گار ہو گا۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



**سوال**: کیا قریب المرگ اپنی وراثت میں سے کسی کو حج کرا سکتا ہے؟

**جواب**: اگر حج کے اخراجات کل ورثہ کے ایک تہائی یا اس سے کم ہے، تو کسی کو حج کے لیے بھیجنے کی وصیت کر سکتا ہے، بشرطیکہ جسے حج پر بھیجا جا رہا ہے، وہ وارثوں میں سے نہ ہو، کیونکہ وارثوں کے حق میں وصیت جائز نہیں۔

**سوال**: ایک شخص حج کے ارادے سے گھر سے نکلا، مگر بیمار ہو گیا، تو واپس آ گیا، اب بستر مرگ پر ہے، وہ حج کے پیسوں کا کیا کرے؟

**جواب**: اسے چاہیے کہ ان پیسوں سے اپنی طرف سے کسی کو حج بدل کرا دے۔

**سوال**: نفلی حج بدل کرانا کیسا ہے؟

**جواب**: جائز ہے۔

**سوال**: ایک صاحب استطاعت شخص بیمار تھا، صحت یابی کی اُمید نہیں، حج بدل کرا دیا، بعد میں صحت یاب ہو گیا، تو مالی و جسمانی استطاعت حاصل ہے، کیا اب اس پر حج فرض ہے؟

**جواب**: جب اس نے حج بدل کرا دیا، تو اس کا فرض ادا ہو چکا، دوبارہ مالی و جسمانی استطاعت حاصل ہونے پر حج فرض نہ ہوگا، البتہ نفلی حج کر سکتا ہے۔

**سوال**: جو شخص حج بدل کر رہا ہے، کیا وہ حج بدل کرانے والے کے میقات سے احرام باندھے یا کہیں سے بھی باندھ سکتا ہے؟

**جواب**: وہ کسی بھی قریبی میقات سے احرام باندھ سکتا ہے، حج بدل کرانے والے کے میقات سے باندھنا ضروری نہیں، البتہ احرام کی نیت حج بدل کرانے والے کی طرف سے کرے گا، مثلاً ''لبیک عن فلان''

**سوال**: فوت شدہ کی طرف سے حج کرنا کیسا ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



(جواب): فوت شدہ کی طرف سے اسی صورت حج کیا جا سکتا ہے، جب اس نے نذر مانی ہو، مگر نذر پوری نہ کر سکا ہو، تو اس صورت میں میت کا ولی نذر پوری کرے گا۔ اسی طرح اگر میت نے اپنی طرف سے حج کرنے کی وصیت کی ہو، تو اس کی طرف سے حج کیا جا سکتا ہے، بغیر وصیت یا نذر کے میت کی طرف سے حج یا عمرہ کرنا درست نہیں۔

(سوال): کیا حج بدل اولاد کے علاوہ بھی کوئی کر سکتا ہے؟

(جواب): اولاد کے علاوہ کسی دوسرے کو بھی حج بدل کرایا جا سکتا ہے۔

(سوال): جسے حج بدل کے لیے بھیجا، وہ راستے میں مر گیا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): یہ حج ادا نہ ہوا۔ اس کی جگہ کسی اور کو حج کے لیے بھیجا جائے۔

(سوال): کیا حج بدل کے بعد حج کرانے والے کے مکان پر واپس آنا ضروری ہے؟

(جواب): حج کرانے والے کے مکان پر آنے کی ضرورت نہیں، وہ اپنے گھر چلا جائے۔

(سوال): کیا اپنے حج کا ثواب دوسرے کو دینا جائز ہے؟

(جواب): کچھ لوگ حج، عمرے یا طواف کا ثواب فوت شدگان کو ایصال کرتے ہیں، ایسا کرنا جائز نہیں۔ کتاب وسنت میں ایصال ثواب کا یہ طریقہ مروی نہیں۔

❀ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

لَا يَحُجَّ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ.

''کوئی کسی کی طرف سے حج نہ کرے۔''

(جزء أبي الجهم : 24، وسندہٗ صحيحٌ)

(سوال): حج کے موقع پر مسجد نبوی میں حاضری دینا کیسا ہے؟

(جواب): مسجد نبوی کی زیارت کے لیے جانا مستحب اور باعث اجر ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصٰى وَمَسْجِدِي هٰذَا» .

”(ثواب کی نیت سے) تین مساجد کے علاوہ سفر نہ کیا جائے (۱) مسجد حرام (۲) مسجد اقصیٰ (۳) میری مسجد (مسجد نبوی)۔“

(صحيح البخاري : 1189، صحيح مسلم : 1397)

مگر مسجد نبوی کے لیے جانا حج یا عمرہ کا حصہ نہیں، یہ اختیاری ہے۔ بعض یہ خیال کرتے ہیں کہ مسجد نبوی میں اتنی اتنی نمازیں ادا کرنا ضروری ہے، جبکہ یہ خیال بے دلیل ہے۔

**سوال**: کیا زیارت قبر نبوی جائز ہے؟

**جواب**: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر حاضری دینا جائز ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم درود وسلام کے لیے حاضر ہوتے تھے۔ البتہ بعض لوگ جو منتیں مانگنے اور عرضیاں ڈالنے کے لیے قبر نبوی پر حاضری دیتے ہیں، ایسا ہرگز جائز نہیں، یہ صحابہ اور اسلاف امت کی عملی مخالفت ہے۔

❁ عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

رَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقِفُ عَلٰى قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلٰى أَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ .

”میں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر کھڑے ہو کر درود پڑھتے اور سیدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو سلام کہتے تھے۔“

(المؤطّأ للإمام مالك : 166/1، السّنن الكبرٰى للبيهقي : 245/5، وسندهٗ صحيحٌ)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



یہ بعینہٖ وہی سلام ہے، جو قبرستان میں فوت شدگان کو کہا جاتا ہے۔

❀ سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سفر سے واپس آتے، تو قبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جا کر کہتے:

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَتَاهُ.

''اے اللہ کے رسول! آپ پر سلامتی ہو، اے ابو بکر! آپ پر سلامتی ہو اور ابا جان! آپ پر سلامتی ہو۔''

(فضل الصّلاة على النبيّ للقاضي إسماعيل بن إسحاق، ص 81-82، ح: 99؛ السّنن الكبرٰى للبيهقي: 245/5، وسندهٗ صحيحٌ)

**سوال**: اگر کوئی شخص حج وعمرہ کے لیے مکہ جائے، مگر مدینہ میں حاضری نہ دے، کیا اس کا حج مکمل ہے؟

**جواب**: اس کا حج مکمل ہے۔

**سوال**: حدیث: ''جس نے حج کیا اور میری (قبر کی) زیارت نہ کی، اس نے مجھ سے بے وفائی کی۔'' کی استنادی حیثیت کیا ہے؟

**جواب**: یہ اور اس معنی میں مروی تمام روایات ضعیف و ناقابل حجت ہیں۔ ان کے بارے میں اہل علم کی تحقیق ملاحظہ فرمائیں:

❀ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت کے حوالے سے بیان کی جانے والی تمام روایات ضعیف بلکہ من گھڑت ہیں۔''

(الرّدّ على البكري: 253)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



❀ علامہ ابن عبدالہادی رحمہ اللہ (۷۴۴ھ) کہتے ہیں:

''معترض (سبکی) نے اس بارے میں جتنی بھی روایات ذکر کی ہیں اور دعویٰ کیا ہے کہ یہ دس سے زائد حدیثیں ہیں، ان میں سے کوئی ایک بھی حدیث صحیح نہیں، بلکہ یہ ساری کی ساری ضعیف اور کمزور ہیں، بلکہ بعض کا ضعف تو اتنا شدید ہے کہ ان پر ائمہ دین وحفاظ نے من گھڑت ہونے کا حکم لگایا ہے۔اسی طرف شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اشارہ فرمایا ہے۔''

(الصّارم المُنكي في الردّ على السبكي :21)

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

''اس حدیث کی ساری سندیں ضعیف ہیں۔''

(التّلخيص الحبير : 267/2)

**فائدہ:**

❀ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) لکھتے ہیں:

''اس بارے میں روایات کمزور ہیں جو ایک دوسرے کو تقویت دیتی ہیں، کیونکہ ان کے راویوں میں سے کسی پر جھوٹ بولنے کا الزام نہیں ہے۔''

(تاريخ الإسلام :213/11)

❀ نیز حافظ سخاوی رحمہ اللہ (۹۰۲ھ) فرماتے ہیں:

''اسی طرح ذہبی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ اس کی سندیں تو ساری کی ساری ضعیف ہیں، لیکن وہ ایک دوسرے سے تقویت حاصل کرتی ہیں، کیونکہ ان کی سند میں کوئی متہم بالکذب راوی موجود نہیں۔''

(المَقاصد الحَسنة :647/1)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



یعنی حافظ ذہبی وسخاوی کے نزدیک بھی اس حدیث کی ساری سندیں ''ضعیف'' ہیں اوراس کی کوئی ایک بھی سند حسن یا صحیح نہیں۔البتہ وہ ان ساری ''ضعیف'' سندوں کے مل کر قابل حجت ہونے کا نظریہ رکھتے ہیں۔ان کی یہ بات ان کے تساہل پر مبنی ہے اور کئی اعتبار سے محل نظر ہے:

① کئی سندوں میں ''کذاب'' اور ''متہم بالکذب'' راوی موجود ہیں، خود حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے بھی اسی حدیث کی بعض سندوں کے راویوں کو ''کذاب'' اور ''متروک'' قرار دیا ہے۔

② کئی ''ضعیف'' سندوں کے باہم مل کر قابل حجت بننے کا نظریہ متقدمین ائمہ دین کے ہاں رائج نہیں تھا۔ یہ بعد کے ادوار میں متاخرین نے بنایا اور اپنایا ہے۔یہی وجہ ہے کہ اس تساہل پسندانہ قاعدے کے نفاذ میں متاخرین بھی اختلاف کا شکار ہیں۔اسی حدیث کا معاملہ دیکھ لیں کہ ''ضعیف+ضعیف=قابل حجت'' کے قاعدے کو تسلیم کرنے والے اہل علم ہی اس کے حکم میں مختلف ہیں،بعض اسے ''ضعیف'' بلکہ من گھڑت قرار دیتے ہیں تو بعض اسے قابل حجت بتارہے ہیں۔

**سوال**:کسی وبا کی وجہ سے اگر حکومت وقت حجاج کے لیے مدینہ کی زیارت پر پابندی لگا دے،تو کیا حکم ہے؟

**جواب**:اگر مدینہ میں وبا کا خطرہ ہو،تو انتظامیہ حجاج کے مدینہ کی زیارت پر پابندی لگاسکتی ہے۔اس صورت میں حج مکمل ہے،کیونکہ حج کا کوئی بھی رکن مدینہ سے متعلق نہیں ہے۔

**سوال**:جومحرم سفرحج میں فوت ہوجائے،اس کی کیا فضیلت ہے؟

**جواب**:جو شخص دوران حج فوت ہوجائے، وہ قیامت کے دن حالت احرام میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اٹھایا جائے گا اور تلبیہ پڑھ رہا ہوگا۔

❀ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ایک آدمی احرام کی حالت میں اپنے اونٹ سے گرا اور گردن ٹوٹنے کی وجہ سے مر گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے پانی میں بیری کے پتے ڈال کر غسل دیں اور اس کی اسی دو چادروں میں کفن دے دیں، لیکن اس کا سر نہ ڈھانپنا، کیوں کہ اللہ تعالی اسے قیامت کے دن اٹھائے گا، تو یہ تلبیہ پڑھ رہا ہوگا۔''

(صحيح البخاري : 1267، صحيح مسلم : 1206)

**سوال**: جس نے حج مکمل نہیں کیا، مگر فوت ہو گیا، کیا اسے حج کا اجر ملے گا؟

**جواب**: ان شاء اللہ ضرور ملے گا، بلکہ زائد فضائل بھی حاصل ہوں گے۔

**سوال**: حج کے لیے تیاری کی، مگر روانگی سے پہلے ہی فوت ہو گیا، کیا حکم ہے؟

**جواب**: اس کی جگہ کسی اور کو حج کے لیے بھیج دیا جائے۔

**سوال**: ایک شخص نے نفل حج کی تیاری کی، مگر بعد میں حج کا ارادہ ترک کر دیا، تو کیا حکم ہے؟

**جواب**: کوئی حرج نہیں، نفل حج کا ارادہ ترک کیا جا سکتا ہے۔

**سوال**: نفل حج کے لیے احرام باندھا، مگر کسی اہم ضرورت کی وجہ سے احرام کھول دیا، تو کیا حکم ہے؟

**جواب**: کچھ مضائقہ نہیں، اس پر حج کی قضا ضروری نہیں۔

**سوال**: نکاح کرنا واجب ہے یا سنت؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



(جواب): نکاح کا حکم مختلف ہے۔ بعض کے حق میں واجب، بعض کے حق میں مسنون اور بعض کے حق میں مکروہ ہے۔

جو اسباب نکاح رکھتا ہو اور بدکاری کا اندیشہ بھی ہو، اس پر نکاح کرنا واجب ہے۔

جو اسباب نکاح رکھتا ہے، نکاح کا اہل بھی ہے، اپنے نفس پر قابو بھی رکھ سکتا ہے اور اسے عصمت وعفت کے حوالہ سے کوئی خدشہ نہیں، ایسے شخص کے لیے نکاح کرنا مستحب ہے، اگر نہ کرے، تو گناہگار نہیں۔

یاد رہے کہ اسباب نکاح نہ ہونے کی صورت میں پہلے کے لیے روزے رکھنا واجب اور دوسرے کے لیے مستحب ہوگا۔

ایسا شخص جو اسباب نکاح کے باوجود بڑھاپے، بیماری یا نامردی کی وجہ سے نکاح کا اہل نہ ہو، تو اس کے لیے نکاح کرنا مکروہ ہے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَابًا لَا نَجِدُ شَيْئًا، فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ، مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ .

''جوانی کے دنوں میں ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے، ہمیں آپ ﷺ نے فرمایا: نوجوانو! جو اسباب نکاح کی طاقت رکھتا ہے، وہ شادی کر لے، اس سے نظر اور عزت محفوظ رہے گی اور جس کے پاس وسائل نہ ہوں، وہ (نفلی) روزے رکھے، اس سے شہوت ختم ہو جائے گی۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



(صحيح البخاري : 5066، صحيح مسلم : 1400)

❀ اس کے معارض ایک روایت ہے:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ چند صحابہ ازواج مطہرات کے پاس آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال معلوم کیے، تو انہوں نے اپنے تئیں یہ خیال کیا کہ ہماری عبادت تو قلیل ہے، ان میں سے ایک کہنے لگا: میں ساری رات قیام کروں گا، دوسرا کہنے لگا: میں ہمیشہ روزہ رکھوں گا، تیسرے نے کہا: میں شادی نہیں کروں گا، ان کی یہ باتیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچیں، تو فرمایا:

مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي .

”جس نے میری سنت سے بے رغبتی کی، اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔“

(صحيح البخاري : 5063، صحيح مسلم :1401)

ان میں جمع وتوفیق کی صورت یوں ہے کہ جو اسباب نکاح رکھتا ہو، اسے چاہیے کہ نکاح کرلے۔ یہ حکم استحبابی ہے، کیوں کہ نکاح مسنون عمل ہے۔ لیکن جو اسباب کے ہوتے ہوئے اس سنت سے اعراض کرے اور تبتل اختیار کرلے، وہ اس وعید کا حق دار ٹھہرے گا۔

**سوال**: نان ونفقہ کی طاقت ہو، تو کیا شادی کرنا افضل ہے؟

**جواب**: اسباب نکاح موجود ہوں، تو شادی کرنا باعث فضیلت و برکت ہے۔ اس شخص کو بے شمار فوائد حاصل ہونے والے ہیں، یہ سنت کا اجر پانے والا ہے۔

**سوال**: لڑکی کی شادی میں بلا عذر شرعی تاخیر کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: رشتہ میسر ہو، تو لڑکی کی شادی میں تاخیر کرنا مناسب نہیں۔

**سوال**: دوسری شادی کو معاشرتی عیب سمجھنا کیسا ہے؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



**جواب**: دوسری شادی جائز ہے، بشرطیکہ شوہر عدل کرنے والا ہو۔ دوسری شادی کی اجازت قرآن کریم میں موجود ہے۔ یہ انبیائے کرام کی سنت ہے۔ صحابہ کرام کا عمل ہے، بلکہ مسلمانوں میں عام رائج متوارث عمل ہے۔ کسی معاشرے کا دوسری شادی کو ناجائز یا عیب خیال کرنا برا عمل ہے۔ اسی طرح کسی ریاست کو حق حاصل نہیں کہ وہ دوسری شادی پر مطلقاً پابندی عائد کرے، جبکہ کتاب وسنت میں اس کا جواز موجود ہے۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنٰى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ﴾

(النِّساء : 3)

”جتنی عورتوں سے چاہو نکاح کرو، دو دو سے، تین تین سے، چار چار سے۔“

❀ حافظ بغوی رحمہ اللہ (۵۴۱ھ) فرماتے ہیں:

اِتَّفَقَتِ الْأُمَّةُ عَلٰى أَنَّ الْحُرَّ يَجُوزُ لَهٗ أَنْ يَّنْكِحَ أَرْبَعَ حَرَائِرَ .

”امت کا اجماع ہے کہ آزاد مسلمان کے لیے بیک وقت چار آزاد عورتوں سے نکاح کرنا جائز ہے۔“ (شرح السّنة : 61/9)

❀ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

مُجْمَعٌ عَلَيْهِ بَيْنَ الْعُلَمَاءِ .

”اس پر اہل علم کا اجماع ہے (کہ مسلمان زیادہ سے زیادہ چار بیویاں رکھ سکتا ہے)۔“

(تفسیر ابن کثیر : 209/2)

**سوال**: بچوں والی بیوہ کا نکاح کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: جائز ہے۔ قرآن نے اس کے جواز کی طرف اشارہ کیا ہے۔ (النساء: ۲۳)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



**سوال:** بالغ لڑکی کا نکاح کرانا کس کی ذمہ داری ہے؟

**جواب:** لڑکی کے ولی کی ذمہ داری ہے کہ اس کا نکاح کر دے۔ ولی کی رضا مندی کے بغیر نکاح نہیں۔

**سوال:** کیا بالغ لڑکا اپنا نکاح خود کرسکتا ہے؟

**جواب:** بالغ لڑکا اپنے معاملات میں خود مختار ہے، لہٰذا وہ اپنا نکاح خود کرسکتا ہے۔

**سوال:** کیا ولی نابالغ لڑکے کا نکاح کرسکتا ہے؟

**جواب:** کرسکتا ہے، مگر بلوغت کے بعد اسے نکاح باقی رکھنے یا ختم کرنے کا اختیار حاصل ہوگا۔

**سوال:** کیا بلوغت کے بعد بچے یا بچی شادی نہ کرنے کا گناہ والد پر ہے؟

**جواب:** بچوں کی بروقت شادی کرنی چاہیے۔ بلاوجہ تاخیر درست نہیں۔ اس کا وبال والد یا سرپرست پر ہے۔

**تنبیہ:** سیدنا ابوسعید خدری اور سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنْ بَلَغَ وَلَمْ يُزَوِّجْهُ فَأَصَابَ إِثْمًا، فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلٰى أَبِيهِ .

''بچی یا بچہ عمر بلوغ کو پہنچ جائے اور اس کا والد اس کی شادی نہ کرے اور اس سے کوئی گناہ ہو جائے، تو اس کا وبال اس کے باپ پر ہوگا۔''

(شعب الإيمان للبيهقي : 8299)

سند ضعیف ہے۔ سعید بن ایاس جریری مختلط ہیں، شداد بن سعید کا ان سے قبل از اختلاط روایت کرنا ثابت نہیں۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



# فتاویٰ امن پوری (قسط ٦٦)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

**سوال**: لڑکی بٹھائے رکھنا اور شادی نہ کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: معقول رشتہ میسر آنے کے باوجود لڑکی بٹھائے رکھنا شرعاً وعقلاً درست نہیں۔ یہ کئی دنیاوی واُخروی خرابیوں کا باعث بن سکتا ہے۔ اس لیے سرپرست کو چاہیے کہ رشتہ ملنے کے بعد جلد از جلد بیٹی کی شادی کر دے، یہ سرپرست اور بیٹی کے لیے باعث شرف ہے۔

**سوال**: ایک سے زائد بیویاں کرنا کب جائز ہے؟

**جواب**: اگر شوہر بیویوں میں عدل قائم رکھ سکتا ہے اور ان کے بنیادی اخراجات اٹھا سکتا ہے، تو اس کے لیے ایک سے زائد شادیاں کرنا شرعاً جائز ہے۔

❀ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامٰى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاءِ مَثْنٰى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ذَالِكَ أَدْنٰى أَلَّا تَعُولُوا﴾ (النساء : ٣)

''اگر اندیشہ ہو کہ آپ یتیم اور نابالغ بچیوں میں عدل نہیں کر پاؤ گے، تو کہیں اور پسند کی شادی کر لو۔ دو دو، تین تین، چار چار، ایک سے زائد بیویوں میں عدل نہ کر سکو، تو ایک شادی کر لو یا لونڈی رکھ لو۔ بے اعتدالی سے بچنے کا یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

بہترین ذریعہ ہے۔''

**سوال**: شاہِ اسلام زیادہ سے زیادہ کتنی بیویاں رکھ سکتا ہے؟

**جواب**: ہر اُمتی کے لیے یہ حکم ہے کہ وہ بیک وقت چار سے زائد بیویاں نہیں رکھ سکتا۔

**سوال**: نبی کریم ﷺ کی بیویاں کتنی تھیں؟

**جواب**: نبی کریم ﷺ کی گیارہ بیویاں تھیں۔(صحیح بخاری:٢٦٨) قرآن مجید نے ان کی حرمت بیان کی، انہیں مومنوں کی مائیں قرار دیا۔ جب نبی کریم ﷺ فوت ہوئے، اس وقت آپ ﷺ کی نو بیویاں زندہ تھیں۔(صحیح بخاری:٢٨٤، صحیح مسلم:٣٠٩) وہ عائشہ، حفصہ، سودہ، ام حبیبہ، ام سلمہ، میمونہ، زینب بنت جحش، جویریہ اور صفیہ رضی اللہ عنہن ہیں۔ دو وفات پا چکی تھیں: سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا پہلے ہی وفات پا چکی تھیں، اسی طرح زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں بھی کہا جاتا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی حیات مبارکہ میں ہی مدینہ میں وفات پا گئیں تھیں، آپ ﷺ کے نکاح میں کم عرصہ رہیں، واللہ اعلم!

ازواج مطہرات کا احترام واکرام نہ صرف ضروری ہے، بلکہ جزو ایمان ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ﴾(الأحزاب:٦)

''نبی (ﷺ) کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں۔''

❀ اس آیت کی تفسیر میں علامہ قرطبی رحمہ اللہ (٦٧١ھ) فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی ازواج کو یہ شرف بخشا ہے کہ انہیں مومنوں کی مائیں قرار دیا ہے، یعنی ان کی تعظیم کرنا، ان سے حسن سلوک کرنا، ان کی عزت وتوقیر کرنا، دوسرے مردوں کے ساتھ نکاح کی حرمت اور اپنی اصلی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



ماؤں کے برخلاف ان (ماؤں) سے پردہ کرنا واجب قرار دیا ہے۔"

(تفسير القُرطبي : 123/14)

یاد رہے کہ بیک وقت چار سے زائد بیویاں رکھنا نبی کریم ﷺ کا خاصہ ہے، کسی امتی کے لیے جائز نہیں کہ وہ ایک وقت میں چار سے زائد بیویاں رکھے۔

**سوال**: ایک شخص اپنی عمر میں کتنے نکاح کر سکتا ہے؟

**جواب**: بیک وقت چار بیویاں رکھ سکتا ہے، البتہ یکے بعد دیگرے جتنے نکاح چاہے، کر سکتا ہے۔

**سوال**: کیا دوسری شادی کے لیے پہلی بیوی سے اجازت ضروری ہے؟

**جواب**: شریعت کی رو سے دوسری شادی کے لیے پہلی بیوی سے اجازت لینا ضروری نہیں، یہ مرد کا حق ہے، وہ اسے بغیر اجازت استعمال کر سکتا ہے۔

**سوال**: نابالغ بچی کا نکاح کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: نابالغ بچی کا نکاح جائز ہے۔

❁ امام ابن منذر رحمہ اللہ (319ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَ كُلُّ مَنْ نَّحْفَظُ عَنْهُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ، أَنَّ نِكَاحَ الْأَبِ ابْنَتَهُ الْبِكْرَ الصَّغِيرَةَ جَائِزٌ .

"تمام معتبر اہل علم کا اجماع ہے کہ باپ اپنی نابالغ بچی کا نکاح کر سکتا ہے۔"

(المُغني لابن قدامة : 379/7)

❁ شارحِ بخاری مہلب بن احمد بن ابوصفرہ اندلسی (435ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعُوا أَنَّهُ يَجُوزُ لِلْأَبِ تَزْوِيجُ ابْنَتِهِ الصَّغِيرَةِ الْبِكْرِ وَلَوْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



كَانَتْ لَا يُوطَأُ مِثْلُهَا .

''علما کا اجماع ہے کہ باپ کے لیے اپنی نابالغ بچی کا نکاح کرنا جائز ہے، گو وہ جماع کے قابل نہ ہو۔''(فتح الباري لابن حجر : 190/9)

❁ علامہ ابن بطال رحمہ اللہ (449ھ) فرماتے ہیں:

''نابالغ بچی کا بالغ مرد سے نکاح بالا جماع جائز ہے، گو وہ ابھی پنگھوڑے میں ہی ہو، لیکن خلوت اس وقت اختیار کرے گا، جب جماع کے قابل ہو جائے۔''

(فتح الباري لابن حجر : 124/9)

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ (676ھ) لکھتے ہیں:

أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ عَلٰى جَوَازِ تَزْوِيجِهِ ابْنَتَهُ الْبِكْرَ الصَّغِيرَةَ لِهٰذَا الْحَدِيثِ .

''اس حدیث کی رو سے مسلمانوں کا اجماع ہے کہ باپ کا نابالغ بچی کی شادی کرنا جائز ہے۔''(شرح النّووي : 206/9)

اجماعِ امت کے خلاف کوئی دلیل مسموع نہیں ہوتی، اہل حق کا اجماع و اتفاق حق ہے۔ اور حق، حق کا معارض و مخالف نہیں ہوسکتا۔

اگر کوئی کہے کہ نکاح کا مقصود طبعی طور پر یہ ہے کہ بیوی سے شہوت پوری کی جائے اور اولاد پیدا کی جائے۔ نابالغ بچی کے ساتھ نکاح میں یہ دونوں چیزیں مفقود ہیں، تو نکاح کا کیا فائدہ؟ ہم کہتے ہیں نابالغ بچی سے نکاح کو شریعت نے جائز قرار دیا ہے، ایک وقت کے بعد اس نکاح کے طبعی فوائد حاصل ہو جائیں گے، ضروری نہیں کہ نکاح کے فوائد فوراً حاصل ہوں، بہرصورت نکاح کارِ خیر ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



عقل ونقل اس کی تائید کرتی ہے کہ مجامعت ومقاربت اس وقت کی جائے گی، جب وہ اس کی اہل ہو جائے۔شریعت نے تو قبل از بلوغ نکاح کا جواز فراہم کیا ہے،بعض لوگ قبل از بلوغ تو کجا، بعد از بلوغت بھی نکاح سے روکتے ہیں اور طرح طرح کی پابندیاں عائد کرتے ہیں،جن کی عقل ونقل سے تائید نہیں ہوتی۔

مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنے بچوں کی جلدی شادی کر کے اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہوں، تاخیر سے شادی کرنا کئی پریشانیوں کا پیش خیمہ ہے اور انسانی صحت کے لیے انتہائی ناموزوں بھی ہے۔

**سوال**: ''دو دو، تین تین، چار چار عورتوں سے نکاح کر سکتے ہو۔'' سے کیا مراد ہے؟

**جواب**: فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنٰى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ﴾

(النِّساء : 3)

''جتنی عورتوں سے چاہو نکاح کرو، دو دو سے، تین تین سے، چار چار سے۔''

❁ علامہ ابن بطال رحمہ اللہ (۴۴۹ھ) فرماتے ہیں:

''علامہ ابن قصار رحمہ اللہ کہتے ہیں: کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ عقد میں بیک وقت چار سے زائد بیویاں رکھے۔ ہمارے مطابق اس پر اجماع ہے۔ بعض لوگ، جن کے اختلاف کی کوئی حیثیت نہیں، کہتے ہیں: بیک وقت نو بیویاں رکھی جا سکتی ہیں، ان کا استدلال یہ ہے کہ آیت کریمہ: ﴿مَثْنٰى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ﴾ کے مطابق اس عدد کو جمع کرنا جائز ہے، دلیل یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی، تو آپ کی نو بیویاں تھیں۔ ہمارے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُسوہ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



حسنہ ہیں۔ جماعت حقہ کی دلیل یہ ہے کہ مفسرین کا اتفاق ہے کہ آیت: ﴿مَثْنٰى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ﴾ میں تینوں عددوں میں تخییر مراد ہے، نہ کہ ان کو جمع کرنا ......اگر اس سے نو کا عدد مراد ہوتا، تو ایک مختصر لفظ (نو) سے عدول اختیار نہ کیا جاتا۔ اللہ تعالیٰ فرما دیتا: ''نو عورتوں سے نکاح کرلو۔'' جبکہ عرب نو کا عدد چھوڑ کر ''دو، تین اور چار'' کا لفظ استعمال نہیں کرتے۔ لہٰذا فرمان باری تعالیٰ: ﴿مَثْنٰى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ﴾ کا پوشیدہ معنی یہ ہے کہ دو دو، تین تین، چار چار۔ اس سے تخییر مراد ہے۔ جیسا کہ اس فرمان باری تعالیٰ میں (تخییر مراد) ہے: ﴿أُولِي أَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ﴾ ''دو دو، تین تین اور چار چار پروں والے (فرشتے)۔'' رہا ان کا یہ قول کہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے وقت نو بیویاں تھیں اور ہمیں آپ ﷺ کے نقشہ قدم پر چلنا چاہیے، تو ہم کہتے ہیں کہ چار سے زائد بیویاں رکھنا نبی کریم ﷺ کا خاصہ تھا۔''

(شرح صحيح البخاري: 190/7)

۞ علامہ قرطبی رحمہ اللہ (۶۷۱ھ) فرماتے ہیں:

''جان لیجئے کہ دو، تین اور چار کے عدد سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ نو بیویاں رکھنا جائز ہے، جیسا کہ بعض حضرات نے کہا ہے، یہ لوگ کتاب وسنت کے فہم سے دور ہیں اور اسلاف امت کے منہج سے منحرف ہو چکے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ''واؤ'' جمع کے لیے ہے، ساتھ یہ دلیل دیتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے بیک وقت نو بیویوں کو اپنے عقد میں جمع فرمایا ہے۔ جہالت پر مبنی یہ مؤقف روافض اور بعض اہل ظاہر کا ہے، انہوں نے ''مثنیٰ'' کے لفظ کو ''اثنین'' بنا دیا ہے، اسی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



طرح ''ثلاث'' اور'' رباع'' کو بھی۔ بعض اہل ظاہر نے تو اس سے بھی قبیح حرکت کی ہے، انہوں نے اٹھارہ بیویوں کا جواز پیش کر دیا ہے، استدلال یہ ہے کہ ان الفاظ کا معنی تکرار کا ہے اور ''واؤ'' جمع کے لیے ہے، انہوں نے ''مثنیٰ'' کا معنی ''دودو'' کیا، اسی طرح ''ثلاث'' اور'' رباع'' کا معنی بھی۔ یہ سب لغت اور سنت سے جہالت کا نتیجہ ہے اور اجماع امت کی مخالفت ہے۔ کیونکہ کسی بھی صحابی اور تابعی سے منقول نہیں کہ اس نے بیک وقت عقد میں چار سے زائد بیویاں رکھی ہوں۔ ...... رہا نبی کریم ﷺ کے لیے (نو بیویوں کا) جواز، تو وہ نبی کریم ﷺ کا خاصہ ہے، جیسا کہ سورت احزاب میں اس پر بیان ہو گا۔ اب رہا ان کا کہنا کہ یہاں ''واؤ'' جمع کے لیے ہے، تو اگر چہ یہ بھی مستعمل ہے، مگر اللہ تعالیٰ نے عرب کو فصیح ترین لغت کے ساتھ خطاب کیا ہے، عرب ''تسعہ'' کا لفظ ترک کر کے ''اثنین، ثلاثہ واربعہ'' (دو، تین اور چار) نہیں کہتے۔ اسی طرح اہل عرب اس شخص سے قباحت کا اظہار کرتے ہیں، جو اٹھارا کا لفظ بولنے کی بجائے کہتا ہے: فلاں کو چار، چھ اور آٹھ (درہم) دیجئے۔

دراصل یہاں ''واؤ'' بدل کے لیے ہے۔ یعنی دو کی بجائے تین سے نکاح کرلو، تین کی بجائے چار سے نکاح کرلو۔ اسی لیے ''واؤ'' کے ساتھ عطف ڈالا، نہ کہ ''اَوْ'' کے ساتھ۔''

(تفسير القُرطبي : 17/5)

❀ حافظ بغوی رحمہ اللہ (۵۴۱ھ) فرماتے ہیں:

اِتَّفَقَتِ الْأُمَّةُ عَلٰى أَنَّ الْحُرَّ يَجُوزُ لَهُ أَنْ يَّنْكِحَ أَرْبَعَ حَرَائِرَ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



”امت کا اجماع ہے کہ آزاد مسلمان کے لیے بیک وقت چار آزاد عورتوں سے نکاح کرنا جائز ہے۔“

(شرح السّنة : 61/9)

۞ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

مُجْمَعٌ عَلَيْهِ بَيْنَ الْعُلَمَاءِ .

اس پر اہل علم کا اجماع ہے (کہ مسلمان زیادہ سے زیادہ چار بیویاں رکھ سکتا ہے)۔“

(تفسیر ابن کثیر : 209/2)

اسلام نے چار سے زائد بیویاں رکھنے کی بالکل اجازت نہیں دی، اس لیے جو کافر مسلمان ہو جائے اور اس کی چار سے زائد بیویاں ہوں، تو ان میں سے جو چار اسے زیادہ پسند ہوں، انہیں رکھ لے، باقی بیویوں کو چھوڑ دے۔

امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے۔

۞ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”سیدنا غیلان بن سلمہ ثقفی رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے، ان کے نکاح میں دس بیویاں تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم فرمایا کہ ان میں سے چار رکھ لیں۔“

(سنن الدّارقطني : 271/3، المعجم الأوسط للطبراني : 1680، السّنن الكبرىٰ للبيهقي : 183/7، أخبار أصفهان لأبي نُعَيم الأصبهاني :295/1، وسندهٗ صحيحٌ)

۞ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رِجَالُ إِسْنَادِهٖ ثِقَاتٌ .

”اس کی سند کے سارے راوی ثقہ ہیں۔“(التلخيص الحبير : 169/3)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



**سوال**: کیا نکاح میں ایجاب وقبول ضروری ہے؟

**جواب**: نکاح میں بنیادی شرط ایجاب وقبول ہے، اس کے بغیر نکاح منعقد نہیں ہوتا۔

**سوال**: نکاح میں دولہا سے چھے کلمہ سننا کیسا ہے؟

**جواب**: حرج نہیں، البتہ یہ نکاح کا حصہ نہیں۔

**سوال**: نکاح میں کتنے گواہ ہونے چاہیے؟

**جواب**: کم از کم دو گواہ۔

**سوال**: اگر عورت خود مرد سے کہے کہ میں خود کو آپ کے نکاح میں دیتی ہوں اور مرد کہے کہ قبول ہے، تو کیا نکاح منعقد ہو جاتا ہے؟

**جواب**: اگر عورت ولی کی رضا مندی اور گواہوں کی موجودگی میں کہہ رہی ہے، تو نکاح منعقد ہو جائے گا۔

**سوال**: مہر مقرر کیے بغیر نکاح ہو جاتا ہے یا نہیں؟

**جواب**: مہر مقرر کیے بغیر نکاح ہو جاتا ہے۔ البتہ مہر کے بغیر نکاح نہیں ہوتا، مطلب کوئی کہے کہ ہم نے بغیر مہر کے نکاح کرنا ہے، تو یہ نکاح منعقد نہیں ہوتا، البتہ اگر کہا جائے کہ ہم مہر دیں گے، کتنا دیں گے؟ یہ طے نہیں ہوا، تو نکاح منعقد ہو جاتا ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً﴾(النّساء : ٤)

”عورتوں کو ان کے مہر بخوشی ادا کرو۔“

❀ علامہ قرطبی رحمہ اللہ (٦٧١ھ) لکھتے ہیں:

هٰذِهِ الْآيَةُ تَدُلُّ عَلٰى وُجُوبِ الصَّدَاقِ لِلْمَرْأَةِ، وَهُوَ مُجْمَعٌ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



عَلَيْهِ وَلَا خِلَافَ فِيهِ .

''یہ آیت دلیل ہے کہ عورت کو مہر دینا واجب ہے۔ یہ اجماعی واتفاقی مسئلہ ہے، اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں۔''

(تفسير القرطبي : 24/5)

**سوال**: دو گواہ موجود ہیں، حق مہر بھی ہے، ایجاب وقبول بھی ہوا، مگر ولی کی اجازت نہیں، کیا نکاح منعقد ہو جائے گا؟

**جواب**: لڑکی کے ولی کی اجازت یا رضا مندی کے بغیر نکاح منعقد نہیں ہوتا۔ یہ نکاح کی شرائط میں سے ہے۔

❀ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ أَنْ يَّنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ﴾(البقرة : ٢٣٢)

''اور جب تم عورتوں کو طلاق دے دو، پھر وہ اپنی مقررہ عدت کو پہنچ جائیں تو ان کو اپنے خاوندوں سے نکاح کرنے سے نہ روکو۔''

یہ آیت دلیل ہے کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح درست نہیں، اس آیت میں اولیاء کو خطاب ہے، اس سے عورت کے نکاح میں ان کا اختیار اور حق ثابت ہوتا ہے۔

❀ امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ (٣١٠ھ) اس آیت کے تحت فرماتے ہیں:

''اس آیتِ کریمہ میں واضح دلالت ہے کہ ان لوگوں کی بات صحیح ہے جو کہتے ہیں کہ عصبہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوتا، کیونکہ اگر عورت نکاح کرنا چاہے تو اس کو روکنے سے اللہ تعالیٰ نے ولی کو منع فرما دیا ہے، اگر عورت بغیر ولی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



کے خود اپنا نکاح کر سکتی ہوتی یا جسے چاہے اپنا ولی بنا سکتی ہوتی تو اس کے ولی کو نکاح کے سلسلے میں اسے روکنے کی ممانعت کا کوئی معنیٰ مفہوم نہیں، کیونکہ اس صورت میں ولی کے پاس عورت کو روکنے کا کوئی راستہ ہی نہیں، اس لیے کہ وہ جب چاہتی خود اپنا نکاح کر لیتی یا جسے وہ خود اپنا ولی بناتی وہ اس کا نکاح کر دیتا (اصلی ولی کو منع کرنے کا کوئی مطلب ہی نہ ہوتا)۔'' (تفسير الطّبري : ٢/٤٨٨)

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) لکھتے ہیں:

''اس آیت میں دلیل ہے کہ عورت خود اپنا نکاح نہیں کر سکتی، بلکہ نکاح کے لیے ولی کا ہونا ضروری ہے، یہی بات امام ترمذی اور امام ابن جریر رحمہما اللہ نے اس آیت کی تفسیر میں کہی ہے۔''

(تفسیر ابن کثیر :564/1)

اس آیت کریمہ کی وضاحت اس حدیث سے ہوتی ہے۔

❁ سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''میری طرف میری ایک بہن سے نکاح کے لیے پیغام آئے، میرا ایک چچازاد بھی آیا، میں نے اس سے اپنی بہن کا نکاح کر دیا، پھر اس نے اسے رجعی طلاق دے دی، پھر اس کو چھوڑ دیا حتی کہ اس کی عدت پوری ہوگئی، جب میری طرف (دوسرے لوگوں کی طرف سے) نکاح کے پیغام آنے لگے، تو وہ بھی نکاح کا پیغام لے کر آ گیا، میں نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! میں کبھی اپنی بہن کا نکاح تجھ سے نہیں کرے گا۔ میرے بارے میں ہی یہ آیت نازل ہوئی:

﴿وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ أَنْ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



يَّنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ......﴾ پھر میں نے اپنی قسم کا کفارہ ادا کیا اور اسی سے اپنی بہن کا نکاح کر دیا۔''

(صحيح البخاري: 5130، سنن أبي داوٗد: 2087، واللّفظ لهٗ)

امام ترمذی رحمہ اللہ (۲۷۹ھ) فرماتے ہیں:

''اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ بغیر ولی کے نکاح جائز نہیں، کیونکہ سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی بہن ثیبہ (طلاق یافتہ) تھی، اگر معاملہ نکاح اسی کے ہاتھ میں ہوتا، تو وہ خود اپنا نکاح کر لیتی اور اپنے ولی معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی محتاج نہ ہوتی، اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ولیوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ أَنْ يَّنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ﴾ (ان کو اپنے سابقہ خاوندوں سے نکاح کرنے سے نہ روکو)، لہٰذا اس آیت سے معلوم ہوا کہ معاملہ نکاح ولیوں کے ہاتھ میں ہے، ہاں عورتوں کی رضامندی بھی ضروری ہے۔''

(سنن التّرمذي، تحت الحديث: 2981)

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۳۱۱ھ) فرماتے ہیں:

''اس حدیث میں واضح دلیل موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عقد نکاح کا اختیار اولیا کو سونپا ہے، نہ کہ خود عورتوں کو، نیز دلیل ہے کہ نکاح کا کچھ بھی اختیار خواتین، خواہ وہ شوہر دیدہ ہی ہوں، کو حاصل نہیں ہے۔''

(المستدرك للحاكم، تحت الحديث: 2719)

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَانْكِحُوْهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ أُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ﴾

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



(النّساء : ٢٥)

’’تم ان کے گھر والوں کی اجازت کے ساتھ ان سے نکاح کرو اور انہیں معروف طریقے سے حق مہر ادا کرو۔‘‘

❀ امام ابنِ جریر طبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

﴿بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ﴾ بِإِذْنِ أَرْبَابِهِنَّ وَأَمْرِهِمْ إِيَّاكُمْ بِالنِّكَاحِ وَرِضَاهُمْ.

’’ان عورتوں کے سرپرستوں کی اجازت، نکاح کے بارے میں ان کے حکم اور رضا مندی سے (نکاح کرو)۔‘‘(تفسير الطّبري : ١٩/٤)

❀ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوا﴾(البقرة : ٢٢١)

’’تم (اپنی عورتوں کا) مشرکین سے نکاح نہ کرو، تا آنکہ وہ ایمان لے آئیں۔‘‘

امام بخاری رحمہ اللہ نے اس آیتِ کریمہ سے استدلال کیا ہے کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح صحیح نہیں۔

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (٨٥٢ھ) لکھتے ہیں:

’’اس آیت اور بعد والی آیت سے استدلال کچھ یوں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نکاح کے بارے میں مردوں کو مخاطب کیا ہے، عورتوں کو نہیں، گویا یوں فرمایا ہے کہ اے ولیو! تم اپنی زیرِ ولایت عورتوں کا مشرکین سے نکاح نہ کرو۔‘‘

(فتح الباري : 184/9)

❀ فرمان الٰہی ہے:

﴿وَأَنكِحُوْا الْأَيَامٰى مِنْكُمْ﴾(النّور : ٣٢)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



”اپنے بے نکاح مردوں وعورتوں کا نکاح کرو۔“

اس آیت سے بھی امام بخاری رحمہ اللہ نے ثابت کیا ہے کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا جاہلیت میں نکاح کی صورتیں بیان کرتی ہوئی فرماتی ہیں:

”دورِ جاہلیت میں نکاح کے چار طریقے تھے، ان میں سے ایک تو وہی ہے جو آج لوگ اختیار کرتے ہیں، یعنی ایک آدمی دوسرے آدمی کی طرف اس کی زیرِ ولایت عورت یا بیٹی کے بارے میں پیغامِ نکاح بھیجتا، پھر اس عورت کو حق مہر دے کر اس سے نکاح کر لیتا۔۔۔۔ جب محمد ﷺ حق دے کر مبعوث فرمائے گئے تو آپ نے جاہلیت کے سارے نکاح ختم کر دیئے سوائے اس نکاح کے جو لوگ آج کرتے ہیں۔“

(صحيح البخاري : 5127)

امامِ بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث میں موجود إِلَّا نِكَاحَ النَّاسِ الْيَوْمَ کے الفاظ سے ثابت کیا ہے کہ ولی کی اجازت نکاح میں ضروری ہے، کیونکہ جس نکاح کو نبی کریم ﷺ نے برقرار رکھا ہے، اس کا انداز سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہی بیان کیا ہے کہ ولی خود عورت کا نکاح کرے۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ یہ فرمانِ باری تعالیٰ:

﴿وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِي يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِي لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ أَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ﴾ (النّساء : ١٢٧)

”وہ (بھی فتویٰ دیتا ہے تم کو) ان کی بابت جو پڑھا جاتا ہے تم پر کتاب میں یتیم لڑکیوں کے بارے میں جنہیں تم ان کے مقرر کردہ حق مہر ادا نہیں کرتے اور تم

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



ان سے نکاح کرنے کی رغبت نہیں رکھتے۔''

ایسی یتیم لڑکی کے بارے میں نازل ہوا جو کسی ایسے آدمی کے پاس ہو، جس کے مال میں وہ شریک ہو، وہ آدمی اس لڑکی سے نکاح کا زیادہ مستحق ہے، لیکن وہ اس سے نکاح کرنے میں دلچسپی نہیں رکھتا اور اسے دوسروں سے نکاح کرنے سے بھی روکتا ہے، اس ڈر سے کہ کہیں کوئی اس کے مال میں شریک نہ ہو جائے۔''

(صحيح البخاري : 5128)

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی بیٹی سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے خاوند سیدنا ابنِ حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ جو کہ بدری صحابی تھے، مدینہ میں فوت ہو گئے، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان کو پیشکش کی، میں نے کہا: اگر آپ چاہیں، تو میں حفصہ کا نکاح آپ سے کر دوں، انہوں نے فرمایا: میں غور و فکر کروں گا، (پھر بتاؤں گا)، میں کچھ راتیں ٹھہر گیا، پھر عثمان رضی اللہ عنہ مجھے ملے اور فرمایا: میری سمجھ میں یہ بات آئی ہے کہ میں اس وقت شادی نہ کروں۔ عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ملا اور کہا: اگر آپ چاہیں، تو میں حفصہ کا نکاح آپ سے کر دوں (آخر ان کا نکاح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا)۔''

(صحيح البخاري : 5129)

ان دونوں حدیثوں سے امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ مسئلہ اخذ کیا ہے کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح جائز نہیں ہے، کیونکہ پہلی حدیث میں نکاح سے روکنے کی نسبت ولی کی طرف کی گئی ہے اور اس بات کو ناجائز قرار دیا گیا ہے، اگر اسلام میں ولی کے پاس عورت کو نکاح

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



سے روکنے کی اتھارٹی ہے ہی نہیں، تو اس آیت کے نزول کا کوئی مقصد نہ ہوا، حالانکہ ایسا قطعاً نہیں۔

دوسری حدیث میں بھی واضح ہے کہ باوجود بیوہ ہونے کے سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما کے نکاح کا انتظام ان کے ولی یعنی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس رہا، نیز إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ . (اگر آپ چاہیں تو میں آپ سے حفصہ کا نکاح کر دوں) کے الفاظ عورت کے نکاح میں ولی کی اجازت کے ضروری ہونے پر صریح ہیں، کیونکہ اگر ولی کو کوئی اختیار نہ ہو، تو اس کی طرف نکاح کی نسبت کرنا لغت و عقل دونوں کے خلاف ہے۔

❁ سیدنا ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ . ''ولی کے بغیر کوئی نکاح نہیں۔''

(المستدرك للحاكم : 173/2، ح : 2717، وسندهٗ حسنٌ والحديث صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ابن الجارود (۷۰۲)، امام ابن حبان (۴۰۸۳)، امام علی بن المدینی (المستدرک للحاکم : ۲/۱۷۰، الکبریٰ للبیہقی : ۷/۱۰۸)، امام محمد بن یحییٰ ذہلی (المستدرک للحاکم : ۲/۱۷۰)، امام عبدالرحمٰن بن مہدی (المستدرک للحاکم : ۲/۱۷۰)، امام بخاری (السنن الکبریٰ للبیہقی : ۷/۱۰۸) امام بزار (تحت : ۳۱۱۶) امام ابن منذر (الاوسط : ۸/۲۶۰) اور امام حاکم رحمہم اللہ نے ''صحیح'' قرار دیا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے موافقت کی ہے۔

علامہ مناوی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو متواتر کہا ہے۔

(التيسير : ٥٠٢/٢، فيض القدير : ٤٣٧/٦، نظم المتناثر للكتاني، ص ١٤٧)

یہ حدیث اس بات پر نص ہے کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

❁ امیر صنعانی رحمہ اللہ (۱۱۸۲ھ) فرماتے ہیں:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



''یہ حدیث اس بات پر دلیل ہے کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح صحیح نہیں، کیونکہ نفی میں اصل صحت کی نفی ہوتی ہے نہ کہ کمال کی نفی۔''

(سُبُل السّلام : 117/3)

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرتی ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اگر مرد اس کے ساتھ دخول کر لیتا ہے، تو اس عورت کو مرد کی طرف سے شرمگاہ کو حلال کرنے کے عوض حق مہر ملے گا اور اگر ان (باپ کے علاوہ ولیوں) میں اختلاف ہو جائے، تو حاکم وقت اس کا ولی ہے، جس کا کوئی ولی نہیں ہے۔''

(مسند إسحاق : 499، مسند الإمام أحمد : 165/6، مسند الحميدي : 228، مسند الطّيالسي (منحة : 305/1)، سنن أبي داوٗد : 2083، سنن ابن ماجه : 1879، سنن الترمذي : 1102، السّنن الكبرىٰ للنسائي : 5394، مسند أبي يعلٰى : 2083، سنن الدّارقطني : 221/3، السنن الكبرىٰ للبيهقي : 105/7، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی اور حافظ ابن عساکر رحمہما اللہ (معجم الشیوخ: ۲۳۴) نے ''حسن'' جبکہ امام ابن الجارود (۷۰۰)، امام ابوعوانہ (۴۲۵۹)، امام ابن خزیمہ (فتح الباری: ۱۹۱/۹)، امام ابن حبان (۴۰۷۴، ۴۰۷۵)، حافظ بیہقی (السنن الکبریٰ: ۱۰۷/۷)، حافظ ابن الجوزی (التحقیق: ۲۵۵/۲) اور امام حاکم رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔

❀ حافظ بیہقی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

كُلُّهُمْ ثِقَةٌ حَافِظٌ .

''تمام راوی ثقہ اور حافظ ہیں۔'' (معرفة السّنن والآثار : ۲۹/۱۰)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



❁ امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ جَلِيلٌ فِي هٰذَا الْبَابِ : «لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ»،

وَعَلٰى هٰذَا الْاِعْتِمَادُ فِي إِبْطَالِ نِكَاحٍ بِغَيْرِ وَلِيٍّ .

''ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوتا، اس بارے میں یہ حدیث عظیم الشان ہے اور بغیر ولی کے نکاح کو باطل قرار دینے پر اسی پر اعتماد کیا جاتا ہے۔''

(الكامل لابن عدي : 1115/3، وفي نسخة : 266/3)

❁ امام ابن حبان رحمہ اللہ نے اس حدیث پر باب قائم کیا ہے:

ذِكْرُ بُطْلَانِ النِّكَاحِ الَّذِي نُكِحَ بِغَيْرِ وَلِيٍّ .

''ولی کے بغیر کیے گئے نکاح کے باطل ہونے کا بیان۔''

(صحيح ابن حبان : 384/9)

❁ علامہ مناوی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ''متواتر'' کہا ہے۔

(التيسير في شرح الجامع الصّغير : 502/2)

❁ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، لَا نِكَاحَ إِلَّا بِإِذْنِ وَلِيٍّ .

''جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کر لے، اس کا نکاح باطل ہے، ولی کی اجازت کے بغیر کوئی نکاح نہیں۔''

(السنن الكبرىٰ للبيهقي : 111/7، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ . ”یہ سند صحیح ہے۔“

❁ امام ابن منذر رحمہ اللہ (۳۱۹ھ) فرماتے ہیں:

”رسول اللہ ﷺ اور اصحاب رسول سے (ولی کی اجازت کے متعلق متواتر) روایات ثابت ہیں، ہمارے علم کے مطابق کسی صحابی سے ہمارے مؤقف کے خلاف ثابت نہیں۔ جب ایک مسئلہ قرآن اور احادیث رسول سے ثابت ہو جائے، تو اسے کسی بھی وجہ سے ترک کرنا جائز نہیں۔“

(الأوسط في السُّنن : 268/8)

**سوال**: نکاح میں گونگے سے ایجاب وقبول کیسے کروایا جائے گا؟

**جواب**: اگر گونگا لکھنا پڑھنا جانتا ہے، تو لکھ کر ایجاب وقبول کروایا جائے گا۔ اگر لکھنا پڑھنا نہیں جانتا، تو اشارے سے ایجاب وقبول کروایا جائے گا۔

**سوال**: کیا نکاح میں عورت کی رضامندی ضروری ہے؟

**جواب**: عورت کی رضامندی کے بغیر نکاح نہیں۔

❁ سیدہ خنساء بنت خذام رضی اللہ عنہا کے بارے میں ہے:

”آپ رضی اللہ عنہا شوہر دیدہ تھیں، ان کا نکاح ان کے والد نے کر دیا، مگر وہ انہیں وہ نکاح پسند نہ تھا، تو وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں (اور اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کیا، ) تو رسول اللہ ﷺ نے وہ نکاح رد (فسخ) کر دیا۔“

(صحيح البخاري : 6945)

**سوال**: کیا ایجاب وقبول میں ”ان شاء اللہ“ کہنے سے نکاح منعقد ہوگا؟

**جواب**: ایجاب وقبول میں ان شاء اللہ نہیں کہنا چاہیے، اس سے نکاح منعقد نہیں ہو

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



گا۔ بلکہ بالجزم کہنا چاہیے کہ میں قبول کرتا ہوں۔

**سوال**: نابالغ لڑکے کا نکاح ہو، تو ایجاب وقبول لڑکا کرے گا یا اس کا ولی؟

**جواب**: ایجاب وقبول لڑکا ہی کرے گا، مگر بلوغت کے بعد لڑکے اور لڑکی دونوں کو نکاح باقی رکھنے یا ختم کرنے کا اختیار حاصل ہوگا، جسے ''خیار بلوغ'' کہتے ہیں۔

**سوال**: نکاح منعقد ہونے کے لیے کتنی بار ایجاب وقبول کرانا ضروری ہے؟

**جواب**: ایک بار ایجاب وقبول کرانے سے نکاح منعقد ہو گیا۔ تین بار ایجاب وقبول کرانا انعقاد نکاح کے لیے ضروری نہیں۔

**سوال**: لڑکی کے ولی کی اجازت کافی ہے یا اس کا بوقت ایجاب وقبول حاضر ہونا بھی ضروری ہے؟

**جواب**: ولی کی اجازت اور رضا مندی کافی ہے، بوقت ایجاب وقبول حاضر ہونا ضروری نہیں۔

**سوال**: عورت مکان میں تنہا تھی، اس نے گواہوں کے سامنے ایجاب کیا، مرد نے قبول کر لیا، کیا نکاح منعقد ہوا؟

**جواب**: اگر عورت کے ولی کی اجازت موجود ہے، تو یہ نکاح منعقد ہو گیا اور اگر ولی راضی نہیں، تو ولی کی اجازت کے بغیر کیا گیا نکاح باطل ہے، منعقد نہیں ہوتا۔

**سوال**: مرد اپنے والدین سے خفیہ نکاح کر لے، تو کیا حکم ہے؟

**جواب**: اگر لڑکی کے ولی کی اجازت ہو، شادی کے دو گواہ بھی موجود ہوں، تو لڑکے کا اپنے والدین سے خفیہ کیا گیا نکاح منعقد ہو جاتا ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



# فتاویٰ امن پوری (قسط ٦٧)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

**سوال**: لڑکی سے زبردستی اقرار لیا، کیا نکاح ہو گیا؟

**جواب**: لڑکی سے زبردستی اور اس کی رضا مندی کے بغیر اقرار لیا جائے، تو نکاح منعقد نہیں ہوتا، یہ نکاح باطل ہے۔

❀ سیدہ خنساء بنت خذام رضی اللہ عنہا کے بارے میں ہے:

''آپ رضی اللہ عنہا شوہر دیدہ تھیں، ان کا نکاح ان کے والد نے کر دیا، مگر انہیں وہ نکاح پسند نہ تھا، تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں (اور اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کیا،) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ نکاح رد (فسخ) کر دیا۔''

(صحيح البخاري : 6945)

**سوال**: لڑکی کا ولی راضی ہے، نکاح ہوا، مگر کوئی گواہ نہ تھا، کیا نکاح منعقد ہوا؟

**جواب**: بغیر گواہوں کے نکاح نہیں کرنا چاہیے، البتہ اگر ولی راضی ہے، تو اس طرح نکاح منعقد ہو جاتا ہے۔

**سوال**: مذاق میں ایجاب وقبول سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے یا نہیں؟

**جواب**: مذاق میں ایجاب وقبول سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے۔

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ، وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ: النِّكَاحُ، وَالطَّلَاقُ، وَالرَّجْعَةُ .

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



’’تین چیزوں کی حقیقت تو حقیقت ہے ہی، ان کا مذاق بھی حقیقت ہے:

۱۔ نکاح ۲۔ طلاق ۳۔ رجوع۔‘‘

(سنن أبي داود : 2194، سنن التّرمذي : 1225، سنن ابن ماجه : 2039، شرح مَعاني الآثار للطّحاوي : 58/2، سنن الدّارقطني : 256/3، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ’’حسن غریب‘‘، امام ابن جارود رحمہ اللہ (۷۱۲) نے ’’صحیح‘‘ اور امام حاکم رحمہ اللہ (۱۹۲/۲) نے ’’صحیح الاسناد‘‘ کہا ہے۔

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے ’’حسن‘‘ کہا ہے۔

(التّلخیص الحبیر : 210/3)

**سوال**: کیا نبی کریم ﷺ کے لیے یہ جائز تھا کہ کوئی عورت خود کو آپ کے لیے ہبہ کر دے اور آپ قبول فرما لیں، تو بغیر ولی کے نکاح قائم ہو جاتا تھا؟

**جواب**: یہ نبی کریم ﷺ کا خاصہ تھا کہ کوئی عورت اپنے نفس کو نبی کریم ﷺ کے لیے ہبہ کرے اور آپ اسے قبول فرما لیں، تو نکاح منعقد ہو جاتا تھا، ولی کی ضرورت نہ تھی۔

❁ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

’’ہم لوگوں کے ساتھ بیٹھے تھے کہ ایک عورت کہنے لگی: اللہ کے رسول! میں خود کو آپ کی خدمت میں پیش کرتی ہوں، میرے متعلق اپنے خیال کا اظہار کیجیے۔ ایک شخص کھڑا ہو کر کہنے لگا: ان سے میری شادی کروا دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جا کر کچھ تلاش کر لائیے، خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی مل جائے۔ راوی کہتے ہیں: وہ گیا اور نہ تو لوہے کی انگوٹھی لایا اور نہ ہی کوئی اور چیز لایا۔ نبی کریم ﷺ نے پوچھا: کیا آپ کو قرآن کی کوئی سورت یاد ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! راوی کہتے ہیں: آپ ﷺ نے قرآن کی ان سورتوں کے عوض جو اسے یاد تھیں، اس

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com



کی شادی کردی۔‘‘

(صحیح البخاري : 5149، صحیح مسلم : 1425)

**سوال**: کیا نبی کریم ﷺ کی کسی بیوی کا نکاح اللہ تعالیٰ نے کیا؟

**جواب**: اُم المومنین سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا نکاح اللہ تعالیٰ نے کیا۔

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

’’پردے والی آیت سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے متعلق نازل ہوئی، رسول اللہ ﷺ نے اس دن (ولیمہ میں) گوشت اور روٹی کی دعوت کی۔ سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا دوسری بیویوں پر فخر کرتے ہوئے کہا کرتی تھیں: اللہ تعالیٰ نے میرا نکاح آسمان پر کیا ہے۔‘‘

(صحیح البخاري :7421)

**سوال**: ایک لڑکی نے زنا کیا اور اسے حمل ہو گیا، لڑکی کے باپ نے ایک لڑکے کو یہ کہنے پر مجبور کیا کہ اس لڑکی سے میرا پہلے نکاح ہو چکا ہے، مگر اس شخص نے نہ لڑکی سے نکاح کیا تھا اور نہ زنا، تو کیا حکم ہے؟

**جواب**: اس طرح جھوٹے اقرار سے نہ نکاح منعقد ہوتا ہے اور نہ بچہ لڑکے کے بستر کا تسلیم کیا جائے گا۔

**سوال**: اگر عورت کسی کو وکیل بنائے اور دو گواہوں کی موجودگی میں نکاح کر لے، کیا اس طرح نکاح منعقد ہو جائے گا؟

**جواب**: جب تک ولی کی اجازت موجود نہیں، نکاح منعقد نہ ہوگا۔ اس طرح کیا گیا نکاح باطل ہے۔

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com



❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرتی ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اگر مرد اس کے ساتھ دخول کر لیتا ہے، تو اس عورت کو مرد کی طرف سے شرمگاہ کو حلال کرنے کے عوض حق مہر ملے گا اور اگر ان (باپ کے علاوہ ولیوں) میں اختلاف ہو جائے، تو حاکمِ وقت اس کا ولی ہے، جس کا کوئی ولی نہیں ہے۔''

(مسند إسحاق : 499، مسند الإمام أحمد : 165/6، مسند الحميدي : 228، مسند الطّيالسي (منحة : 305/1)، سنن أبي داوٗد : 2083، سنن ابن ماجه : 1879، سنن الترمذي : 1102، السّنن الكبرىٰ للنسائي : 5394، مسند أبي يعلٰى : 2083، سنن الدّارقطني : 221/3، السنن الكبرىٰ للبيهقي : 105/7، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی اور حافظ ابن عساکر رحمہما اللہ (معجم الشیوخ:۲۳۴) نے ''حسن'' جبکہ امام ابن الجارود (۷۰۰)، امام ابو عوانہ (۴۲۵۹)، امام ابن خزیمہ (فتح الباری:۱۹۱/۹)، امام ابن حبان (۴۰۷۴، ۴۰۷۵)، حافظ بیہقی (السنن الکبریٰ:۱۰۷/۷)، حافظ ابن الجوزی (التحقیق:۲/ ۲۵۵) اور امام حاکم رحمہم اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔

**سوال**: کیا صرف نکاح نامہ پُر کرنے سے نکاح ہو جاتا ہے یا ایجاب وقبول زبان سے کرانا ضروری ہے؟

**جواب**: ایجاب وقبول زبان سے کرانا ضروری ہے، نکاح نامہ پُر کرنے یا اس پر دستخط کرنے سے نکاح منعقد نہ ہوگا۔

**سوال**: اگر کوئی فرشتوں کو گواہ بنا کر نکاح پڑھا دے، تو کیا حکم ہے؟

**جواب**: نکاح میں دو معتبر حاضر گواہ انسانوں میں سے ہونے چاہیے، نہ کہ فرشتوں

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



میں سے۔

**سوال**: ایجاب ہوا، مگر قبول نہ کیا گیا، تو نکاح منعقد ہوگا یا نہیں؟

**جواب**: نکاح کے منعقد ہونے کے لیے لڑکے کا قبول کرنا ضروری ہے، اس کے بغیر نکاح منعقد نہیں ہوتا۔

**سوال**: کیا چار عورتیں نکاح کی گواہ بن سکتی ہیں یا صرف دو مرد ہی؟

**جواب**: عورتیں بھی نکاح کی گواہ بن سکتی ہیں، چونکہ ایک عورت کی گواہی آدھی ہوتی ہے، اس لیے مردوں میں دو گواہ اور عورتوں میں سے چار گواہ۔

**سوال**: نکاح میں رافضی کو گواہ بنانا کیسا ہے؟

**جواب**: رافضی کی گواہی معتبر نہیں۔

**سوال**: حالت نشہ میں ایجاب وقبول سے نکاح منعقد ہوتا ہے یا نہیں؟

**جواب**: اگر نشہ اس قدر زیادہ ہے کہ قبول کرنے والے لڑکے کو معلوم ہی نہ ہو کہ وہ کیا کہہ رہا ہے، تو ایسا نکاح منعقد نہیں ہوتا۔

❀ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكَارٰی حَتّٰی تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ﴾(النساء : ٤٣)

''ایمان والو! تم نشے کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ، یہاں تک کہ اس بات کو جاننے لگ جاؤ جو تم کہہ رہے ہو۔''

❀ شیخ الاسلام، علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (٧٥١ھ) فرماتے ہیں:

جَعَلَ سُبْحَانَهٗ قَوْلَ السَّكْرَانِ غَيْرَ مُعْتَبَرٍ، لِأَنَّهٗ لَا يَعْلَمُ مَا يَقُولُ.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

”اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے نشے میں دھت شخص کی بات کو غیر معتبر قرار دیا ہے، کیوں کہ وہ جو کہہ رہا ہوتا ہے، اسے جانتا نہیں ہوتا۔“

(زاد المعاد في هدي خير العباد : 5/190)

❁ حافظ ابن حجر، عسقلانی رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ يَأْتِي السَّكْرَانُ فِي كَلَامِهِ وَفِعْلِهِ بِمَا لَا يَأْتِي بِهِ وَهُوَ صَاحٍ، لِقَوْلِهِ تَعَالٰى ﴿حَتّٰى تَعْلَمُوا مَا تَقولُونَ﴾، فَإِنَّ فِيهَا دَلَالَةً عَلٰى أَنَّ مَنْ عَلِمَ مَا يَقُولُ؛ لَا يَكُونُ سَكْرَانًا .

”نشے میں دھت شخص سے ایسے اقوال وافعال سرزد ہو جاتے ہیں کہ ہوش وحواس میں وہ ایسا نہیں کر سکتا۔ اس پر دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ﴿حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُولُوْنَ﴾ ”یہاں تک کہ تم جاننے لگ جاؤ، جو تم کہہ رہے ہو۔“ اس فرمانِ باری تعالیٰ میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ جو شخص اپنی بات کو جان رہا ہو، وہ نشے میں نہیں ہوتا۔“

(فتح الباري : 9/390)

**سوال**: جو نکاح گواہوں کے بغیر ہوا، اس سے اولاد پیدا ہوئی، کیا اس اولاد کی امامت جائز ہے یا نہیں؟

**جواب**: اگر یہ نکاح ولی کی اجازت کے بغیر ہوا، تو منعقد نہ ہوا، یہ نکاح نہیں بلکہ زنا ہے، اس سے پیدا ہونے والی اولاد ناجائز ہے۔ البتہ اگر اولاد میں شرائط امامت موجود ہوں، تو ان کی امامت جائز ہے۔ اگر نکاح میں لڑکی کے ولی کی اجازت تھی، مگر گواہ نہ تھے، تو نکاح تو منعقد ہو گیا اور اولاد بھی صحیح ہے۔ نکاح میں گواہ نہ بنانے سے نکاح باطل نہیں ہوتا،

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



بطلان کے لیے نص صریح درکار ہے، جیسا کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کے بطلان پر نص وارد ہوئی ہے۔

**سوال**: بذریعہ خط ایجاب وقبول سے نکاح منعقد ہو جائے گا یا نہیں؟

**جواب**: ترسیل کے کسی بھی معتبر ذریعہ سے نکاح منعقد ہو جائے گا، بشرطیکہ نکاح کی شرائط مکمل ہوں۔

**سوال**: کیا شوہر دیدہ عورت کا نکاح ولی کی رضامندی کے بغیر منعقد ہوتا ہے؟

**جواب**: عورت کنواری ہو یا شوہر دیدہ، ہر دو صورت میں ولی کی اجازت کے بغیر نکاح منعقد نہ ہوگا۔ البتہ شوہر دیدہ کو بہ نسبت ولی کے اپنے متعلق زیادہ اختیار دیا گیا ہے، یہ مطلب نہیں کہ شوہر دیدہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کر سکتی ہے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلثَّيِّبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِيِّهَا، وَالْبِكْرُ تُسْتَأْمَرُ، وَإِذْنُهَا سُكُوتُهَا .

”شوہر دیدہ اپنے (نکاح کے) بارے میں اپنے ولی سے بڑھ کر حق رکھتی ہے اور کنواری لڑکی سے اجازت طلب کی جائے گی، اس کی خاموشی ہی اس کی اجازت ہے۔“

(صحیح مسلم: 1431)

❁ دوسری روایت ہے:

لَيْسَ لِلْوَلِيِّ مَعَ الثَّيِّبِ أَمْرٌ، وَالْيَتِيمَةُ تُسْتَأْمَرُ، وَصُمْتُهَا إِقْرَارُهَا .

”ولی کو شوہر دیدہ کے (نکاح کے) متعلق کوئی اختیار نہیں، کنواری لڑکی سے مشورہ لیا جائے گا، اس کی خاموشی ہی اقرار ہے۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۵۴ھ) اس حدیث کا مفہوم بیان کرتے ہیں:

''شوہر دیدہ اپنے نفس کی زیادہ حق دار ہے، اس سے آپ ﷺ کی مراد یہ ہے کہ وہ خاوندوں میں سے جس کو چاہے پسند کرے، وہ کہے کہ میں فلاں کو پسند کرتی ہوں اور فلاں کو پسند نہیں کرتی، یہ مراد نہیں کہ عقدِ نکاح اولیاء کی بجائے ان کے ہاتھ میں ہے۔''

(صحيح ابن حبان، تحت الحديث: 4087)

نیز لَيْسَ لِلْوَلِيِّ مَعَ الثَّيِّبِ أَمْرٌ کا مطلب بیان کرتے ہیں:

''نبی کریم ﷺ کا فرمان کہ شوہر دیدہ کے ساتھ ولی کو کوئی کام نہیں، ہمارے اس مذہب کی صحت کو روزِ روشن کی طرح عیاں کرتا ہے کہ مرد کے بارے میں رضا و اختیار تو عورتوں کا حق ہے اور نکاح کرنا اولیا کا حق ہے، کیونکہ نبیٔ اکرم ﷺ نے عورت کے بیوہ ہونے کی صورت میں ولی کو عورت سے پوچھے بغیر اپنی مرضی سے نکاح کرنے سے منع فرمایا ہے، کیونکہ عورت کو اپنی عصمت میں اختیار اور مرد میں رضا مندی ظاہر کرنے کا حق حاصل ہے۔

نیز فرمانِ نبوی کہ کنواری لڑکی سے مشورہ کیا جائے، اس سے مراد یہ ہے کہ جس مرد سے اس کا نکاح کرنے کا ارادہ ہو، اس کے بارے میں اس کی رضا مندی طلب کی جائے، اگر وہ خاموش ہو جائے تو یہ اس کا اقرار ہے، پھر وہ اس لڑکی کے بالغ ہونے تک عقد کا انتظار کرے، کیونکہ اگرچہ اس نے خاموش ہو کر اجازت دے دی ہے، مگر اس نابالغ کے لیے نہ کوئی امر ہے اور نہ اجازت، کیونکہ مشورہ اور اجازت صرف بالغہ کے لیے ہے۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



امام ترمذی رحمہ اللہ (۲۷۹ھ) اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں:

''اس حدیث سے بعض لوگوں نے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کے جواز کی دلیل لی ہے، حالانکہ اس حدیث میں ان کی دلیل موجود نہیں، کیونکہ یہ حدیث کئی سندوں کے ساتھ سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ولی کے بغیر کوئی نکاح نہیں (سنن ابن ماجہ: ۱۸۸۰، وسندہٗ حسن والحدیث صحیح)، اسی طرح سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح فتویٰ دیا ہے (سنن سعید بن منصور: ۵۵۳، مصنّف ابن أبي شيبة: ۱۲۸/۲/۴، وسندہٗ ضعیف)، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کہ شوہر دیدہ اپنے ولی سے بڑھ کر اپنے نفس کی حق دار ہوتی ہے، اکثر علمائے کرام کے نزدیک اس کا معنی یہ ہے کہ ولی اس کا نکاح اس کی رضامندی اور مشورے کے بغیر نہیں کرسکتا، اگر ولی نے اس کا نکاح بغیر اس کی مرضی کے کردیا تو وہ نکاح فسخ کردیا جائے گا، جیسا کہ خنساء بنتِ خدام کی حدیث (صحیح بخاری: ۷۷۱/۱، ح: ۵۱۳۸، سنن ترمذی: ۱۱۰۸) ہے کہ ان کے باپ نے ان کا نکاح کردیا، وہ شوہر دیدہ تھیں، انہوں نے اس نکاح کو پسند نہ کیا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ولی کا کیا ہوا نکاح رد کردیا۔''

(سنن الترمذي، تحت الحديث: 1108)

علامہ سندھی حنفی (۱۱۳۸ھ) لکھتے ہیں:

''شوہر دیدہ زیادہ حق رکھتی ہے، یہ فرمانِ نبوی مشارکت کا تقاضا کرتا ہے، یہ اس بات کا فائدہ دیتا ہے کہ نکاح میں عورت کا بھی حق ہے اور اس کے ولی کا بھی حق ہے اور اس کا حق زیادہ تاکید والا ہے، پس (شوہر دیدہ) کو ولی کی وجہ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



سے مجبور نہیں جائے گا، جبکہ اس کے ولی کو اس شوہر دیدہ کی وجہ سے مجبور کیا جائے گا، چنانچہ اگر وہ (ولی) انکار کر دے تو قاضی اس کا ولی بن کر نکاح کر دے گا، یہ حدیث، لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ والی حدیث کے خلاف نہیں ہے۔''

(حاشية السندي على سنن النّسائي : 84/6)

❀ یہی بات حافظ نووی رحمہ اللہ نے کہی ہے۔

(شرح صحيح مسلم :455/1)

فائدہ:

اَلْأَيِّمُ کا لفظ اگرچہ اپنے مفہوم کے اعتبار سے عام ہے، لیکن یہاں اس سے مراد شوہر دیدہ ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ اَلْبِكْرُ کا عطف اَلْأَيِّمُ پر ہے، معطوف اور معطوف علیہ کے درمیان مغایرت ہوتی ہے، اس کی تائید صحیح مسلم (۱/ ۴۹۵، ح:۱۴۲۱) کے ان الفاظ سے بھی ہوتی ہے:

اَلثَّيِّبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِيِّهَا .

''شوہر دیدہ عورت اپنے نفس کی اپنے ولی سے بڑھ کر حق دار ہے۔''

❀ حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ ھ) لکھتے ہیں:

قَالَ الْعُلَمَاءُ : اَلْأَيِّمُ هُنَا الثَّيِّبُ .

''علمائے کرام کا کہنا ہے کہ یہاں اَلْأَيِّمُ سے مراد شوہر دیدہ عورت ہے۔''

(شرح صحيح مسلم :455/1)

**سوال**: کیا ولی کی اجازت لیتے وقت گواہ بنانا ضروری ہے؟

**جواب**: ضروری نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



**سوال**: نکاح کے وقت شرطیں رکھنا کیسا ہے؟

**جواب**: اگر غیر شرعی شرطیں نہ ہوں اور فریقین ان شرائط پر رضا مند ہوں، تو ان شرائط سے نکاح منعقد ہو جائے گا۔ اور اگر غیر شرعی شرائط ہیں، تو یہ شرائط رکھنا ممنوع ہیں۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”آپ میں سے ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے، جو ایسی شرطیں لگاتے ہیں، جو کتاب اللہ میں موجود نہیں ہیں، جو شرط کتاب اللہ میں نہیں وہ باطل ہے، خواہ سینکڑوں شرطیں ہی کیوں نہ ہوں۔“

(صحيح البخاري : 2560، صحيح مسلم : 1504)

**سوال**: نکاح کے وقت یہ شرط عائد کرنا کہ لڑکی کو ماہوار اتنے اتنے روپے خرچہ دینا شوہر کے ذمہ ہے، کیسا ہے؟

**جواب**: شرعاً ایسی شرط لگانا جائز ہے، مگر اس طرح کی شرط زوجین کے مابین دوری کا باعث بنتی ہیں، میاں بیوی کے درمیان جو قربانی اور ایثار کا جذبہ ہوتا ہے، وہ مفقود ہو جاتا ہے، شوہر خرچہ اس لیے دیتا ہے کہ شرط پوری کرنی ہے، پھر اس میں محبت کا عنصر قائم نہیں رہتا۔ بیوی میں خودغرضی بڑھتی جاتی ہے، وہ سسرال کو کبھی اپنا گھر نہیں بنا پاتی، ہمیشہ اس کی خامیاں نکالتی رہتی ہے، الغرض نکاح کے وقت ہی ایسی شرطیں عائد کرنا فریقین اور خصوصاً زوجین کے لیے نہ باعث تفاخر ہے اور نہ باعث الفت ومحبت۔

اس لیے نکاح کے وقت شرائط عائد کرنے کے بجائے بیٹی کے لیے رشتہ ہی ایسا دین دار ڈھونڈنا چاہیے، جو اپنی بیوی کی خدمت میں اللہ تعالیٰ کی رضا تلاش کرے اور اسے وہی حق دے، جو اسلام بطور بیوی اسے دیتا ہے۔ جب معاشرے کی بنیاد اسلامی نہج پر اٹھے گی،

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



تو گھر آباد ہوں گے اور میاں بیوی میں محبت وایثار کا جذبہ پروان چڑھے گا، جوان کی نسلوں کے ذریعہ کئی خاندان کی خوشگواری کا باعث بنے گا۔

**سوال**: ایجاب وقبول میں عبدالرحمٰن کی جگہ رحمٰن کی لڑکی کہہ دیا، نکاح کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: نکاح منعقد ہو گیا، البتہ نام مکمل پکارنا چاہیے۔

**سوال**: ولدالزنا لڑکی کے نکاح کے وقت اس کے باپ کی جگہ کس کا نام لیا جائے؟

**جواب**: جس کے بستر پر لڑکی پیدا ہوئی ہو، لڑکی کو اسی کی طرف منسوب کیا جائے گا، لہٰذا نکاح کے وقت لڑکی کی ماں کے شوہر کا نام لیا جائے گا۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

”عتبہ بن ابی وقاص (کافر) نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو وصیت کی تھی کہ زمعہ کی لونڈی کا بچہ میرے نطفے سے ہے، آپ اس کو اپنی نگہداشت میں لے لینا، فتح مکہ کے سال سعد رضی اللہ عنہ نے وہ بچہ اٹھالیا اور دعوی کیا کہ یہ بچہ میرے بھائی عتبہ کا ہے، عبد بن زمعہ نے احتجاج کیا کہ یہ بچہ تو میرے باپ زمعہ کی لونڈی سے میرے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے، لہٰذا میرے باپ کی اولاد ہے۔ جھگڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش ہوا، سعد رضی اللہ عنہ کہنے لگے، اللہ کے رسول! یہ میرے بھائی کا بیٹا ہے، انہوں نے مجھے وصیت کی تھی کہ اسے اپنی پرورش میں لے لوں، عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے، یہ میرے باپ کی لونڈی کا بچہ ہے اور اس نے میرے باپ کے بستر پر جنم لیا ہے۔ لہٰذا یہ میرے باپ زمعہ ہی کا بیٹا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عبد بن زمعہ! یہ لڑکا آپ کے پاس رہے گا، پھر فرمایا: بچہ اس کا ہوگا، جس کے بستر پر پیدا ہوا اور زانی رجم ہو گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے محسوس کیا کہ اس لڑکے کی مشابہت عتبہ کے ساتھ ہے،

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



اس لئے ام المومنین، سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا جو زمعہ کی بیٹی تھیں اور اس لڑکے کی بہن بنتی تھیں، کو حکم دیا کہ اس لڑکے سے پردہ کریں، لہٰذا وہ لڑکا تا وقت وفات سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کو دیکھ نہیں سکا۔"

(صحيح البخاري : 2053، صحيح مسلم : 1457)

ذرا غور فرمائیں کہ اس مشابہت کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نومولود کو زمعہ کا بیٹا قرار دیا، حالانکہ اس کی مشابہت عتبہ کے ساتھ تھی، مقصود یہ قاعدہ سمجھانا تھا کہ بچہ اسی کی طرف منسوب ہوتا ہے، جس کے بستر پر پیدا ہو، البتہ زانی کو کوڑے ضرور لگیں گے۔

**سوال**: ایجاب وقبول میں غلطی سے لڑکی کی بہن کا نام لے دیا، کیا نکاح صحیح ہوا یا نہیں؟

**جواب**: یہ نکاح صحیح نہیں۔ ایجاب وقبول دوبارہ کرایا جائے گا۔

**سوال**: اگر کسی لڑکی کا عرفی نام لے کر ایجاب وقبول کرایا جائے اور اصلی نام نہ لیا جائے، تو کیا نکاح صحیح ہے؟

**جواب**: ایجاب وقبول کے لیے عرفی نام بھی کافی ہے۔

**سوال**: ایجاب وقبول میں نام کے تلفظ میں غلطی ہوئی، کیا نکاح ہوا؟

**جواب**: نکاح صحیح ہے۔ تلفظ کی غلطی سے نکاح میں کوئی حرج واقع نہیں ہوتا۔

**سوال**: اگر غیر شرعی شرط لگائی جائے، تو نکاح ہو جائے گا؟

**جواب**: غیر شرعی شرط لگانا گناہ ہے، البتہ اس سے نکاح منعقد ہو جائے گا۔

**سوال**: نکاح میں جان بوجھ کر ولدیت غلط بتائی، نکاح ہوا یا نہیں؟

**جواب**: یہ نکاح منعقد نہیں ہوا۔ ایجاب وقبول دوبارہ صحیح نام سے کرائی جائے۔

**سوال**: لڑکی کی بات چیت جس سے تھی، نکاح کے وقت اس کو بدل دیا گیا، تو نکاح کا کیا حکم ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



جواب: اگر لڑکی اس لڑکے سے نکاح کے لیے راضی نہیں، تو یہ نکاح باطل ہو گا، کیونکہ لڑکی کی رضا مندی کے بغیر نکاح منعقد نہیں ہوتا۔

سوال: نکاح کے وقت ولی نے یہ شرط عائد کی کہ شوہر طلاق کا حق بیوی کو تفویض کرے، تو اس شرط کا کیا حکم ہے؟

جواب: نکاح کے وقت یہ شرط عائد کرنا جائز نہیں۔ یہ باطل شرط ہے۔

سوال: ایک لڑکی نے ولی کی اجازت سے ایک لڑکے کو کہا کہ مجھ سے نکاح کر لو، لڑکے نے نکاح کا وعدہ کر لیا، کیا نکاح منعقد ہوا؟

جواب: وعدہ سے نکاح منعقد نہیں ہوتا۔ ایجاب وقبول ضروری ہے۔

سوال: کیا ایجاب وقبول کے لیے ولی کی اجازت ضروری ہے؟

جواب: اگر ایجاب وقبول کے لیے ولی راضی ہے، تو ایجاب وقبول کرایا جائے۔ اگر ولی راضی نہیں، تو ایجاب وقبول معتبر نہ ہو گا۔

سوال: لڑکی کے ولی نے لڑکے والوں کو کہا کہ میں نے تمہیں لڑکی دے دی اور لڑکے والوں نے کہا کہ ہم نے لڑکی لے لی، کیا نکاح منعقد ہوا؟

جواب: یہ منگنی ہے، اس سے نکاح منعقد نہ ہو گا۔ نکاح کے لیے ایجاب وقبول ضروری ہے۔

سوال: کیا لڑکی کا ولی منگنی کے بعد لڑکی کی شادی دوسرے لڑکے سے کر سکتا ہے؟

جواب: بلا وجہ منگنی توڑنا جائز نہیں۔ البتہ اگر ولی سمجھتا ہے کہ منگیتر کے بجائے دوسرا لڑکا میری بیٹی کے لیے بہتر ہے، تو لڑکی کی رضا مندی سے دوسرے لڑکے سے نکاح کر سکتا ہے۔

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



’’نجش (دھوکہ یعنی قیمت بڑھانے کے لیے بولی لگانا) مت کریں، کوئی شہری (دلالی کرتے ہوئے) دیہاتی کا سامان نہ بیچے، کوئی آدمی اپنے (مسلمان) بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے، کوئی اپنے (مسلمان) بھائی کی منگنی پر منگنی نہ کرے اور کوئی عورت اپنی (مسلمان) بہن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے۔‘‘

(صحيح البخاري : 2140، صحيح مسلم : 1413)

**سوال**: کیا لڑکا ایجاب وقبول کے لیے کسی کو وکیل مقرر کر سکتا ہے؟

**جواب**: کر سکتا ہے۔

**سوال**: کیا کوئی شخص ایک عورت کا وکیل بن کر اپنے ہی ساتھ شادی کر سکتا ہے؟

**جواب**: نہیں کر سکتا۔ عورت کا وکیل نہیں ہوتا، عورت کا ولی ہوتا ہے، جس کے اذن کے بغیر نکاح نہیں۔

**سوال**: کیا تارک نماز اور اعلانیہ افعال کبیرہ کے مرتکب کو شادی میں گواہ بنانا چاہیے؟

**جواب**: ایسا شخص گواہ بننے کے لائق نہیں۔ گواہ ہمیشہ سچے اور صالح مسلمان کو مقرر کرنا چاہیے، تاکہ ضرورت پڑنے پر سچی گواہی دے۔

**سوال**: جو شخص ایمان مفصل اور ایمان مجمل سے ناواقف ہو، کیا اس کا نکاح منعقد ہو جاتا ہے؟

**جواب**: اگر وہ اللہ و رسول پر ایمان رکھتا ہے، مگر ایمان کی متعلق کچھ نہیں جانتا اور خود کو مسلمان بھی سمجھتا ہے، تو اس کا نکاح صحیح ہے۔ اسے ایمان سے آشنا کرانا چاہیے۔

**سوال**: فاسق کا پڑھایا ہوا نکاح کیسا ہے؟

**جواب**: فاسق کے نکاح کرانے سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے۔ نکاح پڑھانے کے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



لیے نیک وصالح، عالم ہونا ضروری نہیں، کوئی بھی معتبر شخص نکاح پڑھا سکتا ہے، البتہ نیک وصالح عالم نکاح پڑھائے، تو یہ بہتر ہے، باعث برکت ورحمت ہے، ہاں عالم نہ ہو، تو کوئی بھی نکاح پڑھا سکتا ہے، خواہ کافر ہی کیوں نہ ہو۔

**سوال**: کیا ایک مجلس میں کئی لڑکے لڑکیوں کے نکاح کیے جا سکتے ہیں؟

**جواب**: جی ہاں۔

**سوال**: بے نمازی کا پڑھایا ہوا نکاح درست ہے یا نہیں؟

**جواب**: اگر نماز کا منکر ہے، تو کافر و مرتد ہے، اس کا کیا گیا نکاح معتبر نہیں۔ اگر سستی اور کمزوری کی وجہ سے تارک نماز ہے، تو گناہ گار ہونے کے باوجود اس کا کیا گیا نکاح معتبر اور صحیح ہے۔

**سوال**: عصر کے بعد نکاح پڑھانا کیسا ہے؟

**جواب**: جائز ہے، نکاح کے لیے کوئی ممنوع وقت نہیں۔

**سوال**: رات کو نکاح پڑھانا کیسا ہے؟

**جواب**: دن رات کے کسی بھی وقت نکاح کیا جا سکتا ہے۔

**سوال**: کیا نکاح کے لیے جمعہ کا دن باعث فضیلت ہے؟

**جواب**: نکاح کے لیے جمعہ کے دن کی افضلیت محتاج دلیل ہے۔

**سوال**: کیا جنات کے ساتھ انسانوں کا نکاح درست ہے؟

**جواب**: انسانوں کا نکاح اسی جنس میں کیا جا سکتا ہے۔ غیر جنس میں نکاح جائز نہیں۔

**سوال**: کیا خنثیٰ مشکل کے ساتھ نکاح جائز ہے؟

**جواب**: خنثیٰ مشکل سے نکاح جائز نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



**سوال**: جس عورت سے صحبت کرنا ممکن نہ ہو، کیا اس سے نکاح ہوسکتا ہے؟

**جواب**: ہوسکتا ہے، بشرطیکہ زوجین راضی ہوں۔

**سوال**: باجا گانا کرنے سے کیا نکاح فاسد ہوجاتا ہے؟

**جواب**: باجا گانا کا استعمال گناہ کبیرہ ہے۔ البتہ اس سے نکاح میں فساد نہیں آتا۔

**سوال**: جو شخص نام کا مسلمان ہے، اسے کلمہ بھی نہیں آتا، کیا اس سے کیا گیا نکاح درست ہے؟

**جواب**: یہ جاہل ہے۔ اگر یہ اسلام کا منکر نہیں، تو اس کا نکاح درست ہے۔

**سوال**: ذوالقعدہ میں نکاح کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: ذوالقعدہ میں نکاح بلا کراہت جائز ہے۔ ممانعت یا کراہت پر کوئی شرعی دلیل موجود نہیں۔

**سوال**: قاضی کے علاوہ کوئی دوسرا نکاح پڑھا سکتا ہے یا نہیں؟

**جواب**: کوئی بھی معتبر شخص نکاح پڑھا سکتا ہے۔

**سوال**: بغیر ختنہ ہوئے مرد سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟

**جواب**: ختنہ فطرت میں سے ہے۔ البتہ بغیر ختنہ ہوئے مرد سے نکاح جائز ہے۔

**سوال**: بدعتی کو اپنی لڑکی دینا کیسا ہے؟

**جواب**: بدعتی کو لڑکی نہیں بیاہنی چاہیے، کہ وہ لڑکی کو بدعات کی طرف دعوت دے گا، یہ بدعت پر معاونت ہے، نیز اس میں بدعتی کی تکریم ہے، جو کہ جائز نہیں۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ أَعَانَ عَلٰى هَدْمِ الْإِسْلَامِ .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



”جس نے بدعتی کی تعظیم کی، اس نے انہدام اسلام پر معاونت کی۔“

(الشّريعة للآجرّي : 2040، تاريخ ابن عساكر : 456/26، وسندهٗ صحيحٌ)

**سوال:** نکاح کا اعلان کرنے کے لیے باجا گانا کرنا کیسا ہے؟

**جواب:** باجا گانا آلات موسیقی ہیں، ان کا استعمال ہر صورت ممنوع وحرام ہے۔

❀ سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”میری امت کے کچھ لوگ زنا، (مردوں کے لیے) ریشم، شراب اور آلات موسیقی کو حلال سمجھیں گے۔“

(صحيح البخاري : 5590)

❀ علامہ غانم بن محمد حنفی رحمہ اللہ (۱۰۳۰ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّهَا كَبِيرَةٌ فِي الْأَدْيَانِ كُلِّهَا .

”آلات موسیقی تمام ادیان میں کبیرہ گناہ ہیں۔“

(مَجمع الضّمانات، ص 132)

**سوال:** جو شخص یہ کہے کہ باجے گانے کے بغیر نکاح حرام ہے، اس کا کیا حکم ہے؟

**جواب:** یہ کلمہ کفر ہے۔ ایسے شخص سے توبہ کرائی جائے گی، ورنہ وہ کافر ومرتد ہو جائے گا۔ آلات موسیقی کی حرمت پر تمام ادیان متفق ہیں۔

**سوال:** منگنی کے بعد نکاح نہیں ہوسکا، کیا منگنی کے موقع پر لڑکی کو جو کچھ دیا گیا تھا، لڑکا اسے واپس لے سکتا ہے؟

**جواب:** لڑکے والوں نے لڑکی کو منگنی کے موقع پر جو دیا تھا، وہ اسی لیے دیا تھا کہ وہ اُن کی دلہن بننے والی ہے، جب ان کی دلہن نہیں بن سکی، تو وہ دیے گئے مال کی واپسی کا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



مطالبہ کر سکتے ہیں۔ یہ ہبہ واپس لینے کے مترادف نہ ہوگا۔

**سوال**: باندی کسے کہتے ہیں؟

**جواب**: باندی مملوکہ کو کہتے ہیں، اب باندیوں کا رواج نہیں۔

**سوال**: کیا باندی سے بغیر نکاح وطی جائز ہے؟

**جواب**: باندی سے بغیر نکاح کے مقاربت جائز ہے، اس کی اجازت اللہ تعالیٰ نے دی ہے، جس طرح کسی غیر محرم آزاد عورت کو نکاح کے ساتھ بیوی بنانا اللہ کے حکم کے تحت ہے، اسی طرح لونڈی سے بغیر نکاح کے تعلقات قائم کرنا بھی اللہ کے اذن سے ہے۔ (سورت نساء: ۲۴) اس میں ایک عورت کی عزت وتوقیر ہے، ورنہ بغیر بیوی یا لونڈی کے کسی غیر عورت کے ساتھ، خواہ وہ کافرہ ہی کیوں نہ ہو، تعلقات قائم کرنا شرعاً ناجائز وحرام ہے۔ یہ اسلام کے محاسن میں سے ہے کہ ایک لونڈی کے حقوق متعین کیے ہیں اور قانون وضابطہ کے مطابق وہ عورت کسی کی لونڈی بنی ہے۔ راہ چلتا انسان ہر کسی کو اپنی لونڈی نہیں بنا سکتا۔

اگر کوئی لونڈی سے بغیر نکاح مقاربت پر معترض ہے، تو وہ ایک غیر محرم آزاد عورت کے ساتھ نکاح پر بھی معترض کیوں نہیں؟ حالانکہ ان دونوں کے ساتھ معاملہ حکم الٰہی کے مطابق ہے۔

جنگ میں فتح پانے کے بعد جب کفار کی عورتیں مسلمانوں کے قبضہ میں آتی ہیں، تو ایک ضابطہ کے مطابق ان کی تقسیم ہوتی ہے، انہیں معاشرے کے رحم وکرم پر نہیں چھوڑا گیا، بلکہ ان کے حقوق بتائے گئے ہیں، تاکہ وہ باعزت زندگی بسر کرسکیں۔ کفار کی صرف ان عورتوں کو لونڈیاں بنانا جائز ہے، جو جنگ کے نتیجہ میں قبضہ میں آئیں، ورنہ کفار کی عام عورتوں کی طرف دیکھنا بھی اسلام نے حرام قرار دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



جنگ میں جب کفار مارے جاتے ہیں، تو اکثر کی عورتیں بے سہارا ہو جاتی ہیں، اسلام نے انہیں لونڈیاں بنانے کی اجازت دی اور ان کی تمام تر ضروریات کی ذمہ داری مالک پر عائد کی، یہ اُن کے لیے عزت کی بات ہے کہ ان کے جذبات واحساسات کی اسلام مکمل ترجمانی کرتا ہے، یوں ان کو پاکدامنی نصیب ہو جاتی ہے۔ جن کافر عورتوں کے مرد اسلام کے خلاف لڑیں ہوں اور شکست خوردہ ہوئے ہوں، آخر ان کی عورتوں کو لونڈی بنانا ان کے لیے باعث ذلت وعار ہے۔ دنیا میں اتنی سی سزا کے تو وہ مستحق ہیں۔

بھلا یہ ان لونڈیوں کے لیے کم اعزاز کی بات ہے کہ ان سے ان کے مالک مقاربت کررہے ہیں، اب چونکہ وہ کافرہ اور مملوکہ ہیں، اس لیے انہیں مسلمان اور آزاد عورتوں کے برابر حقوق دینا بھی مناسب نہیں۔ پھر ایک شخص اپنی لونڈی کو آزاد کر کے اسے بیوی کا حق بھی دے سکتا ہے، یہ بھی اعزاز ہے۔ اگر لونڈی سے اولاد ہو، تو اسے ''اُم الولد'' کہتے ہیں، اس کے بارے میں یہ حکم ہے کہ مالک اسے بیچ نہیں سکتا، نہ ہی کسی کو ہبہ کر سکتا ہے، نیز اگر مالک فوت ہو جائے، تو اُم الولد آزاد ہو جائے گی۔

اسلام نے کئی گناہوں کے کفارہ میں غلام اور لونڈیاں آزاد کرنے کا حکم دیا ہے، مثلاً ظہار کا کفارہ، قسم اور نذر کا کفارہ اور حالت روزہ میں بیوی سے جماع کرنے کا کفارہ وغیرہ۔ اس سے غلاموں اور لونڈیوں کی فضیلت اور قدر ومنزلت کا ثبوت ملتا ہے۔

یادرہے کہ اگر لونڈی کنواری نہ ہو، تو اس سے حق زوجیت ادا کرنے سے پہلے ایک حیض عدت گزارنا ضروری ہے، تاکہ استبرائے رحم ہو جائے۔ یہ نسب کو تحفظ فراہم کرنا ہے۔ اسی طرح اگر لونڈی پہلے سے حاملہ ہے، تو جب تک وضع حمل نہ ہو جائے، مالک اس کے پاس نہیں جا سکتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



**سوال**: منگنی کے بعد لڑکے کی صحت خراب ہوگئی، کیا لڑکی کی شادی دوسری جگہ درست ہے یا نہیں؟

**جواب**: دوسری جگہ شادی کر سکتے ہیں۔

**سوال**: نکاح خوانی کی اجرت لینا کیسا ہے؟

**جواب**: جائز ہے۔

**سوال**: نکاح خوانی کے لیے ایک آدمی مقرر کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: جائز اور بہتر ہے۔

❀❀❀❀❀❀❀

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# فتاویٰ امن پوری (قسط ۶۸)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

**سوال**: رافضی نکاح پڑھائے، تو کیا حکم ہے؟

**جواب**: رافضی کافر و مرتد ہیں، ان کی تکریم نہیں۔

**سوال**: نکاح اعلانیہ کرنا بہتر ہے یا خفیہ؟

**جواب**: اعلانیہ کرنا بہتر ہے۔

**سوال**: کیا مسجد میں نکاح پڑھانا بہتر ہے؟

**جواب**: مسجد میں نکاح پڑھانا بہتر ہے، یہ مسلمانوں کا متوارث عمل ہے۔ نکاح معتبر اور صلحا کی موجودگی میں ہونا چاہیے، اور نمازیوں سے بہتر لوگ کوئی نہیں ہو سکتے۔ مسجد میں نکاح کرنے سے کئی قباحتوں اور خرابیوں سے بچا جا سکتا ہے۔ تمام اُمورِ خیر مسجد میں سرانجام دیے جانے چاہییں۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منسوب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اعلانیہ نکاح کریں، (نکاح کی مجلس) مسجد میں منعقد کریں اور نکاح میں دف بجائیں۔“

(سنن التّرمذي : 1089)

سند ضعیف ہے۔ عیسیٰ بن میمون ضعیف ہے۔

**سوال**: نکاح پہلے اور رخصتی کئی ماہ بعد ہو، تو ولیمہ کب کیا جائے؟

**جواب**: خواہ نکاح کے بعد کر دے، خواہ رخصتی کے بعد، دونوں طرح جائز ہے، البتہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



نکاح سے پہلے نہیں کر سکتے۔

**سوال**: ولیمہ کب مسنون ہے؟

**جواب**: ولیمہ کا کھانا نکاح کے بعد جب چاہے کھلایا جا سکتا ہے، اس سے سنت ادا ہو جائے گی، بعض کہتے ہیں کہ جب تک خلوت اختیار نہ کی جائے، ولیمہ نہیں، مگر یہ بات دلیل سے ثابت نہیں ہو سکی۔ البتہ بہتر یہی ہے کہ شب زفاف کے بعد ہو۔

**سوال**: نکاح متعہ کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: شریعت محمدیہ ایک کامل و مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اس میں تا قیامت تبدیلی کی گنجائش نہیں، کیونکہ مختلف ادوار و حالات میں متغیر قوانین کو اسلام نے مستقل کر دیا ہے۔ زمانہ نزولِ وحی سے لے کر قیامت تک کے لیے ٹھوس دستورِ زندگی عطا فرمایا۔ یہ کمال ہی کا تقاضا تھا کہ صرف افراد کو نہیں، بلکہ پورے معاشرے کو پیش نظر رکھ کر قوانین مرتب کر دیے گئے۔ جن کاموں سے معاشرے میں خرابی واقع ہوتی تھی، انہیں بتدریج حیات بدر کیا گیا۔ شراب کی مثال لے لیں کیسے غیر محسوس انداز میں مسلم معاشرہ اس سے پاک کیا گیا۔ پہلے فوائد کی نسبت اس کی خرابیاں زیادہ ہونے کا بتا کر اس سے عمومی نفرت کا رجحان پیدا کیا، پھر نمازوں کے اوقات میں نشہ منع فرما کر اس کی لت ختم کی، آخر میں اسے مستقل حرام قرار دے دیا گیا۔

نکاحِ متعہ بھی انہی بیماریوں میں سے ہے، جنہیں اسلام نے اصلاحِ معاشرہ کی خاطر ابدی طور پر شریعت سے نکالا دیا ہے۔ جیسے شراب کی حرمت نازل ہونے سے پہلے شراب پی جاتی رہی، اسی طرح تدریجی حکمت عملی کے تحت نکاحِ متعہ بھی ایک وقت تک جائز رہا،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



پھر اسے قیامت تک کے لیے حرام قرار دے دیا گیا اور اس کی جگہ شرعی نکاح ہی حتمی اور لازمی اصول بنا دیا گیا۔

جس طرح حرمت سے پہلے شراب نوشی کے واقعات دلیل بنا کر شراب حلال قرار دینا جائز نہیں، اسی طرح کسی مسلمان کے لیے یہ بھی جائز نہیں کہ وہ حرمت متعہ سے پہلے پیش آنے والے عہد نبوی کے واقعات کو دلیل بناتے ہوئے اب بھی نکاحِ متعہ کے جواز پر اصرار کرے۔

نکاحِ متعہ کے فرد اور معاشرے پر نہایت مضر اثرات تھے، جن کی بنا پر اسے قیامت تک کے لیے حرام کر دیا گیا۔ اس کے مقابلے میں شرعی نکاح کو رائج کیا گیا، جو مفاسد سے بالکل خالی اور فرد و معاشرے کے لیے بے شمار فوائد کا حامل ہے۔

شرعی نکاح کا اہم مقصد عفت و عصمت کا تحفظ ہے، جو کہ نکاحِ متعہ سے حاصل نہیں ہوتا، نیز نکاحِ شرعی میں اہم جز و دوام و استمرار ہے، جو کہ متعہ میں نہیں پایا جاتا۔ نکاحِ شرعی کا اہم فائدہ محبت و مودّت اور سکون ہے، جو کہ نکاحِ متعہ میں ناپید ہے۔ نکاحِ شرعی میں بیک وقت ایک سے زائد بیویوں کا تصور تو ہے، لیکن ایک سے زائد خاوندوں کا تصور قطعاً نہیں، جبکہ نکاحِ متعہ میں ایک سے زائد خاوندوں کا تصور واضح طور پر پایا جاتا ہے۔ ایک عورت کے لیے نکاحِ متعہ کے ذریعے ایک ہی دن میں بیسیوں افراد سے منہ کالا کرنے پر کوئی پابندی نہیں۔

نکاحِ متعہ کے ذریعے معاشرہ بے راہ روی کا شکار ہو جاتا ہے اور انسانوں میں بہیمانہ رویے پروان چڑھتے ہیں۔ ایک عورت جب نکاحِ متعہ کے ذریعے کئی مردوں سے تعلق رکھتی ہے، تو کیا معلوم اس کی کوکھ میں پلنے والا بچہ کس کا ہے؟ ایسے بچے عام طور پر خونخوار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



درندے ہی بنتے ہیں، پرامن شہری نہیں بن پاتے۔ نکاحِ متعہ میں ولی (باپ، بھائی) کے حقوق بھی پامال ہوتے ہیں۔ عصمت جو انسانیت کا جوہر ہے، ختم ہو جاتی ہے اور ماحول میں آوارگی پھیلتی ہے۔

نکاحِ متعہ کی بے شمار قباحتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس کی وجہ سے شادی شدہ خواتین بھی بدکاری کی راہ اختیار کر لیتی ہیں۔

❁ ابو جعفر، محمد بن حسن، طوسی شیعہ (م:460ھ) نے لکھا ہے:

لَيْسَ عَلَى الرَّجُلِ أَنْ يَّسْأَلَهَا : هَلْ لَّهَا زَوْجٌ أَمْ لَا .

”نکاحِ متعہ کرنے والے مرد کے لیے عورت سے یہ پوچھنا بھی ضروری نہیں کہ اس کا کوئی خاوند ہے یا نہیں؟“ (النّهاية، ص 490)

اتنی قباحتوں کے باوجود نکاحِ متعہ شیعہ مذہب کا بنیادی جزو ہے۔

❁ شیعہ فقیہ، محمد بن حسن، الحر العاملی (م:1104ھ) نے لکھا ہے:

إِنَّ إِبَاحَةَ الْمُتْعَةِ مِنْ ضَرُورِيَّاتِ مَذْهَبِ الْإِمَامِيَّةِ .

”نکاحِ متعہ کو جائز قرار دینا امامی شیعوں کی مذہبی ضرورت ہے۔“

(وسائل الشّيعة : 245/7)

## نکاحِ متعہ باطل ہے:

اُمت مسلمہ کا اتفاق و اجماع ہے کہ نکاحِ متعہ یا وقتی نکاح منسوخ و باطل ہے اور شریعتِ اسلامیہ میں نکاحِ متعہ تا قیامت حرام ہو چکا ہے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”سیدنا عمر رضی اللہ عنہ جب خلیفہ منتخب ہوئے، تو آپ نے خطبہ دیا: لوگو! بلا شبہ اللہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

کے رسول ﷺ نے ہمیں تین دفعہ متعہ کی اجازت دی تھی، پھر اسے حرام کر دیا تھا۔ اللہ کی قسم! مجھے جس شادی شدہ کے بارے متعہ کرنے کا علم ہوا، اسے ضرور رجم کردوں گا۔ ہاں اگر وہ چار گواہ پیش کردے کہ نبی ﷺ نے اسے حرام کرنے کے بعد حلال کر دیا تھا، تو چھوڑ دوں گا۔''

(سنن ابن ماجه : 1963، مسند البزّار : 183، وسندهٗ حسنٌ)

❁ حافظ خطیب بغدادی رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ يُعْلَمُ بِالْإِجْمَاعِ .

''متعہ کی حرمت اجماع سے ثابت ہے۔''

(الفقيه والمتفقه :339/1)

❁ علامہ ابوالفتح نصر بن ابراہیم مقدسی رحمہ اللہ (۴۹۰ھ) فرماتے ہیں:

''یہ بات ہمارے ذکر کیے ہوئے دعویٔ اجماع کی صحت پر دلیل ہے، کیونکہ ان آثار میں ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے متعہ کی حرمت برسرِ منبر بیان فرمائی، اس فعل سے ڈرایا اور اسے گھمبیر قرار دیا تھا۔ انہوں نے یہ بھی ذکر کیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے متعہ حرام قرار دے کر اس سے منع فرما دیا تھا۔ یہ ساری روئیداد مہاجرین و انصار صحابہ کرام کی موجودگی میں انجام پائی تھی، لیکن کسی نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے معارضہ کیا، نہ آپ کی بات ردّ کی، حالانکہ صحابہ کرام حق کا اظہار کرنے، واجب کو بیان کرنے اور غلطی کو ردّ کرنے پر حریص تھے، جیسا کہ ان کی یہ صفت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے بھی بیان کی ہے۔ دیکھا نہیں کہ سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے حج تمتع اور سیدنا معاذ

www.KitaboSunnat.com



بن جبل رضی اللہ عنہ نے حاملہ کو رجم کرنے کے بارے میں معارضہ کیا تھا؟ وجہ یہ ہے کہ صحابہ کرام جیسے (مضبوط ایمان والے) لوگوں سے دین کے حوالے سے مداہنت اور غلط بات سن کر خاموشی ممکن نہیں، خصوصاً ایسے معاملہ میں، جو شریعت سے تعلق رکھتا ہو اور جسے تا ابد شریعت میں موجود رہنا ہو۔ جب تمام صحابہ کرام خاموش ہو گئے اور کسی نے انکار نہیں کیا، تو معلوم ہوا کہ یہی حق ہے اور متعہ کا منسوخ اور حرام ہونا ہی شریعت میں ثابت ہے، جیسا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے نزدیک تھا۔ یہ معاملہ تمام صحابہ کرام کے متعہ کے حرام اور منسوخ ہونے کا اقرار کرنے کے مترادف ہے، لہٰذا یہ تا ابد حرام ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے علاوہ بھی صحابہ کرام کی ایک جماعت نے اس بارے میں احادیث بیان کی ہیں۔ متعہ کا حرام ہونا سیدنا علی بن ابی طالب، سیدنا عبداللہ بن عمر، سیدنا عبداللہ بن مسعود، سیدنا عبداللہ بن زبیر اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حق واضح ہو جانے اور متعہ کی حرمت پر حدیث رسول پہنچنے پر متعہ کے جواز سے رجوع فرما لیا تھا۔ یہی مذہب تمام تابعین، فقہائے کرام اور ائمہ دین کا ہے۔ اگر بالفرض متعہ کو صرف ایک صحابی حرام قرار دیتا اور کوئی دوسرا صحابی ان کا مخالف نہ ہوتا، تو ہم پر اس صحابی کے قول و علم کی پیروی لازم تھی، کیونکہ صحابی ایسی بات ٹھوس علم کی بنیاد پر ہی کہہ سکتا ہے۔...... حرمت متعہ پر صحابہ کا اجماع ہو چکا ہے۔ اب جو ان کی مخالفت میں نکاحِ متعہ کو حلال سمجھے، وہ اجماع کا مخالف اور حق و صواب کا دشمن ہے۔“

(تحریم نکاح المتعة، ص 77)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



❁ علامہ فخر رازی رحمہ اللہ (۶۰۱ ھ) لکھتے ہیں:

''سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے حرمت متعہ صحابہ کرام کے ایک مجمع میں کی اور کسی صحابی نے ان پر نکیر نہیں کی۔ اس صورت حال میں تین باتیں کہی جا سکتی ہیں: پہلی بات یہ کہ صحابہ کرام کو متعہ کی حرمت کا علم تھا، لہٰذا خاموش ہو گئے۔ یا دوسری بات یہ کہ انہیں متعہ کی اباحت معلوم تھی، لیکن مداہنت کی وجہ سے خاموش رہے۔ یا تیسری یہ کہ انہیں متعہ کی حرمت یا اباحت کے بارے میں علم ہی نہ تھا، لہٰذا انہوں نے توقف کیا اور خاموش رہے۔ پہلی بات ہی درست ہے، دوسری بات سے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور تمام صحابہ کرام کی تکفیر لازم آتی ہے، کیونکہ جو شخص جانتا ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کو مباح قرار دیا ہے، پھر وہ بغیر نسخ کی دلیل کے کہے کہ یہ حرام ہے، وہ تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرتا ہے اور جسے اس کی غلطی اور کفر کا علم ہو، پھر بھی وہ اس کی تصدیق کرے، تو وہ بھی کافر ٹھہرے گا۔ یوں ساری امت کی تکفیر لازم آئے گی اور یہ فرمانِ باری تعالیٰ: ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ﴾ ''تم بہترین امت ہو۔'' کے خلاف ہے۔ تیسری بات کہ صحابہ کرام کو متعہ کی حرمت یا اباحت کا علم ہی نہ تھا، اس لیے خاموش ہو گئے، یہ بھی باطل ہے، کیونکہ بالفرض اگر متعہ جائز ہے، تو یہ نکاح کی طرح ہی ہوگا، لہٰذا جس طرح لوگ نکاح کی معرفت کے محتاج ہیں، اسی طرح متعہ کی معرفت کے بھی محتاج ہوں گے۔ اس طرح کا معاملہ مخفی رہنا ممکن نہیں، بلکہ ضروری ہے کہ اس کے بارے میں علم مشہور و معروف ہو۔ جس طرح سب کو علم تھا کہ نکاح مباح

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



ہے اور اس کی اباحت منسوخ نہیں، اسی طرح متعہ کے بارے میں علم ہونا بھی ضروری تھا۔ جب یہ (آخری) دونوں باتیں باطل ہیں، تو ثابت ہو گیا ہے کہ صحابہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پر انکار کرنے سے صرف اس لیے خاموش رہے کہ انہیں اسلام میں متعہ کے منسوخ ہو جانے کا علم تھا۔''

(تفسير الرازي: 287/3)

❁ امام ابو عُبَید، قاسم بن سلام رحمہ اللہ (۱۵۰۔۲۲۴ھ) فرماتے ہیں:

''مسلمانوں کا اجماع ہے کہ نکاحِ متعہ منسوخ اور حرام ہے۔ کتاب و سنت نے اسے منسوخ کیا ہے۔ کسی صحابی سے نکاح متعہ کی رخصت منقول نہیں، ہاں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جواز کے قائل تھے، آپ کا رجوع بھی ثابت ہے۔''

(النّاسخ والمنسوخ، ص 80)

❁ امام ابن منذر رحمہ اللہ (۳۱۹ھ) فرماتے ہیں:

''اوائل میں متعہ کی رخصت ملتی ہے۔ لیکن اب میں نہیں جانتا کہ سوائے رافضیوں کے کسی نے اسے جائز قرار دیا ہو۔ کتاب اللہ اور سنت رسول کے مخالف قول کا کوئی وزن نہیں۔''

(الإشراف: 61/1، فتح الباري لابن حجر: 78/9)

❁ امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ (۳۲۱ھ) فرماتے ہیں:

''سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کی موجودگی میں عورتوں سے متعہ کرنے سے منع فرمایا۔ کسی نے بھی اعتراض نہیں کیا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جمیع صحابہ متعہ کی ممانعت میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ہمنوا تھے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا یہ اجماع متعہ کی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

منسوخیت پر واضح دلیل و برہان ہے۔"

(شرح معاني الآثار: 26/3)

❁ علامہ ابوبکر جصّاص (۳۷۰ھ) لکھتے ہیں:

"ہم نے متعہ کی اباحت کے بعد اس کی حرمت پر کتاب وسنت کے دلائل اور سلف کا اجماع بیان کر دیا ہے۔۔۔اس بارے خیر القرون میں کوئی اختلاف نہ تھا، جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ نیز تمام علاقوں کے فقہائے کرام نے اس کی حرمت پر اتفاق ہے، وہ اس بارے میں قطعاً اختلاف نہیں کرتے ہیں۔"

(أحكام القرآن: 153/2)

❁ علامہ خطابی رحمہ اللہ (۳۸۸ھ) لکھتے ہیں:

"متعہ کی حرمت پر مسلمانوں کا اجماع ہے، سوائے بعض شیعہ کے۔ ان کے قواعد وضوابط کے مطابق بھی یہ (متعہ) درست نہیں، کیونکہ یہ لوگ اختلافی مسائل میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور آپ کے اہل بیت کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے متعہ کی منسوخیت ثابت ہے۔ حافظ بیہقی رحمہ اللہ نے (السنن الکبری: ۷/ ۲۰۷، وسندہ صحیح) جعفر بن محمد رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ ان سے متعہ کے بارے میں سوال ہوا، تو انہوں نے فرمایا: یہ تو کھلا زنا ہے۔"

(فتح الباري لابن حجر: 78/9)

❁ حافظ ابن عبد البر رحمہ اللہ (۳۶۸۔۴۶۳ھ) لکھتے ہیں:

"صحابہ وتابعین اور بعد والے علمائے کرام اور فقہائے مسلمین تمام کے تمام حرمت متعہ پر متفق ہیں۔ جن میں اہل مدینہ سے امام مالک اور اہل کوفہ سے امام سفیان ثوری اور امام ابوحنیفہ، متفقہ طور پر اہل حدیث اور اہل فقہ میں سے

www.KitaboSunnat.com



امام شافعی، اہل شام میں سے امام اوزاعی اور اہل مصر میں سے امام لیث بن سعد اور دیگر تمام محدثین کرام شامل ہیں۔“

(التّمهيد لما في المؤطّأ من المعاني والأسانيد : ۱۲۱/۱۰)

❁ حافظ بغوی رحمہ اللہ (۵۱۶ھ) فرماتے ہیں:

اِتَّفَقَ الْعُلَمَاءُ عَلٰى تَحْرِيمِ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ، وَهُوَ كَالْإِجْمَاعِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ .

”اہل علم کا متعہ کی حرمت پر اتفاق ہے۔ یہ مسلمانوں کا اجماع ہی ہے۔“

(شرح السنّة : 100/9)

❁ علامہ ابن العربی رحمہ اللہ (۵۴۳ھ) لکھتے ہیں:

”(ابتدا میں) سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نکاح متعہ کے جواز کے قائل تھے، بعد میں ان کا رجوع کرنا ثابت ہے، لہٰذا متعہ کی حرمت پر اجماع منعقد ہو چکا ہے۔“

(القبس شرح مؤطأ الإمام مالك، ص 714)

❁ قاضی عیاض رحمہ اللہ (۵۴۴ھ) لکھتے ہیں:

”متعہ کی حرمت پر سوائے رافضیوں کے تمام علما کا اجماع ہو گیا۔“

(شرح مسلم للنووي : 181/9)

❁ علامہ علی بن ابی بکر مرغینانی حنفی رحمہ اللہ (۵۹۳ھ) لکھتے ہیں:

اِبْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا صَحَّ رُجُوعُهٗ إِلٰى قَوْلِهِمْ فَتَقَرَّرَ الْإِجْمَاعُ .

”ابن عباس رضی اللہ عنہما کا رجوع صحیح ثابت ہے، یوں اجماع منعقد ہو گیا۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



(الهداية : 190/1، فتح القدير لابن همام : 247/3، البحر الرائق لابن نجيم : 114/3)

❁ مفسر قرطبی رحمہ اللہ (٦٧١ھ) فرماتے ہیں:

اِنْعَقَدَ الْإِجْمَاعُ عَلٰی تَحْرِيمِهَا .

”متعہ کی حرمت پر اجماع ہو گیا ہے۔“ (تفسير القرطبي : 133/5)

❁ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو بتایا:

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُتْعَةِ، وَعَنْ لُّحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ زَمَنَ خَيْبَرَ .

”غزوۂ خیبر کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاحِ متعہ اور گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع فرما دیا تھا۔“

(صحيح البخاري : 5115، صحيح مسلم : 30/1407)

❁ دوسری روایت میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے الفاظ ہیں:

نَهٰى عَنْ مُّتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ، وَعَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ .

”آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے دن عورتوں سے متعہ کرنے اور گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا تھا۔“

(صحيح البخاري : 4216، صحيح مسلم : 1407)

❁ صحیح مسلم (1407/31) میں ہے:

”سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو عورتوں سے متعہ کرنے کے بارے میں نرم بات کرتے سنا، تو فرمایا: ابن عباس! اس فتوے سے رُک جایئے،

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ خیبر کے دن نکاحِ متعہ اور گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا تھا۔''

❀ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''سیدنا عمر رضی اللہ عنہ جب خلیفہ منتخب ہوئے، تو آپ نے خطبہ دیا: لوگو! بلاشبہ اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں تین دفعہ متعہ کی اجازت دی تھی، پھر اسے حرام کر دیا تھا۔ اللہ کی قسم! مجھے جس شادی شدہ کے بارے متعہ کرنے کا علم ہوا، اسے ضرور رجم کر دوں گا۔ ہاں اگر وہ چار گواہ پیش کر دے کہ نبی ﷺ نے اسے حرام کرنے کے بعد حلال کر دیا تھا، تو چھوڑ دوں گا۔''

(سنن ابن ماجه : 1963، مسند البزّار : 183، وسندهٗ حسنٌ)

**سوال**: روافض نکاح متعہ کی حلت پر آیت: ﴿فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً﴾ پیش کرتے ہیں، ان کی استدلال کی کیا حقیقت ہے؟

**جواب**: فرمانِ الٰہی ہے:

﴿فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً﴾(النّساء : ٢٤)

''جن عورتوں سے تم فائدہ اٹھاؤ، انہیں ان کے حق مہر ضرور ادا کرو۔''

❀ امام طبری رحمہ اللہ (۳۱۰ھ) لکھتے ہیں:

''اس آیت کی درست تفسیر یہ ہے: جن عورتوں سے تم نے نکاح کیا اور خلوت بھی اختیار کر لی، انہیں مہر ادا کرو۔ اس تفسیر کے صحیح ہونے کی وجہ یہ ہے کہ دلائل سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی زبانی جس متعة النسا کو حرام قرار دیا ہے، وہ نکاح صحیح سے الگ چیز ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



(تفسير الطّبري: ٧٣٨/٣، طبع دار الحديث، القاهرة)

❁ ابن خُوَیزمنداد بصری (م:390ھ) فرماتے ہیں:

''اس آیت کریمہ سے متعہ کا جواز کشید کرنا جائز نہیں، کیونکہ ایک تو رسول اللہ ﷺ نے نکاحِ متعہ سے منع فرما دیا ہے اور اسے حرام قرار دے دیا ہے، دوسرا یہ کہ اللہ نے (اس سے اگلی آیت میں) ارشاد فرمایا: ﴿فَانْكِحُوهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ﴾ (تم ان عورتوں سے ان کے گھر والوں کی اجازت سے نکاح کرو) اور یہ بات تو معلوم ہی ہے کہ عورت کے گھر والوں کی اجازت، یعنی ولی اور دو گواہوں کی موجودگی میں جو نکاح ہوتا ہے، وہ نکاحِ شرعی ہی ہوتا ہے، نکاحِ متعہ کی صورت یہ نہیں ہوتی۔''

(تفسير القرطبي: 5/129-130)

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) لکھتے ہیں:

''اس آیت کریمہ میں متعہ کے حلال ہونے کی کوئی دلیل نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ أَنْ تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُمْ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَاضَيْتُمْ بِهِ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيضَةِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا﴾، ﴿وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا أَنْ يَنْكِحَ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ﴾ ''اور ان (مذکورہ محرمات) کے علاوہ جو عورتیں ہیں، وہ تمہارے لیے حلال کر دی گئی ہیں، (شرط یہ ہے) کہ تم اپنے مال (مہر) کے بدلے انہیں حاصل کر کے ان سے نکاح کرو

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



اور تمھاری نیت بدکاری کی نہ ہو، پھر جن سے مہر کے عوض تم فائدہ اٹھاؤ، انھیں ان کے مقرر کیے ہوئے مہر دے دو، اگر تم مہر مقرر کر لینے کے بعد اس (میں کمی بیشی) پر راضی ہو جاؤ، تو تم پر کوئی گناہ نہیں۔ بے شک اللہ خوب جاننے والا، بڑی حکمت والا ہے۔ اور جو شخص آزاد مومن عورتوں سے نکاح کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو......'' یہاں جن عورتوں سے فائدہ اٹھانے کی بات ہے، ان سے مراد وہ عورتیں ہیں، جن سے دخول ہو چکا ہے۔ نکاح کے بعد عورت سے دخول کرنے والے کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنی بیوی کو حق مہر ادا کرے۔ جس عورت کو دخول سے قبل ہی طلاق ہو جائے اور خاوند اس سے دخول کی صورت میں فائدہ نہ اٹھا پایا ہو، وہ پورے حق مہر کی مستحق نہیں ہوتی، بلکہ اسے نصف مہر دیا جائے گا، جیسا کہ فرمان الٰہی ہے: ﴿وَكَيْفَ تَأْخُذُونَهُ وَقَدْ أَفْضَىٰ بَعْضُكُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ وَأَخَذْنَ مِنكُم مِّيثَاقًا غَلِيظًا﴾ ''اور تم مہر میں سے کیسے واپس لو گے، حالانکہ تم ایک دوسرے سے ملاپ کر چکے ہو اور ان عورتوں نے تم سے پختہ عہد لیا ہے؟'' اس آیت میں بھی نکاح کے بعد ملاپ کو حق مہر کی ادائیگی کے لزوم کا سبب بتایا گیا ہے۔ وضاحت یوں ہے کہ اس آیت میں ابدی نکاح کو چھوڑ کر مال کے بدلے وقتی نکاح کی تخصیص کی کوئی صورت نہیں، بلکہ ابدی نکاح ہی مکمل حق مہر ادا کرنے کا زیادہ حق دار ہے۔ ضروری ہے کہ یہ آیت ابدی نکاح پر دلالت کرے۔ یہ دلالت خواہ تخصیص کے انداز سے ہو، خواہ عموم کے انداز سے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ اس کے بعد لونڈیوں کے نکاح کا ذکر ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مذکورہ بات مطلق طور پر آزاد عورتوں کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



نکاح کے متعلق تھی۔ اگر یہ کہا جائے کہ سلف کے ایک گروہ کی قرأت یوں تھی: ﴿فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ إِلٰى أَجَلٍ مُّسَمًّى﴾ ''تم ان عورتوں میں سے جس سے ایک مقرر وقت تک فائدہ اٹھاؤ۔۔۔'' تو جواب یہ ہے کہ یہ قرأت متواتر نہیں، بلکہ اس کا زیادہ سے زیادہ رتبہ اخبارِ آحاد کی طرح ہے۔

ہم اس بات کے انکاری نہیں کہ متعہ شروع اسلام میں حلال تھا، لیکن یہاں بات یہ ہے کہ اس پر قرآنِ کریم دلالت کرتا ہے یا نہیں؟ دوسری بات یہ بھی ہو سکتی ہے کہ یہ الفاظ اگرچہ نازل ہوئے تھے، لیکن یہ مشہور قرأت میں ثابت نہیں ہوئے، لہٰذا یہ منسوخ ہیں۔ ان کا نزول اس وقت ہوا ہوگا، جب متعہ ابھی جائز تھا۔ جب متعہ کو حرام قرار دیا گیا، تو یہ الفاظ منسوخ ہو گئے اور وقتی نکاح میں حق مہر کی ادائیگی کا حکم مطلق (ابدی) نکاح میں مہر کی ادائیگی پر تنبیہ کرنے کے لیے رہ گیا۔ زیادہ سے زیادہ یہی کہا جا سکتا ہے کہ یہ دونوں قرأتیں حق ہیں۔ جب وقتی نکاح، یعنی متعہ حلال تھا، تو حق مہر دینا واجب تھا۔ یہ آغاز اسلام میں جائز تھا، لہٰذا اس آیت میں کوئی ایسی بات نہیں، جس سے یہ معلوم ہو کہ وقتی نکاح، یعنی متعہ اب بھی حلال ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ تمہارے لیے عورتوں سے مقررہ وقت تک متعہ کرنا حلال کر دیا گیا ہے، بلکہ فرمانِ باری تعالیٰ یہ ہے کہ جن عورتوں سے تم نے فائدہ حاصل کیا ہے، ان کو حق مہر ادا کرو۔ عورت سے فائدہ اٹھانا حلال ہونے کی صورت میں ہو یا شبہے کی صورت میں، یہ آیت دونوں طرح کے فائدے کو شامل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سنت رسول اور اجماعِ امت دونوں دلائل سے نکاحِ فاسد میں حق مہر

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



واجب ہے۔فائدہ حاصل کرنے والا جب اس کام کو حلال سمجھتا ہو،تو اس پر حق مہر واجب ہے۔رہا حرام متعہ،تو اس آیت میں اس کا کوئی ذکر نہیں۔اگر وہ کسی عورت سے اس کی رضا مندی سے بغیر نکاح کے فائدہ حاصل کرے گا،تو یہ زنا ہوگا۔اس میں کوئی حق مہر نہیں۔اگر عورت کو مجبور کیا گیا ہو،تو اس میں اختلاف مشہور ہے۔یہ جو بات ذکر کی جاتی ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے متعہ سے منع کیا تھا، تو خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے پہلے عورتوں سے متعہ حلال قرار دیا تھا،لیکن بعد میں اسے حرام کر دیا تھا۔اس بات کو صحیح بخاری وصحیح مسلم وغیرہما میں ثقہ راویوں نے امام زہری سے اور انہوں نے اس روایت کو محمد بن حنفیہ کے دونوں بیٹوں عبداللہ اور حسن سے بیان کیا ہے۔وہ دونوں اسے اپنے والد محمد بن حنفیہ سے بیان کرتے ہیں،وہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جب متعہ کو حلال کہا، تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: آپ (اس مسئلہ میں) راہِ حق سے پھسل گئے ہیں، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر والے سال متعہ اور گدھوں کے گوشت کو حرام قرار دے دیا تھا۔امام زہری سے اس روایت کو امام مالک بن انس، امام سفیان بن عیینہ وغیرہما نے بیان کیا ہے جو کہ ان کے زمانے کے سب سے بڑے علمائے سنت وحفاظِ حدیث اور ائمہ اسلام تھے۔یہ وہ لوگ ہیں،جن کے علم،عدالت اور حفظ پر مسلمانوں کا اتفاق رہا ہے۔محدثین کرام کا اس حدیث کے صحیح ہونے اور تلقی بالقبول حاصل کرنے پر اتفاق ہے۔اہل علم میں سے کسی نے اس میں کوئی طعن نہیں کی۔اسی طرح صحیح بخاری میں ثابت ہے کہ رسول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اللہ ﷺ نے متعہ کو فتح مکہ والے سال قیامت تک کے لیے حرام قرار دیا تھا........ یوں اہل سنت والجماعت نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور دیگر خلفائے راشدین کی اس چیز میں پیروی کی ہے جو انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے بیان کی ہے، جبکہ شیعہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی اس بات میں مخالفت کی ہے، جو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کی ہے اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے مخالف کی بات مانی ہے۔ پھر یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیوی اور لونڈی کو حلال قرار دیا ہے، جبکہ جس عورت سے متعہ کیا جائے، وہ نہ بیوی ہے، نہ لونڈی۔ اگر وہ بیوی ہوتی، تو وراثت کی حقدار بنتی، اس پر مرد کی وفات کی وجہ سے عدت لازم ہوتی، نیز تین طلاقیں اس پر واقع ہوتیں، کیونکہ قرآنِ کریم میں بیوی کے یہی احکام ہیں۔ جب متعہ والی عورت میں نکاح کے لوازم موجود نہیں، تو اس سے معلوم ہوا کہ نکاح نہیں ہوا، کیونکہ لازم کے ختم ہونے سے ملزوم بھی ختم ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں بیویوں اور لونڈیوں کو حلال قرار دے کر باقی عورتوں کو حرام کہہ دیا ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ﴾، ﴿إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ﴾، ﴿فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ﴾ ''اہل ایمان اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، بیویوں اور لونڈیوں سے ایسے تعلقات رکھنے پر ملامت نہیں، لیکن جو لوگ تکمیل خواہش کے لیے کوئی دوسرا رستہ اختیار کریں، وہ باغی ہیں۔'' متعہ کے حرام ہونے کے بعد جس عورت سے متعہ کیا جائے، وہ نہ بیوی ہے، نہ لونڈی،

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



لہٰذا متعہ قرآنِ کریم کی نص سے حرام قرار پا رہا ہے۔ متعہ والی عورت کا لونڈی نہ ہونا، تو واضح ہے، لوازم نکاح نہ ہونے کی وجہ سے وہ بیوی بھی نہیں ہے، کیونکہ وراثت کا باعث بننا، عورت پر عدت کا ثابت ہونا، تین طلاقوں کا واقع ہونا اور دخول سے قبل طلاق کی صورت میں نصف حق مہر کا حق دار ہونا وغیرہ لوازم نکاح میں سے ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ کبھی بیوی وارث نہیں بھی بنتی، جیسا کہ ذمی عورت اور لونڈی ہے۔ ان سے کہا جائے کہ ان کے نزدیک ذمی عورت سے نکاح جائز ہی نہیں اور لونڈی سے بھی بوقت ضرورت نکاح کیا جا سکتا ہے، لیکن ان کے نزدیک متعہ مطلقاً جائز ہے۔ پھر کہا جائے گا کہ ذمی عورت اور لونڈی سے نکاح وراثت کا حق دار بننے کا سبب ہے، لیکن یہاں ایک رکاوٹ موجود ہے، یعنی غلامی اور کفر، جیسا کہ نسب بھی وراثت کا حق دار بناتا ہے، لیکن جب بیٹا غلام یا کافر ہو، تو رکاوٹ آ جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب باپ کی زندگی میں بیٹا آزاد ہو جائے یا مسلمان ہو جائے، تو وہ باپ کا وارث بنے گا۔ اسی طرح جب ذمی بیوی اپنے خاوند کی زندگی میں مسلمان ہو جائے، تو اس کے وارث بننے پر مسلمانوں کا اتفاق ہے۔ یہ ساری صورت حال متعہ والی عورت سے مختلف ہے، کیونکہ اس کا نکاح (متعہ) وراثت کا سبب نہیں بنتا۔ یہ کسی بھی صورت میں وارث نہیں بن سکتی۔ یہ نکاح اس ولد زنا کی طرح ہے، جو اپنے خاوند کے بستر پر پیدا ہوا ہو۔ ایسا بچہ زانی کو کبھی بھی نہیں مل سکتا۔ وہ بچہ زانی کا ایسا بیٹا نہیں ہوگا، جو اس کا وارث بن سکے۔ اگر یہ کہا جائے کہ کبھی کبھی نسب کے احکام بدل جاتے ہیں، یہی معاملہ نکاح کا ہے۔۔۔ تو کہا جائے گا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

کہ اس میں اختلاف ہے اور جمہور اسے تسلیم کرتے ہیں، لیکن اس میں شیعہ کے لیے کوئی دلیل نہیں، کیونکہ متعہ والی عورت سے بیوی ہونے کے تمام لوازمات ختم ہیں۔ اس میں حلال نکاح کی کوئی خصوصیت موجود نہیں ہوتی۔''

(منهاج السّنة : 155/2)

معلوم ہوا کہ قرآنِ کریم سے نکاحِ متعہ قطعاً ثابت نہیں ہوتا، بلکہ صرف نکاحِ شرعی کا اثبات ہوتا ہے۔

**تنبیہ:** سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے متعہ کے بارے میں پوچھا گیا، تو آپ نے یہ آیت یوں تلاوت کی:

﴿فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ إِلٰى أَجَلٍ مُّسَمًّى﴾

''جن عورتوں سے تم ایک مقررہ مدت تک فائدہ اٹھاؤ۔''

(تفسير الطّبري : 9046، وسندهٗ صحيحٌ، 9047، وسندهٗ صحيحٌ، 9049، وسندهٗ صحيحٌ، 9050، وسندهٗ صحيحٌ)

پہلے پہل سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما متعہ کے جواز کے قائل تھے، لیکن بعد میں نسخ کا علم ہونے پر انہوں نے رجوع کر لیا تھا۔

❀ سیدنا ربیع بن سبرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

مَا مَاتَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَتّٰى رَجَعَ عَنْ هٰذِهِ الْفُتْيَا .

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے موت سے پہلے اس فتوے سے رجوع کر لیا تھا۔''

(مستخرج أبي عوانة : 273/2، ح : 2384، وسندهٗ صحيحٌ)

**فائدہ:** جس روایت میں ہے کہ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی بھی یہی قرأت تھی، وہ ثابت

www.KitaboSunnat.com



نہیں، کیونکہ اس میں سعید بن ابی عروبہ اور ان کے استاذ قتادہ بن دعامہ مدلس ہیں۔ لہٰذا اس بات کی نسبت سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی طرف درست نہیں۔

﴿فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ﴾ سے مراد نکاح ہے۔

❁ سیدنا سبرہ بن معبد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا:

اسْتَمْتَعُوا مِنْ هٰذِهِ النِّسَاءِ، وَالْاِسْتِمْتَاعُ عِنْدَنَا التَّزْوِيجُ .

''ان عورتوں سے متعہ کریں، یعنی فائدہ اُٹھائیں۔ (صحابی کہتے ہیں:) ہمارے نزدیک فائدہ اُٹھانے سے مراد نکاح ہے۔''

(مسند الدّارمي: 2241، مسند الحميدي: 870، مسند الإمام أحمد: 404/3، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد نکاح ہے۔

(تفسير الطّبري: 9039)

اگر کوئی کہے کہ اس سے مراد متعہ ہے، تو اس کا جواب یہ ہے کہ سیدنا سبرہ الجہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''لوگو! بے شک میں نے آپ کو عورتوں سے متعہ کرنے کی اجازت دی تھی۔ اب اللہ نے قیامت تک اسے حرام کر دیا ہے۔ جس کے پاس کوئی ایسی عورت ہو، اسے چھوڑ دے اور آپ انہیں دی ہوئی چیزوں سے کچھ واپس نہ لیں۔''

(صحيح مسلم: 1406)

❁❁❁❁❁❁❁

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

# فتاویٰ امن پوری (قسط ٦٩)

غلام مصطفیٰ ظہیرامن پوری

**سوال**: بیوی کی موجودگی میں اس کی غیر حقیقی بھتیجی سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: بیوی کی موجودگی میں اس کی حقیقی بھتیجی سے نکاح جائز نہیں، البتہ غیر حقیقی بھتیجی سے نکاح درست ہے۔

**سوال**: اگر کوئی عورت کہے کہ میرے شوہر نے مجھے طلاق دے دی ہے اور میری عدت بھی گزر چکی ہے، کیا اس عورت سے نکاح درست ہے؟

**جواب**: عورت سچی ہے، تو اس کے اقرار کے بعد اس سے نکاح کیا جا سکتا ہے۔

**سوال**: بٹے سٹے کا نکاح کیا، بعد میں مہر مثل مقرر کر لیا گیا، تو اس سے نکاح صحیح ہو جائے گا؟

**جواب**: نکاح شغار (بٹے سٹے) کا نکاح باطل ہے، منعقد نہیں ہوتا۔ یہ ممنوع ہے۔ اس پر کئی احادیث اور اجماع امت دلالت کناں ہیں۔

❀ حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلَى أَنَّهُ مَنْهِيٌّ عَنْهُ .

''اہل علم کا اجماع ہے کہ نکاح شغار ممنوع ہے۔''

(شرح صحیح مسلم : 201/9)

❀ علامہ ابن جزی رحمہ اللہ (٧٤١ھ) فرماتے ہیں:

www.KitaboSunnat.com



نِكَاحُ الشِّغَارِ، وَهُوَ بَاطِلٌ إِجْمَاعًا .

''نکاح شغار بالاجماع باطل ہے۔''

(القوانين الفِقهيّة، ص 203)

❀ امام سوید بن غفلہ رحمہ اللہ (۸۰ھ) فرماتے ہیں:

كَانُوا يَكْرَهُونَ الشِّغَارَ، وَالشِّغَارُ : الرَّجُلُ يُزَوِّجُ الرَّجُلَ عَلٰى أَنْ يُزَوِّجَهُ بِغَيْرِ مَهْرٍ .

''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نکاح شغار کو حرام سمجھتے تھے، جس کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص (اپنی بیٹی وغیرہ کا) دوسرے سے نکاح کرتا ہے، بشرطیکہ دوسرا بھی (اپنی بیٹی وغیرہ سے) اس کا نکاح کرے، (دونوں میں) مہر ادا نہیں کیا جاتا۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 380/4، وسندهٗ صحيحٌ)

احناف صحیح احادیث اور اجماع امت کی مخالفت میں ادلا بدلی کی شادی کو جائز قرار دیتے ہیں۔ وہ نکاح کو نکاح کے بدلے میں مہر مثل قرار دیتے ہیں۔

❀ علامہ ابن بطال رحمہ اللہ (۴۴۹ھ) لکھتے ہیں:

''کسی اہل علم کے نزدیک شرمگاہ مہر نہیں بن سکتی، مگر امام ابوحنیفہ کہتے ہیں: یہ نکاح منعقد ہو جاتا ہے۔'' (شرح صحيح البخاري : 316/8)

❀ سید الفقہاء والمحدثین، امام بخاری رحمہ اللہ (۲۵۶ھ) فرماتے ہیں:

''بعض الناس کا کہنا ہے: اگر حیلہ کر کے نکاح شغار کر لیا جائے، تو نکاح منعقد ہو جاتا ہے اور شرط باطل ہو جاتی ہے، یہ لوگ متعہ کے متعلق کہتے ہیں: نکاح متعہ فاسد ہے اور اس کی شرط باطل ہے، جبکہ بعض لوگ کہتے ہیں: متعہ اور شغار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



دونوں جائز ہیں، لیکن شرط باطل ہے۔''

(صحيح البخاري، تحت الحديث : 6960)

علامہ سرخسی حنفی (۴۸۳ھ) لکھتے ہیں:

''نکاح شغار کے منعقد ہونے میں ہماری دلیل یہ ہے کہ نکاح شغار کرنے والوں نے دونوں عورتوں کی شرمگاہ کو ہی مہر مقرر کیا ہے، جبکہ شرمگاہیں مہر نہیں بن سکتیں، اس کی صورت یہی ہے کہ جیسے کسی نے نکاح میں شراب یا خنزیر بطور مہر ادا کیا، (تو اس کا مہر بھی باطل ہوگا۔) کیونکہ جب شرمگاہیں مہر بن ہی نہیں سکتیں، تو دونوں میں وٹہ سٹہ نہ ہوا۔ لہٰذا یہ شرط فاسد ہو جائے گی۔ فاسد شروط سے نکاح باطل نہیں ہوتا۔''

(المَبسوط : 105/5)

نکاح کے لیے مہر ضروری ہے، جس کی ادائیگی تین طرح ہو سکتی ہیں: ① مہر کی مقدار طے کر لی جائے اور معجّل ادا کر دیا جائے۔ ② مقدار مہر مقرر کر کے مؤجل ادا کیا جائے۔ ③ مہر کی مقدار مقرر نہ کی جائے، لیکن مؤجل مہر مثل ادا کر دیا جائے۔

احناف پہلے نکاح بدلے نکاح کو ہی مہر مقرر کرتے ہیں، جو کہ نکاح شغار کی صورت ہے، پھر بعد میں مہر مثل مقرر کر کے نکاح کو صحیح کرنے کا حیلہ کرتے ہیں، گویا نکاح کی ابتدا میں مہر دینے کا کوئی ارادہ نہیں تھا، بعد میں نکاح کو صحیح کرنے کے لیے مہر مثل مقرر کیا گیا، یہ حیلہ ہے، جس کی شریعت میں کوئی گنجائش نہیں، اس پر طرہ یہ کہ صحابہ کرام اور محدثین عظام نے اس حیلہ کو اختیار نہیں کیا، بلکہ زوجین میں جدائی کا فیصلہ سنایا جیسا کہ سیدنا معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہما کے بیان میں گزر چکا ہے۔ اور مہر کے ساتھ تجدید نکاح ضروری ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



❀ علامہ سندھی حنفی (۱۱۳۸ھ) لکھتے ہیں:

''جمہور کے نزدیک نکاح شغار منعقد ہی نہیں ہوتا، جبکہ ہمارے (یعنی احناف) کے نزدیک یہ شغار رہتا ہی نہیں، بلکہ اس میں مہر مثل ادا کرنا ضروری ہو جائے گا۔ یوں یہ نکاح شغار کی ممانعت سے خارج ہو جائے گا اور یہ بھی نہیں ہوگا کہ اس نکاح میں حق مہر ادا نہیں کیا گیا۔ درست یہی ہے کہ نکاح شغار کی عدم مشروعیت کا تقاضا ہے کہ یہ نکاح باطل ہو، نیز ان میں سے کوئی نکاح بھی منعقد نہیں ہوا۔ لہٰذا جمہور کا مؤقف ہی درست ہے، واللہ تعالیٰ اعلم!''

(حاشية السِّندي على سنن النّسائي : 112/6)

## الحاصل:

ہر ایک نکاح کا علیحدہ علیحدہ مہر مقرر ہو، تو بٹے کا نکاح جائز ہے، اگر نکاح بدلے نکاح کے مہر مقرر ہو، تو یہ نکاح منعقد نہیں ہوگا، خواہ بعد میں مہر مثل ادا بھی کر دیا جائے۔

**سوال**: ایک شخص نے اپنی لڑکی کا نکاح دوسرے کے لڑکے سے اور دوسرے نے اپنی لڑکی کا نکاح پہلے شخص کے لڑکے سے کیا، دونوں کا الگ الگ مہر مقرر ہوا، کیا یہ نکاح صحیح ہے؟

**جواب**: شرعاً ایسا نکاح ممنوع نہیں۔

**سوال**: شوہر کی وفات کے بعد اس کے داماد سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: شوہر کی وفات کے بعد اس کے داماد سے نکاح کیا جا سکتا ہے۔

**سوال**: بیوی کا بیٹا، جو سابقہ شوہر سے ہے، کی وفات کے بعد اس کی بیوہ سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: اس بیوہ سے شادی کر سکتا ہے، وہ اس کا حقیقی سسر نہیں ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



سوال: طوائفہ سے نکاح کا کیا حکم ہے، جبکہ وہ زنا اور رقص سے پیسے بھی کماتی ہے؟

جواب: کسی پاکدامن صالح مسلمان کے لیے طوائفہ سے نکاح کرنا جائز نہیں، ان کے لیے بدکردار مرد ہی ہیں۔ البتہ اگر کوئی شخص طوائفہ سے نکاح کر لے، تو نکاح منعقد ہو جائے گا، زنا سے نکاح باطل نہیں ہوتا۔

سوال: بھتیجے کی بیوہ سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: بھتیجے کی بیوہ سے نکاح شرعاً درست ہے۔

سوال: طوائفہ نے اس شرط پر نکاح کیا کہ رقص کا پیشہ باقی رکھے گی، تو نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: نکاح منعقد ہو جائے گا، البتہ یہ شرط شرعاً ناجائز ہے۔

سوال: تایا اور چچا کی بیوہ سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: شرعاً ان کی بیوہ سے نکاح جائز ہے، بشرطیکہ کوئی دوسری وجہ حرمت نہ ہو۔

سوال: بیوی کی سابقہ شوہر سے جو لڑکی ہے، اس کا نکاح اپنے بھائی سے کرنا کیسا ہے؟

جواب: درست ہے، یہ لڑکی اس کی حقیقی بھتیجی نہیں ہے۔

سوال: بھائی کی مطلقہ کا نکاح دوسرے بھائی سے کرنا کیسا ہے، جبکہ اس مطلقہ پر سسر کے ساتھ زنا کرنے کی تہمت لگ چکی ہے؟

جواب: اگر یہ ثابت بھی ہو جائے کہ مطلقہ نے سسر کے ساتھ زنا کیا ہے، تب بھی شرعاً دوسرے بھائی سے نکاح درست ہے، کیونکہ زنا سے حرمت ثابت نہیں ہوتی، بلکہ حرمت نکاح صحیح سے ثابت ہوتی ہے۔

سوال: کیا اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح جائز ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



(جواب):اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) کی پاک دامن عورتیں، خواہ وہ ذمی ہوں یا حربی، سے نکاح جائز ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسَافِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيٓ اَخْدَانٍ﴾(المائدة : 5)

''اہل کتاب کی پاک دامن عورتیں (تمہارے لیے حلال کر دی گئی ہیں)، بشرطیکہ تم ان کا مہر ادا کرو، تمہارا مقصد پاکدامنی حاصل کرنا ہو۔ اعلانیہ زنا، یا پوشیدہ طور پر آشنائی کی نیت نہ ہو۔''

❀ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''جب یہ آیت نازل ہوئی:﴿وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ﴾ (البقرة : 221)(تم مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو، جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں)، تو لوگ اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کرنے سے رُک گئے، یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوگئی:﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ﴾(المائدة : 5) (تم سے پہلے اہل کتاب کی پاک دامن عورتوں سے نکاح جائز ہے)، تو لوگ اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کرنے لگے۔''

(تفسير ابن أبي حاتم، نقلًا عن تفسير ابن كثير : 42/3، المعجم الكبير للطّبراني : 105/12، وسنده حسنٌ)

❀ امام اہل سنت احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرمانِ باری تعالیٰ :﴿وَلَا تَنْكِحُوا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



الْمُشْرِكَاتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں:

مُشْرِكَاتُ الْعَرَبِ الَّذِينَ يَعْبُدُونَ الْاَوْثَانَ.

''اس سے مراد مشرکین عرب کی عورتیں تھیں جو کہ بتوں کے پجاری تھے۔''

(تفسیر ابن کثیر :584/1)

اہل کتاب سے مراد اہل تورات واہل انجیل ہیں۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿اَنْ تَقُوْلُوْا اِنَّمَا اُنْزِلَ الْكِتَابُ عَلٰى طَائِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا﴾

(الأنعام : 156)

''(ہم نے قرآن اس لیے نازل کیا ہے) کہ کہیں تم یہ نہ کہو کہ کتاب تو ہم سے پہلے دو گروہوں پر نازل کی گئی تھی۔''

لہٰذا عیسائیوں، یہودیوں کے علاوہ مجوسیوں، ہندوؤں، سکھوں، بدھ متوں اور دیگر کافر اقوام کی پاک عورتوں سے نکاح قطعاً جائز نہیں ہے، الا یہ کہ وہ مسلمان ہو جائیں۔

اس دور میں اکثر اہل کتاب دہریہ ہیں، وہ کسی آسمانی مذہب کے پیروکار نہیں، ان کی عورتوں سے نکاح جائز نہیں۔

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) لکھتے ہیں:

''صحابہ کرام کی ایک جماعت نے عیسائی عورتوں سے نکاح کیے ہیں اور اس میں کوئی حرج خیال نہیں کیا۔ اگر اہل کتاب کی عورتوں کو سورت بقرہ کی آیت: ﴿وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ﴾ (مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں) کے عموم میں داخل سمجھا جائے، تو

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



صحابہ کرام نے انہیں اس آیت سے خاص سمجھا:﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ﴾ (تم سے پہلے جن لوگوں کو کتاب دی گئی،ان کی پاک دامن عورتوں سے نکاح کر سکتے ہو)۔اگر اہل کتاب کی عورتوں کو سورت بقرہ والی آیت کے عموم میں داخل نہ سمجھا جائے تو دونوں آیات میں کوئی معارضہ ہے ہی نہیں، کیونکہ اور بھی بہت سی آیات میں عام مشرکین سے اہل کتاب کو الگ بیان کیا گیا ہے،جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ﴾(البيّنة : 1)(جو لوگ کافر ہیں اہل کتاب میں سے اور مشرکین میں سے وہ [کفر سے] باز آنے والے نہ تھے جب تک کہ ان کے پاس کھلی دلیل (نہ) آتی۔)نیز فرمان باری تعالیٰ ہے:﴿وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَ اَسْلَمْتُمْ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا﴾ (آل عمران : 20)(اہل کتاب اور اَن پڑھ لوگوں سے کہو کہ تم بھی (اللہ کے فرمانبردار بنتے اور) اسلام لاتے ہو؟ اگر یہ لوگ اسلام لے آئیں تو بیشک ہدایت پالیں گے)۔"(تفسير ابن كثير : 42/3)

❀ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے یہودی یا عیسائی عورت سے نکاح کے متعلق سوال کیا گیا،تو فرمایا:

"صحابہ کرام سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں فتوحات کے دور میں کوفہ میں اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کرتے تھے۔اس وقت مسلمان عورتوں کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کثرت نہیں تھی، جب ہم کوفہ سے واپس آئے، تو اہل کتاب کی عورتوں کو طلاق دے دی۔ اہل کتاب کی عورتیں ہمارے لیے حلال ہیں، جبکہ ہماری عورتیں ان پر حرام ہیں۔''

(مصنّف عبد الرّزّاق : 12677، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ سیدنا علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

تَزَوَّجَ طَلْحَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَهُودِيَّةً .

''سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ نے ایک یہودیہ عورت سے نکاح کیا۔''

(السنن الكبرٰى للبيهقي : 172/7، وسندهٗ حسنٌ)

❁ عبداللہ بن عبدالرحمٰن انصاری اشہلی تابعی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

إِنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ نَكَحَ يَهُودِيَّةً .

''سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے ایک یہودیہ عورت سے نکاح کیا۔''

(السنن الكبرٰى للبيهقي : 172/7، وسندهٗ حسنٌ)

❁ ابووائل شقیق بن سلمہ تابعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

''سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے ایک یہودیہ عورت سے نکاح کیا، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف خط لکھا کہ آپ اس سے علیحدگی اختیار کر لیں۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جواباً لکھا: کیا آپ اسے حرام خیال کرتے ہیں، اس لیے علیحدگی اختیار کرلوں؟ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں اسے حرام تو خیال نہیں کرتا، البتہ مجھے خدشہ ہے کہ کہیں تم بدکار یہودی عورتوں سے نکاح نہ کرلو۔''

(تفسير الطبري : 366/4، مصنّف ابن أبي شيبة : 157/4/2، وسندهٗ صحيحٌ)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو "صحیح" کہا ہے۔

❁ امام بیہقی رحمہ اللہ (۴۵۸ھ) فرماتے ہیں:

هٰذَا مِنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى طَرِيقِ التَّنْزِيهِ وَالْكَرَاهَةِ .

"سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا یہ اقدام تنزیہی اور کراہت کی بنا پر تھا۔"

(السنن الکبریٰ : 280/7، دار الکتب العلمیّة، بیروت، 2003ء)

❁ امام ابن منذر رحمہ اللہ (۳۱۹ھ) فرماتے ہیں:

لَا يَصِحُّ عَنْ أَحَدٍ مِّنَ الْأَوَائِلِ أَنَّهٗ حَرَّمَ ذٰلِكَ .

"صدِ اول میں کسی سے اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کو حرام کہنا ثابت نہیں۔"

(الإشراف علی مذاهب العلماء :75/1)

❁ علامہ ابن عبد البر رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

لَا أَعْلَمُ خِلَافًا فِي نِكَاحِ الْكِتَابِيَّاتِ الْحَرَائِرِ .

"اہل کتاب کی آزاد عورتوں کے ساتھ نکاح کے جواز پر مجھے اختلاف معلوم نہیں۔"

(الاستذکار : 496/5)

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) لکھتے ہیں:

"امام ابو جعفر بن جریر رحمہ اللہ نے کتابیہ کے ساتھ نکاح مباح ہونے پر اجماع نقل کرنے کے بعد کہا ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے صرف ناپسند کیا ہے، تا کہ لوگ مسلمان عورتوں کی طرف بے رغبتی کا مظاہرہ نہ کریں، یا اس کے علاوہ کوئی اور مصلحت بھی ہو سکتی ہے۔" (تفسیر ابن کثیر :583/1)

❁ علامہ عینی حنفی (۸۵۵ھ) لکھتے ہیں:

www.KitaboSunnat.com



لَا خِلَافَ فِي تَزْوِيجِ الْكِتَابِيَّاتِ .

''اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کرنے میں کوئی اختلاف نہیں۔''

(البِناية شرح الهداية : 46/5)

❁ عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا بَأْسَ بِنِكَاحِ نِسَاءِ أَهْلِ الْكِتَابِ .

''اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کرنا جائز ہے۔''

(مصنّف عبد الرّزّاق : 12666، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ علامہ طحطاوی حنفی (۱۲۳۱ھ) لکھتے ہیں:

إِنّ اللّٰهَ تَعَالٰى أَبَاحَ نِكَاحَ الْكِتَابِيَّاتِ .

''اللہ تعالیٰ نے یہود و نصاریٰ کی عورتوں سے نکاح کو مباح قرار دیا ہے۔''

(حاشية الطّحطاوي على مراقي الفلاح، ص 565)

**تنبیہ:**

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح جائز نہیں سمجھتے تھے۔

(مصنّف ابن أبي شيبة : 157/4/2، وسندهٗ حسنٌ)

دراصل سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما مشرک عورتوں سے نکاح کی ممانعت والی آیت کو عام سمجھتے تھے، اہل کتاب کی عورتوں کو اس سے خاص نہیں کرتے تھے، جبکہ باقی تمام صحابہ کرام اس آیت سے اہل کتاب کی عورتوں کو مستثنیٰ قرار دیتے تھے اور یہی بات عین صواب ہے۔

❁ امام حکم بن عتیبہ رحمہ اللہ اہل کتاب کی حربی عورتوں سے نکاح ناجائز سمجھتے تھے۔

(مصنف ابن أبي شيبة : 158/4/2، وسندهٗ صحيحٌ)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



حربی یا غیر حربی کی کوئی قید نہ کتاب وسنت میں مذکور ہے، نہ صحابہ کرام نے بیان کی۔

**حاصل کلام** یہ ہے کہ اہل کتاب کی پاک دامن عورتوں سے جائز ہے۔

**سوال**: اگر بالغ شوہر نابالغ بیوی کو طلاق دے، پھر بعد از بلوغ بیوی بنانا چاہے، تو کیا حکم ہے؟

**جواب**: بیوی نابالغ ہے، تو اسے طلاق واقع ہو جائے گی، بعد از بلوغت اگر وہ دونوں میاں بیوی بننے پر راضی ہوں، تو نکاح جدید بمع حق مہر کے میاں بیوی بن سکتے ہیں، بشرطیکہ اس نے طلاق رجعی دی ہو۔ اگر اس نے نکاح فسخ بھی کر دیا ہو، تو بھی نکاح جدید سے اسے بیوی بنا سکتا ہے۔

**سوال**: اگر بیوی کہے کہ شوہر نے مجھے طلاق دے دی، مگر شوہر کہے کہ میں نے اسے طلاق نہیں دی، تو کس کی بات کا اعتبار ہوگا؟

**جواب**: طلاق شوہر کا حق ہے، اسی کی بات کا اعتبار ہوگا۔

**سوال**: کیا پہلی غیر مدخولہ بہن کی طلاق کے بعد دوسری بہن سے فوراً نکاح جائز ہے؟

**جواب**: جائز ہے۔

**سوال**: کیا نابالغ لڑکا طلاق دے سکتا ہے؟

**جواب**: نابالغ کے طلاق دینے کا حق اس کے وکیل کو تفویض ہوگا، جس طرح نکاح کرنے کا حق اُسے تفویض تھا۔ اس لیے نابالغ خود طلاق نہیں دے سکتا۔

**سوال**: پہلے شوہر کی لڑکی کا نکاح دوسرے شوہر کے لڑکے سے کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: درست ہے۔

**سوال**: ایک بھائی سے صرف منگنی ہوئی، کیا دوسرے بھائی سے شادی ہو سکتی ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



جواب: بلا عذر شرعی منگنی توڑنا جائز نہیں۔ البتہ اگر منگنی توڑ کر دوسرے بھائی سے نکاح کر دیا جائے، تو نکاح صحیح ہوگا۔

❀ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کوئی شخص اپنے بھائی منگنی پر منگنی نہ کرے، ہاں اگر وہ خود اس کی اجازت دے دے (تو کوئی حرج نہیں)۔''

(صحیح مسلم : 1412)

سوال: کیا حاملہ سے نکاح درست ہے؟

جواب: جو عورت زنا سے حاملہ ہوئی ہو، تو اس کا اس زانی سے نکاح درست ہے۔ البتہ جو کسی کے عقد میں رہ کر حاملہ ہوئی یا کسی اور مرد سے زنا کے بعد حاملہ ہوئی، تو وضع حمل تک اس سے نکاح جائز نہیں۔

سوال: کیا باپ کے چچا زاد بھائی سے نکاح جائز ہے؟

جواب: جائز ہے، یہ حرام رشتوں میں سے نہیں۔

سوال: ایک بیوی کے پوتے کا نکاح دوسری بیوی کی پوتی سے کرنا کیسا ہے؟

جواب: جائز اور صحیح ہے۔

سوال: ایک شخص کی پہلی بیوی جو فوت ہو چکی ہے، سے ایک لڑکی ہے، تو کیا اس کی دوسری بیوی کے بھائی سے اس لڑکی کا نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: ہو سکتا ہے، کیونکہ یہ اس کا ماموں نہیں ہے۔

سوال: وٹے سٹے کے نکاح کا وعدہ ہوا، مگر ان میں سے ایک نکاح ہوا، کیا نکاح منعقد ہوا یا نہیں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



جواب: اگر اس نکاح میں حق مہر مقرر ہوا، تو نکاح منعقد ہوا، ورنہ یہ نکاح باطل ہے۔

سوال: کیا آزاد عورت کو خرید کر اس سے نکاح کیا جا سکتا ہے؟

جواب: کسی آزاد مرد یا عورت کی خرید و فروخت جائز نہیں۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ فرماتا ہے: روز قیامت تین لوگوں کے خلاف میں خود مدعی ہوں گا؛ جس نے میرے نام پر عہد کیا، پھر اسے توڑ دیا، جس نے کسی آزاد کو فروخت کیا اور اس کی قیمت کھالی، جس نے کسی مزدور سے پورا کام لیا، مگر اسے مزدوری ادا نہ کی۔''

(صحيح البخاري : 2227)

البتہ اگر کوئی شخص کسی آزاد عورت کو خرید کر نکاح کر لے، تو شرعاً یہ نکاح درست ہوگا۔

سوال: بیوی کی موجودگی میں بیوی کے سابقہ لڑکے کی بیوہ سے نکاح کرنا کیسا ہے؟

جواب: شرعاً یہ نکاح درست ہے۔

سوال: جو عیسائی عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی نہیں مانتی، کیا اس سے نکاح درست ہے؟

جواب: اس سے نکاح درست ہے، بشرطیکہ وہ پاک دامن ہو۔

سوال: ایک شخص نے گواہوں کے روبرو حق مہر کے عوض ایک لڑکی سے نکاح کیا، بعد میں وہ شخص اس نکاح کا انکار کر رہا ہے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: جب ہوش و حواس میں ایجاب و قبول کر لیا، تو نکاح منعقد ہو چکا ہے، اب انکار سے نکاح میں کچھ خلل واقع نہ ہوگا۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ثَلَاثٌ جَدُّهُنَّ جَدٌّ، وَهَزْلُهُنَّ جَدٌّ؛ النِّكَاحُ، وَالطَّلَاقُ، وَالرَّجْعَةُ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



''تین چیزوں کی حقیقت تو حقیقت ہے ہی، ان کا مذاق بھی حقیقت ہے؛

۱۔نکاح ۲۔طلاق ۳۔رجوع۔''

(سنن أبي داود : 2194، سنن التّرمذي : 1225، سنن ابن ماجه : 2039، شرح مَعاني الآثار للطّحاوي : 58/2، سنن الدّارقطني : 256/3، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن غریب''، امام ابن جارود رحمہ اللہ (۷۱۲) نے ''صحیح'' اور امام حاکم رحمہ اللہ (۱۹۲/۲) نے ''صحیح الاسناد'' کہا ہے۔

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

(التّلخيص الحبير : 210/3)

**سوال**: جس مرد اور عورت نے زنا کیا ہو، کیا ان کی اولاد کی آپس میں شادی ہو سکتی ہے؟

**جواب**: ان کا نکاح درست ہے۔ زنا سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

**سوال**: کیا غیر حقیقی داماد سے نکاح درست ہے؟

**جواب**: درست ہے۔

**سوال**: کیا لڑکی اپنے ولی سے کہہ سکتی ہے کہ فلاں لڑکے سے میری شادی کر دو؟

**جواب**: لڑکی کے لیے اس حد تک خواہش کرنا جائز ہے، ولی کو چاہیے کہ اگر لڑکا واقعی میں اس کی لڑکی کے لیے بہتر اور مناسب ہے، تو اس کی شادی اسی لڑکے سے کر دے، ورنہ لڑکی کو مطمئن کرے کہ وہ لڑکا اس کے لیے مناسب نہیں۔ نیز ولی کو چاہیے کہ جلد از جلد مناسب رشتہ تلاش کر کے لڑکی کی شادی کر دے۔

**سوال**: جس لڑکی کا کوئی ولی وارث نہ ہوں، کیا وہ عدالت میں نکاح کر سکتی ہے؟

**جواب**: جس لڑکی کا کوئی ولی وارث یا قریبی رشتہ دار نہ ہو، تو وہ عدالت میں نکاح کر سکتی ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرتی ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اگر مرد اس کے ساتھ دخول کر لیتا ہے، تو اس عورت کو مرد کی طرف سے شرمگاہ کو حلال کرنے کے عوض حق مہر ملے گا اور اگر ان (باپ کے علاوہ ولیوں) میں اختلاف ہو جائے، تو حاکم وقت اس کا ولی ہے، جس کا کوئی ولی نہیں ہے۔''

(مسند إسحاق : 499، مسند الإمام أحمد : 165/6، مسند الحميدي : 228، مسند الطّيالسي (منحة : 305/1)، سنن أبي داوٗد : 2083، سنن ابن ماجه : 1879، سنن الترمذي : 1102، السّنن الكبرىٰ للنسائي : 5394، مسند أبي يعلٰى : 2083، سنن الدّارقطني : 221/3، السنن الكبرىٰ للبيهقي : 105/7، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی اور حافظ ابن عساکر رحمہ اللہ (معجم الشیوخ:۲۳۴) نے ''حسن'' جبکہ امام ابن الجارود (۷۰۰)، امام ابوعوانہ (۴۲۵۹)، امام ابن خزیمہ (فتح الباری:۱۹۱/۹)، امام ابن حبان (۴۰۷۴، ۴۰۷۵)، حافظ بیہقی (السنن الکبریٰ:۱۰۷/۷)، حافظ ابن الجوزی (التحقیق:۲/۲۵۵) اور امام حاکم رحمہم اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔

اس حدیث سے استدلال کیا جا سکتا ہے کہ جس کا کوئی ولی وارث موجود نہ ہو، تو حاکم وقت اس کا نکاح کر سکتا ہے اور حاکم وقت سے مراد عدالت کا جج یا قاضی اور پنچائیت کا سرپنچ بھی ہے۔

**سوال**: زانیہ منکوحہ کی لڑکی سے زانی کے لڑکے کا نکاح کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: درست ہے۔

**سوال**: بھائی کی بیوہ سے نکاح کیا، کیا اس بیوہ کی بیٹی سے اپنے بیٹے کا نکاح کیا جا

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



سکتا ہے؟

**جواب**: جی ہاں، بھائی کی بیوہ کی بیٹی سے اپنے بیٹے کا نکاح کیا جا سکتا ہے۔

**سوال**: کیا زانی کا نکاح زانیہ سے درست ہے؟

**جواب**: زانی کا نکاح زانیہ سے ہی کرنا بہتر ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ﴾(النّور : ٢٦)

**''خبیث مردوں کے لیے خبیث عورتیں ہیں اور خبیث عورتوں کے لیے خبیث مرد ہیں۔''**

**سوال**: کافر کی منکوحہ مسلمان ہو جائے اور چھ ماہ گزر جائیں، مگر شوہر تائب نہ ہو، کیا عورت آگے شادی کر سکتی ہے؟

**جواب**: چھ ماہ گزرنے کے بعد بھی اگر شوہر تائب نہ ہو، تو دونوں میں جدائی ہو جائے گی، نومسلم عورت ایک ماہ کی عدت کے بعد آگے شادی کر سکتی ہے۔

**سوال**: نامرد سے نکاح ہوا، کیا عورت بغیر طلاق کے آگے شادی کر سکتی ہے؟

**جواب**: شوہر نامرد ہو، تو بغیر طلاق یا خلع کے آگے شادی کرنا جائز نہیں۔

**سوال**: ایک بھائی کی پوتی سے دوسرے بھائی کے بیٹے کا نکاح کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: شرعاً درست ہے۔

**سوال**: جب لڑکی نابالغ تھی، تو خود کو منکوحہ بتاتی تھی، مگر بلوغت کے بعد اس نکاح کا انکار کرتی ہے، کیا حکم ہے؟

**جواب**: نابالغ لڑکے اور لڑکی کا نکاح درست ہے، مگر بلوغت کے بعد دونوں کو نکاح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



قائم رکھنے یا ختم کرنے کا اختیار حاصل ہوگا۔ جب لڑکی بلوغت کے بعد نکاح کا انکار کرتی ہے، تو بلوغت سے پہلے کیے گئے نکاح کو فسخ (کالعدم) سمجھا جائے گا۔

**سوال**: مرنے والی بیوی کی خالہ سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: بیوی کی وفات یا اس سے طلاق کے بعد اس کی خالہ سے نکاح درست ہے۔ بیوی کی موجودگی میں اس کی خالہ سے نکاح درست نہیں۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”لڑکی اور اس کی پھوپھی کو ایک عقد میں جمع نہیں کیا جائے گا، نیز لڑکی اور اس کی خالہ کو بھی ایک عقد میں جمع نہیں کیا جائے گا۔“

(صحيح البخاري : 5109، صحيح مسلم : 1408)

**سوال**: کیا دوسری بیوی کے بھائی کا نکاح پہلی بیوی کی لڑکی سے درست ہے؟

**جواب**: درست ہے۔

**سوال**: کیا دادا کے چچا کی نواسی سے نکاح درست ہے؟

**جواب**: درست ہے۔

**سوال**: مطلقہ کی بہن سے دوران عدت نکاح درست ہے؟

**جواب**: مطلقہ کی بہن سے نکاح بعد از عدت درست ہے۔

**سوال**: ایک عیسائی مسلمان ہو گیا، کیا اس کا اپنی نصرانی بیوی سے نکاح قائم ہے؟

**جواب**: نصرانی عورت کے ساتھ مسلمان مرد کا نکاح جائز ہے، لہٰذا اگر عیسائی مرد مسلمان ہو گیا، تو اس کا اپنی نصرانی بیوی سے نکاح قائم ہے۔

**سوال**: کیا ایک نصرانی بیوی کے ہوتے ہوئے دوسری نصرانی عورت سے نکاح

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



جائز ہے؟

**جواب**: جائز ہے۔نصرانی عورت پاکدامن ہو،تو اس سے نکاح جائز ہے۔تو جب ایک نکاح جائز ہے،تو ایک سے زائد بھی جائز ہیں۔

**سوال**: بیوی کے رہتے ہوئے اس کے باپ کی دوسری مطلقہ سے نکاح کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: جائز ہے۔

**سوال**: ایک شخص نے بیوہ سے عدت کے بعد نکاح کیا،نکاح کے چھ ماہ بعد بچہ پیدا ہوگیا،تو کیا حکم ہے؟

**جواب**: نکاح کے چھ ماہ بعد بچہ پیدا ہو،تو شریعت کی رُو سے وہ بچہ حلالی سمجھا جاتا ہے،کیونکہ اسلام میں حمل کی کم سے کم مدت چھ ماہ مقرر ہے۔

**سوال**: بیوی کی بھانجی سے بیوی کی وفات کے بعد نکاح کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: جائز ہے۔

**سوال**: گم شدہ شوہر کی موت ثابت ہوجانے کے بعد کیا عورت آگے شادی کرسکتی ہے؟

**جواب**: عورت کو جب شوہر کی موت کی یقینی خبر موصول ہو،وہ چار ماہ دس دن عدت وفات شوہر گزارے گی،اس کے بعد آگے نکاح کرسکتی ہے۔

**سوال**: نکاح کے بعد معلوم ہوا کہ لڑکی کو ناجائز حمل تھا،نکاح ہوا یا نہیں؟

**جواب**: زنا سے حاملہ ہونے والی عورت سے دوران حمل لاعلمی میں کیا گیا نکاح درست ہے،البتہ اگر پہلے سے معلوم ہو،تو وضع حمل تک نکاح درست نہیں۔

**سوال**: کیا بیوہ بھابھی سے نکاح درست ہے؟

**جواب**: درست ہے۔

**سوال**: نکاح سے پانچ ماہ چھ دن بعد بچہ پیدا ہوا،تو کیا حکم ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



(جواب): شرعاً یہ بچہ ناجائز ہے اور اس کی والدہ زانیہ ہے، کیونکہ حمل کی مدت کم سے کم قمری چھ ماہ ہے۔ البتہ جو نکاح دوران حمل زنا لاعلمی میں ہوا، وہ درست اور صحیح ہے۔

(سوال): بھانجے اور بھتیجے کی لڑکی سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

(جواب): ان کی لڑکی سے نکاح جائز ہے۔

(سوال): اپنی لڑکی کی شادی اپنے حقیقی بھائی کے پوتے سے کرنا کیسا ہے؟

(جواب): جائز ہے۔

(سوال): کیا حقیقی چچی سے نکاح درست ہے؟

(جواب): اگر حقیقی چچی بیوہ یا مطلقہ ہو، تو اس سے نکاح درست ہے، بشرطیکہ کوئی اور وجہ حرمت نہ پائی جائے۔

(سوال): کوئی اپنی بہن کا نکاح کسی سے اس شرط پر کرے کہ وہ بھی اپنی بہن کا نکاح اُس سے کرے گا، تو اس نکاح کا کیا حکم ہے؟

(جواب): اگر دونوں نکاحوں میں الگ الگ مہر مقرر کیا جائے، تو یہ وٹہ سٹہ جائز ہے۔ اور اگر اسی وٹے سٹے کو مہر مقرر کر دیا جائے اور نکاح بدلے نکاح کے ہو، تو یہ نکاح شغار ہے، جو بالاجماع ممنوع اور باطل ہے۔

(سوال): ایک شخص نے نکاح کیا، کچھ دن بعد اس کے کچھ قریبی رشتہ دار آئے، تو اس نے اس خوف سے کہ رشتہ دار کہیں گے کہ ہماری غیر موجودگی میں نکاح کر لیا، ہمیں بتایا نہیں، تجدید نکاح کر لیا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): جب وہ پہلے ہی نکاح کر چکا ہے، تو کسی کی خاطر نکاح کو دہرانے کی ضرورت نہیں، البتہ اگر وہ رسمی طور پر تجدید نکاح کرے، تو اس سے پہلے نکاح میں کچھ خلل واقع نہ ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# فتاویٰ امن پوری (قسط ۷۰)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

**سوال**: حاملہ کا شوہر فوت ہوا، وہ آگے شادی کب کرسکتی ہے؟

**جواب**: حاملہ کی عدت وضع حمل ہے۔ وضع حمل تک وہ آگے شادی نہیں کرسکتی۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾ (الطّلاق : ٤)

''حاملہ عورتوں کی (طلاق یا وفات شوہر کی) عدت وضع حمل ہے۔''

❁ سیدہ سُبَیعہ بنت حارث رضی اللہ عنہا حاملہ تھیں، ان کے خاوند فوت ہو گئے۔ چند دنوں بعد ان کے ہاں بچے کی پیدائش ہوئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نیا نکاح کرنے کی اجازت دے دی۔

(صحيح البخاري : 5318، 6906، صحيح مسلم : 1485)

نیز دیکھیں (صحيح البخاري : 5319، صحيح مسلم : 1484، صحيح البخاري : 5320)

❁ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اکثر اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے، جن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام بھی شامل ہیں کہ جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے اور وہ حاملہ ہو تو بچے کی ولادت کے بعد اس کے لیے نکاح کرنا جائز ہے، خواہ اس کی عدت کا عرصہ ابھی نہ گزرا ہو۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



(سنن التّرمذي، تحت الحديث : 1193)

**سوال**: کیا خلع کے بعد دوبارہ نکاح ہوسکتا ہے؟

**جواب**: راجح قول کے مطابق خلع فسخ نکاح ہے، لڑکا لڑکی دوبارہ تجدید نکاح کے ساتھ میاں بیوی بن سکتے ہیں۔ خلع سے عورت پہلے والی حالت میں چلی جاتی ہے، گویا ان کا آپس میں نکاح ہوا ہی نہیں۔ جیسے ان کا پہلی بار نکاح ہو گیا، اسی طرح اب بھی ہوسکتا ہے۔

❁ میمون بن مہران رحمہ اللہ خلع لینے والی عورت کے متعلق فرماتے ہیں:

إِذَا قَبِلَ مِنْهَا زَوْجُهَا الْفِدْيَةَ ثُمَّ خَطَبَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ قَالَ : يَتَزَوَّجُهَا وَيُسَمِّي لَهَا مَهْرًا جَدِيدًا .

”جب خلع کے وقت عورت کا شوہر مہر واپس لے لے، پھر اسے پیغام نکاح بھیجے، تو نکاح جدید اور نئے حق مہر کے ساتھ اسے بیوی بنا سکتا ہے۔“

(مصنّف ابن أبي شيبة : 18510، وسندهٗ حسنٌ)

**سوال**: کیا بیوی کے سابقہ شوہر کے لڑکے کی بیوہ سے نکاح ہوسکتا ہے؟

**جواب**: ہوسکتا ہے۔

**سوال**: کیا بدعی عقیدہ کی عورت سے نکاح درست ہے؟

**جواب**: اہل بدعت کی عورت سے نکاح درست ہے۔

**سوال**: کیا فاسق کا نکاح درست ہے؟

**جواب**: کبیرہ گناہ سے نکاح میں کچھ حرج واقع نہیں ہوتا۔

**سوال**: نابالغ لڑکا لڑکی کا نکاح ہوا، بلوغت کے بعد لڑکے نے خلوت سے پہلے ہی طلاق دے دی، کیا لڑکی عدت گزارے گی؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



جواب: خلوت سے پہلے طلاق ہو، تو کوئی عدت نہیں، اس پر اجماع ہے۔ عورت فوراً آگے شادی کرسکتی ہے۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا فَمَتِّعُوهُنَّ وَسَرِّحُوهُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا﴾ (الأحزاب : ٤٩)

''مؤمنو! جب مومن عورتوں سے نکاح کرلو، پھر دخول سے قبل طلاق دے دو، تو ان پر کوئی عدت نہیں۔ بس انہیں فائدہ پہنچائیں اور عمدگی کے ساتھ چھوڑ دیں۔''

سوال: نکاح کے بعد معلوم ہوا کہ لڑکی باکرہ نہیں ہے، کیا نکاح منعقد ہوا؟

جواب: لڑکی والے دھوکہ دینے پر گناہ گار ہوں گے، البتہ نکاح منعقد ہو جائے گا۔

سوال: اگر عورت نکاح سے انکار کرے اور گواہوں میں اختلاف ہو، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر گواہوں میں اختلاف ہو جائے اور کوئی صورت ترجیح کی نہ ہو، تو عورت کے انکار پر فیصلہ کیا جائے گا، اس نکاح کو کالعدم قرار دیا جائے گا۔

سوال: اگر عورت کہے کہ میرا نکاح جبراً ہوا، مگر گواہ کہیں کہ رضامندی سے ہوا، تو نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر گواہ عادل ہیں، تو ان کی گواہی معتبر مانی جائے گی، عورت کی بات کا اعتبار نہ ہوگا، البتہ اگر عورت نکاح قائم نہیں رکھنا چاہتی، تو وہ خلع لے سکتی ہے۔

سوال: بیٹے کی بیوی کی حقیقی بہن سے باپ کی شادی کا کیا حکم ہے؟

جواب: بیٹے کی سالی سے باپ کی شادی ہو سکتی ہے، یہ حرام رشتہ میں سے نہیں۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



سوال: اگر کوئی عورت نکاح کے وقت یہ شرط لگائے کہ پردہ نہیں کروں گی، تو نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ شرط باطل ہے، مگر اس شرط پر نکاح کرنے سے نکاح منعقد ہو جائے گا۔

سوال: خالہ زاد بھانجی سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: جب خالہ زاد بہن سے نکاح ہو سکتا ہے، تو بھانجی سے بالا ولیٰ ہو سکتا ہے، بشرطیکہ کوئی دوسری وجہ حرمت نہ ہو۔

سوال: حرمت رضاعت کی مدت کیا ہے؟

جواب: حرمت رضاعت کی زیادہ سے زیادہ مدت دو سال ہے۔

سوال: کنواری لڑکی کی اندام نہانی میں پھوڑا ہے، لڑکی کے ولی نے کسی غیر محرم معالج سے اس کا علاج کروایا، کیا وہ لڑکی کسی دوسرے مرد کے ساتھ بیاہی جائے یا اسی معالج کے ساتھ؟

جواب: شدید ضرورت کے پیش نظر غیر محرم سے مخصوص اعضا کا علاج کروایا جا سکتا ہے۔ اس لڑکی کا نکاح ہر کسی سے ہو سکتا ہے۔

سوال: سوتیلی ماں کی سگی بہن سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: سوتیلی ماں کی سگی بہن سے یعنی باپ کی سالی سے بیٹے کا نکاح جائز ہے۔

سوال: بیوی کے مرنے کے بعد اس کی سوتیلی نانی سے شادی کرنا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: منگنی کے بعد زنا کیا، پھر نکاح کر لیا، کیا حکم ہے؟

جواب: دونوں زانی ہیں، البتہ نکاح کرنے پر نکاح منعقد ہو جائے گا اور وہ دونوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ایک دوسرے کے لیے حلال ہیں۔

**سوال**: ایک شخص نے بیوہ سے بوس وکنار کیا، کیا عدت کے بعد ان کا نکاح درست ہے؟

**جواب**: بوس وکنار پر گناہ گار ہوئے، البتہ ان کا نکاح کرنا شرعاً درست ہے۔

**سوال**: کیا جوان عورت کا نکاح نابالغ لڑکے سے درست ہے؟

**جواب**: اگر نابالغ کا ولی اس کا نکاح بالغہ سے کر دے، تو نکاح درست ہے، البتہ بلوغت کے بعد لڑکے کو نکاح قائم رکھنے یا ختم کرنے کا اختیار ہوگا۔

**سوال**: دادا کے بھائی کی لڑکی، جو چچا کی بیوہ ہے، سے نکاح کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: اس لڑکی سے نکاح درست ہے۔

**سوال**: عدت میں نکاح کرلیا، بعد میں علیحدگی ہوگئی، کیا عدت کے بعد نکاح ہوسکتا ہے؟

**جواب**: عدت میں کیا گیا نکاح منعقد نہیں ہوا، بعد عدت کے نکاح کرنا جائز ہے۔

**سوال**: اگر لڑکی سے جبراً نکاح کی اجازت لی جائے اور وہ دے دے، تو کیا نکاح منعقد ہوجاتا ہے؟

**جواب**: جبری نکاح منعقد نہیں ہوتا۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ﴾ (النّحل: ١٠٦)

”جو شخص ایمان لانے کے بعد اللہ کے ساتھ کفر کرے (اس پر اللہ کا غضب ہے)، سوائے اس شخص کے جسے مجبور کر دیا جائے، جبکہ اس کا دل ایمان کے ساتھ مطمئن ہو۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



جس کے دل میں ایمان پختہ ہو، اس کو کفر پر مجبور کیا جائے، تو وہ کافر نہیں ہوتا، اسی طرح لڑکی نکاح کے لیے راضی نہ ہو اور اس سے زبردستی اقرار لیا جائے، تو جبری اجازت سے بالا ولی نکاح منعقد نہیں ہوتا۔

❁ امام شافعی رحمہ اللہ اس آیت سے استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

لَمَّا وَضَعَ اللّٰهُ عَنْهُ سَقَطَتْ أَحْكَامُ الْإِكْرَاهِ عَنِ الْقَوْلِ كُلِّهٖ، لِأَنَّ الْأَعْظَمَ إِذَا سَقَطَ عَنِ النَّاسِ سَقَطَ مَا هُوَ أَصْغَرُ مِنْهُ.

”جب اللہ تعالیٰ نے انسان سے (مجبوری کی صورت میں) کفر معاف کر دیا ہے، تو مجبوری کی صورت میں کہے گئے تمام دیگر اقوال بھی معاف ہیں، کیونکہ جب لوگوں کو بڑی چیز معاف کر دی جائے، تو چھوٹی چیز خود بخود معاف ہو جاتی ہے۔“

(السنن الکبریٰ للبیهقي: 122/2)

❁ علامہ ابن رجب رحمہ اللہ کہتے ہیں:

”خطا اور نسیان سے تجاوز کے بارے میں قرآنِ کریم نے صراحت کر دی ہے، ......اسی طرح مجبوری کی صورت میں کیے گئے کام سے معافی کے بارے میں قرآنِ کریم نے صراحت کی ہے۔“

(جامع العُلوم والحکم، ص 452)

**سوال**: بھائی کی بیوی کی سابقہ لڑکی سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: بھائی کی ربیبہ سے نکاح درست ہے۔

**سوال**: ایک شخص دوسرے شخص کی منکوحہ سے زنا کرتا رہا، کیا زانی کی ہمشیرہ کا نکاح زانی منکوحہ کے بیٹے سے ہو سکتا ہے؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



**جواب**: نکاح ہو سکتا ہے۔

**سوال**: غیر شادی شدہ کافرہ مسلمان ہوئی، کیا اس کا نکاح فوراً کسی مسلمان سے ہو سکتا ہے؟

**جواب**: قبول اسلام کے فوراً بعد اس نو مسلمہ کا نکاح مسلمان لڑکے سے ہو سکتا ہے۔

**سوال**: ایک لڑکی نے اسلام قبول کیا، مسلمان لڑکے سے نکاح کیا، مگر ابھی بھی لڑکی ہندؤانہ طرز پر زندگی گزارتی ہے، نکاح کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: اگر وہ دل سے اسلام کو قبول کر چکی ہے، اس پر راضی ہے، تو اس کا نکاح صحیح ہے، بدعملی کی وجہ سے نکاح میں حرج واقع نہیں ہوتا۔ البتہ اگر وہ ہندؤانہ طرز عبادت کو پسند کرتی ہے اور اسلام کے علاوہ دین کو بھی حق مانتی ہے، تو وہ کافرہ اور مرتدہ ہے، اس سے نکاح ختم ہو جائے گا۔

**سوال**: دو سگی بہنوں سے نکاح کیا، ان سے جو اولاد پیدا ہوئی، کیا ان کا آپس میں نکاح درست ہے یا نہیں؟

**جواب**: دو بہنوں کو ایک نکاح میں جمع کرنا حرام ہے۔ پہلی بہن سے جو اولاد ہوئی، وہ جائز ہے اور دوسری بہن سے جو اولاد ہوئی، وہ ناجائز ہے، کیونکہ ایک بہن کے ہوتے ہوئے دوسری بہن سے نکاح منعقد نہیں ہوتا۔ البتہ دونوں بہنوں کی اولادوں کا آپس میں نکاح نہیں ہو سکتا، کیونکہ دونوں ایک ہی شخص کی اولاد ہیں، گو کہ ایک بہن کی اولاد حلال اور دوسرے کی حرام ہیں۔

**سوال**: ماموں کی بیوہ ممانی سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: ماموں کی بیوہ سے نکاح ہو سکتا ہے، بشرطیکہ کوئی اور وجہ حرمت نہ ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



سوال: دو بہنیں ہیں، ایک چچا کے نکاح میں ہے اور دوسری بھتیجا کے نکاح میں، دونوں کی اولادوں کا آپس میں نکاح کرنا کیسا ہے؟

جواب: دونوں کی اولادوں کا آپس میں نکاح درست ہے۔

سوال: جو لڑکی اس شرط پر نکاح کرے کہ جس لڑکے سے اس کے ناجائز تعلقات تھے، بعد نکاح بھی رکھے گی، کیا اس شرط سے نکاح منعقد ہو جائے گا؟

جواب: یہ شرط باطل ہے، البتہ اس سے نکاح منعقد ہو جائے گا۔

سوال: بالغ لڑکے کی غیر موجودگی میں اس کا ولی اس کا نکاح کر دے، جبکہ لڑکے نے ولی کو نکاح کرنے کی اجازت بھی نہیں دی، کیا اس طرح نکاح منعقد ہو جائے گا؟

جواب: جب تک بالغ لڑکے ولی یا کسی شخص کو اپنا وکیل مقرر نہیں کرتا، اس کی طرف سے نکاح نہیں کیا جا سکتا ہے، اگر کوئی بغیر وکالت کے نکاح کر دے، تو وہ منعقد نہ ہوگا۔

سوال: دو طلاق کے بعد عدت گزر گئی، کیا دونوں دوبارہ نکاح کر سکتے ہیں؟

جواب: دو طلاق کے بعد عدت گزر جائے، تو نکاح جدید اور نئے حق مہر کے ساتھ میاں بیوی بن سکتے ہیں۔

سوال: بھائی کی بالغہ بیوہ سے عدت سے قبل نکاح کر لیا، کیا حکم ہے؟

جواب: جب تک بیوہ کی عدت یعنی چار ماہ دس دن نہیں گزر جاتے، اس سے نکاح جائز نہیں، یہ نکاح منعقد نہ ہوگا۔

سوال: اگر کسی نے کہا کہ اگر میں فلاں سے نکاح کروں، تو گویا اپنی ماں یا بہن سے نکاح کروں، پھر اسی لڑکی سے نکاح کر لیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: نکاح منعقد ہو گیا، اس کی بات لغو قرار پائے گی، اس پر کچھ کفارہ نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



سوال: مرتد ہونے کے بعد عورت پھر مسلمان ہو جائے، تو کیا نکاح کر سکتی ہے؟

جواب: دوبارہ اسی مسلمان سے نکاح کر سکتی ہے، جو مرتد ہونے سے پہلے اس کا شوہر تھا۔

سوال: تیس سالہ بیوہ کا نکاح سات سالہ نابالغ سے کرنا کیسا ہے؟

جواب: تیس سالہ بیوہ کا نکاح عدت کے بعد سات سالہ نابالغ سے کرنے میں شرعاً کچھ حرج نہیں۔ یہ نکاح صحیح ہے، البتہ لڑکے کو خیار بلوغ حاصل ہوگا۔

سوال: اجنبیہ کو سگی بیٹی مانا، پھر اسی سے نکاح کر لیا، کیا حکم ہے؟

جواب: یہ نکاح درست ہے۔

سوال: جس عورت کا بوسہ لیا، اس کی لڑکی سے نکاح درست ہے؟

جواب: اس کی لڑکی سے نکاح جائز ہے۔

سوال: لڑکی سے روپیہ لے کر نکاح کیا، کیا حکم ہے؟

جواب: اگر حق مہر دیا، ولی بھی راضی ہے، تو نکاح منعقد ہو گیا، البتہ لڑکی سے روپیہ لینا لڑکے کے لیے جائز نہیں۔

سوال: استاذ یا پیر کی بیوہ سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: بیوی کے باپ کی بیوہ، جو بیوی کی ماں نہیں، سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس سے نکاح درست ہے۔

سوال: حلالہ کی نیت سے مطلقہ سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟

جواب: حلالہ کی نیت سے نکاح کرنا جائز نہیں، یہ نکاح باطل ہے، منعقد نہیں ہوتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



❀ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حلالہ کے بارے پوچھا گیا، فرمایا:

هُمَا زَانِيَانِ وَإِنْ مَكَثَا عَشْرَ سِنِينَ أَوْ عِشْرِينَ سَنَةً، إِذَا أَنَّهُ تَزَوَّجَهَا لِذٰلِكَ .

''دونوں زانی ہیں، خواہ دس سال اکٹھے رہ چکے ہوں یا بیس سال۔''

(المطالب العالية لابن حجر : 1693، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

يَكُونُ كَنِكَاحِ الْمُتْعَةِ وَيُبْطَلُ هٰذَا هُوَ الصَّحِيحُ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .

''نکاح حلالہ، نکاح متعہ کی طرح ہے، اسے باطل قرار دیا جائے گا، یہی درست معلوم ہوتا ہے، واللہ اعلم!۔''

(التّمهيد لما في المؤطإ من المَعاني والأسانيد : 234/13)

❀ قاضی بیضاوی رحمہ اللہ (۶۸۵ھ) فرماتے ہیں:

''حلالہ کرنے والا وہ ہے، جو ایسی عورت سے شادی کرتا ہے، جس کو تین طلاقیں دے دی گئی ہیں، شادی سے اس کا ارادہ یہ ہوتا ہے کہ وہ وطی کے بعد اسے طلاق دے دے گا، تا کہ جس شوہر نے پہلے طلاق دی تھی، اس کے لیے حلال ہو جائے، گویا وہ نکاح اور وطی کے ساتھ اس عورت کو پہلے خاوند پر حلال کر رہا ہے۔ جس کے لیے حلالہ کیا جا رہا ہے، اس سے مراد پہلا شوہر ہے۔ ان دونوں پر لعنت اس لیے کی گئی ہے، کیونکہ یہ عمل ان کی ہتک عزت اور قلت غیرت کا باعث ہے، نیز یہ عمل ان کے کمینے اور گھٹیا پن پر دلالت کرتا ہے۔ جس کے لیے حلالہ کیا جا رہا ہے، اس کی بہ نسبت تو یہ بالکل واضح ہے، جبکہ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



حلالہ کرنے والے کی بہ نسبت اس طرح کہ اس نے کسی کی غرض کے لیے عورت سے وطی کر کے خود کو گرا دیا ہے، کیونکہ اس نے وطی اس لیے کی ہے، تا کہ وہ اسے اس شخص کو وطی کے لیے دے، جس کے لیے حلالہ کیا گیا ہے۔اسی لیے نبی کریم ﷺ اسے کرائے کے سانڈ سے تشبیہ دی ہے۔"

(تحفة الأبرار: 392/2، مرقاة المفاتيح للملا علي القاري: 2149/5)

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

"حلالہ کرنے والے کا (عارضی) نکاح، نکاح متعہ سے بھی بدتر ہے، کیونکہ نکاحِ حلالہ (اسلام کے) کسی دور میں بھی جائز نہیں ہوا، حلالہ کرنے والا عقد نکاح اس لیے باندھتا ہے کہ (بعد میں) اسے ختم کر دے گا اور یہ عارضی نکاح کسی صورت میں بھی درست نہیں۔"

(مَجموع الفتاوٰی: 108/32)

❁ علامہ ابن قدامہ رحمہ اللہ (۶۲۰ھ) فرماتے ہیں:

"خلاصہ کلام یہ ہے کہ حلالہ کا نکاح حرام اور باطل ہے، سب اہل علم کا یہی مذہب ہے۔......جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہم نے نام ذکر کیے ہیں، ان کا بھی یہی مذہب ہے، صحابہ میں کوئی مخالف نہیں، لہٰذا اس پر (صحابہ کا) اجماع ہوا۔"

(المُغني: 7/180-182)

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

قَدِ اتَّفَقَ أَئِمَّةُ الْفَتْوٰى كُلُّهُمْ أَنَّهٗ إِذَا شُرِطَ التَّحْلِيلُ فِي الْعَقْدِ كَانَ بَاطِلًا .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



''تمام ائمہ فتویٰ کا اتفاق ہے کہ جب نکاح میں حلالہ کی شرط لگائی جائے، تو وہ باطل ہو جاتا ہے۔''(مَجموع الفتاویٰ : ۱۵۵/۳۲)

علامہ کرمانی حنفی رحمہ اللہ (۸۵۴ھ) فرماتے ہیں:

بُطْلَانُ النِّكَاحِ حِينَئِذٍ اتِّفَاقًا .

''(حلالہ کی نیت سے کیا جانے والا) یہ نکاح بالاتفاق باطل ہے۔''

(شرح المَصابیح : 33/4)

**سوال**: غیر مدخولہ کو طلاق دی، کیا اسے دوبارہ بیوی بنا سکتا ہے؟

**جواب**: غیر مدخولہ کے لیے ایک طلاق ہے، اس پر کوئی عدت نہیں۔ نکاح جدید اور مہر کے ساتھ دونوں دوبارہ میاں بیوی بن سکتے ہیں۔

**سوال**: کیا ایک عورت اور اس کے سابقہ شوہر کی دوسری بیوی سے بیٹی کو ایک نکاح میں جمع کیا جا سکتا ہے؟

**جواب**: کیا جا سکتا ہے۔

**سوال**: نکاح فسخ ہونے کے بعد دوسرا نکاح کب جائز ہے؟

**جواب**: غیر مدخولہ فوراً آگے شادی کر سکتی ہے اور مدخولہ اگر سابقہ مرد سے شادی کرنا چاہتی ہے، تو فوراً کر سکتی ہے اور اگر کسی اور سے شادی کرنا چاہتی ہے، تو نکاح سے پہلے ایک حیض عدت گزارے گی۔

**سوال**: متبنیٰ (منہ بولا) بھتیجے کا چچا کی بیوہ سے نکاح کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: جائز ہے۔

**سوال**: اگر نکاح کے وقت یہ شرط لگائی جائے کہ مہر کی رقم لڑکی کے والدین کو ملے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



گی، کیا اس سے نکاح منعقد ہو گا؟

**جواب**: یہ شرط باطل ہے، البتہ اس سے نکاح منعقد ہو جائے گا۔ اگر لڑکی اپنی رضا مندی سے مہر کی رقم والدین کو دے دے، تو کوئی حرج نہیں، البتہ اگر لڑکی راضی نہیں، تو والدین مہر کی رقم لینے پر گناہ گار ہوں گے، کیونکہ مہر لڑکی کا حق ہے، جس میں اس کی اجازت کے بغیر تصرف جائز نہیں۔

**سوال**: نکاح اس شرط پر کیا کہ لڑکی پردہ کرے گی، مگر نکاح کے بعد لڑکی نے پردہ توڑ دیا، نکاح کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: نکاح قائم ہے، البتہ لڑکی نہ صرف شرط توڑنے پر، بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی کرنے پر سخت گناہ گار ہو گی۔

**سوال**: ایک بہن کے لڑکے کا نکاح دوسری بہن کی پوتی سے کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: جائز ہے۔ دونوں بہنوں کی اولادوں کا بھی آپس میں نکاح ہو سکتا ہے۔

**سوال**: سوتیلی ساس سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: سوتیلی ساس سے نکاح درست ہے۔

**سوال**: تفضیلی شیعہ سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: تفضیلی شیعہ کی لڑکی سے نکاح ہو سکتا ہے۔

**سوال**: بیوہ سے زنا کیا، پھر نکاح کیا، کیا نکاح منعقد ہوا؟

**جواب**: نکاح درست ہے۔ حرام کام حلال کام کو حرام نہیں کرتا۔

**سوال**: غیر مدخولہ کو متعدد بار طلاق دی، کیا حکم ہے؟

**جواب**: غیر مدخولہ کی طلاق ایک ہے، وہ ایک سے ہی فارغ ہو جاتی ہے اور فوراً

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

آگے شادی کر سکتی ہے۔

**سوال:** بیوی فوت ہو چکی ہے، کیا سالہ کی بیٹی سے شادی کر سکتا ہے؟

**جواب:** کر سکتا ہے۔

**سوال:** کیا کسی اجنبی عورت کو سگی بہن کہنے سے نکاح حرام ہو جاتا ہے؟

**جواب:** کسی اجنبی عورت کو سگی بہن یا ماں کہنے یا ماننے سے وہ اس پر حرام نہیں ہوتی۔ وہ آپس میں نکاح کر سکتے ہیں۔

**سوال:** بعض علاقوں میں رواج ہے کہ وہ بیوہ کا نکاح لڑکے والوں کو پیسے دے کر کرتے ہیں، کیا حکم ہے؟

**جواب:** اگر حق مہر کی ادائیگی ہوئی ہے، تو اس طرح نکاح منعقد ہو جاتا ہے، البتہ روپیہ لینے دینے سے فریقین گناہ گار ہوں گے۔

**سوال:** چچا کے نواسہ کی لڑکی سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

**جواب:** درست ہے۔

**سوال:** جو نکاح منعقد نہ ہو، اس میں طلاق دینے سے طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں؟

**جواب:** جو نکاح منعقد ہی نہ ہوا ہو، اس میں طلاق نہیں۔

**سوال:** بیوی سے لواطت کا کیا حکم ہے؟

**جواب:** لواطت ایسا قبیح فعل ہے، جو شرعاً ناجائز و حرام اور کبیرہ گناہ ہے، اللہ تعالیٰ کی سخت ناراضی کا باعث ہے۔ لہٰذا اس کے حرام ہونے میں کوئی شک نہیں۔

✿ علامہ مظہری زیدانی حنفی رحمہ اللہ (۷۲۷ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ الْوَطْءَ فِي الدُّبُرِ مُحَرَّمٌ فِي جَمِيعِ الْأَدْيَانِ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



”عورت کے ساتھ غیر فطری مجامعت تمام ادیان میں حرام ہے۔“

(المَفاتيح في شرح المَصابيح : ٤/٥٤)

۞ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

”عورت سے غیر فطری مجامعت کسی نبی کی شریعت میں روا نہیں تھی، بعض سلف کی طرف اس کا جواز منسوب کرنے والا جھوٹا ہے۔“

(زاد المَعاد : ٤/٢٥٧)

۞ حافظ بغوی رحمہ اللہ (۵۱۰ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا الْإِتْيَانُ فِي الدُّبُرِ فَحَرَامٌ، فَمَنْ فَعَلَهُ جَاهِلًا بِتَحْرِيمِهِ، نُهِيَ عَنْهُ، فَإِنْ عَادَ عُزِّرَ.

”بیوی کی پچھلی شرمگاہ میں جماع حرام ہے، جو اس کی حرمت سے ناواقفیت کی بنا پر ایسا کرے، اسے روکا جائے گا، دوبارہ کرے، تو اسے تعزیرا سزا دی جائے گی۔“

(شرح السُّنّة : ٩/٦)

۞ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

”عورتوں سے غیر فطری مجامعت کرنا قومِ لوط کے عمل سے ملتا جلتا کام ہے، اس کے حرام ہونے پر علما کا اجماع ہے، سوائے سلف میں سے ایک شاذ قول کے، حالانکہ اس فعل سے ممانعت کے بارے میں کئی احادیث مروی ہیں۔“

(تفسير ابن كثير : ٣/١٨٣)

۞ علامہ ابن نجیم حنفی (۹۷۰ھ) لکھتے ہیں:

اِسْتِحْلَالُ اللَّوَاطَةِ بِزَوْجَتِهِ كُفْرٌ عِنْدَ الْجُمْهُورِ.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



”بیوی سے غیر فطری مجامعت کو حلال سمجھنا جمہور علما کے نزدیک کفر ہے۔“

(الأشباہ والنّظائر، ص ۱۹۱)

معزز قارئین! آپ کو بتاتے چلیں کہ یہ برا کام شیعہ مذہب میں جائز ہے۔

❁ خمینی شیعہ نے لکھا ہے:

اَلْأَقْوٰی وَالْأَظْھَرُ جَوازُ وَطْئِ الزَّوْجَةِ مَعَ الدُّبُرِ عَلٰی کَرَاھِیَةٍ شَدِیدَةٍ .

”قوی ترین اور راجح بات یہ ہے کہ شدید کراہت کے باوجود بیوی سے غیر فطری مجامعت کرنا جائز ہے۔“(تحریر الوسیلة : ۲/۲٤۱)

❁ شیخ الاسلام ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

”عورت کی پچھلی شرمگاہ میں جماع کرنا کتاب وسنت کی رو سے حرام ہے۔ جمہور سلف وخلف کا قول بھی یہی ہے، بلکہ یہ لواطت سے ملتا جلتا فعل بد ہے۔“

(مَجموع الفتاوٰی : ۳۲/۲٦٦۔۲٦۷)

❁ عطاء رحمہ اللہ سے عورتوں سے غیر فطری مباشرت کے متعلق پوچھا گیا، تو فرمایا:

تِلْكَ كُفْرٌ، مَا بَدَأَ قَوْمُ لُوطٍ إِلَّا ذَاكَ، أَتَوُا النِّسَاءَ فِي أَدْبَارِهِنَّ، ثُمَّ أَتَی الرِّجَالُ الرِّجَالَ .

”یہ کفر ہے۔ قومِ لوط نے اسی فعل سے ابتدا کی تھی، پہلے وہ عورتوں کی دبر میں جماع کرتے تھے، پھر مردوں سے کرنے لگے۔“

(مَساوي الأخلاق للخرائطي : ٤۲٥، وسندہٗ حسنٌ)

❁ طاؤس رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسے آدمی کے متعلق پوچھا گیا، جو اپنی بیوی سے لواطت کرتا ہے، تو فرمایا:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



ذٰلِكَ الْكُفْرُ .　　　”یہ کفر ہے۔“

(السّنن الكبرٰى للنّسائي : ٩٠٠٤، وسندہٗ صحيحٌ)

❁ ایک روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہما سے ایسے انسان کے بارے میں پوچھا گیا، تو آپ رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

هٰذَا يَسْأَلُنِي عَنِ الْكُفْرِ؟ .

”یہ شخص مجھ سے کفر کے بارے میں پوچھتا ہے؟“

(مصنّف عبد الرّزاق : ٤٤٢/١١، ح : ٢٠٩٥٣، وسندہٗ صحيحٌ)

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ”صحیح“ کہا ہے۔

(تفسير ابن كثير : ٥٩٣/١)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ”قوی“ کہا ہے۔

(التّلخيص الحبير : ٣٩٠/٣)

❁ نیز فرماتے ہیں:

اِئْتِ حَرْثَكَ مِنْ حَيْثُ نَبَاتُهٗ .

”اپنی کھیتی (بیوی) سے اس جگہ پر جماع کیجئے، جہاں سے کچھ اُگ سکے۔“

(السّنن الكبرٰى للبيهقي : ١٩٦/٧، وسندہٗ صحيحٌ)

❁ خود طاؤس رحمہ اللہ سے ایسے انسان کے بارے میں پوچھا گیا، تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا:

تِلْكَ كُفْرَةٌ .　　　”یہ کفر ہے۔“

(السّنن الكبرٰى للنّسائي : ٩٠٠٦، وسندہٗ حسنٌ)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَنْ أَتٰی أَدْبَارَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَقَدْ كَفَرَ .

''مردوں یا عورتوں سے غیر فطری عمل کا مرتکب، کفر کا مرتکب ہے۔''

(السّنن الكبرٰى للنّسائي : ٩٠٢١، وسندهٗ حسنٌ)

❁ سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

هَلْ يَفْعَلُ ذٰلِكَ إِلَّا كَافِرٌ؟

''بھلا کافر کے علاوہ بھی کوئی ایسا کر سکتا ہے؟''

(زوائد مسند الإمام أحمد : ٢/٢١٠، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ ائمہ طاؤس، سعید بن مسیّب، مجاہد اور عطا بن ابی رباح رحمہم اللہ کے بارے میں ہے:

إِنَّهُمْ كَانُوا يُنْكِرُونَ إِتْيَانَ النِّسَاءِ فِي أَدْبَارِهِنَّ وَيَقُولُونَ : هُوَ كُفْرٌ .

''یہ تابعین رحمہم اللہ عورتوں کی دبر میں جماع سے منع کرتے تھے اور کہتے کہ یہ کفر ہے۔''

(سنن الدّارمي : ١١٨٥، وسندهٗ حسنٌ)

❁ امام عکرمہ رحمہ اللہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں:

إِنَّهٗ كَانَ يَكْرَهُ إِتْيَانَ الرَّجُلِ امْرَأَتَهٗ فِي دُبُرِهَا، وَيَعِيبُهٗ عَيْبًا شَدِيدًا .

''آپ رضی اللہ عنہما مرد کے عورت کی دبر میں جماع کرنے کو ناپسند کرتے تھے اور اس کو سخت برا جانتے تھے۔'' (سنن الدّارمي : ١١٧٨، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام مجاہد رحمہ اللہ فرمانِ باری تعالیٰ:

﴿إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ﴾

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

”اللہ بہت توبہ کرنے والوں اور بہت پاک رہنے والوں محبوب رکھتے ہیں۔“

کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

مَنْ أَتَى امْرَأَتَهٗ فِي دُبُرِهَا، فَلَيْسَ مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ .

”جو بیوی سے دبر میں جماع کرے، وہ پاکیزہ خصلت نہیں۔“

(السّنن الكبرٰی للنّسائي : ۹۰۲۲، تفسير الطّبري : ۷۴۳/۳، وسندهٗ حسنٌ)

❁ امام مالک رحمہ اللہ (۱۷۹ھ) فرماتے ہیں:

مَا عَلِمْتُهٗ حَرَامٌ .

”میرے علم کے مطابق یہ حرام ہے۔“

(السّنن الكبرٰی للنّسائي : ۹۱۲۸، وسندهٗ صحيحٌ، طبع دار التأصيل)

تحفۃ الاشراف للمزی (۷۳۱۴) میں مَا عَلِمْتُ حَرَامًا کے الفاظ ہیں۔ یہ نسخے کی غلطی معلوم ہوتی ہے۔

**سوال**: جس نے کسی اجنبی عورت سے لواطت کی، کیا اس سے نکاح کر سکتا ہے؟

**جواب**: اس عورت سے نکاح کر سکتا ہے۔

**سوال**: ایک شخص نے بیوی سے لواطت کی، تو نکاح کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: نکاح میں کچھ خلل واقع نہیں ہوا، البتہ لواطت کے ارتکاب سے سخت گناہ گار ٹھہرا۔ اس پر توبہ ہے۔

**سوال**: جو مرتدہ دوبارہ مسلمان ہو جائے، کیا وہ پہلے شوہر کے بجائے کسی دوسرے مرد سے شادی کر سکتی ہے؟

**جواب**: کر سکتی ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



**سوال**: ایک ماں سے دو بہنیں ہیں، باپ جدا جدا ہیں اور ایک ماں سے دو بھائی ہیں اور دونوں کے باپ جدا جدا ہیں، کیا دونوں بھائیوں کی شادی دونوں بہنوں سے کی جا سکتی ہے؟

**جواب**: کی جا سکتی ہے۔

**سوال**: جس سوتیلی ساس سے زنا کیا، کیا اس سے نکاح درست ہے؟

**جواب**: اس سے نکاح درست ہے۔

**سوال**: پیر کا مریدنی سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: جائز ہے۔

**سوال**: بیوی کی موجودگی میں اس کی سوتیلی ماں سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: بیوی کی موجودگی میں بیوی کے والد کی بیوہ جو بیوی کی ماں نہیں، سے نکاح جائز اور درست ہے۔ یہ حقیقی ساس نہیں ہے۔

**سوال**: دیور سے بیوہ کا نکاح درست ہے یا نہیں؟

**جواب**: عدت کے بعد نکاح درست ہے۔

**سوال**: اگر کوئی بیوہ عورت تنگ دستی کی وجہ سے اپنی اولاد کی خاطر خود کو بیچ دے اور کسی کی مملوکہ بن جائے، تو کیا اس پر لونڈیوں کے احکام لاگو ہوں گے؟

**جواب**: لونڈی اسی کو کہتے ہیں، جو اسلام اور کفر کی جنگ کے نتیجہ میں حاصل ہو۔ آزاد عورت کسی کی مملوکہ نہیں بن سکتی۔

❀❀❀❀❀❀❀

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# فتاویٰ امن پوری (قسط ۱۷)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

**سوال**: علاتی بہن کے شوہر کی لڑکی، جو دوسری بیوی سے ہے، سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: نکاح ہو سکتا ہے، یہ حقیقی بھانجی نہیں۔

**سوال**: بیوہ سے اپنی اور اس کی لڑکیوں سے اپنے لڑکوں کی شادی کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: دونوں نکاح جائز ہیں۔

**سوال**: مرد نے کہا کہ مجھ پر اپنی اس بیوی کی زندگی میں دوسرا نکاح حرام ہے، پھر دوسرا نکاح کر لیا، تو کیا حکم ہے؟

**جواب**: ایک بیوی کی موجودگی میں خود پر دوسرا نکاح حرام کرنا جائز نہیں، بعد اس کے کہ شریعت نے دوسرا نکاح جائز رکھا ہے۔ لہٰذا اگر کوئی شخص خود پر دوسرا نکاح حرام کرے اور بعد میں دوسرا نکاح کر لے، تو وہ نکاح صحیح ہے۔

**سوال**: رنڈی سے نکاح کر کے فوراً جماع کرنا جائز ہے یا نہیں؟

**جواب**: رنڈی سے نکاح صحیح ہے، اس سے فوراً وطی جائز ہے، اس پر عدت نہیں۔

**سوال**: مرتد ہونے کے بعد دوبارہ مسلمان ہو کر جو کسی دوسرے مرد سے نکاح کیا، کیا وہ نکاح درست ہے؟

**جواب**: وہ نکاح درست ہے، کیونکہ مرتد ہونے سے پہلا نکاح ختم ہو چکا تھا۔

**سوال**: ایک مسلمان عیسائی عورت سے زنا کرتا ہے، جس سے وہ حاملہ ہو گئی، بعد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



میں عورت بھی مسلمان ہوگئی، کیا وہ عورت اسی مسلمان سے نکاح کر سکتی ہے؟

(جواب): کر سکتی ہے۔

(سوال): زنا کا بچہ کس کی طرف منسوب ہوگا؟

(جواب): اگر عورت شادی شدہ ہے، تو بچہ اسی کی طرف منسوب ہوگا، جس کے عقد میں زانی عورت اس وقت موجود ہے۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''عتبہ بن ابی وقاص (کافر) نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو وصیت کی تھی کہ زمعہ کی لونڈی کا بچہ میرے نطفے سے ہے، آپ اس کو اپنی نگہداشت میں لے لینا، فتح مکہ کے سال سعد رضی اللہ عنہ نے وہ بچہ اٹھا لیا اور دعوی کیا کہ یہ بچہ میرے بھائی عتبہ کا ہے، عبد بن زمعہ نے احتجاج کیا کہ یہ بچہ تو میرے باپ زمعہ کی لونڈی سے میرے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے، لہٰذا میرے باپ کی اولاد ہے۔ جھگڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش ہوا، سعد رضی اللہ عنہ کہنے لگے، اللہ کے رسول! یہ میرے بھائی کا بیٹا ہے، انہوں نے مجھے وصیت کی تھی کہ اسے اپنی پرورش میں لے لوں، عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے، یہ میرے باپ کی لونڈی کا بچہ ہے اور اس نے میرے باپ کے بستر پر جنم لیا ہے۔ لہٰذا یہ میرے باپ زمعہ ہی کا بیٹا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عبد بن زمعہ! یہ لڑکا آپ کے پاس رہے گا، پھر فرمایا: بچہ اس کا ہوگا، جس کے بستر پر پیدا ہوا اور زانی رجم ہو گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے محسوس کیا کہ اس لڑکے کی مشابہت عتبہ کے ساتھ ہے، اس لئے ام المومنین، سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا جو زمعہ کی بیٹی تھیں اور اس لڑکے کی بہن بنتی تھیں، کو حکم دیا کہ اس لڑکے سے پردہ کریں، لہٰذا وہ لڑکا تا وقت وفات سیدہ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



سودہ رضی اللہ عنہا کو دیکھ نہیں سکا۔"

(صحيح البخاري : 2053، صحيح مسلم : 1457)

ذرا غور فرمائیں کہ اس مشابہت کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نومولود کو زمعہ کا بیٹا قرار دیا، حالانکہ اس کی مشابہت عتبہ کے ساتھ تھی، مقصود یہ قاعدہ سمجھانا تھا کہ بچہ اسی کی طرف منسوب ہوتا ہے، جس کے بستر پر پیدا ہو، البتہ زانی کو کوڑے ضرور لگیں گے۔

**سوال**: ایک عیسائی عورت عرصہ ڈیڑھ سال سے بیوہ ہے، وہ مسلمان ہوئی، کیا اس سے فوراً نکاح ہو سکتا ہے یا وہ عدت گزارے گی؟

**جواب**: مسلمان ہونے کے بعد اس سے فوراً نکاح درست ہے، اس پر عدت نہیں۔

**سوال**: اپنے داماد کی بہن سے شادی کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: جائز ہے، یہ حرام رشتوں میں سے نہیں۔

**سوال**: جس گم شدہ شوہر کے فوت ہونے کا ظن غالب ہو، کیا اس کی بیوہ آگے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

**جواب**: اگر بیوی کو شوہر کی موت کا ظن غالب ہو چکا ہے، تو وہ چار ماہ دس دن عدت وفات شوہر گزار کر آگے شادی کر سکتی ہے۔

**سوال**: کیا منکوحہ غیر مدخولہ مطلقہ کی لڑکی سے اپنے لڑکے کا نکاح کیا جا سکتا ہے؟

**جواب**: جب منکوحہ مدخولہ کی لڑکی سے اپنے لڑکے کا نکاح کیا جا سکتا ہے، تو غیر مدخولہ مطلقہ کی لڑکی سے بالاولیٰ کیا جا سکتا ہے۔

**سوال**: طوائفہ کی لڑکی سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: شرعاً طوائفہ کی لڑکی سے نکاح درست ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



**سوال**: طوائفہ بیوی کی ناجائز کمائی لینا کیسا ہے؟

**جواب**: یہ کمائی حرام اور ناجائز ہے۔

❁ سیدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَمَهْرِ الْبَغِيِّ، وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ .

"رسول اللہ ﷺ نے کتے کی کمائی، زانیہ کی اجرت اور کاہن کی کمائی سے منع کیا ہے۔"

(صحيح البخاري : 2237، صحيح مسلم : 1567)

❁ سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ، وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ، وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ .

"کتے کی کمائی خبیث ہے، زانیہ کی اجرت خبیث ہے اور سینگی لگانے کی مزدوری بھی خبیث ہے۔"

(صحيح مسلم : 1568)

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ، وَكَسْبِ الْبَغِيِّ، وَثَمَنِ الْكَلْبِ .

"رسول اللہ ﷺ نے، کتے، زنا اور سینگی کی کمائی سے منع کیا ہے۔"

(مسند الإمام أحمد : 7976، سنن النسائي : 4673، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

لَا يَحِلُّ ثَمَنُ الْكَلْبِ، وَلَا حُلْوَانُ الْكَاهِنِ، وَلَا مَهْرُ الْبَغِيِّ .

''کتے کی کمائی حلال نہیں ہے، اسی طرح کاہن کی کمائی اور زانیہ کی اجرت بھی حلال نہیں ہے۔''

(سنن أبي داود : 3484، صحيح أبي عوانة : 5273، وسندهٗ حسنٌ)

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''حسن'' کہا ہے۔

(فتح الباري : 426/4)

**سوال**: جس کو اپنی بیوی سے زنا کرتے دیکھا، اس سے اپنی بیٹی کی شادی کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: شرعاً اس شخص سے اپنی بیٹی کا نکاح کرنا درست ہے، زنا سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

**سوال**: شیعہ لڑکی سے نکاح کیا، پھر وہ لڑکی تائب ہوگئی، کیا نکاح دوبارہ کیا جائے گا؟

**جواب**: تجدید نکاح کی ضرورت نہیں۔

**سوال**: کسی بزرگ کی لڑکی سے نکاح کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: جائز ہے۔

**سوال**: لڑکی کو ایک لڑکا دکھایا گیا، اس نے نکاح کے لیے ہاں کر دی، پھر کسی دوسرے لڑکے سے شادی کر دی، اب لڑکی انکار کر رہی ہے، کیا حکم ہے؟

**جواب**: یہ نکاح فسخ ہے، اس لیے کہ لڑکی اس لڑکے کے ساتھ نکاح پر راضی نہیں ہے، اس نے جو رضا مندی کا اظہار کیا، وہ دوسرے لڑکے سے کیا تھا، جسے بدل دیا گیا۔

**سوال**: جس مسلمان عورت کا نکاح قادیانی سے کیا گیا، کیا وہ عورت بغیر طلاق کے دوسرے مسلمان سے شادی کر سکتی ہے؟

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



جواب: قادیانی شرعاً وقانوناً کافر ہیں، ان سے مسلمانوں کے نکاح منعقد ہی نہیں ہوتے۔ لہٰذا اگر کسی مسلمان عورت کا قادیانی سے نکاح ہو جائے، تو وہ بلا طلاق یا خلع آگے نکاح کر سکتی ہے، کیونکہ یہ نکاح منعقد ہی نہیں ہوا۔

سوال: ایک ولی کسی شخص کو کہے کہ اگر تو نے فلاں کام کر دیا، تو میں نے اپنی لڑکی کا نکاح تمہارے ساتھ کر دیا، وہ کچھ گواہوں کے روبرو کہے کہ مجھے قبول ہے، اگر وہ کام کر دے، تو کیا نکاح منعقد ہو جائے گا؟

جواب: جو نکاح مستقبل کی کسی شرط پر معلق کیا جائے، وہ منعقد نہیں ہوتا۔

سوال: علاتی بھائی کی بیوی کی لڑکی سے نکاح کرنا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: جس شیعہ عورت نے توبہ کر لی ہو، کیا اس سے نکاح جائز ہے؟

جواب: اس سے نکاح جائز ہے۔

سوال: بیوی اور سوتیلی ساس کو ایک نکاح میں جمع کرنا کیسا ہے؟

جواب: دونوں کو ایک نکاح میں جمع کیا جا سکتا ہے۔

سوال: جس شخص کی بیٹی نکاح میں ہو، کیا اس شخص کے مرنے کے بعد اس کی دوسری بیوہ سے نکاح کیا جا سکتا ہے؟

جواب: سسر کی بیوہ جو بیوی کی ماں نہ ہو، سے نکاح شرعاً درست ہے، یہ حقیقی ساس نہیں۔ نیز بیوی اور سوتیلی ساس کو ایک نکاح میں جمع کرنا بھی جائز ہے۔

سوال: نامرد اپنی بیوی کو چھوڑنا چاہتا ہے، کیا اس عورت کا آگے نکاح ہو سکتا ہے؟

جواب: وہ بیوی کو ایک طلاق دے کر فارغ کر دے۔ عورت تین حیض عدت گزار کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



آگے شادی کرسکتی ہے۔

**سوال**: جس نے عدت میں نکاح کر کے تین طلاقیں دے دیں، کیا عدت کے بعد وہ دوبارہ اسی سے نکاح کرسکتا ہے؟

**جواب**: عدت میں نکاح منعقد نہیں ہوتا، لہٰذا اس کی دی ہوئی طلاقیں بھی کالعدم ہیں، اس سے بعد عدت کے وہ نکاح کرسکتا ہے۔

**سوال**: جو طوائفہ اپنا ناجائز پیشہ نہ چھوڑے، کیا اس سے نکاح ہو جائے گا؟

**جواب**: جو طوائفہ ناجائز پیشہ نہ چھوڑے، اس سے نکاح نہیں کرنا چاہیے، البتہ اگر اس سے نکاح کرلیا، تو منعقد ہو گیا۔

**سوال**: جس کا شوہر عیسائی ہو جائے، وہ دوسرا نکاح کرسکتی ہے یا نہیں؟

**جواب**: اُسے چاہیے کہ شوہر کو توبہ کی دعوت دے، قبول کرلے، تو نکاح قائم ہے، ورنہ نکاح ختم ہو جائے گا، دونوں میں جدائی ہو جائے گی، طلاق یا خلع کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ مسلمانوں کے لیے اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کرنا جائز ہے، نہ کہ مردوں سے۔ اس لیے وہ ایک حیض عدت کے بعد آگے شادی کرسکتی ہے۔

**سوال**: بھائی کی پوتی سے اپنے لڑکے کا نکاح کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: درست ہے۔

**سوال**: بیوہ ممانی سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: بیوہ ممانی سے بعد عدت نکاح ہوسکتا ہے، بشرطیکہ کوئی اور وجہ حرمت نہ ہو۔

**سوال**: اگر ایک معتبر گواہ کسی شخص کے متعلق خبر دے کہ وہ مرتد ہو چکا ہے، کیا اس کی بیوی آگے شادی کرسکتی ہے، جبکہ میاں بیوی کا آپس میں رابطہ بھی نہیں ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



**جواب**: اگر گواہ معتبر ہے، تو اس کی گواہی پر عورت ایک حیض عدت گزار کر آگے شادی کر سکتی ہے۔

**سوال**: کیا کتابیہ حربیہ سے نکاح درست ہے یا نہیں؟

**جواب**: اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) کی پاک دامن عورتیں، خواہ وہ ذمی ہوں یا حربی، سے نکاح جائز ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسَافِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيٓ اَخْدَانٍ﴾(المائدة : 5)

''اہل کتاب کی پاک دامن عورتیں (تمہارے لیے حلال کر دی گئی ہیں)، بشرطیکہ تم ان کا مہر ادا کرو، تمہارا مقصد پاکدامنی حاصل کرنا ہو۔ اعلانیہ زنا، یا پوشیدہ طور پر آشنائی کی نیت نہ ہو۔''

تنبیہ:

❀ امام حکم بن عتیبہ رحمہ اللہ اہل کتاب کی حربی عورتوں سے نکاح ناجائز خیال کرتے تھے۔

(مصنف ابن أبي شيبة : 158/4/2، وسندهٗ صحيحٌ)

حربی یا غیر حربی کی کوئی قید نہ کتاب وسنت میں مذکور ہے، نہ صحابہ کرام نے بیان کی، اس لیے کتابیہ حربیہ سے بھی نکاح جائز ہے۔

**سوال**: قادیانیت سے جو توبہ کر چکا ہو، کیا اس سے نکاح جائز ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



**جواب**: جو شخص قادیانیت چھوڑ کر مسلمان ہو جائے، اس سے نکاح جائز ہے۔

**سوال**: بت پرست کو مسلمان بنا کر شادی کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: اگر واقعتاً وہ بت پرستی چھوڑ کر مسلمان ہو جائے، تو بہت اچھا ہے، اس سے شادی جائز ہے۔

**سوال**: عیسائی عورت سے نکاح کیا، کیا اسے اسلام پر مجبور کر سکتا ہے؟

**جواب**: کسی غیر مسلم کو قبول اسلام پر مجبور نہیں کیا جا سکتا، یہ منع ہے۔ البتہ اسلام کی دعوت دی جا سکتی ہے۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ﴾(البقرة : ٢٥٦)

''دین (اسلام قبول کرنے) میں جبر نہیں۔''

**سوال**: کیا کتابیہ عورت کو پردہ کرنے پر مجبور کر سکتا ہے؟

**جواب**: کتابیہ عورت کو پردہ کرنے پر مجبور کر سکتا ہے، کیونکہ پردے کا تعلق اس کی غیرت اور عزت کے ساتھ بھی ہے۔

**سوال**: عورت نے اس وعدہ پر طلاق حاصل کی کہ فلاں شخص سے شادی نہیں کروں گی، کیا اسی شخص سے شادی کرنا جائز ہے یا نہیں؟

**جواب**: طلاق کے لیے اس طرح کی شرط لگانا درست نہیں، طلاق ہو گئی، عورت بعد عدت کسی سے بھی شادی کر سکتی ہے، اس لڑکے سے بھی کر سکتی ہے، جس سے شادی نہ کرنے کے وعدہ پر طلاق حاصل کی تھی۔ یہ نکاح صحیح ہوگا۔

**سوال**: چچا کی پوتی سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



**جواب**: نکاح درست ہے۔

**سوال**: نابالغ ہندو لڑکی ایک شخص کی دعوت پر مسلمان ہوئی، کیا بلوغت کے بعد اسی شخص سے شادی کر سکتی ہے؟

**جواب**: کر سکتی ہے۔

**سوال**: کیا نکاح حلالہ سے عورت پہلے شوہر کے لیے حلال ہو جاتی ہے؟

**جواب**: نکاح حلالہ باطل ہے، یہ منعقد نہیں ہوتا اور عورت پہلے شوہر کے لیے حلال بھی نہیں ہوتی، کیونکہ پہلے شوہر پر حلال ہونے کے لیے نکاح صحیح شرط ہے اور حلالہ نکاح صحیح نہیں، بلکہ باطل ہے۔ حلالہ سے عورت کو پہلے شوہر کے لیے حلال کرنا ایسا ہی ہے، جیسے کوئی زنا سے پہلے شوہر کے لیے حلال کرے، کیونکہ حلالہ کو زنا کہا گیا ہے۔

❁ نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَسَأَلَهُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا، فَتَزَوَّجَهَا أَخٌ لَّهُ مِنْ غَيْرِ مُؤَامَرَةٍ مِّنْهُ، لِيُحِلَّهَا لِأَخِيهِ، هُوَ تَحِلُّ لِلْأَوَّلِ؟ قَالَ: لَا، إِلَّا نِكَاحُ رَغْبَةٍ، كُنَّا نَعُدُّ هٰذَا سِفَاحًا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''ایک آدمی نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہو کر سوال کیا کہ اگر ایک شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیتا ہے، پھر اس سے مشورہ کیے بغیر اس کا بھائی حلالے کی نیت سے اس عورت سے نکاح کرتا ہے، کیا اس صورت میں وہ عورت پہلے خاوند کے لیے حلال ہو جائے گی؟ آپ نے فرمایا: نہیں، (دوسرے کے لیے) صرف دوام کی نیت سے نکاح کرنا (صحیح ہے)،

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



ہم اس (حلالہ) کو عہد نبوی میں زنا شمار کرتے تھے۔''

(المستدرك للحاكم : ١٩٩/٢، ح : ٢٨٠٦، السّنن الكبرٰى للبيهقي : ٢٠٨/٧)

اس کی سند ''صحیح متصل'' ہے، امام حاکم رحمہ اللہ نے اسے بخاری و مسلم کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

❀ حافظ ہیثمی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

رِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيحِ . ''اس کے راوی صحیح بخاری والے ہے۔''

(مَجمع الزّوائد : ٢٦٧/٤)

❀ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حلالہ کے بارے پوچھا گیا، فرمایا:

هُمَا زَانِيَانِ وَإِنْ مَكَثَا عَشْرَ سِنِينَ أَوْ عِشْرِينَ سَنَةً، إِذَا أَنَّهٗ تَزَوَّجَهَا لِذٰلِكَ .

''دونوں زانی ہیں، خواہ دس سال اکٹھے رہ چکے ہوں یا بیس سال۔''

(المطالب العالية لابن حجر : 1693، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ علامۃ الہند نواب صدیق الحسن خان رحمہ اللہ (١٣٠٧ھ) لکھتے ہیں:

''میں کہتا ہوں کہ حلالہ کرنے والے پر لعنت کی احادیث صحابہ کی ایک جماعت سے مروی ہیں، جن میں سے بعض کی سند صحیح اور بعض کی حسن ہے۔ لعنت ہمیشہ اسی کام پر کی جاتی ہے کہ جو شریعت کی نظر میں ناجائز ہو، بلکہ جو بہت بڑا گناہ ہو۔ لہٰذا حلالہ کرنا ناجائز فعل ہے، کیونکہ اگر حلالہ جائز ہوتا، تو حلالہ کرنے والے اور اس پر راضی ہونے والے پر لعنت نہ کی جاتی۔ جب فاعل (حلالہ کرنے والا) ہی اپنے فعل کی حرمت پر دلالت کناں ہے، تو اس فعل کی حرمت

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



پر کسی اور لفظ کی ضرورت نہ رہی۔ اور جب یہ فعل ہی حرام اور نا جائز ہوا، تو یہ وہ نکاح نہ ہوا کہ جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے: ﴿حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ﴾ (حتی کہ وہ کسی اور سے ازدواج کر لے۔) مثلاً جیسے کوئی کہے کہ اللہ تعالیٰ نے شراب کی بیع کرنے والے پر لعنت کی ہے، لیکن ''بائع'' (بیع کرنے والے) کے لفظ سے یہ لازم نہیں آتا کہ شراب کی بیع جائز ہے اور اللہ تعالیٰ کی اجازت دہندہ بیوع میں داخل ہے: ﴿وَأَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ﴾ (اللہ تعالیٰ نے بیع کو حلال کیا ہے۔) بات بالکل واضح ہے۔ (رد کی ضرورت نہیں)۔''

(الرّوضة النّدِيّة : 2/17-18)

**سوال**: اگر کوئی مسلمان عورت مرتد ہو کر عیسائی ہو جائے، تو اس کا نکاح قائم رہتا ہے یا ختم ہو جاتا ہے؟

**جواب**: اسلام کو چھوڑنے والی مرتدہ ہے، خواہ کسی بھی مذہب میں جائے، اس سے نکاح ختم ہو جاتا ہے۔ لہٰذا مرتد ہو کر عیسائی ہونے والی عورت سے نکاح ختم ہو گیا، البتہ چونکہ اب وہ اہل کتاب بن چکی ہے، تو دوبارہ اسی عورت سے نکاح جدید کیا جا سکتا ہے۔

**سوال**: کیا زوجہ سے حالت حمل میں وطی جائز ہے؟

**جواب**: حاملہ زوجہ سے وطی جائز ہے، اس میں کوئی شرعی وطبی قباحت نہیں، البتہ احتیاط ملحوظ رکھی جائے۔

**سوال**: بچے کی ولادت کے بعد نفاس والی عورت کے لیے کیا حکم ہے؟

**جواب**: خون نفاس دراصل خون حیض ہوتا ہے، اس کا وہی حکم ہے جو حیض کا ہے۔

خون نفاس کے چند مسائل درج ذیل ہیں:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



① حیض کا خون نجس ہے، نفاس کا خون بھی نجس ہے۔

② حیض کے بعد غسل واجب ہے، نفاس کے بعد بھی غسل واجب ہے۔

③ حیض میں جماع حرام اور ممنوع ہے، نفاس میں بھی حرام وممنوع ہے۔

④ حیض میں شرمگاہ کے علاوہ جنسی تعلق قائم کرنا جائز ہے، نفاس میں بھی جائز ہے۔

❀ علامہ ابن قدامہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''نفاس اور حیض کا حکم ایک ہے، جو اعمال و افعال حائضہ پر حرام ہیں، وہی نفاس والی پر حرام ہیں، جو عمل حائضہ سے ساقط ہے وہی نفاس والی سے ساقط ہے، اس میں کوئی اختلاف نہیں، اسی طرح نفاس والی سے جماع حرام اور مباشرت جائز ہے، شرمگاہ کے علاوہ فائدہ اٹھانا بھی درست ہے۔''

(المغني: 362/1)

❀ شیخ الاسلام، ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَطْئُ النُّفَسَاءِ كَوَطْئِ الْحَائِضِ حَرَامٌ بِاتِّفَاقِ الْأَئِمَّةِ .

''حائضہ کی طرح نفاس والی سے جماع باتفاق ائمہ حرام ہے۔''

(مجموع الفتاوٰی: 624/21)

❀ علامہ شوکانی رحمہ اللہ (1250ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ وَقَعَ الْإِجْمَاعُ عَلٰى أَنَّ النِّفَاسَ كَالْحَيْضِ فِي جَمِيعِ مَا يَحِلُّ وَيَحْرُمُ وَيُكْرَهُ وَيُنْدَبُ .

''اس پر اجماع ہے کہ تمام حلال وحرام اور مکروہات ومندوبات میں نفاس کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



احکام حیض کی طرح ہیں۔‘‘

(نيل الأوطار في شرح المنتقٰى من الأخبار في الأحكام: 353/1)

⑤ حیض میں نماز، روزہ، قرآنِ مجید کی تلاوت، مسجد میں داخل ہونا اور طواف کعبہ ممنوع ہے، اسی طرح نفاس میں ممنوع ہے۔

⑥ حیض کے بعد غسل سے پہلے جماع جائز نہیں، نفاس کے بعد بھی غسل سے پہلے جماع جائز نہیں۔

⑦ حیض رات کو ختم ہو تو فجر سے پہلے غسل کر کے نماز ادا کرے گی، یہی حکم نفاس کا ہے۔

⑧ اعتکاف میں حیض کا خون جاری ہو تو اعتکاف فاسد ہو گا۔ نفاس کا حکم بھی یہی ہے۔

⑨ نفاس کا خون ختم ہونے پر نماز، روزہ کی ادائیگی کرے، چالیس دن کے اندر اندر پھر خون جاری ہو تو نماز، روزہ سے رک جائے۔ کیونکہ یہ نفاس کا خون ہے۔

⑩ چالیس دن کے بعد بھی خون جاری رہے تو نماز روزے کی ادائیگی کرے، کیونکہ یہ نفاس کا خون نہیں، بلکہ کوئی بیماری ہے۔

⑪ حیض و نفاس میں روزہ حرام ہے۔ علم کے باوجود روزہ رکھنا گناہ ہے۔

⑫ نماز فجر کے فوراً بعد یا دن کے اول حصے میں حیض و نفاس ختم ہو تو اسی وقت روزے کی نیت کرنا درست نہیں، اگر ایسا کرے گی تو گناہ گار ٹھہرے گی اور روزے کی قضائی دینا ہو گی۔

⑬ پیدائش آپریشن سے ہوئی اور نفاس کا خون نہیں آیا یا طبعی طور پر نفاس کا خون نہیں آیا تو غسل کر کے نماز پڑھے، روزہ بھی رکھے خاوند اس سے صحبت بھی کر سکتا ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



⑭ جس طرح حیض اور حمل میں دی گئی طلاق واقع ہو جاتی ہے، اسی طرح نفاس میں دی گئی طلاق بھی واقع ہو جاتی ہے۔

⑮ اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کو نفاس میں طلاق دے، تو ایامِ نفاس عدت میں شمار نہیں ہوں گے۔ ان کے بعد تین حیض عدت شمار کی جائے گی۔

❀ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ نُفَسَاءُ؛ لَمْ تَعْتَدَّ بِدَمِ نِفَاسِهَا فِي عِدَّتِهَا .

''نفاس میں طلاق دے، تو عورت ایامِ نفاس کو عدت شمار نہیں کرے گی۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 5/159، وسندهٗ صحيحٌ)

⑯ اسقاطِ حمل (Miscarriage) کی صورت میں دیکھنا ہوگا کہ حمل واضح ہے یا نہیں۔ اگر واضح ہے تو خون نفاس کا ہی ہوگا۔ حمل نوے دن میں واضح ہو جاتا ہے۔ حمل واضح نہیں تو خون نفاس کا نہیں۔

⑰ ولادت کے بعد خون نہیں آیا، تو بھی غسل فرض ہوگا۔

**سوال**: اگر شوہر نے اپنی زوجہ سے کہا کہ اگر میں تجھ سے وطی کروں، تو اپنی ماں بہن سے وطی کروں، کیا اس سے نکاح پر کوئی اثر پڑے گا؟

**جواب**: یہ لغو بات ہے، اس سے نکاح میں کچھ خلل نہ آئے گا اور نہ کفارہ ہے۔

**سوال**: کتے نے مٹی کا برتن چاٹ لیا، کیا وہ پاک ہوسکتا ہے یا نہیں؟

**جواب**: سات مرتبہ دھونے سے ہر برتن پاک ہوسکتا ہے۔

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعًا .

''جب کتا کسی کے برتن سے پی جائے، تو اس برتن کو سات دفعہ دھوئیں۔''

(صحيح البخاري : 172، صحيح مسلم : 279)

❁ صحیح مسلم میں یہ الفاظ بھی ہیں:

أُولَاهُنَّ بِالتُّرَابِ .

''پہلی مرتبہ مٹی سے دھویا جائے۔''

**سوال**: اگر تانبے کے برتن میں کتا منہ ڈال دے، تو کیا وہ بھی پاک ہوسکتا ہے؟

**جواب**: تانبے کا برتن بھی پاک ہو جائے گا۔

**سوال**: کیا سال کے کسی مہینے میں نکاح کرنا ممنوع ہے؟

**جواب**: سال کے کسی مہینے، دن یا وقت میں نکاح کرنا ممنوع نہیں۔

**سوال**: جس کپڑے پر تصویر ہو، اس میں نماز پڑھنی چاہیے یا نہیں؟

**جواب**: اگر تصویر جاندار کی ہے، تو اس میں نماز نہیں پڑھنی چاہیے اور اگر بے جان چیز کی تصویر ہے، تو اس میں نماز پڑھی جا سکتی ہے۔

**سوال**: بھانجی سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟

**جواب**: بھانجی سے نکاح جائز نہیں۔ یہ حرام رشتوں میں سے ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿......وَبَنَاتُ الْأُخْتِ......﴾ (النّساء : ٢٣)

''......اور بہن کی بیٹیاں بھی (تم پر حرام کر دی گئی ہیں)۔''

**سوال**: جس لڑکی سے منگنی ہوئی، کیا اس کی ماں سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



جواب: منگیتر کی ماں ابھی ساس نہیں بنی، لہٰذا اس سے نکاح جائز ہے۔

سوال: پھپھیری خالہ سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: نکاح درست ہے۔

سوال: بیوہ بھنگن سے قبول اسلام کے بعد نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس سے شرعاً نکاح جائز ہے۔

سوال: اپنے بیٹے کی شادی شوہر کی لڑکی سے کرنا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے۔ یہ بہن بھائی نہیں ہیں۔

سوال: ستر سالہ بڑھیا کا نکاح سولہ سالہ لڑکے سے کر دیا گیا، کیا نکاح منعقد ہوا؟

جواب: اگر نکاح کی شرائط پوری ہیں، تو نکاح منعقد ہو گیا۔

سوال: بیوی کی نانی کی سوکن سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: ناجائز نکاح کے بعد طلاق کی ضرورت ہے یا بغیر طلاق کے آگے شادی ہو سکتی ہے؟

جواب: باطل نکاح منعقد ہی نہیں ہوتا۔ اس کے لیے طلاق یا خلع کی ضرورت نہیں، یوں ہی آگے شادی ہو سکتی ہے۔

سوال: باپ کے ماموں کی لڑکی سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: باپ کے حقیقی ماموں کی لڑکی سے نکاح درست ہے۔

سوال: سالی کے کہنے پر بیوی کو طلاق دی اور سالی سے شادی کر لی، کیا حکم ہے؟

جواب: بیوی اور سالی کو ایک نکاح میں جمع کرنا جائز نہیں۔ اگر کسی نے بیوی کو طلاق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



دی، تو بیوی کی عدت کے ختم ہونے کے بعد سالی یعنی بیوی کی حقیقی بہن سے شادی کر سکتا ہے، یاد رہے کہ کسی سے شادی کرنے کے لیے بہن کی طلاق کرانا جائز نہیں، البتہ اگر دھوکہ اور گناہ سے طلاق کروا کر نکاح کیا جائے، تو وہ منعقد ہو جاتا ہے۔

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''نجش (دھوکہ یعنی قیمت بڑھانے کے لیے بولی لگانا) مت کریں، کوئی شہری (دلالی کرتے ہوئے) دیہاتی کا سامان نہ بیچے، کوئی آدمی اپنے (مسلمان) بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے، کوئی اپنے (مسلمان) بھائی کی منگنی پر منگنی نہ کرے اور کوئی عورت اپنی (مسلمان) بہن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے۔''

(صحيح البخاري: 2140، صحيح مسلم: 1413)

**سوال**: عدت گزرنے کے بعد عورت پہلے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے یا کسی دوسرے سے ہی کر سکتی ہے؟

**جواب**: اگر عورت کو ایک یا دو طلاقیں ہوئی ہیں اور عدت گزر گئی ہے، تو عورت کو اختیار ہے، خواہ پہلے شوہر سے ہی نکاح کر لے، خواہ کسی اور سے۔ البتہ جس عورت کو تین طلاقیں واقع ہو چکی ہیں، وہ عدت کے بعد پہلے شوہر سے نکاح نہیں کر سکتی، تا آنکہ آگے کسی سے نکاح کرے اور وہ اپنی مرضی سے طلاق دے یا فوت ہو جائے۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّىٰ تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَتَرَاجَعَا إِنْ ظَنَّا أَنْ يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ﴾(البقرة: ٢٣٠)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



”اگراس کو (تیسری بار) طلاق دے دے، تو اب وہ اس کے لیے حلال نہیں، تا آنکہ وہ عورت اس کے علاوہ دوسرے مرد سے نکاح کر لے، پھر اگر وہ بھی طلاق دے دے، تو ان دونوں (عورت اور سابقہ شوہر) کو دوبارہ (نکاح جدید کے ساتھ) میل جول کرنے میں کوئی حرج نہیں، بشرطیکہ انہیں یقین ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم رکھیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں، جنہیں کو جاننے والوں کے لیے واضح کر رہا ہے۔“

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا:

جس عورت کو اس کا خاوند ایک یا دو طلاقیں دے دے اور عدت ختم ہو جانے تک رجوع نہ کرے، عورت کسی اور سے شادی کر لے اور وہ فوت ہو جائے یا طلاق دے دے، پھر پہلے خاوند سے نکاح کر لے، تو یہ عورت پہلے خاوند کے پاس بقیہ طلاق کی بنا پر رشتۂ ازدواج قائم رکھ سکتی ہے۔“

(مؤطأ الإمام مالك : 586/2، وسندہٗ صحيحٌ)

**سوال**: ایک شخص نے اپنی غیر مدخولہ بیوی کو طلاق دی، پھر اس سے صحبت بھی کر لی، کیا حکم ہے؟

**جواب**: غیر مدخولہ کو ایک طلاق دینے سے وہ عقد سے نکل جاتی ہے۔ اب بغیر نکاح اس سے صحبت جائز نہیں، اگر صحبت کی، تو وہ زنا ہے۔

**سوال**: بیٹی کا نکاح ماموں کے بیٹے سے کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: درست ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



**سوال**: وکیل کہتا ہے کہ لڑکی نے اسے اس کا نکاح کرنے کی اجازت دی اور لڑکی کہتی ہے کہ نہیں، کیا نکاح ہوا؟

**جواب**: اگر وکیل کے پاس معتبر گواہ موجود ہیں، تو لڑکی کی بات کا اعتبار نہ ہوگا، نکاح منعقد ہو جائے گا، البتہ لڑکی کے پاس خلع کا اختیار ہے۔ اگر وکیل اور لڑکی میں اختلاف ہے اور کوئی گواہ نہیں، تو لڑکی کی بات کا اعتبار ہوگا، کیونکہ وہ صاحب معاملہ ہے، اس صورت میں یہ نکاح منعقد نہ ہوگا۔

**سوال**: ایک شخص بڑی بہن کو طلاق دلوا کر چھوٹی بہن سے نکاح کروانا چاہتا ہے، کیا حکم ہے؟

**جواب**: اگر بڑی بہن غیر مدخولہ ہے، تو اس کی کوئی عدت نہیں، طلاق کے فوراً بعد چھوٹی بہن سے نکاح ہوسکتا ہے اور اگر بڑی بہن مدخولہ ہے، تو اس کی عدت تین حیض ہے، عدت کے ختم ہونے تک چھوٹی بہن سے نکاح نہیں ہوسکتا۔

**سوال**: بیوی کو طلاق دے کر اس کی بیوہ بہن سے شادی کرے، تو کیا حکم ہے؟

**جواب**: شرعاً ممانعت نہیں، البتہ بیوی کی عدت کے ختم ہونے تک اس کی بیوہ بہن سے نکاح نہیں کرسکتا۔

**سوال**: فاحشہ لڑکی کو نیک بتا کر نکاح کر دیا، بعد میں معلوم ہوا، تو کیا حکم ہے؟

**جواب**: لڑکی والوں نے جو دھوکہ دیا، اس پر سخت گناہ گار ہوئے، البتہ نکاح منعقد ہو چکا ہے۔ اگر شوہر اسے بیوی نہیں رکھنا چاہتا، تو طلاق دے کر فارغ کرسکتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# فتاویٰ امن پوری (قسط ۲۷)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

**سوال**: بہن کے لڑکے کی لڑکی سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: یہ نکاح جائز نہیں۔ بہن کی حقیقی اولاد میں نکاح جائز نہیں۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَبَنَاتُ الْأُخْتِ ......﴾ (النّساء : ۲۳)

''......اور بہنوں کی بیٹیوں کو (بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔''

یہاں بہنوں کی بیٹیوں سے مراد بہنوں کی صلبی اولاد بھی ہے اور ان کی اولادوں کی اولادیں بھی ہیں۔

**سوال**: ماں کی علاتی یا اخیافی بہن سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: ماں کی حقیقی (جو ایک ماں باپ سے ہوں)، علاتی (جن کا باپ ایک ہو) اور اخیافی (جن کی ماں ایک ہو) بہن سے نکاح جائز نہیں۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَخَالَاتُكُمْ ......﴾ (النّساء : ۲۳)

''......اور تمہاری خالائیں (بھی تم پر حرام کر دی گئی ہیں)۔''

یہاں تمام خالائیں مراد ہیں۔

**سوال**: حقیقی بھتیجے کی لڑکی سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



(جواب): جائز نہیں۔ یہ حرام رشتوں میں سے ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَبَنَاتُ الْأَخِ ......﴾(النّساء : ٢٣)

''......اور بھائی کی بیٹیوں کو (بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔''

بھائی کی صلبی اولاد اور اس کی اولاد کی اولاد بھی اس حکم میں شامل ہے۔ لہٰذا جس طرح بھتیجی سے نکاح حرام ہے، اسی طرح بھتیجے کی بیٹی سے نکاح بھی حرام ہے۔

(سوال): علاتی بہن کی پوتی سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

(جواب): نکاح حرام ہے۔ یہ حرام رشتوں میں شامل ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَبَنَاتُ الْأُخْتِ ......﴾(النّساء : ٢٣)

''......اور بہنوں کی بیٹیوں کو (بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔''

یہاں بہنوں کی بیٹیوں سے مراد حقیقی، علاتی اور اخیافی تمام بہنوں کی بیٹیاں ہیں۔ نیز بہنوں کی بیٹیوں کی اولادیں بھی اسی حرمت میں شامل ہیں۔ لہٰذا علاتی بہن کی پوتی سے نکاح حرام ہے۔

(سوال): ایک شوہر سے لڑکا ہو اور دوسرے شوہر سے لڑکی ہو، کیا ان کا آپس میں نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(جواب): یہ اخیافی بہن بھائی ہیں، جن کے والد مختلف ہیں، مگر ماں ایک ہے، ان کا آپس میں نکاح جائز نہیں۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



﴿...... وَبَنَاتُكُمْ ......﴾(النّساء : ۲۳)

''......اور تمہاری بہنوں کو (بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔''

یہاں بہنوں سے مراد تمام بہنیں ہیں، حقیقی، علاتی اور اخیافی۔

**سوال**: اگر کوئی محرم سے نکاح کر لے، تو ان کے نکاح کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: محرم سے نکاح منعقد نہیں ہوتا، یہ نکاح باطل ہے۔

**سوال**: علاتی خالہ سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: جائز نہیں۔ یہ حرام رشتوں میں سے ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَخَالَاتُكُمْ ......﴾(النّساء : ۲۳)

''......اور تمہاری خالائیں (بھی تم پر حرام کر دی گئی ہیں)۔''

یہاں تمام خالائیں مراد ہیں، یعنی حقیقی، علاتی اور اخیافی۔

**سوال**: بہن کی نواسی سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: بہن کی نواسی سے نکاح جائز نہیں۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَبَنَاتُ الْأُخْتِ ......﴾(النّساء : ۲۳)

''......اور بہنوں کی بیٹیوں کو (بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔''

بہنوں کی بیٹیوں کی اولادیں بھی اس حرمت میں شامل ہیں۔ لہٰذا بہن کی نواسی سے نکاح حرام ہے۔

**سوال**: اخیافی بہن کی بیٹی سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



**جواب**: جائزنہیں۔یہ بھی بھانجی ہے۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَبَنَاتُ الْأُخْتِ ......﴾(النّساء : ٢٣)

”......اور بہنوں کی بیٹیوں کو( بھی تم پرحرام کردیا گیا ہے )۔“

یہاں بہنوں کی بیٹیوں سے مراد حقیقی،علاتی اوراخیافی تمام بہنوں کی بیٹیاں ہیں۔

**سوال**: بھانجی اور بھتیجی کی لڑکی سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: بھانجی اور بھتیجی کی لڑکی سے نکاح جائزنہیں۔یہ محرم رشتوں میں سے ہیں۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَبَنَاتُ الْأُخْتِ ......﴾(النّساء : ٢٣)

”......اور بہنوں کی بیٹیوں کو( بھی تم پرحرام کردیا گیا ہے )۔“

بھانجیوں کی اولادیں بھی اس حرمت میں شامل ہیں۔لہٰذا بھانجی کی بیٹی سے نکاح حرام ہے۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَبَنَاتُ الْأَخِ ......﴾(النّساء : ٢٣)

”......اور بھائی کی بیٹیوں کو( بھی تم پرحرام کردیا گیا ہے )۔“

بھتیجیوں کی اولاد بھی اس حکم میں شامل ہے۔لہٰذا جس طرح بھتیجی سے نکاح حرام ہے،اسی طرح بھتیجی کی بیٹی سے نکاح بھی حرام ہے۔

**سوال**: اخیافی بہن کی پوتی سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: یہ حرام رشتوں میں داخل ہے۔اس سے نکاح جائزنہیں۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



﴿...... وَبَنَاتُ الْأُخْتِ ......﴾(النّساء : ٢٣)

”......اور بہنوں کی بیٹیوں کو (بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔“

یہاں بہنوں کی بیٹیوں سے مراد حقیقی، علاتی اور اخیافی تمام بہنوں کی بیٹیاں ہیں۔ نیز بہنوں کی بیٹیوں کی اولادیں بھی اس حرمت میں شامل ہیں۔ لہٰذا اخیافی بہن کی پوتی سے نکاح حرام ہے۔

**سوال**: ایک شخص نے اپنی حقیقی نواسی سے نکاح کیا، کیا حکم ہے؟

**جواب**: نواسی سے نکاح حرام ہے۔ یہ نکاح منعقد نہیں ہوا، علم ہونے کے بعد اگر میاں بیوی والے تعلقات ترک نہ کریں، تو انہیں زنا کی حد میں رجم کیا جائے گا۔

**سوال**: علاتی بھائی کی نواسی سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: یہ حرام رشتوں میں سے ہے۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَبَنَاتُ الْأَخِ ......﴾(النّساء : ٢٣)

”......اور بھائی کی بیٹیوں کو (بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔“

یہاں بھائی کی بیٹیوں سے مراد حقیقی، علاتی اور اخیافی تمام بھائیوں کی بیٹیاں مراد ہیں، نیز بیٹیوں کی اولاد بھی اس حکم میں شامل ہے۔ لہٰذا جس طرح علاتی بھائی کی بیٹی سے نکاح حرام ہے، اسی طرح علاتی بھائی کی نواسی سے نکاح بھی حرام ہے۔

**سوال**: علاتی بہن کی پوتی سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: جائز نہیں، یہ محرم رشتہ ہے۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



﴿...... وَبَنَاتُ الْأُخْتِ ......﴾(النّساء : ٢٣)

''......اور بہنوں کی بیٹیوں کو (بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔''

یہاں بہنوں کی بیٹیوں سے مراد حقیقی، علاتی اور اخیافی تمام بہنوں کی بیٹیاں اور ان کی اولا دیں مراد ہیں۔لہٰذا علاتی بہن کی پوتی سے نکاح جائز نہیں۔

**سوال**: کیا چچا زاد بہن یا چچا زاد بھائی کی لڑکی سے نکاح جائز ہے؟

**جواب**: چچا زاد بہن یا چچا زاد بھائی کی لڑکی سے نکاح جائز ہے۔ یہ حرام رشتوں میں سے نہیں ہے۔ یہ بھتیجی یا بھانجی نہیں ہے۔

**سوال**: علاتی نواسی سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: علاتی نواسی یعنی علاتی بہن کی بیٹی کی بیٹی سے نکاح حرام ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَبَنَاتُ الْأُخْتِ ......﴾(النّساء : ٢٣)

''......اور بہنوں کی بیٹیوں کو (بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔''

یہاں بہنوں کی بیٹیوں سے مراد حقیقی، علاتی اور اخیافی تمام بہنوں کی بیٹیاں اور ان کی اولا دیں ہیں۔لہٰذا علاتی بہن کی نواسی سے نکاح جائز نہیں۔

**سوال**: نانا کی بیوہ، جو حقیقی نانی نہ ہو، بلکہ نانے کی دوسری بیوی ہو، سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: اس سے نکاح حرام ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ﴾(النّساء : ٢٢)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

”جو عورتیں جو تمہارے آباء کی منکوحہ رہ چکی ہوں، ان سے تم نکاح نہ کرو۔“

آباء سے مراد باپ کے ساتھ ساتھ والد اور والدہ کے باپ دادا بھی ہیں۔ لہٰذا نانا کی بیوہ سے نکاح ناجائز و حرام ہے۔

**سوال**: نواسے کی بیوہ سے نانا کا نکاح کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: جائز نہیں۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمْ ......﴾(النّساء : ٢٣)

”......اور تمہارے بیٹوں کی منکوحات کو (بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔“

حقیقی بیٹے کی بیوہ کی طرح بیٹی کے بیٹے کی بیوہ کا بھی یہی حکم ہے۔

**سوال**: منکوحہ کی لڑکی سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: اگر منکوحہ سے خلوت اختیار نہیں کی اور طلاق دے دی یا منکوحہ فوت ہو گئی، تو منکوحہ کی لڑکی سے نکاح ہو سکتا ہے اور اگر منکوحہ سے خلوت اختیار کر لی، تو منکوحہ کی لڑکی سے کبھی بھی نکاح نہیں ہو سکتا۔ یہ اس پر ہمیشہ کے لیے حرام ہو گئی۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَّمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ﴾(النّساء : ٢٣)

”تمہاری پرورش میں موجود وہ لڑکیاں (بھی تم پر حرام ہیں)، جو تمہاری ان بیویوں (کی سابقہ شوہروں) سے ہیں، جن سے تم دخول کر چکے ہو۔ اگر تم نے ان سے دخول نہیں کیا، تو تم پر کوئی حرج نہیں (کہ تم اپنی بیویوں کی سابقہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



لڑکیوں سے نکاح کرلو)۔''

**سوال**: علاتی بہن کی اولاد سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: علاتی بہن کی اولاد سے نکاح کرنا ایسا ہی ہے، جیسے حقیقی بہن کی اولاد سے نکاح کیا جائے۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَبَنَاتُ الْأُخْتِ ......﴾(النّساء : ٢٣)

''......اور بہنوں کی بیٹیوں کو (بھی تم پر حرام کردیا گیا ہے)۔''

یہاں اُخت کا لفظ مطلق ہے، جو تمام بہنوں کو شامل ہے، لہٰذا بہنوں کی بیٹیوں سے مراد حقیقی، علاتی اور اخیافی تمام بہنوں کی بیٹیاں اور ان کی اولادیں ہیں۔

**سوال**: ''تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں، اپنی کھیتیوں میں جیسے چاہو، آؤ۔'' کا کیا مفہوم ہے؟

**جواب**: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾(البقرة : ٢٢٣)

''تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں، اپنی کھیتیوں کو جیسے چاہو، آؤ۔''

❀ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

قَالَتِ الْيَهُودُ : إِنَّمَا يَكُونُ الْحَوَلُ إِذَا أَتَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهٗ مِنْ خَلْفِهَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ : ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ (البقرة : ٢٢٣) مِنْ قُدَّامِهَا وَمِنْ خَلْفِهَا وَلَا يَأْتِيهَا إِلَّا فِي الْمَأْتٰى .

''یہود کا خیال تھا کہ بیوی کی پچھلی جانب سے وطی کرنے سے بچہ بھینگا پیدا ہوتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ہے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ (البقرة:٢٢٣) مرد، عورت سے اگلی اور پچھلی دونوں جانب سے جماع کر سکتا ہے، لیکن جماع ہوگا صرف اگلی شرمگاہ میں۔''

(صحيح ابن حبان : ٤١٩٧، وسندهٗ صحيحٌ)

نیز دیکھیں ( صحیح مسلم:١٤٣٥)

❁ عکرمہ رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

إِنَّمَا هُوَ الْفَرْجُ . ''اس سے مراد اگلی شرمگاہ ہی ہے۔''

(سنن الدّارمي : ١١٦٤، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ نیز فرماتے ہیں:

يَأْتِيهَا كَيْفَ شَاءَ، قَائِمٌ وَقَاعِدٌ وَعَلٰى كُلِّ حَالٍ، يَأْتِيهَا مَا لَمْ يَكُنْ فِي دُبُرِهَا .

''مرد اپنی عورت سے کھڑے، بیٹھے اور ہر حالت میں جماع کر سکتا ہے، لیکن پچھلی شرمگاہ میں نہیں۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : ٤/٢٢٨، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَتِ الْيَهُودُ لَا تَأْلُو مَا شَدَّدَتْ عَلَى الْمُسْلِمِينَ، كَانُوا يَقُولُونَ : يَا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ، إِنَّهٗ وَاللّٰهِ مَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْتُوا نِسَاءَ كُمْ إِلَّا مِنْ وَجْهٍ وَاحِدٍ، قَالَ : فَأَنْزَلَ اللّٰهُ : ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾(البقرة : ٢٢٣) فَخَلَّى اللّٰهُ بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ وَبَيْنَ حَاجَتِهِمْ .

''یہودی مسلمانوں کو ستانے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے، کہتے کہ اے اصحاب محمد! اللہ کی قسم! تمہارے لیے عورتوں سے جماع کی صرف ایک صورت جائز ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی: ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ (البقرۃ:۲۲۳)۔ اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں اوران کی ضرورت کے درمیان آڑ ختم کر دی۔''

(سنن الدّارمي : ١١٦٥، وسندهٗ صحيحٌ)

یہودیوں کا کہنا تھا کہ اگر کوئی شخص اپنی عورت کے پیچھے سے اس کا اگلا حصہ استعمال کرے، تو بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے۔ وہ اپنے نظریے کے مطابق صحابہ کرام کو طعنے دیتے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر یہودیوں کا ردّ کر دیا کہ جیسے چاہو اپنی بیویوں کے پاس آؤ، لیکن اس حصہ کو استعمال کرنا ہے، جس سے بچے کی ولادت ہوتی ہے۔

❁ اس آیت کی یہی تفسیر مرہ بن شراحیل ہمدانی رحمہ اللہ نے بیان کی ہے۔

(مصنّف ابن أبي شيبة : ٢٣٠/٤، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ محمد بن کعب قرظی رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

اِئْتِهَا مُضْطَجِعَةً، وَقَائِمَةً، وَمُنْحَرِفَةً، وَمُقْبِلَةً، وَمُدْبِرَةً كَيْفَ شِئْتَ إِذَا كَانَ فِي قُبُلِهَا .

''اپنی بیوی سے جیسے چاہے جماع کریں، لیٹی ہو، کھڑی ہو، ٹیڑھی ہو، منہ آپ کی طرف کیے ہوئے ہو یا پیٹھ، ہاں! جماع اس کی اگلی شرمگاہ میں کریں۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



(تفسير الطّبري : ٧٤٧/٣، وسندهٗ حسنٌ)

❁ اسمٰعیل بن عبدالرحمٰن سدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ائْتِ حَرْثَكَ كَيْفَ شِئْتَ مِنْ قُبُلِهَا، وَلَا تَأْتِيهَا فِي دُبُرِهَا : ﴿أَنَّى شِئْتُمْ﴾(البقرة : ٢٢٣) قَالَ : كَيْفَ شِئْتُمْ .

”آپ اپنی کھیتی کو جیسے چاہیں، آیئے، اگلی شرمگاہ میں جماع کیجئے، پچھلی شرمگاہ میں جماع نہ کریں، فرمانِ باری تعالیٰ: ﴿أَنَّى شِئْتُمْ﴾ سے مراد ہے کہ جیسے چاہو (اگلی شرمگاہ میں جماع کرو)۔“

(تفسير الطّبري : ٧٤٧/٣، وسندهٗ حسنٌ)

❁ امام محمد بن جریر طبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَعْنِي تَعَالٰى ذِكْرُهٗ بِذٰلِكَ : نِسَاؤُكُمْ مُزْدَرَعُ أَوْلَادِكُمْ، فَأْتُوا مُزْدَرَعَكُمْ كَيْفَ شِئْتُمْ، وَأَيْنَ شِئْتُمْ .

”اس سے اللہ تعالیٰ کی مراد یہ ہے کہ عورتیں تمہارے بچوں (کی پیدا ہونے) کی کھیتیاں ہیں، تم اپنی کھیتیوں (اگلی شرمگاہ میں) کو جیسے چاہو، جہاں چاہو جماع کرو۔“

(تفسير الطّبري : ٧٤٥/٣)

❁ اسمٰعیل بن عبدالرحمٰن سدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَمَّا الْحَرْثُ فَهِيَ مَزْرَعَةٌ يَحْرُثُ فِيهَا .

”کھیتی سے مراد اس کی بیج بونے کی جگہ ہے، جس میں وہ کھیتی کرتا ہے۔“

(تفسير الطّبري : ٧٤٥/٣، وسندهٗ حسنٌ)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



❀ اللہ تعالیٰ کا فرمانِ گرامی ہے:

﴿فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ﴾(البقرة : ٢٢٢)

''جب عورتیں (حیض سے) پاک ہو جائیں تو ان سے اس طرح جماع کرو، جس طرح اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے۔''

اس آیت کریمہ کا مفہوم واضح کرتے ہوئے اور اس فعلِ بد کی بیس کے قریب قباحتیں بیان کرتے ہوئے علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

''یہ آیت دو طرح عورتوں سے وطی کی حرمت بیان کرتی ہے، ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ نے عورت کی کھیتی میں جماع کو جائز قرار دیا ہے اور کھیتی بچہ پیدا ہونے کی جگہ ہے، نہ کہ گندگی والی جگہ، فرمانِ باری تعالیٰ: ﴿مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ﴾ (البقرۃ:۲۲۲) (جہاں سے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے) سے مراد یہی کھیتی والی جگہ ہی ہے، نیز فرمایا: ﴿فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ (البقرۃ:۲۲۳) (تم اپنی کھیتی کو جہاں سے چاہو، آؤ)، اس آیت سے عورت کی پچھلی جانب سے اس کی اگلی شرمگاہ میں جماع کی دلیل بھی نکلتی ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم جہاں سے چاہو، جماع کرو، یعنی آگے سے یا پیچھے سے۔ سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کھیتی سے مراد اگلی شرمگاہ ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے عارضی طور پر لاحق ہونے والی گندگی (حیض) کی وجہ سے اگلی شرمگاہ میں جماع کو حرام قرار دیا ہے تو اس سوراخ کے بارے میں کیا خیال ہے، جو مستقل طور پر گندگی کی جگہ ہے، ساتھ ساتھ اس میں جماع کے اور بھی مفاسد ہیں، ان میں ایک انقطاعِ نسل ہے اور دوسرا یہ کہ عورتوں کی پشتوں میں جماع کرنا بچوں کی پشتوں میں

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



جماع (لواطت) کا بڑا سبب ہے۔اسی طرح جماع میں عورت کا بھی مرد پر حق ہوتا ہے، جو کہ دبر میں جماع کرنے سے ادا نہیں ہوتا،عورت کی خواہش پوری نہیں ہوتی اور اس کا مقصود حاصل نہیں ہوتا۔اسی طرح دبر اس مقصد کے لیے نہیں بنائی گئی، بلکہ اس کے لیے فرج بنائی گئی ہے، چنانچہ اس کو چھوڑ کر دبر کی طرف جانے والے اللہ تعالیٰ کی حکمت اور شریعت سے بغاوت کرنے والے ہیں۔ یہ مرد کے لیے بھی نقصان دہ ہے، اسی لیے عقل مند اطباء اور فلاسفہ وغیرہم اس سے منع کرتے ہیں، کیونکہ فرج میں بہنے والے پانی کو جذب کرنے اور مرد کو راحت دینے کی صلاحیت ہوتی ہے، جبکہ دبر میں جماع کرنا پانی کو جذب کرنے پر مدد نہیں دیتا اور طبعی امر کی مخالفت کی وجہ سے پانی مکمل طور پر خارج نہیں ہوتا۔ یہ ایک اور طرح سے بھی نقصان دہ ہے کہ اس میں خلاف طبع حرکات کرنا پڑتی ہیں، جو کہ تھکا دینے والی ہوتی ہیں۔اسی طرح دبر گندگی اور نجاست کی جگہ ہوتی ہے، اس کی طرف آدمی متوجہ ہوتا اور اس کو استعمال کرتا ہے۔اسی طرح یہ عورت کے لیے بھی سخت نقصان دہ ہے، کیونکہ یہ طبع کے بہت خلاف اور منافرت والا کام ہے۔ اسی طرح یہ کام غم ودکھ اور فاعل ومفعول سے نفرت کا باعث بنتا ہے۔ یہ کام چہرے کو سیاہ کرتا ہے، سینے میں اندھیرا اور دل کا نور ختم کرتا ہے۔اس سے چہرے پر سراسیمگی چھا جاتی ہے اور وہ واضح نشانی بن جاتی ہے، جسے ادنیٰ سی فراست والا شخص بھی پہچان سکتا ہے۔ اسی طرح یہ کام ضروری طور پر فاعل ومفعول کے درمیان نفرت ،سخت عداوت اور قطع تعلقی کا سبب بنتا ہے۔اسی طرح یہ فاعل اور مفعول کی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

حالت اتنی خراب کر دیتا ہے کہ اس کی اصلاح ممکن نہیں رہتی، الا یہ کہ سچی توبہ کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی توفیق شاملِ حال ہو جائے ۔ یہ فعل فاعل ومفعول دونوں سے خوبصورتی کو ختم کر دیتا ہے اور انہیں بدصورت بنا دیتا ہے، جیسا کہ ان کی باہم محبت نفرت وعداوت میں بدل جاتی ہے۔ اسی طرح یہ کام نعمتوں کے چھن جانے اور مصیبتوں کے چھا جانے کا بڑا سبب ہے ۔ یہ اللہ تعالیٰ کی لعنت، اس کی ناراضی، اس کے اعراض اور بنظر رحمت نہ دیکھنے کا سبب بنتا ہے ۔اس کے بعد ایسا شخص کس خیر کی امید کرے گا اور کس شر سے محفوظ ہو سکے گا، جس شخص پر اللہ تعالیٰ کا غضب اور اس کی لعنت ہو، وہ اس سے اعراض کر لے اور اس کو بنظر رحمت نہ دیکھے، اس کی زندگی کیسی ہوگی؟ اسی طرح یہ کرتوت حیا کو مکمل طور پر خاتمہ کر دیتا ہے اور حیا ہی دلوں کی حیات ہے، جب دل اسے گم کر بیٹھے تو غلط کو درست اور درست کو غلط سمجھنے لگتا ہے، اس وقت خرابی اپنے عروج پر پہنچ جاتی ہے۔ اسی طرح یہ کام طبیعتوں کو اس طریقے سے پھیر دیتا ہے، جس پر اللہ تعالیٰ نے ان کی تخلیق کی ہے ۔ یہ الٹی طبع ہے طبع الٹ جائے تو دل اور طور طریقہ بھی الٹ جاتا ہے۔ تب وہ برے اعمال وحالات کو اچھا خیال کرتا ہے اور اس کی حالت، عمل اور کلام بلا اختیار خراب ہو جاتی ہے۔ فعل بد ایسی بے غیرتی اور جرأت پیدا کرتا ہے، جو کسی اور کام سے پیدا نہیں ہوتی ۔ نیز اس سے وہ رسوائی ، ذلت اور حقارت پیدا ہوتی ہے ، جو کسی اور کام سے نہیں ہوتی ۔ یہ بندے کو غصے اور کینے کا لباس پہنا دیتی ہے اور لوگ اس کو ذلیل وحقیر سمجھنے لگتے ہیں ۔ یہ مشاہدات ہیں ۔ اللہ تعالیٰ اس نبی پر درود وسلام کرے،

www.KitaboSunnat.com



جس کی اتباع و پیروی میں دنیا و آخرت کی سعادت ہے اور جس کی مخالفت و نافرمانی میں دنیا و آخرت کی بربادی ہے۔'' (زاد المعاد : ٤/٢٥٧)

❁ اس کی تفسیر میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

تُؤْتٰی مُقْبِلَةً وَمُدْبِرَةً فِي الْفَرْجِ .

''اگلی اور پچھلی دونوں جانب سے اگلی شرمگاہ میں ہی جماع کیا جائے گا۔''

(السّنن الکبرٰی للبیهقي : ١٩٧/٧، وسندهٗ صحیحٌ)

**سوال**: ایک شخص نے اجنبی لڑکی کا پستان دبایا، زنا نہیں کیا، کیا اس لڑکی سے اپنے لڑکے کا نکاح کر سکتا ہے؟

**جواب**: نکاح ہو سکتا ہے۔ کوئی وجہ حرمت نہیں۔

**سوال**: شہوت کے ساتھ ساس کا بوسہ لیا، تو بیوی سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: گناہ کبیرہ ہے، البتہ بیوی سے نکاح میں کچھ خلل واقع نہیں ہوا۔

**سوال**: اگر سالی سے زنا کیا، کیا بیوی شوہر پر حرام ہوئی یا نہیں؟

**جواب**: سالی سے زنا کرنے سے بیوی شوہر پر حرام نہیں ہوئی۔ زانی پر حد زنا ہے۔

**سوال**: بہو کو شہوت سے چھوا، کیا حکم ہے؟

**جواب**: فعل حرام ہے، مگر بیٹے اور بہو کے نکاح میں کچھ خلل نہ آئے گا۔

**سوال**: ساس سے زنا کیا، کیا حکم ہے؟

**جواب**: فعل حرام ہے، مگر بیوی کے عقد میں کچھ حرج واقع نہ ہوا۔ زنا سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ ضابطہ یہ ہے کہ حرام کام سے حلال کام حرام نہیں ہوتا۔

**سوال**: صلبی لڑکے کی بیوی سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



(جواب): صلبی لڑکے کی مطلقہ یا بیوہ سے نکاح نہیں ہوسکتا۔ یہ محرمات ابدیہ میں سے ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمْ ......﴾(النّساء : ٢٣)

''......اور تمہارے بیٹوں کی منکوحات کو (بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔''

(سوال): جوان داماد اور ساس دونوں ایک چادر میں سوئے، تو کیا حرمت ثابت ہوگی؟

(جواب): جوان مرد و عورت خواہ محرم ہوں، کا ایک چادر میں سونا جائز نہیں۔ البتہ اس سے حرمت مصاہرت ثابت نہ ہوگی۔

(سوال): بیوی سمجھ کر بیٹی کو شہوت کے ساتھ چھوا، کیا حکم ہے؟

(جواب): اگر جان بوجھ کر بھی چھوا، تو گناہ کبیرہ تو ہے، مگر بیوی سے نکاح میں کچھ خلل واقع نہ ہوگا۔

(سوال): باپ کی منکوحہ سے طلاق کے بعد نکاح کا کیا حکم ہے؟

(جواب): ہرگز جائز نہیں۔ یہ محرمات ابدیہ میں شامل ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ﴾(النّساء : ٢٢)

''جو عورتیں جو تمہارے آباء کی منکوحہ رہ چکی ہوں، ان سے تم نکاح نہ کرو۔''

(سوال): غیر مدخولہ مطلقہ کی ماں سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

(جواب): بیوی سے خلوت اختیار کی ہو یا نہ کی ہو، محض نکاح سے ہی بیوی کی ماں ہمیشہ کے لیے حرام ہو جاتی ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



﴿...... وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ ......﴾(النّساء : ٢٣)

''......اور تمہاری بیویوں کی ماؤوں کو (بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔''

یہاں بیویوں کو مطلق ذکر کیا گیا ہے، دخول یا عدم دخول کی قید نہیں، لہٰذا اس حرمت میں ہر ساس داخل ہے، خواہ اس کی بیٹی سے خلوت صحیحہ ہوئی یا نہ ہوئی۔

**سوال**: لڑکے کی بیوی سے نکاح ہمیشہ حرام ہے یا عارضی طور پر؟

**جواب**: لڑکے کی منکوحہ سے نکاح ہمیشہ کے لیے حرام ہے۔

**سوال**: جس عورت کو شہوت سے چھوا، اس کی پوتی سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: فعل بد کیا، مگر اس کی پوتی سے نکاح جائز ہے، شہوت سے چھونے یا زنا سے حرمت مصاہرت (سسرالی رشتہ) ثابت نہیں ہوتی۔

**سوال**: بیٹے کی بیوی سے زنا کیا، تو کیا حکم ہے؟

**جواب**: زانی کے لیے رجم ہے، مگر زنا سے کسی کے نکاح میں کچھ خلل واقع نہیں ہوتا۔ کیونکہ حرمت مصاہرت ثابت ہونے کے لیے نکاح صحیح کا ہونا ضروری ہے۔

**سوال**: بیوی کی لڑکی سے صحبت کی کوشش کی، تو کیا حکم ہے؟

**جواب**: ربیبہ سے صحبت کی کوشش کرنا فعل حرام ہے، مگر اس سے بیوی کے نکاح پر کچھ حرج واقع نہیں ہوتا۔

**سوال**: منگیتر کی ماں سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: منگیتر کی ماں ابھی ساس نہیں بنی، لہٰذا اس سے نکاح جائز ہے۔ حرمت کے لیے اس کی بیٹی سے نکاح شرط ہے۔

**سوال**: نابالغ لڑکی سے ایجاب وقبول ہوا، بلوغت سے پہلے ہی مر گئی، کیا اس کی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



ماں سے نکاح ہوسکتا ہے؟

(جواب): لڑکی کی ماں سے نکاح جائز نہیں، کیونکہ وہ ساس بن چکی ہے اور ساس سے نکاح کبھی بھی جائز نہیں، خواہ لڑکی سے خلوت اختیار کی ہو یا نہ کی ہو۔

(سوال): مطلقہ غیر مدخولہ کی ماں سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

(جواب): جائز نہیں۔ نکاح کے بعد ساس ہمیشہ کے لیے حرام ہو جاتی ہے، خواہ لڑکی سے خلوت اختیار کی ہو یا نہ کی ہو۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ ......﴾ (النّساء : ۲۳)

''......اور تمہاری بیویوں کی ماؤوں کو (بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔''

یہاں بیویوں کو مطلق ذکر کیا گیا ہے، دخول یا عدم دخول کی قید نہیں۔

(سوال): بوسہ لیا اور انزال نہ ہو، تو کیا حرمت مصاہرت ثابت ہوتی ہے یا نہیں؟

(جواب): حرمت مصاہرت نکاح صحیح سے ثابت ہوتی ہے، زنا یا شہوت کے ساتھ چھونے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

(سوال): چچی کا بوسہ لیا، کیا اس کی بیٹی سے نکاح جائز ہے؟

(جواب): چچی کی بیٹی سے نکاح جائز ہے۔ زنا یا چھونے سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی۔

(سوال): جس عورت سے زنا کیا، کیا اس کی ہر لڑکی زانی پر حرام ہے؟

(جواب): زانیہ کی وہی لڑکی زانی پر حرام ہے، جو اس کے نطفہ سے ہو۔

(سوال): لڑکا کہے کہ میں نے اپنی سوتیلی ماں سے زنا کیا ہے، کیا باپ کے نکاح پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کوئی اثر پڑتا ہے؟

**جواب**: نکاح پر کچھ اثر نہیں پڑتا، البتہ زنا ثابت ہونے پر اس کی سزا قتل ہے۔

**سوال**: ساس نے شہوت کے ساتھ داماد کو چھوا، تو کیا حکم ہے؟

**جواب**: فعل بد کیا، مگر داماد اور بیٹی کے نکاح میں کچھ حرج واقع نہیں ہوا، کیونکہ حرام کام حلال کو حرام نہیں کرتا۔

**سوال**: بیوی فوت ہوگئی، تو اس کی بیٹی جو پہلے شوہر سے ہے، سے نکاح کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: اگر بیوی مدخولہ تھی، تو اس کی پہلی اولاد سے نکاح جائز نہیں۔ یہ ربیبہ ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَّمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ﴾(النّساء : ٢٣)

”تمہاری پرورش میں موجود وہ لڑکیاں (بھی تم پر حرام ہیں)، جو تمہاری ان بیویوں (کی سابقہ شوہروں) سے ہیں، جن سے تم دخول کر چکے ہو۔ اگر تم نے ان سے دخول نہیں کیا، تو تم پر کوئی حرج نہیں (کہ تم اپنی بیویوں کی سابقہ لڑکیوں سے نکاح کرلو)۔“

**سوال**: بیٹے کی بیوہ سے نکاح کرلیا اور اس سے اولاد ہوئی، تو کیا حکم ہے؟

**جواب**: یہ اولاد ناجائز ہے۔ بیوہ اور بیٹے کے باپ میں جدائی کرائی جائے، کیونکہ سسر اور بہو کا کبھی نکاح نہیں ہوسکتا، یہ محرمات ابدیہ میں سے ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمْ ......﴾(النّساء : ٢٣)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



”......اور تمہارے بیٹوں کی منکوحات کو (بھی تم پر حرام کردیا گیا ہے)۔“

**سوال**: نامرد لڑکے کی مطلقہ سے باپ کے نکاح کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: اگر لڑکے نے کسی عورت سے نکاح لیا، تو اس کے باپ پر وہ عورت ہمیشہ کے لیے حرام ہوگئی، خواہ لڑکے نے اس عورت سے خلوت اختیار کی ہو یا نہ کی ہو۔ سسر کا اپنی بہو سے نکاح حرام قطعی ہے۔

**سوال**: جس عورت سے بیٹے نے زنا کیا، کیا وہ عورت باپ کے لیے حرام ہے؟

**جواب**: وہ عورت باپ کے لیے حرام نہیں۔ حرمت کے لیے نکاح صحیح شرط ہے۔ زنا سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی۔

**سوال**: ایک عورت باپ کی منکوحہ تھی، مرتد ہوگئی، کیا ارتداد کے بعد بیٹے کے نکاح میں آسکتی ہے؟

**جواب**: ارتداد سے نکاح ختم ہوگیا، مگر حرمت ختم نہیں ہوئی۔ مسلمان ہونے کے بعد وہ سابقہ شوہر کے بیٹے کے نکاح میں نہیں آسکتی۔

**سوال**: عورت نے جس نابالغ سے زنا کروایا، کیا اس سے عورت کی لڑکی کا نکاح ہوسکتا ہے؟

**جواب**: نکاح ہوسکتا ہے، زنا سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی۔

**سوال**: ایک نابالغ لڑکی سے زنا کیا تھا، کیا اس کی بیٹی سے نکاح کرسکتا ہے؟

**جواب**: زانیہ کی بیٹی سے نکاح ہوسکتا ہے، زنا سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

**سوال**: بہو کہے کہ سسر نے میرے ساتھ کئی بار زنا کیا، سسر انکار کرے، تو کیا حکم ہے؟

**جواب**: بہو جب تک چار عینی گواہ پیش نہ کرے، زنا کی تہمت نہیں لگا سکتی، البتہ اگر زنا ثابت بھی ہو جائے، تو بہو اور بیٹے کے نکاح میں کچھ خلل واقع نہ ہوگا۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



# فتاویٰ امن پوری (قسط ۲۳)

غلام مصطفی ظہیر امن پوری

**سوال**: ممانی سے زنا کیا، کیا اس کی بیٹی سے نکاح جائز ہے؟

**جواب**: ممانی کی بیٹی سے نکاح جائز ہے۔ زنا سے حرمت مصاہرت (سسراتی رشتہ داری) ثابت نہیں ہوتی۔

**سوال**: بیوی سے خلوت اختیار کرنے سے پہلے سالی سے زنا کیا، کیا حکم ہے؟

**جواب**: بیوی سے جو نکاح ہوا، اس میں کچھ خلل واقع نہیں ہوا۔ زنا سے مصاہرت ثابت نہیں ہوتی۔

**سوال**: غیر مدخولہ منکوحہ کی ماں کا بوسہ لیا، تو کیا حکم ہے؟

**جواب**: نکاح قائم ہے، زنا یا چھونے سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی۔

**سوال**: اگر سسر اپنی بہو سے زنا کرے، تو کیا بہو کو طلاق ہو جائے گی؟

**جواب**: باپ کے زنا کرنے سے بہو اور بیٹے کے نکاح میں کچھ خلل واقع نہیں ہوتا، زنا سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ حرام کام سے حلال کام حرام نہیں ہوتا۔

**سوال**: ایک شخص نے عورت اور اس کی بیٹی دونوں سے زنا کیا، کیا حکم ہے؟

**جواب**: گو کہ زنا گناہ کبیرہ ہے، مگر اس سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی، لہذا زانی ماں بیٹی دونوں میں سے کسی سے بھی نکاح کر سکتا ہے۔

**سوال**: سوتیلی ساس اگر داماد سے بدن ملا دے، تو کیا حکم ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



جواب: فعل بد ہے، مگر اس سے نکاح پر کچھ اثر نہیں پڑتا۔

سوال: گیارہ سالہ لڑکے نے جس عورت کو شہوت سے چھوا، کیا اس کی لڑکی سے نکاح ہوسکتا ہے؟

جواب: نکاح ہوسکتا ہے، زنا یا چھونے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

سوال: ربیبہ (بیوی کی پہلے شوہر کی اولاد) سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر منکوحہ سے خلوت اختیار نہیں کی اور طلاق دے دی یا منکوحہ فوت ہوگئی، تو منکوحہ کی لڑکی سے نکاح ہوسکتا ہے اور اگر منکوحہ سے خلوت اختیار کر لی، تو منکوحہ کی لڑکی سے کبھی بھی نکاح نہیں ہوسکتا۔ یہ اس پر ہمیشہ کے لیے حرام ہوگئی۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَّمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ﴾(النّساء: ٢٣)

”تمہاری پرورش میں موجود وہ لڑکیاں (بھی تم پر حرام ہیں)، جو تمہاری ان بیویوں (کی سابقہ شوہروں) سے ہیں، جن سے تم دخول کر چکے ہو۔ اگر تم نے ان سے دخول نہیں کیا، تو تم پر کوئی حرج نہیں (کہ تم اپنی بیویوں کی سابقہ لڑکیوں سے نکاح کرلو)۔“

سوال: بیوی کے مرنے کے کتنے دن بعد اس کی بہن، خالہ، پھوپھی یا بھتیجی سے نکاح کیا جاسکتا ہے؟

جواب: بیوی کی بہن، خالہ، پھولی، بھتیجی یا جن سے بیوی کی موجودگی میں نکاح کرنا جائز نہ تھا، بیوی کی موت کے فورا بعد ان سے نکاح حلال ہے۔ اس کی کوئی مدت نہیں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



**سوال:** بیٹے کی مدخولہ مطلقہ یا بیوہ سے باپ کا اور باپ کی مدخولہ مطلقہ یا بیوہ سے بیٹے کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

**جواب:** دونوں کے لیے ایک دوسرے کی منکوحہ سے نکاح جائز نہیں، خواہ خلوت اختیار کی ہو یا نہ کی ہو۔

سسر اور بہو کا کبھی نکاح نہیں ہوسکتا، یہ محرمات ابدیہ میں سے ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمْ ......﴾(النّساء : ۲۳)

”......اور تمہارے بیٹوں کی منکوحات کو (بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔“

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ﴾(النّساء : ۲۲)

”جو عورتیں جو تمہارے آباء کی منکوحہ رہ چکی ہوں، ان سے تم نکاح نہ کرو۔“

یہاں دونوں حکم عام ہیں، مدخولہ یا غیر مدخولہ کی قید نہیں۔

**سوال:** ایک عورت کو شہوت سے چھوا، کیا اس کی سوتن کی لڑکی سے نکاح جائز ہے؟

**جواب:** نکاح ہوسکتا ہے، زنا یا شہوت سے مَس کرنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

**سوال:** جس نابالغہ سے زنا کیا، کیا اس کی ماں سے نکاح جائز ہے؟

**جواب:** نکاح ہوسکتا ہے، زنا سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی۔

**سوال:** جس کافرہ عورت سے زنا کیا، کیا اس کی مسلمان لڑکی سے نکاح کرسکتا ہے؟

**جواب:** نکاح کرسکتا ہے، زنا سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

**سوال:** بیوہ کو صحبت سے پہلے طلاق دے دی، کیا اس کی لڑکی سے نکاح کرسکتا ہے؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



**جواب**: ربیبہ کی ماں کو دخول سے پہلے طلاق دے دی، تو ربیبہ سے نکاح ہوسکتا ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ﴾(النّساء: ٢٣)

''تمہاری پرورش میں موجود وہ لڑکیاں (بھی تم پر حرام ہیں)، جو تمہاری ان بیویوں (کی سابقہ شوہروں) سے ہیں، جن سے تم دخول کر چکے ہو۔ اگر تم نے ان سے دخول نہیں کیا، تو تم پر کوئی حرج نہیں (کہ تم اپنی بیویوں کی سابقہ لڑکیوں سے نکاح کرلو)۔''

**سوال**: ولد الحرام لڑکی سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: اس لڑکی سے نکاح جائز نہیں، کیونکہ وہ اس کا ناجائز خون ہے، مگر ہے تو اسی کا ہی۔ اس لیے زانی کا اپنی ناجائز لڑکی سے نکاح جائز نہیں۔

**سوال**: بیٹی باپ پر زنا کا الزام لگاتی ہے، مگر باپ منکر ہے، تو کیا حکم ہے؟

**جواب**: جب تک زنا ثابت نہیں ہوجاتا، بیٹی کی بات کا اعتبار نہ ہوگا اور اگر ثابت ہو جائے، تو باپ کو حد زنا لگائی جائے گی، البتہ بیٹی سے زنا کرنے سے بیوی کے نکاح پر کچھ حرج واقع نہ ہوگا، کیونکہ زنا سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

**سوال**: بیوی کا خیال ہے کہ میرے شوہر نے میری بیٹی سے صحبت کی ہے، تو نکاح کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: محض گمان اور خیال سے زنا کا حکم نہیں لگتا، البتہ اگر زنا ثابت بھی ہوجائے، تو بھی میاں بیوی کے نکاح میں کچھ حرج واقع نہ ہوگا۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



**سوال**: اجنبی عورت کو چھوا اور انزال ہو گیا، کیا حرمت مصاہرت ثابت ہو گئی؟

**جواب**: زنا یا چھونے سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی۔ مصاہرت نکاح صحیح سے ثابت ہوتی ہے۔

**سوال**: جس عورت سے نکاح حلالہ کیا ہو، کیا اس کی بیٹی سے نکاح ہو سکتا ہے؟

**جواب**: نکاح حلالہ منعقد نہیں ہوتا، کیونکہ یہ زنا ہے اور زنا سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی، حرمت نکاح صحیح سے ثابت ہوتی ہے۔ لہٰذا جس سے نکاح حلالہ ہوا تھا، اس کی بیٹی سے حلالہ کرنے والے کا نکاح ہو سکتا ہے۔

❀ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حلالہ کے بارے پوچھا گیا، فرمایا:

هُمَا زَانِيَانِ وَإِنْ مَكَثَا عَشْرَ سِنِينَ أَوْ عِشْرِينَ سَنَةً، إِذَا أَنَّهُ تَزَوَّجَهَا لِذٰلِكَ .

''دونوں زانی ہیں، خواہ دس سال اکٹھے رہ چکے ہوں یا بیس سال۔''

(المطالب العالية لابن حجر : 1693، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ امام سفیان ثوری رحمہ اللہ حلالہ کو غیر شرعی قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ لِيُحَلِّلَهَا، ثُمَّ بَدَا لَهٗ أَنْ يُّمْسِكَهَا، فَلَا يَحِلُّ لَهٗ أَنْ يُّمْسِكَهَا، حَتّٰى يَتَزَوَّجَهَا بِنِكَاحٍ جَدِيدٍ .

''اگر کوئی مرد کسی عورت سے حلالہ کی نیت سے نکاح کرے، پھر اسے (مستقل طور پر) اپنے پاس رکھنے کا ارادہ کر لے، تو اس کے لیے نیا نکاح کیے بغیر اس عورت کو اپنے پاس رکھنا حرام ہے۔''

(سنن التّرمذي، تحت الحديث : 1120)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

**سوال**: بیوی قادیانی ہوگئی اور قادیانی سے شادی لی، جس سے لڑکی پیدا ہوئی، کیا پہلا شوہر اس لڑکی سے نکاح کرسکتا ہے؟

**جواب**: اس لڑکی سے نکاح نہیں ہوسکتا۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُم مِّن نِّسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُم بِهِنَّ فَإِن لَّمْ تَكُونُوا دَخَلْتُم بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ﴾(النّساء : ٢٣)

”تمہاری پرورش میں موجود وہ لڑکیاں (بھی تم پر حرام ہیں)، جو تمہاری ان بیویوں (کی سابقہ شوہروں) سے ہیں، جن سے تم دخول کر چکے ہو۔ اگر تم نے ان سے دخول نہیں کیا، تو تم پر کوئی حرج نہیں (کہ تم اپنی بیویوں کی سابقہ لڑکیوں سے نکاح کرلو)۔“

جس منکوحہ سے خلوت اختیار کر لی گئی ہے، اس کی کسی اولاد سے نکاح نہیں ہوسکتا۔ گو کہ بیوی اسلام سے مرتد ہو کر قادیانی ہو چکی ہے، مگر اس سے خلوت اختیار ہو چکنے کی وجہ سے اس کی تمام اولاد سابقہ شوہر پر حرام ہو چکی ہے۔

**سوال**: سسر نے بہو کا ہاتھ پکڑا، یہ معلوم نہیں کہ شہوت سے پکڑا یا بغیر شہوت کے، تو کیا حکم ہے؟

**جواب**: بغیر شہوت کے پکڑا، تو کوئی حرج نہیں، اگر شہوت سے پکڑا، تو گناہِ کبیرہ کیا، مگر دونوں صورت میں بیٹے اور بہو کے نکاح میں کچھ حرج واقع نہ ہوا۔

**سوال**: ”تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں، اپنی کھیتی کو جس طرح چاہو آؤ۔“ سے بعض لوگ پچھلی شرمگاہ میں جماع کا جواز پیش کرتے ہیں، یہ استدلال کیسا ہے؟

www.KitaboSunnat.com



(جواب): نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمانِ باری تعالیٰ:

﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ ''تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں، اپنی کھیتی کو جس طرح چاہو آؤ۔'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

نَزَلَتْ فِي إِتْيَانِ النِّسَاءِ فِي أَدْبَارِهِنَّ .

''یہ آیت کریمہ عورتوں سے پچھلی جانب سے جماع کرنے کے بارے میں نازل ہوئی۔''

(تفسير الطّبري : ۷۵۱/۳، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی کے بارے میں ہے:

كَانَ لَا يَرٰى بَأْسًا أَنْ يَأْتِيَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهٗ فِي دُبُرِهَا .

''آپ رضی اللہ عنہ عورت کی پشت کی طرف سے جماع کرنے میں کوئی حرج خیال نہیں کرتے تھے۔''

(السّنن الكبرٰى للنّسائي : ۸۹۳۱، وسندهٗ حسنٌ)

ان روایات سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما غیر فطری مجامعت جائز سمجھتے تھے، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ پیچھے سے آگے والی شرمگاہ میں جماع کرنا جائز ہے۔

اس پر دلیل یہ ہے کہ سعید بن یسار بن ابی حباب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ : إِنَّا نَشْتَرِي الْجَوَارِيَ فَنُحَمِّضُ لَهُنَّ قَالَ : وَمَا التَّحْمِيضُ؟ قَالَ : نَأْتِيهُنَّ فِي أَدْبَارِهِنَّ قَالَ : أَوَ أَوَ يَعْمَلُ هٰذَا مُسْلِمٌ؟ .

''میں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا: ہم لونڈیاں خریدتے ہیں اور

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



ان سے تحمیض کرتے ہیں، پوچھا، تحمیض کیا ہے؟ میں نے بتایا کہ ہم ان کی دبر میں جماع کرتے ہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا کوئی مسلمان ایسا کر سکتا ہے؟''

(السّنن الكبرٰى للنّسائي : ٨٩٧٩، شرح مشكل الآثار للطّحاوي : ٤٢٦/١٥، وسندهٗ صحيحٌ)

اب اس کے متعلق علمائے کرام کی تحقیق ملاحظہ ہو:

❁ علامہ ابن الجوزی رحمہ اللہ (۵۹۷ھ) فرماتے ہیں:

''بعض لوگ بیوی سے غیر فطری مجامعت کو جائز سمجھتے ہیں، وہ اس آیت اور اس بارے میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی تفسیر سے دلیل لیتے ہیں، حالانکہ نہ آیت میں کوئی دلیل ہے اور نہ ہی ابن عمر رضی اللہ عنہ کی تفسیر میں کوئی واضح لفظ ہے۔''

(كشف المُشكل : 582/2)

❁ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) لکھتے ہیں:

''جس نے سلف اور ائمہ سے اس فعل بد کی اباحت بیان کی ہے، اسے یہاں سے غلطی لگی ہے۔ جبکہ سلف نے پشت کی جانب سے اگلی شرمگاہ میں مجامعت کا جواز پیش کیا ہے، چنانچہ مرد پچھلے حصے سے جماع کرے گا، نہ کہ پچھلے حصے میں۔ سننے والے کو ''سے'' کا لفظ ''میں'' کے ساتھ مشتبہ ہو گیا، وہ دونوں میں فرق نہیں سمجھ سکا۔ سلف اور ائمہ دین نے اس صورت کو جائز قرار دیا ہے، لیکن غلط بیانی کرنے والے نے ان کی طرف قبیح ترین اور فحش ترین بات منسوب کی ہے۔''

(زاد المَعاد : ٢٦١/٤)

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) لکھتے ہیں:

هٰذَا مَحْمُولٌ عَلٰى مَا تَقَدَّمَ، وَهُوَ أَنَّهٗ يَأْتِيهَا فِي قُبُلِهَا مِنْ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



دُبُرِهَا لِمَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کا مطلب یہ ہے کہ مرد اپنی بیوی کی پچھلی جانب سے اس کی اگلی شرمگاہ میں جماع کر سکتا ہے، جیسا کہ امام نسائی رحمہ اللہ نے ان سے روایت بیان کی ہے۔''

(تفسیر ابن کثیر : ٥٢٦/١)

۞ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) فرماتے ہیں:

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک دوسری روایت بھی آئی ہے کہ عورتوں کی پشتوں میں جماع کرنا حرام ہے۔ ان سے رخصت کے بارے میں جو روایات آئی ہیں، وہ صحیح بھی ہوں، تو صریح نہیں۔ بلکہ احتمال ہے کہ آپ کی مراد یہ تھی کہ پچھلی جانب سے اگلی شرمگاہ میں جماع کرنا جائز ہے۔ ہم نے اس مسئلہ کو ایک مفید کتاب میں واضح کر دیا ہے۔ کوئی عالم اگر اس کا مطالعہ کرے گا، تو ضرور اس کی حرمت کا فیصلہ کرے گا۔''

(سِيَر أعلام النُّبَلاء : ١٠٠/٥)

۞ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

هُوَ الثَّابِتُ بِلَا شَكٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ يُحَرِّمُهُ .

''بے شک سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ بات ثابت ہے کہ وہ اس فعل کو حرام سمجھتے تھے۔''

(تفسیر ابن کثیر : ٥٣٣/١)

۞ نیز فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



نَصٌّ صَرِيحٌ مِنْهُ بِتَحْرِيمِ ذٰلِكَ، فَكُلُّ مَا وَرَدَ عَنْهُ مِمَّا يَحْتَمِلُ وَيَحْتَمِلُ فَهُوَ مَرْدُودٌ إِلٰى هٰذَا الْمُحْكَمِ.

''عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس فعل کی حرمت کے بارے میں صریح نص موجود ہے، لہٰذا جو کچھ اس بارے میں محتمل ہے، اسے محکم کی روشنی میں سمجھیں گے۔''

(تفسير ابن كثير: ۵۳۳/۱)

❁ عبدالرحمٰن بن سابط رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''میں نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی پوتی سیدہ حفصہ بنت عبدالرحمٰن سے عرض کیا: آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں، مگر شرم آڑے ہے۔ فرمایا: بیٹا! جو چاہیں پوچھیں، عرض کیا: مجھے آپ سے غیر فطری مجامعت کے متعلق پوچھنا ہے، فرمایا: مجھے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ انصار اپنی عورتوں کو اوندھا لٹا کر جماع نہیں کرتے تھے، جبکہ مہاجرین کرتے تھے۔ ایک مہاجر نے انصاریہ سے نکاح کیا اور اسے مجامعت کے لئے اوندھا لیٹنے کا کہا، تو وہ انکاری ہوئی اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آ کر ماجرا سنایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، تو انصاریہ شرم سے باہر چلی گئی۔ سیدہ نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے بلائیں، بلایا گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی: ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ﴾ اور فرمایا: جماع کا تو ایک ہی راستہ ہے۔''

(سنن الدّارمي: ۱۱۵۹، مسند الإمام أحمد: ۳۰۵/٦، تفسير الطّبري: ۹۲/۲، وسندهٗ حسنٌ)

❁ حافظ بغوی رحمہ اللہ (۵۱۰ھ) فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اِتَّفَقَ أَهْلُ الْعِلْمِ عَلٰى أَنَّهٗ يَجُوزُ لِلرَّجُلِ إِتْيَانُ زَوْجَتِهٖ فِي قُبُلِهَا مِنْ جَانِبِ دُبُرِهَا، وَعَلٰى أَيِّ صِفَةٍ شَاءَ .

''اہل علم کا اتفاق ہے کہ خاوند اپنی بیوی کے پیچھے سے اگلی شرمگاہ میں جماع کر سکتا ہے، اس کے علاوہ بھی کوئی سا طریقہ اختیار کیا جا سکتا ہے۔''

(شرح السّنة : ۱۰۶/۹)

**سوال**: سسر نے بہو سے زنا کیا، مگر نہ گواہ ہیں اور نہ اقرار کرتا ہے، تو کیا حکم ہے؟

**جواب**: جب تک شرعی گواہی ثابت نہیں ہو جاتی، یا زانی اقرار نہیں کر لیتا، حد قائم نہیں ہو سکتی۔ البتہ اگر زنا ثابت ہو جائے، تو زانی پر حد قائم ہو گی، مگر بہو اور بیٹے کے نکاح میں کچھ حرج واقع نہیں ہوتا، کیونکہ حرمت مصاہرت نکاح صحیح سے ثابت ہوتی ہے۔

**سوال**: زنا پر کوئی گواہ موجود نہیں، مگر زانی اقرار کرتا ہے، تو کیا حد شرعی قائم ہو سکتی ہے؟

**جواب**: زانی خود اقرار کر لے، تو زنا کی حد شرعی قائم ہو گی، مگر اس صورت میں پوری جانچ کر لینی چاہیے کہ وہ نشے میں تو اقرار نہیں کر رہا یا کسی کے دباؤ میں خود کو مجرم تو نہیں بتلا رہا۔ اگر وہ ہوش و حواس میں زنا کا اقرار کر لے، تو اس پر حد نافذ کر دی جائے۔

❀ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''اسلم قبیلے کا ایک آدمی (ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے زنا کا اعتراف کیا، پھر اس نے دوبارہ اعتراف کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ موڑ لیا، اس نے پھر اعتراف کیا، تو آپ نے پھر منہ موڑ لیا، حتی کہ اس نے اپنے خلاف چار بار گواہی دی، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: کیا آپ دیوانے ہو؟ اس نے کہا: نہیں! آپ نے دریافت کیا: کیا آپ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

شادی شدہ ہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں! ۔سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق حکم فرمایا، تو اسے عیدگاہ میں سنگسار کیا گیا۔ جب پتھروں نے اسے تکلیف پہنچائی، تو وہ بھاگ اٹھا، چنانچہ اسے پکڑ کر رجم کر دیا گیا، حتی کہ وہ مر گیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق اچھے خیالات کا اظہار کیا، لیکن اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔"

(صحيح البخاري : 6820، صحيح مسلم : 16/1691، مختصرًا)

❀ سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"جہینہ قبیلے کی ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر زنا کا اقرار کیا اور کہنے لگی: میں حاملہ ہو چکی ہوں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ولی کو بلا کر فرمایا: اس کے ساتھ حسن سلوک کرنا، جب بچہ پیدا ہو جائے، تو مجھے بتانا۔ چنانچہ اس نے ایسے ہی کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس (عورت) کے کپڑے اس پر مضبوطی سے باندھ دیے گئے، پھر آپ نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا، تو اسے رجم کر دیا گیا، پھر آپ نے اس کا جنازہ پڑھایا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اللہ کے رسول! آپ نے اسے رجم کیا، پھر اس کا جنازہ بھی پڑھا دیا؟ فرمایا: اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر مدینہ کے ستر آدمیوں کے درمیان تقسیم کر دی جائے، تو انہیں بھی کافی ہو جائے، کیا آپ نے اس سے بہتر توبہ کبھی پائی ہے کہ اس نے اللہ کی خاطر اپنی جان ہی قربان کر دی ہے؟"

(صحيح مسلم : 1696)

**سوال**: زانی اور زانیہ میں سے ایک نے اقرار کیا، دوسرے نے انکار کیا، جس نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اقرار کیا، اس کے پاس چار گواہ بھی نہیں، تو کیا دونوں پر حد نافذ کی جائے گی؟

(جواب): جس نے زنا کا اقرار کیا، اس پر حد نافذ ہوگی، جو زنا کا انکار کردے، اس پر حد نافذ نہ ہوگی، تا آنکہ چار گواہ پیش کردیے جائیں، البتہ اسے آخرت میں سزا ہوگئی۔

(سوال): جو شخص ایک بار زنا کا اقرار کیا اور دوسری بات انکار کردے، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): شک وشبہ کی بنا پر حد قائم نہ ہوگی، جب تک ہوش وحواس کے ساتھ زنا کا اقرار نہیں کرتا یا چار عینی گواہ نہیں مل جاتے، اس پر حد قائم نہ ہوگی۔

(سوال): اگر منکوحہ مرتد ہو جائے، تو کیا ارتداد سے حرمت مصاہرت ختم ہو جاتی ہے؟

(جواب): ارتداد سے نکاح ختم ہو جاتا ہے، حرمت مصاہرت قائم رہتی ہے، لہٰذا جن رشتہ داروں سے ارتداد سے پہلے نکاح منع تھا، ان رشتہ داروں سے ارتداد کے بعد بھی منع ہے۔ مثلاً مرتدہ کی والدہ اور ربیبہ سے نکاح جائز نہیں۔

(سوال): حد زنا کے ثبوت کے لیے کتنے گواہ ضروری ہیں؟

(جواب): چار معتبر گواہ، جنہوں نے خود زنا کرتے دیکھا ہو۔ اگر ان میں سے کوئی ایک بھی شک وشبہ کی بنا پر گواہی دے رہا ہے، تو باقی تینوں کی گواہی بھی رد کردی جائے گی۔

(سوال): جو کسی پر زنا کی تہمت لگائے، پھر پورے چار گواہ پیش نہ کرے، تو اس کی کیا سزا ہے؟

(جواب): اس پر حد قذف (تہمت) ہے۔ اس حد میں اَسی کوڑے لگائے جائیں گے۔ اگر کوئی شخص تین گواہ لائے، چوتھا نہ مل سکے، تو بھی اسے حد قذف لگے گی اور آئندہ اس کی کسی معاملہ میں گواہی معتبر نہ ہوگی۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾(النّور: ٤)

”جو لوگ پاکدامن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں، پھر چار گواہ بھی نہیں لے کر آتے، تو انہیں اَسی کوڑے (حد قذف میں) لگاؤ اور آئندہ ان کی گواہی بھی قبول نہ کرو، یہ فاسق لوگ ہیں۔“

**سوال**: کیا رضاعت سے حرمت ثابت ہوتی ہے؟

**جواب**: جو حرمت نسب سے ثابت ہوتی ہے، وہی حرمت رضاعت سے بھی ثابت ہوتی ہے۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ.

”رضاعت بھی ان رشتوں کو حرام کر دیتی ہے، جنہیں ولادت (نسب) حرام کرتی ہے۔“

(صحيح البخاري: 2646، صحيح مسلم: 1444)

❀ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ آپ حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی بیٹی سے نکاح کر لیں۔ فرمایا: وہ تو میری رضاعی بھتیجی ہیں۔ (صحیح بخاری: ۵۱۰۰)

**سوال**: رضاعت کب ثابت ہوتی ہے؟

**جواب**: رضاعت کی مدت دو سال ہے، اس مدت میں کم از کم پانچ دفعہ یا اس سے زائد مرتبہ دودھ پلانے سے رضاعت ثابت ہو جاتی ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ .

''ایک یا دو دفعہ دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔''

(صحيح مسلم : 1450)

❁ دوسری روایت ہے:

لَا تُحَرِّمُ الْإِمْلَاجَةُ وَالْإِمْلَاجَتَانِ .

''ایک یا دو دفعہ پستان منہ میں دینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔''

(صحيح مسلم :1451)

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے، اس وقت میرے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا، آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کون ہے؟ عرض کیا: یہ میرا رضاعی بھائی ہے، فرمایا: پہچان لیں کہ آپ کے بھائی کون ہیں، رضاعت تب ثابت ہوتی ہے، جب دودھ ہی بچے کی غذا ہوتی ہے۔''

(صحيح البخاري : 2647، صحيح مسلم : 1455)

❁ سیدہ امِ فضل رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''بنو عامر بن صَعصَعہ کے ایک آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا ایک دفعہ دودھ پینے سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے؟ فرمایا: نہیں۔''

(صحيح مسلم :1451)

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



”پہلے قرآنِ مجید میں یہ حکم نازل ہوا تھا کہ دس دفعہ دودھ پلانے سے رضاعت ثابت ہوتی ہے، پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا اور پانچ دفعہ دودھ پلانے سے رضاعت ثابت ہونے کا حکم نازل ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات (کے بہت قریب) تک قرآنِ کریم میں اسی طرح پڑھا جاتا تھا۔“

(صحيح مسلم : 1452)

اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ اگر بچہ پانچ سے کم دفعہ کسی عورت کا دودھ پی لے، تو رضاعت ثابت نہیں ہوگی۔ اگرچہ پانچ دفعہ والی آیت کی قرأت اب قرآنِ کریم میں نہیں ہوتی، لیکن حکم باقی ہے۔

❀ اس کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سیدنا ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے غلام سالم کے متعلق ان کی بیوی، سہلہ بنت سہیل رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

أَرْضِعِيهِ خَمْسَ رَضْعَاتٍ، فَكَانَ بِمَنْزِلَةِ وَلَدِهِ مِنَ الرَّضَاعَةِ .

”اس کو پانچ دفعہ دودھ پلا دیں، وہ رضاعت کی بنا پر ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کی اولاد کی طرح ہو جائے گا۔“

(المؤطّأ للإمام مالك : 605/2، وأصله في صحيح البخاري : 5088، مسند الإمام أحمد : 201/6، 271، والسياق لهٗ)

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ پانچ کم ترین حد ہے، اس سے کم میں حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

**سوال**: لڑکا لڑکی کا نکاح ہو گیا، بعد میں معلوم ہوا کہ دونوں رضاعی بہن بھائی تھے، تو کیا حکم ہے؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



(جواب): رضاعی حرام رشتہ ثابت ہونے کے بعد فوراً دونوں میں جدائی کرائی جائے گی۔ یہ نکاح فسخ ہو جائے گا۔

❁ سیدنا عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''میں نے ابو اہاب کی بیٹی (ام یحیٰ) سے شادی کی، کالے رنگ کی ایک عورت آ کر کہنے لگی: میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا، تو آپ نے مجھ سے منہ موڑ لیا، میں نے پھر پوچھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر منہ موڑ لیا، تیسری یا چوتھی مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب یہ بات کہی جا چکی ہے، تو وہ تیرے ساتھ کیسے رہ سکتی ہے؟ پس آپ نے اسے اس (کی بیوی کے ساتھ رہنے) سے منع کر دیا۔''

(صحيح البخاري : 2659)

(سوال): مریم نے زید کی بیوی کا دودھ پیا، کیا مریم کے ساتھ زید کے بیٹے کی شادی ہو سکتی ہے؟

(جواب): مریم زید کی رضاعی بیٹی ہے اور زید کا بیٹا مریم کا رضاعی بھائی ہے، اس لیے ان کا آپس میں نکاح نہیں ہو سکتا۔

(سوال): بچی نے صرف منہ لگایا، کیا حرمت ثابت ہو گئی؟

(جواب): کم از کم پانچ بار پینے سے حرمت ثابت ہوتی ہے۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ .

''ایک یا دو بار دودھ چوسنے سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

(صحیح مسلم : 1450)

**سوال**: اگر کوئی عورت خیال ظاہر کرے کہ شاید میں نے فلاں لڑکی اور لڑکے کو دودھ پلایا ہے، کیا اس شک سے حرمت ثابت ہوتی ہے؟

**جواب**: جب تک یقینی گواہی نہ ہو، حرمت ثابت نہ ہوگی، لڑکا اور لڑکی نکاح کر سکتے ہیں۔

**سوال**: عورت یقین سے کہے کہ میں نے فلاں لڑکے اور لڑکی کو دودھ پلایا ہے، مگر دوسرے لوگ انکار کریں، تو کیا حکم ہے؟

**جواب**: عورت کی بات کا اعتبار ہے۔ اس مسئلہ میں اکیلی عورت کی گواہی کافی ہے۔

❁ سیدنا عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”میں نے ابواہاب کی بیٹی (ام یحییٰ) سے شادی کی، کالے رنگ کی ایک عورت آ کر کہنے لگی: میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا، تو آپ نے مجھ سے منہ موڑ لیا، میں نے پھر پوچھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر منہ موڑ لیا، تیسری یا چوتھی مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب یہ بات کہی جا چکی ہے، تو وہ تیرے ساتھ کیسے رہ سکتی ہے؟ پس آپ نے اسے اس (کی بیوی کے ساتھ رہنے) سے منع کر دیا۔“

(صحیح البخاري : 2659)

**سوال**: قریب المرگ بیوی نے شوہر سے کہا کہ فلاں لڑکی کو میں نے دودھ پلایا تھا، میرے مرنے کے بعد تم اس سے شادی نہ کرنا، تو کیا حکم ہے؟

**جواب**: جب عورت نے یقین کے ساتھ گواہی دے دی ہے، تو اس کے بعد شوہر کے لیے اس عورت سے نکاح کرنا جائز نہیں، کیونکہ وہ لڑکی شوہر کی رضاعی بیٹی ہے۔ البتہ یہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



جانچ کر لی جائے کہ دودھ کتنی بار پلایا ہے؟ کیونکہ پانچ سے کم بار دودھ پلانے سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

**سوال**: اگر خالہ کا دودھ پیا ہے، تو اس کی بیٹی سے شادی کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: خالہ کا دودھ پیا ہے، تو خالہ رضاعی ماں بن گئی اور اس کی بیٹی رضاعی بہن، لہٰذا دونوں کا نکاح جائز نہیں۔

**سوال**: ہندہ کے چھ بچے ہیں، تین لڑکے اور تین لڑکیاں۔ ہندہ نے اپنی خالہ زاد بہن کے لڑکے کو بھی دودھ پلایا،، کیا اس رضاعی لڑکے کا نکاح ہندہ کی نواسی سے ہوسکتا ہے؟

**جواب**: ہندہ کے رضاعی بیٹے کا نکاح ہندہ کی نواسی سے جائز نہیں، کیونکہ وہ لڑکی کا رضاعی ماموں ہے اور جیسے نسبی ماموں بھانجی کا نکاح جائز نہیں، ایسے ہی رضاعی ماموں بھانجی کا نکاح جائز نہیں۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَبَنَاتُ الْأُخْتِ ......﴾(النّساء : ۲۳)

”......اور بہنوں کی بیٹیوں کو( بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔“

یہاں رضاعی بھانجیاں بھی مراد ہیں، کیونکہ جو رشتے ولادت سے حرام ہوتے ہیں، وہ رضاعت سے بھی حرام ہوتے ہیں۔

**سوال**: جس لڑکی نے بھابھی کا دودھ پیا ہے، کیا اس سے نکاح ہوسکتا ہے؟

**جواب**: اس سے نکاح نہیں ہوسکتا۔ یہ رضاعی بھتیجی ہے، کیونکہ یہ لڑکی بھائی کی رضاعی بیٹی ہوئی۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



﴿...... وَبَنَاتُ الْأَخِ ......﴾(النّساء : ٢٣)

”......اور بھائی کی بیٹیوں کو (بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔“

جس طرح نسبی بھتیجیوں سے نکاح جائز نہیں، اس طرح رضاعی بھتیجیوں سے نکاح بھی جائز نہیں۔

❀ نبی کریم ﷺ سے عرض کیا گیا کہ آپ حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی بیٹی سے نکاح کر لیں۔ فرمایا: وہ تو میری رضاعی بھتیجی ہیں۔ (صحیح بخاری: ۵۱۰۰)

**سوال**: ایک عورت نے اس مرد سے نکاح کیا، جس کی نانی کا دودھ اس عورت نے پیا تھا، کیا ان کا نکاح جائز ہے؟

**جواب**: اگر اس عورت نے مرد کی نانی کا دودھ مدت رضاعت میں کم از کم پانچ بار پیا ہے، تو حرمت رضاعت ثابت ہے، کیونکہ وہ عورت اس مرد کی رضاعی خالہ ہے۔ تو جس طرح نسبی خالہ سے نکاح جائز نہیں، اسی طرح رضاعی خالہ سے نکاح بھی جائز نہیں۔ اگر نکاح کر لیا ہے، بعد میں رضاعت کا علم ہوا، تو دونوں میں جدائی کرائی جائے گی۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَخَالَاتُكُمْ ......﴾(النّساء : ٢٣)

”......اور تمہاری خالائیں (بھی تم پر حرام کر دی گئی ہیں)۔“

نسبی اور رضاعی خالاؤں کا ایک ہی حکم ہے۔

❀❀❀❀❀❀❀

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



# فتاویٰ امن پوری (قسط ۷۴)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

**سوال**: زید کی دوسری بیوی نے عائشہ کو دودھ پلایا ہے، کیا زید کے بیٹے کا نکاح عائشہ سے ہوسکتا ہے؟

**جواب**: ان دونوں کا آپس میں نکاح نہیں ہوسکتا۔ یہ دونوں بہن بھائی ہیں، کیونکہ عائشہ لڑکے کے والد کی رضاعی بیٹی ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَبَنَاتُكُمْ ......﴾(النّساء : ۲۳)

''......اور تمہاری بہنوں کو (بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔''

یہاں بہنوں سے رضاعی بہنیں بھی مراد ہیں۔

**سوال**: کیا تین سال کی عمر میں دودھ پینے سے رضاعت ثابت ہوتی ہے؟

**جواب**: رضاعت کی مدت صرف دو سال ہے۔ اگر بچہ دو سال یا اس سے کم عمر میں کم سے کم پانچ بار دودھ پی لے، تو رضاعت ثابت ہو جاتی ہے۔ تین سال کی عمر میں دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی، کیونکہ رضاعت کی پوری مدت دو سال بیان ہوئی ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



﴿يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ﴾(البقرة : ۲۳۳)

"مائیں اپنے بچوں کو مکمل دو سال دودھ پلائیں، جن کا ارادہ (مدت) رضاعت مکمل کرنے کا ہو۔"

**سوال**: کیا بچے کو دو سال سے پہلے دودھ چھڑانا جائز ہے؟

**جواب**: والدین باہم رضامندی سے دو سال سے پہلے بھی دودھ چھڑوا سکتے ہیں، بشرطیکہ بچے کی صحت پر اثر انداز نہ ہو۔

﴿فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا﴾

(البقرة : ۲۳۳)

"اگر والدین باہم رضامندی اور مشورے سے (دو سال سے پہلے) دودھ چھڑوانا چاہیں، تو ان پر کوئی گناہ نہیں۔"

**سوال**: رضاعت کبیر کے متعلق اسلامی نکتہ نظر کیا ہے؟

**جواب**: اسلام عقل اور منطق کا مخالف ہرگز نہیں ہے، لیکن صرف اپنی خواہشات اور تعصّبات کو عقل کا نام دے کر اسلام کو اس سے ٹکرا دیجئے تو نتائج برے ہی آتے ہیں، کوئی خاتون دو سال سے بڑے لڑکے یا جوان مرد کو دودھ نہیں پلا سکتی، یہ اسلام کا قاعدہ، قانون اور ضابطہ ہے۔

لیکن اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ اتھارٹی دے رکھی ہے کہ آپ اسلام کے کسی قاعدے سے اللہ کے اذن سے کسی شخص کو مستثنیٰ کر سکتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک عجیب طرح کا کیس سامنے آیا، یہ سیدہ سہلہ بنت سہیل رضی اللہ عنہا اور سالم مولی ابی حذیفہ رضی اللہ عنہ کا معاملہ ہے، ہوا کچھ یوں کہ ابو حذیفہ رضی اللہ عنہما نے

www.KitaboSunnat.com



سالم کو منہ بولا بیٹا بنا لیا تھا، آپ سیدہ سہلہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہتے اور ان کے بیٹے شمار کئے جاتے تھے۔

پھر اللہ کا حکم آ گیا کہ متبنی کو اس کے اصل باپ کی طرف ہی منسوب کریں:

﴿اُدْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ﴾(الأحزاب : 5)

حکم مان لیا گیا، لیکن مشکل یہ ہوئی کہ اس حکم کے بعد لازمی طور پر سیدہ سہلہ رضی اللہ عنہا کو سالم سے پردہ کرنا تھا، تو جس کو بیٹا بنا کر پالا ہو، اس سے پردہ کرنا اور یک لخت اس سے جدا ہو جانا، سہلہ رضی اللہ عنہا پر گراں گزرا، ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ بھی بہت پریشان ہوئے۔

تب سیدہ سہلہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلی آئیں، عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ معاملہ درپیش ہے، فرمایا:

أَرْضِعِيهِ، قَالَتْ : وَكَيْفَ أُرْضِعُهُ؟ وَهُوَ رَجُلٌ كَبِيرٌ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ : قَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ رَجُلٌ كَبِيرٌ .

”آپ اسے دودھ پلا دیں، کہنے لگیں: دودھ کیسے پلا دوں، وہ تو بڑے ہو گئے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے، فرمایا: مجھے معلوم ہے کہ وہ بڑے ہو چکے ہیں۔“

(صحيح مسلم : 1453، المنتقى لابن الجارود : 690)

اسلامی احکام کی رو سے، یہ حدیث بالکل صحیح اور ثابت ہے، اس میں دو رائے نہیں، کیونکہ عمومی قاعدہ دودھ نہ پلانے کا سہی، لیکن کسی ایک شخص کو استثنا دے دینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اختیار ہے، سو آپ نے اپنا اختیار استعمال کیا اور یہ اللہ کی اجازت سے ہوا۔

اس کی سند بھی صحیح ہے، بیان کرنے والے سچے ہیں، ائمہ ہیں، ان کو جھوٹ بولتے نہیں دیکھا گیا، بلکہ بعد از تحقیق بسیار ان کو سچا پایا گیا، پھر قرآنی حکم کے مطابق ان کی دی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



ہوئی خبر کو قبول کر لیا گیا، یہ حدیث عقل اور منطق کے کسی ایک تقاضے کے مخالف نہیں، رسول اللہ ﷺ سے اس کا ثبوت قطعی ہے۔

لیکن ملحدین، منکرین حدیث اور عقل پرستوں نے اپنی عادت کے مطابق اس حدیث پر مختلف طریقوں سے اعتراضات وارد کر رکھے ہیں، ملحدین کو یہ چیز شرم وحیا کے منافی نظر آتی ہے، حالانکہ یہ وہی لوگ ہیں، جن کے نزدیک سرے سے شادی کی ضرورت تک محسوس نہیں کی جاتی، مرد وزن کے ہمہ جہتی تعلقات ان کا من پسند موضوع ہیں، اس سلسلہ میں اسلام کو ہدف تنقید بھی بناتے رہتے ہیں، لیکن یہاں آن کر ان کو شرم وحیا یاد آ جاتی ہے!

اسی طرح جدید منکرین حدیث کا معاملہ ہے، جو کلی طور پر احادیث کے انکار کی جرأت نہیں پاتے، لیکن کچھ نہ کچھ احادیث کے مضمون کو سمجھے بغیر ان پر رد کرنا اپنا فرض منصبی سمجھ لیتے ہیں، وہ اسے اپنے ایمان کا تقاضہ بھی قرار دیتے ہیں، وَلے حیرت، کہ ان کا ایمان پوری امت سے بڑھ گیا ہے؟ کیا یہ لوگ بخاری، مسلم اور احمد بن حنبل کیسے ائمہ سنت سے زیادہ غیور واقع ہوئے ہیں، پوری امت نے قرن ہا قرن اس حدیث کو تلقی بالقبول سے نوازا ہے، فقہا نے اس حدیث پر اختلافات کی بنیاد رکھی ہے، استنباط و استدلالات کئے ہیں، لیکن کسی ایک نے بھی نہیں کہا کہ مذکورہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں ہو سکتی، یا عقل کے تقاضے اس سے ابا کرتے ہیں۔

وہ لوگ اصول تحقیق اور عقل و منطق سے اچھی طرح واقف تھے، وہ اسلام کے مزاج کو بھی سمجھتے تھے، اسی لئے ان کو اس حدیث میں قابل اعتراض چیز نظر نہیں آئی، وہ قبول کرتے آئے، محدثین، شارحین حدیث، فقہا، متکلمین اور خطبا اس پر اپنے استدلال کی بنیادیں رکھتے رہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



بجا کہ ایک خاتون ایک مرد کو دودھ نہیں پلا سکتی، لیکن کسی کا استثنا بھی تو ہو سکتا ہے، یہ ویسا ہی استثنا سمجھ لیجئے، جیسا استثنا عمومی حالات میں ہوتا ہے، ایک خاتون عام مردوں کے سامنے برہنہ نہیں ہو سکتی، لیکن اپنے خاوند کے ساتھ بعد از برہنگی معاملات بھی طے کرتی ہے، اس کو کوئی بھی بے حیائی اور بے شرمی نہیں کہتا، بلکہ اس کو ضروری امر قرار دیا جاتا ہے، جب ان معاملات میں ایک خاتون کے لئے ایک مرد کا استثنا ثابت ہو جانے سے وہ بے حیا نہیں ہو جاتے، تو ایک منہ بولے بیٹے کو بڑی عمر میں دودھ پلا دینے سے ایک ماں بے حیا کیوں کر ہو گئی؟ یا اس میں حیا کے منافی پہلو کون سے آ گئے؟

امت کے ایک خاص ماں بیٹے کا معاملہ تھا، سالم کو منہ بولے بیٹے سے رضاعی بیٹا بنانا تھا، اس کے لئے مذکورہ فعل سے بہتر کوئی راستہ موجود نہیں تھا، سو یہی راستہ اختیار کر لیا گیا۔

یہ ایک صحابی کے لئے رخصت ہے کہ اس کا پریشان رہنا اللہ کو منظور نہ تھا، وہ تو وہ لوگ تھے، اللہ پر قسم اٹھا لیتے تھے، تو اللہ ان کی قسموں کی لاج رکھ لیا کرتا تھا، ایک صحابی کی گواہی کو دو کے برابر قرار دے دیا جاتا تھا، ان کو اگر قربانی کا مطلوب جانور نہیں ملتا تھا، تو ان کو کھیرے جانور کی قربانی کی اجازت دے دی جاتی تھی، بعینہ یہ رخصت بھی دے دی گئی تھی۔

اب یہاں کوئی اعتراض اٹھا سکتا ہے کہ سالم نے اس عورت کو چھوا بھی ہو گا، جبکہ چھونا حرام ہے، اس اعتراض کا جواب مگر صدیوں پہلے دیا جا چکا ہے۔

❁ شارح صحیح مسلم، حافظ نووی (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

”قاضی عیاض رحمہ اللہ کہتے ہیں: ممکن ہے کہ سیدہ سہلہ رضی اللہ عنہا نے سالم کو دودھ نکال کر دے دیا ہو اور انہوں نے پی لیا ہو، سینے کو نہ چھوا ہو، دونوں کے جسم آپس میں نہ ملے ہوں، قاضی رحمہ اللہ کی یہ بہت خوب صورت توجیہ ہے۔ یہاں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



ایک دوسری صورت بھی ممکن ہے، وہ یوں کہ جب ایک شخص کو خاص طور پر دودھ پینے کی اجازت دی جا سکتی ہے، اسے چھونے میں بھی عام قاعدے سے استثنا مل سکتا ہے۔‘‘

(شرح صحیح مسلم : 31/10)

آخر میں ہم اسی مسئلہ کے ایک اہم جزو کی طرف اشارہ کریں گے کہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور متاخرین میں سے حافظ ابن حزم رحمہ اللہ وغیرہ نے رضاعت کبیر کو جائز قرار دیا ہے اور اسی حدیث کو بنیاد بنایا ہے، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور علامہ شوکانی رحمہ اللہ بحالت مجبوری اس چیز کے جواز کے قائل تھے، یعنی یہ بزرگ اور خود ہماری ماں، اس حدیث کو صحیح تسلیم کرتی تھیں، تب ہی تو اس سے استدلال بھی جائز سمجھتی تھیں، وگرنہ اس سے استدلال لینے کی کوئی وجہ نہ تھی۔ وہ الگ بات کہ ان بزرگوں کا مذکورہ استدلال درست نہیں، کیونکہ خود دیگر ازواج مطہرات نے ماں جی عائشہ رضی اللہ عنہا سے اختلاف کیا تھا۔

❀ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

’’رسول اللہ ﷺ کی تمام بیویوں نے اس سے انکار کیا کہ کوئی اس طرح رضاعت کا رشتہ ثابت کر لے، وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرماتی تھیں کہ بخدا! یہ چیز ایک رخصت تھی، جو سیدنا سالم رضی اللہ عنہ کے ساتھ خاص تھی، اس قسم کی رضاعت کی بنا پر کوئی شخص ہمارے پاس نہ آئے اور نہ ہم کو دیکھے۔‘‘

(صحیح مسلم : 1454)

اس پر بھی غور کیجیے کہ امہات المومنین نے بھی ہرگز اس روایت سے انکار نہیں کیا، بلکہ انہوں نے بھی اس کو رخصت سے تعبیر کیا، لیکن آج کچھ بدبخت شاید امت کی ماؤں سے بھی

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com



زیادہ غیور واقع ہوئے ہیں، تف ہے ان کی اس سوچ پر!

**سوال**: رضاعی دادا اور نانا کی مطلقہ یا بیوہ سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: جب نسبی دادا اور نانا کی مطلقہ یا بیوہ سے نکاح جائز نہیں، تو رضاعی دادا اور نانا کی مطلقہ یا بیوہ سے نکاح بھی جائز نہیں، کیونکہ جو رشتے نسب اور ولادت سے حرام ہوتے ہیں، وہی رشتے رضاعت سے بھی حرام ہوتے ہیں۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ﴾(النّساء : ٢٢)

''جو عورتیں جو تمہارے آباء کی منکوحہ رہ چکی ہوں، ان سے تم نکاح نہ کرو۔''

آباء سے مراد باپ کے ساتھ ساتھ والد اور والدہ کے باپ دادا بھی ہیں۔لہٰذا دادا اور نانا کی مطلقہ یا بیوہ سے نکاح ناجائز و حرام ہے۔

**سوال**: ایک شخص نے باپ کی حقیقی چچی کا دودھ پیا ہے، چچی کی ایک لڑکی نے چچی کا دودھ نہیں پیا، کیا اس شخص کا باپ کی چچی کی لڑکی کے ساتھ نکاح ہو سکتا ہے؟

**جواب**: باپ کی چچی کی اس لڑکی سے بھی نکاح نہیں ہو سکتا، اس لیے کہ مرضعہ (دودھ پلانے والی عورت) کی تمام اولاد رضیع (دودھ پینے والے) پر حرام ہے، خواہ اس نے ساتھ دودھ پیا ہو یا نہ پیا ہے۔ دونوں آپس میں بہن بھائی ہیں۔

**سوال**: ہندہ اور زید نے ایک عورت کا دودھ پیا ہے، اس لیے وہ دونوں رضاعی بہن بھائی ہیں، زید کی والدہ فوت ہو گئی، کیا زید کا باپ ہندہ سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

**جواب**: ہندہ اور زید نے جس عورت کا دودھ پیا، اگر وہ زید کے والد کی منکوحہ نہیں، تو اس صورت میں زید کے والد کے لیے ہندہ سے نکاح کرنا جائز ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



**سوال**: رقیہ اور زینب حقیقی بہنیں ہیں، رقیہ نے زینب کے لڑکے ظہور الحسن، اظہار الحسن اور صدر الحسن کو دودھ پلایا اور زینب نے رقیہ کی لڑکی فاطمہ اور لڑکے غلام محمد مرتضیٰ کو دودھ پلایا، کیا رقیہ کے لڑکے غلام مصطفیٰ اور غلام محمد مجتبیٰ کی شادی زینب کی لڑکی آمنہ وکلثوم سے جائز ہے، جبکہ غلام محمد مصطفیٰ اور غلام محمد مجتبیٰ نے زینب کا دودھ نہیں پیا اور نہ آمنہ اور کلثوم نے رقیہ کا دودھ پیا ہے؟

**جواب**: غلام مصطفیٰ اور غلام مجتبیٰ کا نکاح آمنہ اور کلثوم سے درست ہے۔

**سوال**: جس پوتے کو دادی نے دودھ پلایا ہے، کیا اس کا نکاح اس کی نواسی سے جائز ہے؟

**جواب**: دونوں کا نکاح نہیں ہوسکتا، یہ دونوں رضاعی ماموں بھانجی ہیں۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَبَنَاتُ الْأُخْتِ ......﴾(النّساء : ٢٣)

”......اور بہنوں کی بیٹیوں کو (بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔“

یہاں اُخت کا لفظ مطلق ہے، جو رضاعی بہنوں کو بھی شامل ہے، لہٰذا رضاعی بھانجی سے نکاح جائز نہیں، کیونکہ جو رشتہ نسب سے حرام ہوتا ہے، وہ رضاعت سے بھی حرام ہوتا ہے۔

**سوال**: رضاعی بھائی کی لڑکی سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: رضائی بھائی کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں، کیونکہ دونوں رضاعی چچا بھتیجی ہیں، تو جیسے نسبی چچا بھتیجی کا نکاح جائز نہیں، ایسے ہی رضاعی چچا بھتیجی کا نکاح جائز نہیں۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَبَنَاتُ الْأَخِ ......﴾(النّساء : ٢٣)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



”......اور بھائی کی بیٹیوں کو (بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔“

اس میں رضاعی بھتیجیاں بھی شامل ہیں۔

**سوال**: ساٹھ سالہ عورت نے بچے کے منہ میں دودھ دیا، کیا رضاعت ثابت ہوگئی؟

**جواب**: رضاعت کم سے کم پانچ مرتبہ دودھ پلانے سے ثابت ہوتی ہے۔ محض دودھ منہ میں دینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

❁ سیدہ امِ فضل رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

”بنو عامر بن صَعصَعہ کے ایک آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا ایک دفعہ دودھ پینے سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے؟ فرمایا: نہیں۔“

(صحيح مسلم :1451)

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

”پہلے قرآنِ مجید میں یہ حکم نازل ہوا تھا کہ دس دفعہ دودھ پلانے سے رضاعت ثابت ہوتی ہے، پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا اور پانچ دفعہ دودھ پلانے سے رضاعت ثابت ہونے کا حکم نازل ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات (کے بہت قریب) تک قرآنِ کریم میں اسی طرح پڑھا جاتا تھا۔“

(صحيح مسلم : 1452)

اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ اگر بچہ پانچ سے کم دفعہ کسی عورت کا دودھ پی لے، تو رضاعت ثابت نہیں ہوگی۔

**سوال**: کیا ایک مرتبہ دودھ پلانے سے حرمت ثابت ہوتی ہے، بعض لوگ اس بارے میں روایات پیش کرتے ہیں؟

**جواب**: بعض حضرات کہتے ہیں کہ ایک دفعہ دودھ پلانے سے رضاعت ثابت ہو

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



جائے گی۔ان کے دلائل کا مختصر جائزہ پیش خدمت ہے:

① سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ، قَلِيلُهُ وَكَثِيرُهُ.

”رضاعت تھوڑی ہو یا زیادہ اس سے وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں، جو نسب سے حرام ہوتے ہیں۔“

(جامع مسانيد الإمام أبي حنيفة للخوارزمي : 97/2)

جھوٹی روایت ہے:

۱۔ صاحبِ کتاب محمد بن محمود بن محمد بن حسن، ابوالمؤید (593-655ھ) کی توثیق معلوم نہیں۔

۲۔ ابو محمد، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، حارثی ”متروک“ اور ”کذاب“ ہے۔

۳۔ ابراہیم بن جراح کی سوائے امام ابن حبان رحمہ اللہ (الثقات:69/8) کے کسی نے توثیق نہیں کی، لہٰذا یہ مجہول الحال ہے۔

۴۔ احمد بن عبداللہ، کندی کو حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے صاحبِ مناکیر کہا ہے۔

(ديوان الضُّعفاء : 62)

❀ امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَهُ مَنَاكِيرُ بَوَاطِيلُ. ”اس نے منکر اور باطل روایات بیان کی ہیں۔“

(لسان الميزان لابن حَجَر : 199/1)

امام دارقطنی رحمہ اللہ نے ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔(لسان الميزان : 199/1)

اس کا ثقہ ہونا ثابت نہیں۔

۵۔ حکم بن عتیبہ ”مدلس“ ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



۶۔ قاضی ابو یوسف جمہور محدثین کے نزدیک ”ضعیف“ ہیں۔

۷۔ ان کے استاذ باتفاقِ محدثین ”ضعیف“ ہیں۔

② سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے کسی نے حدیث «لَا تُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ وَلَا الرَّضْعَتَانِ» ”ایک دو دفعہ دودھ پینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔“ پیش کی، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

قَدْ كَانَ ذَاكَ، فَأَمَّا الْيَوْمَ، فَالرَّضْعَةُ الْوَاحِدَةُ تُحَرِّمُ.

”پہلے ایسا ہی تھا، لیکن آج کے دور میں ایک دفعہ دودھ پینے سے ہی رضاعت ثابت ہو جاتی ہے۔“

(أحكام القرآن للجَصّاص : 125/2)

یہ قول سخت ”ضعیف“ ہے:

۱۔ ابو خالد احمر ”مدلس“ ہے، سماع کی تصریح نہیں کی۔

۲۔ حجاج بن ارطاۃ جمہور ائمہ محدثین کے نزدیک ”ضعیف“ اور ”سيء الحفظ“ ہے، نیز ”مدلس“ بھی ہے۔

۳۔ حبیب بن ابی ثابت ”مدلس“ ہے، سماع کی تصریح نہیں کی۔

③ سیدنا علی بن ابو طالب اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے تھے:

يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ، قَلِيلِهٖ وَكَثِيرِهٖ.

”رضاعت تھوڑی ہو یا زیادہ، حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔“

(سنن النّسائي : 3313)

سند ”ضعیف“ ہے۔ سعید بن ابی عروبہ ”مدلس“ ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



مسلم اصول ہے کہ صحیح بخاری و مسلم کے علاوہ ثقہ مدلس کا عنعنہ مقبول نہیں ہوتا۔

تنبیہ: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (مصنف عبدالرزاق: 7/466، ح: 13911، وسندہٗ صحیح)، طاؤس بن کیسان (مصنف عبدالرزاق: 7/467، ح: 13918، وسندہٗ صحیح) اور عطاء بن ابورباح رحمہ اللہ (مصنف عبدالرزاق: 7/466، وسندہٗ صحیح) کے نزدیک ایک بار دودھ پلانے سے رضاعت ثابت ہو جاتی ہے، لیکن صحیح احادیث کے مقابلہ میں یہ اقوال مرجوح ہیں۔

سوال: لڑکا لڑکی کا نکاح ہوا، بعد میں معلوم ہوا کہ دونوں رضاعی بہن بھائی تھے، اب جو شادی پر خرچ ہوا، اس کا ذمہ دار کون ہے، جبکہ لڑکے والے وہ تمام خرچ لڑکی والوں سے وصول کرنا چاہتے ہیں؟

جواب: یہ نکاح منعقد ہی نہیں ہوا، جب ثابت ہو گیا کہ دونوں رضاعی بہن بھائی ہیں، تو دونوں میں فوراً جدائی کرائی جائے۔ جس فریق نے جتنا خرچہ کیا، وہ دوسرے سے مطالبہ کا مجاز نہیں۔

سوال: جس لڑکے نے دودھ پیا ہے، کیا اس کی بہن سے دودھ پلانے والی کے لڑکے کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز ہے، کیونکہ مرضعہ (دودھ پلانے والی) کی اولاد رضیع (دودھ پینے والی یا والا) کے لیے حرام ہے، نہ کہ رضیع کے بہن بھائیوں کے لیے۔

سوال: زید نے ہندہ کا دودھ پیا، کیا ہندہ کے شوہر کی لڑکی، جو زینب کے بطن سے ہے، اس کی پوتی کے ساتھ زید کا نکاح جائز ہے؟

جواب: زید کا نکاح زید کے رضاعی باپ کی بیٹی کی پوتی سے جائز نہیں۔ کیونکہ جو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



رشتہ نسب سے حرام ہوتا ہے، وہ رضاعت سے بھی حرام ہوتا ہے۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَبَنَاتُ الْأُخْتِ ......﴾(النّساء : ٢٣)

''......اور بہنوں کی بیٹیوں کو (بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔''

رضاعی بہنوں کے بیٹوں کی اولادیں بھی اس حرمت میں شامل ہیں۔لہٰذا رضاعی بہن کی پوتی سے نکاح حرام ہے۔

**سوال**: ایک بچے کو ایک عورت نے غلطی سے ایک مرتبہ دودھ پلایا، کیا رضاعت ثابت ہوئی یا نہیں؟

**جواب**: رضاعت ثابت نہیں ہوئی، رضاعت مدت رضاعت میں کم سے کم پانچ مرتبہ دودھ پینے سے ثابت ہوتی ہے۔

**سوال**: دودھ پینے والی لڑکی کی شادی دودھ پلانے والی کے لڑکے سے کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: جائز نہیں، یہ دونوں بہن بھائی ہیں۔مرضعہ کی تمام اولاد رضیع کے لیے حرام ہوتی ہے۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَبَنَاتُكُمْ ......﴾(النّساء : ٢٣)

''......اور تمہاری بہنوں کو (بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔''

یہاں رضاعی بہنیں بھی مراد ہیں۔

**سوال**: بہن کے لڑکے کے منہ میں چھاتی دے دی، تو کیا حکم ہے؟

**جواب**: رضاعت ثابت نہ ہوئی۔ رضاعت کم سے کم پانچ بار دودھ پلانے سے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



ثابت ہوتی ہے، وہ بھی مدت رضاعت میں۔

**سوال:** جس بھائی نے دودھ نہیں پیا، اس کی شادی دودھ پلانے والی کی لڑکی سے کرنا کیسا ہے؟

**جواب:** جائز ہے، مرضعہ کی اولاد صرف رضیع پر حرام ہے، نہ کہ رضیع کے بہن بھائیوں پر۔

**سوال:** بیوی کی چھاتی منہ میں لی، دودھ حلق میں چلا گیا، تو کیا حکم ہے؟

**جواب:** بیوی کا دودھ حلق میں جانے سے کوئی حرج واقع نہیں ہوتا، نہ نکاح میں کچھ خلل آتا ہے، دراصل رضاعت اس وقت ثابت ہوتی ہے، جب رضاعت کی مدت یعنی دو سال میں کم سے کم پانچ مرتبہ دودھ پیا جائے۔

**سوال:** کیا ایک عورت کی گواہی حرمت رضاعت کے لیے کافی ہے؟

**جواب:** جس عورت نے دودھ پلایا ہے، اس اکیلی کی گواہی حرمت رضاعت کے لیے کافی ہے۔

❀ سیدنا عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''میں نے ابواہاب کی بیٹی (ام یحییٰ) سے شادی کی، کالے رنگ کی ایک عورت آکر کہنے لگی: میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا، تو آپ نے مجھ سے منہ موڑ لیا، میں نے پھر پوچھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر منہ موڑ لیا، تیسری یا چوتھی مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب یہ بات کہی جا چکی ہے، تو وہ تیرے ساتھ کیسے رہ سکتی ہے؟ پس آپ نے اسے اس (کی بیوی کے ساتھ رہنے) سے منع کر دیا۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



(صحيح البخاري : 2659)

**سوال**: اگر دودھ پینے والے بچے کی عمر ڈھائی سال ہے، تو کیا رضاعت ثابت ہو گی یا نہیں؟

**جواب**: رضاعت ثابت نہ ہوگی۔ مدت رضاعت زیادہ سے زیادہ دو سال ہے، اس مدت میں کسی عورت کا دودھ کم سے کم پانچ مرتبہ پیا، تو حرمت رضاعت ثابت ہوگی۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ﴾ (البقرة : ٢٣٣)

''مائیں اپنے بچوں کو مکمل دو سال دودھ پلائیں، جن کا ارادہ (مدت) رضاعت مکمل کرنے کا ہو۔''

**سوال**: دس سالہ بیوہ کی چھاتی بچے نے منہ میں لی اور اس کی چھاتی سے پانی آیا، تو کیا حکم ہے؟

**جواب**: بچے کے منہ میں چھاتی دینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔ کم سے کم پانچ مرتبہ دودھ پلانے سے رضاعت ثابت ہوتی ہے۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ .

''ایک یا دو دفعہ دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔''

(صحيح مسلم : 1450)

❁ دوسری روایت ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



لَا تُحَرِّمُ الْإِمْلَاجَةُ وَالْإِمْلَاجَتَانِ .

''ایک یا دو دفعہ پستان منہ میں دینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔''

(صحیح مسلم :1451)

**سوال**: نانی اقرار کرتی ہے کہ میں نے نواسے کو دودھ پلایا ہے، کیا اس کی شادی نانی کی نواسی سے ہو سکتی ہے یا نہیں؟

**جواب**: نانی نے اقرار کیا ہے، تو رضاعت ثابت ہو جائے گی۔ اب نانی کی نواسی سے رضیع (دودھ پینے والے) کی شادی نہیں ہو سکتی، کیونکہ دونوں رضاعی ماموں بھانجی ہیں۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَبَنَاتُ الْأُخْتِ ......﴾(النّساء : ٢٣)

''......اور بہنوں کی بیٹیوں کو (بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔''

یہاں اُخت کا لفظ مطلق ہے، جو رضاعی بہنوں کو بھی شامل ہے، لہٰذا رضاعی بھانجی سے نکاح جائز نہیں، کیونکہ جو رشتہ نسب سے حرام ہوتا ہے، وہ رضاعت سے بھی حرام ہوتا ہے۔

**سوال**: زید کی بہن نے جس لڑکی کو دودھ پلایا ہے، کیا اس سے زید کا نکاح جائز ہے؟

**جواب**: یہ نکاح جائز نہیں، یہ دونوں ماموں بھانجی ہیں۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَبَنَاتُ الْأُخْتِ ......﴾(النّساء : ٢٣)

''......اور بہنوں کی بیٹیوں کو (بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔''

جس طرح بہنوں کی نسبی بیٹیوں سے نکاح جائز نہیں، اسی طرح بہنوں کی رضاعی بیٹیوں سے نکاح بھی جائز نہیں۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



**سوال**: زید کے لے پالک بچے نے اس کی بیوی کا دودھ پیا، کیا زید کا نکاح لے پالک کی مطلقہ سے جائز ہے یا نہیں؟

**جواب**: جب لے پالک نے زید کی بیوی کا دودھ پیا، تو وہ زید کا رضاعی بیٹا بن گیا، اب جس طرح نسبی بیٹے کی منکوحہ سے باپ کا نکاح جائز نہیں، اسی طرح رضاعی بیٹے کی منکوحہ سے رضاعی باپ کا نکاح جائز نہیں۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمْ ......﴾(النّساء : ٢٣)

"......اور تمہارے بیٹوں کی منکوحات کو (بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔"

یہاں نسبی بیٹوں کی طرح رضاعی بیٹوں کی منکوحات بھی مراد ہیں۔

**سوال**: جس نے پھوپھی کا دودھ پیا، کیا اس کا پھوپھی کی لڑکی سے نکاح جائز ہے؟

**جواب**: پھوپھی کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں، یہ دونوں رضاعی بہن بھائی ہیں۔ رضیع کے لیے مرضعہ کی تمام اولاد حرام ہو جاتی ہے۔

**سوال**: رضاعی ماں یا باپ کی سوتیلی ماں سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: جس طرح نسبی دادا یا نانا کی منکوحہ سے نکاح جائز نہیں، اسی طرح رضاعی دادا یا نانا کی منکوحہ سے بھی نکاح جائز نہیں، کیونکہ جو رشتہ نسب سے حرام ہوتا ہے، وہ رضاعت سے بھی حرام ہو جاتا ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ﴾(النّساء : ٢٢)

"جو عورتیں جو تمہارے آباء کی منکوحہ رہ چکی ہوں، ان سے تم نکاح نہ کرو۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



آباء سے مراد جس طرح نسبی باپ، دادا اور نانا شامل ہیں، اسی طرح رضاعی باپ، دادا اور نانا بھی شامل ہیں۔ لہٰذا ان کی منکوحات سے نکاح جائز نہیں۔

**سوال**: کیا زید کے رضاعی بھائی کی بیٹی زید کے نسبی بھائی کے نکاح میں آسکتی ہے؟

**جواب**: زید کے نسبی بھائی کا نکاح زید کے رضاعی بھائی کی بیٹی یعنی زید کی رضاعی بھتیجی سے ہوسکتا ہے۔ کیونکہ رضاعت میں حرمت رضیع کے لیے ہے، نہ کی رضیع کے بہن بھائیوں کے لیے۔

**سوال**: زید نے پھوپھی کا دودھ پیا، زید کے پھوپھا کا انتقال ہوگیا، تو اس کی پھوپھی نے دوسری شادی کر لی، جس سے ایک لڑکی پیدا ہوئی، کیا اس لڑکی سے سے زید کا نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں؟

**جواب**: رضیع کے لیے مرضعہ کی کسی اولاد سے نکاح جائز نہیں، خواہ پہلے شوہر سے ہو یا موجودہ شوہر سے۔ یہ دونوں رضاعی بہن بھائی ہیں۔

**سوال**: ایک لڑکی نے مدت رضاعت میں ایک عورت کا دودھ کئی ماہ تک پیا، اسی عورت کا دودھ ایک لڑکے نے مدت رضاعت میں ایک دو بار پیا، کیا اس لڑکے کا نکاح اس لڑکی سے ہوسکتا ہے، جس نے کئی ماہ تک عورت کا دودھ پیا؟

**جواب**: جس لڑکی نے مدت رضاعت میں کئی ماہ عورت کا دودھ پیا، اس کی رضاعت ثابت ہے، البتہ جس لڑکے نے مدت رضاعت میں ایک دو بار دودھ پیا، اس کی رضاعت ثابت نہیں، کیونکہ رضاعت کم سے کم پانچ بار دودھ پینے سے ثابت ہوتی ہے۔ اس لیے لڑکا اور لڑکی کا نکاح ہوسکتا ہے، دونوں رضاعی بہن بھائی نہیں ہیں۔

**سوال**: زید کی شادی طلیحہ سے ہوئی، زید کی بیوی طلیحہ نے اپنی بہن صابرہ کو دودھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



پلایا، طلیحہ فوت ہوگئی، زید نے طلیحہ کی دوسری بہن ہاجرہ سے نکاح کرلیا، کیا صابرہ کی شادی زید کے حقیقی بھائی بکر سے ہوسکتی ہے یا نہیں؟

**جواب**: بکر کی شادی صابرہ سے نہیں ہوسکتی، کیونکہ صابرہ بکر کی رضاعی بھتیجی ہے۔تو جس طرح نسبی بھتیجی سے نکاح جائز نہیں، اسی طرح رضاعی بھتیجی سے نکاح بھی جائز نہیں۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَبَنَاتُ الْأَخِ ......﴾(النّساء : ۲۳)

''......اور بھائی کی بیٹیوں کو (بھی تم پر حرام کردیا گیا ہے)۔''

رضاعی بھتیجیاں بھی اس حکم میں شامل ہیں۔

**سوال**: رضاعی باپ کی مطلقہ یا بیوہ سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: جس طرح نسبی باپ کی مطلقہ یا بیوہ سے نکاح جائز نہیں، اسی طرح رضاعی باپ کی مطلقہ یا بیوہ سے نکاح بھی جائز نہیں۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ﴾(النّساء : ۲۲)

''جو عورتیں جو تمہارے آباء کی منکوحہ رہ چکی ہوں، ان سے تم نکاح نہ کرو۔''

اس میں رضاعی باپ بھی شامل ہیں، کیونکہ جو رشتے نسب سے حرام ہوتے ہیں، وہ رضاعت سے بھی حرام ہوتے ہیں۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ .

''رضاعت بھی ان رشتوں کو حرام کردیتی ہے، جنہیں ولادت (نسب) حرام

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



کرتی ہے۔“

(صحيح البخاري : 2646، صحيح مسلم : 1444)

**سوال**: کیا دھوکہ سے دودھ پینے سے حرمت ثابت ہوتی ہے؟

**جواب**: حرمت رضاعت کے لیے کم سے کم پانچ بار دودھ پینا ضروری ہے۔ اگر کوئی دھوکہ سے پانچ مرتبہ دودھ پی لے یا پلا دی، تو حرمت ثابت ہو جائے گی۔

**سوال**: بیوی کے رضاعی بیٹے کی مطلقہ یا بیوہ سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: یہ نکاح جائز نہیں، بیوی کا رضاعی بیٹا اس کا بھی رضاعی بیٹا ہے، تو جیسے نسبی بیٹے کی مطلقہ یا بیوہ سے نکاح جائز نہیں، اسی طرح رضاعی بیٹے کی مطلقہ یا بیوہ سے بھی نکاح جائز نہیں، کیونکہ جو رشتہ نسب سے حرام ہوتا ہے، وہ رضاعت سے بھی حرام ہوتا ہے۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمْ ......﴾ (النّساء : ٢٣)

”......اور تمہارے بیٹوں کی منکوحات کو (بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔“

یہاں رضاعی بیٹے بھی مراد ہیں۔

**سوال**: افواہ ہے کہ فلاں نے فلاں کا دودھ پیا، کیا رضاعت ثابت ہو گی؟

**جواب**: افواہ یا شبہ سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔ جب تک مدت رضاعت میں کم سے کم پانچ بار دودھ پینے کا یقین نہ ہو جائے، حرمت رضاعت ثابت نہ ہو گی۔

**سوال**: چمچہ میں دودھ نکال کر پلایا، کیا رضاعت ثابت ہو گی یا نہیں؟

**جواب**: اگر مدت رضاعت میں کم سے کم پانچ بار سیر ہو کر دودھ پی لیا، تو رضاعت ثابت ہو جائے گی، خواہ چھاتی کو منہ لگا کر پیئے یا کسی برتن میں دودھ نکال کر پلایا جائے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



# فتاویٰ امن پوری (قسط ۷۵)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

**سوال**: ایک عورت نے سوتیلے بھائی کو دودھ پلایا، کیا اس عورت کی لڑکی سے سوتیلے بھائی کے لڑکے کا نکاح ہوسکتا ہے؟

**جواب**: ان کا نکاح شرعاً حرام ہے۔ یہ دونوں پھوپھی بھتیجا ہیں۔ تو جیسے نسبی پھوپھی سے نکاح جائز نہیں، اسی طرح رضاعی پھوپھی سے نکاح جائز نہیں، کیونکہ جو رشتہ نسب سے حرام ہوتا ہے، وہ رضاعت سے بھی حرام ہوتا ہے۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَعَمَّاتُكُمْ ......﴾ (النّساء: ۲۳)

''......اور تمہاری پھوپھیوں کو (بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔''

رضاعی پھوپھیاں بھی اس حکم میں شامل ہیں۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ .

''رضاعت بھی ان رشتوں کو حرام کر دیتی ہے، جنہیں ولادت (نسب) حرام کرتی ہے۔''

(صحيح البخاري: 2646، صحيح مسلم: 1444)

**سوال**: اگر لاعلمی میں رضاعی حرام رشتوں کا آپس میں نکاح ہو جائے، تو انہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

جدائی کرنی پڑے گی یا خود ہی نکاح ختم ہو جائے گا؟

(جواب): حرام رشتوں کا نکاح منعقد ہی نہیں ہوتا۔ اگر نکاح کر لیا اور بعد میں علم ہوا، تو دونوں میاں بیوی والے رشتے کو ترک کر دیں۔ اس نکاح کو باقی رکھنا کسی صورت جائز نہیں۔

❁ سیدنا عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''میں نے ابو اہاب کی بیٹی (ام یحییٰ) سے شادی کی، کالے رنگ کی ایک عورت آ کر کہنے لگی: میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا، تو آپ نے مجھ سے منہ موڑ لیا، میں نے پھر پوچھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر منہ موڑ لیا، تیسری یا چوتھی مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب یہ بات کہی جا چکی ہے، تو وہ تیرے ساتھ کیسے رہ سکتی ہے؟ پس آپ نے اسے اس (کی بیوی کے ساتھ رہنے) سے منع کر دیا۔''

(صحيح البخاري: 2659)

(سوال): اگر رضاعی محرم سے نکاح کر لیا، بعد میں علم ہوا، تو جدائی اختیار کی، کیا اس صورت میں عورت عدت گزارے گی؟

(جواب): اگر یہ عورت غیر مدخولہ ہے، تو اس کی کوئی عدت نہیں۔ اگر مدخولہ ہے، تو اس پر تین حیض عدت ہے۔ اس کا حکم مطلقہ والا ہو گا۔

❁ سیدنا عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک عورت سے شادی کی، کالے رنگ کی ایک عورت آ کر کہنے لگی کہ اس نے ان دونوں کو دودھ پلایا ہے، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس کا ذکر کیا اور عرض کی: وہ جھوٹی ہے،

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



آپ ﷺ نے مجھ سے منہ موڑ لیا، میں نے دوسری طرف سے آ کر عرض کی:
اللہ کے رسول! وہ جھوٹی ہے، فرمایا: اس (عورت) کی بات کا کیا کیا جائے؟
اسے طلاق دے دیں۔"

(صحيح البخاري: 5104)

**سوال**: لاعلمی میں رضاعی محرم سے نکاح کے بعد جو اولاد پیدا ہوئی، ان کے نسب کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: ان کا نسب ان کے باپ سے ثابت ہوگا، کیونکہ یہ نکاح لاعلمی میں ہوا ہے، اس لیے اسے نکاح صحیح تسلیم کیا جائے گا۔

**سوال**: ایک ضعیف عورت کا دودھ ایک لڑکی نے پیا، کیا اس ضعیفہ کے پوتے سے اس لڑکی کا نکاح ہوسکتا ہے؟

**جواب**: اگر رضاعت ثابت ہے، تو ان دونوں کا نکاح نہیں ہوسکتا، کیونکہ یہ دونوں رضاعی پھوپھی بھتیجا ہیں، تو جس طرح نسبی پھوپھی سے نکاح جائز نہیں، اسی طرح رضاعی پھوپھی سے نکاح بھی جائز نہیں۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَعَمَّاتُكُمْ ......﴾ (النّساء : ٢٣)

"......اور تمہاری پھوپھیوں کو (بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔"

رضاعی پھوپھیاں بھی اس حکم میں شامل ہیں۔

**سوال**: جس بیوہ سے نکاح کرنا چاہا، اس نے کہا کہ مجھے ایسا لگتا ہے کہ شاید میں نے تمہاری ماں کا دودھ پیا ہے، تو کیا حکم ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



**جواب:** شک سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔ جب تک مدت رضاعت میں کم سے کم پانچ بار دودھ پینے کا یقین نہ ہو جائے، حرمت رضاعت ثابت نہ ہوگی۔ لہٰذا مذکورہ صورت میں دونوں نکاح کر سکتے ہیں۔

**سوال:** جس نے نانی کا دودھ پیا ہو، اس کا نکاح خالہ کی لڑکی سے جائز ہے یا نہیں؟

**جواب:** جائز نہیں، یہ دونوں رضاعی ماموں بھانجی ہیں، تو جیسے نسبی ماموں بھانجی کا نکاح جائز نہیں، اسی طرح رضاعی ماموں بھانجی کا نکاح جائز نہیں۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَبَنَاتُ الْأُخْتِ ......﴾(النّساء : ٢٣)

”......اور بہنوں کی بیٹیوں کو (بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔“

یہاں رضاعی بھانجیاں بھی مراد ہیں، کیونکہ جو رشتے ولادت سے حرام ہوتے ہیں، وہ رضاعت سے بھی حرام ہوتے ہیں۔

**سوال:** صرف دودھ پلانے والی رضاعت کی گواہی دیتی ہے، کوئی دوسرا گواہ نہیں، کیا رضاعت ثابت ہوگی؟

**جواب:** مسئلہ رضاعت میں کوئی عورت بالیقین کہہ دے کہ میں نے فلاں فلاں کو دودھ پلایا ہے، تو اس کی گواہی معتبر مانی جائے گی، خواہ کوئی دوسرا گواہ ہو یا نہ ہو۔

❁ سیدنا عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”میں نے ابواہاب کی بیٹی (ام یحییٰ) سے شادی کی، کالے رنگ کی ایک عورت آ کر کہنے لگی: میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا، تو آپ نے مجھ سے منہ موڑ لیا، میں نے پھر پوچھا،

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



تو آپ ﷺ نے پھر منہ موڑ لیا، تیسری یا چوتھی مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب یہ بات کہی جا چکی ہے، تو وہ تیرے ساتھ کیسے رہ سکتی ہے؟ پس آپ نے اسے اس (کی بیوی کے ساتھ رہنے) سے منع کر دیا۔''

(صحيح البخاري : 2659)

**سوال:** غیر شادی شدہ لڑکی کی چھاتی منہ میں لی، کیا رضاعت ثابت ہوئی؟

**جواب:** غیر شادی شدہ کے دودھ نہیں آتا۔ جب تک بچہ مدت رضاعت میں کم سے کم پانچ بار سیر ہو کر دودھ نہ پیئے، حرمت رضاعت ثابت نہ ہوگی۔

**سوال:** ایک عورت نے بچے کو مدت رضاعت میں کئی بار دودھ پلایا، مگر نیت رضاعت کی نہ تھی، بلکہ کسی طبی ضرورت کے لیے دودھ پلایا، کیا رضاعت ثابت ہوگی؟

**جواب:** جس نے مدت رضاعت میں کم سے کم پانچ مرتبہ دودھ پلایا، تو رضاعت ثابت ہوگئی، خواہ نیت رضاعت کی ہو یا نہ ہو۔

**سوال:** میرے بھانجے خلیل نے میری والدہ کا دودھ پیا، کیا میں اپنے بھانجے کی شادی اپنی بیٹی سے کر سکتا ہوں؟

**جواب:** یہ نکاح نہیں ہو سکتا ہے، یہ دونوں رضاعی چچا بھتیجی ہیں۔ تو جس طرح نسبی چچا بھتیجی کا نکاح جائز نہیں، اسی طرح رضاعی چچا بھتیجی کا نکاح جائز نہیں۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَبَنَاتُ الْأَخِ ......﴾ (النّساء : ٢٣)

''......اور بھائی کی بیٹیوں کو (بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔''

اس میں رضاعی بھتیجیاں بھی شامل ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



**سوال**: دودھ پینا ثابت ہوا، مگر مدت رضاعت کے بعد، کیا حکم ہے؟

**جواب**: جب تک مدت رضاعت یعنی دو سال کے اندر کم سے کم پانچ مرتبہ دودھ پینا ثابت نہ ہو، حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

**سوال**: میری ایک بیوی نے ایک لڑکی کو دودھ پلایا، کیا اس لڑکی کی بیٹی کا نکاح میری دوسری بیوی کے لڑکے سے ہوسکتا ہے یا نہیں؟

**جواب**: ان کا نکاح نہیں ہوسکتا ہے، یہ دونوں رضاعی ماموں بھانجی ہیں۔ تو جیسے نسبی ماموں بھانجی کا نکاح جائز نہیں، اسی طرح رضاعی ماموں بھانجی کا نکاح جائز نہیں۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَبَنَاتُ الْأُخْتِ ......﴾(النّساء : ۲۳)

''......اور بہنوں کی بیٹیوں کو (بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔''

یہاں رضاعی بھانجیاں بھی مراد ہیں، کیونکہ جو رشتے ولادت سے حرام ہوتے ہیں، وہ رضاعت سے بھی حرام ہوتے ہیں۔

**سوال**: بڑی بہن نے چھوٹی بہن کو دودھ پلایا، کیا دونوں کی اولادوں کا آپس میں نکاح جائز ہے؟

**جواب**: جب چھوٹی بہن نے بڑی بہن کا مدت رضاعت میں دودھ پیا، تو رضاعت ثابت ہوگئی اور چھوٹی بہن بڑی بہن کی رضاعی بیٹی بن گئی اور بڑی بہن کی اولاد چھوٹی بہن کے بہن بھائی بن گئے، لہٰذا بڑی بہن کی اولاد سے چھوٹی بہن کی اولاد کا نکاح جائز نہیں، کیونکہ جیسے نسبی بہن کی اولاد سے نکاح جائز نہیں، اسی طرح رضاعی بہن کی اولاد سے بھی نکاح جائز نہیں۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَبَنَاتُ الْأُخْتِ ......﴾(النّساء : ٢٣)

”......اور بہنوں کی بیٹیوں کو (بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔“

**سوال**: بچے کو جس عورت نے دودھ پلایا، کیا وہ اپنی پوتی سے اس بچے کا نکاح کر سکتی ہے؟

**جواب**: ان کا نکاح نہیں ہوسکتا۔ یہ دونوں رضاعی چچا بھتیجی ہیں۔تو جیسے نسبی چچا بھتیجی کا نکاح جائز نہیں، ایسے ہی رضاعی چچا بھتیجی کا نکاح جائز نہیں۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَبَنَاتُ الْأَخِ ......﴾(النّساء : ٢٣)

”......اور بھائی کی بیٹیوں کو (بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔“

اس میں رضاعی بھتیجیاں بھی شامل ہیں۔

**سوال**: ایک عورت نے غیر مسلم لڑکی کو دودھ پلایا، بعد میں وہ لڑکی مسلمان ہوگئی، کیا عورت کے بھائی کا نکاح اس لڑکی سے ہوسکتا ہے؟

**جواب**: ان کا آپس میں نکاح نہیں ہوسکتا۔ یہ دونوں رضاعی ماموں بھانجی ہیں، تو جیسے نسبی ماموں بھانجی کا نکاح جائز نہیں، اسی طرح رضاعی ماموں بھانجی کا نکاح جائز نہیں۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَبَنَاتُ الْأُخْتِ ......﴾(النّساء : ٢٣)

”......اور بہنوں کی بیٹیوں کو (بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔“

یہاں رضاعی بھانجیاں بھی مراد ہیں، کیونکہ جو رشتے ولادت سے حرام ہوتے ہیں، وہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



رضاعت سے بھی حرام ہوتے ہیں۔

سوال: کافر کے بچے کو دودھ پلانے سے حرمت رضاعت ثابت ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب: کافر کے بچے کو مدت رضاعت میں کم سے کم پانچ مرتبہ دودھ پلایا ہے، تو حرمت رضاعت ثابت ہو جائے گی۔

سوال: دو ڈھائی سال کی عمر کے درمیان دودھ پیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: رضاعت کی کامل مدت دو سال ہے۔ اس مدت میں کسی نے کم سے کم پانچ مرتبہ دودھ پیا، تو حرمت رضاعت ثابت ہوگی، ورنہ نہیں۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ﴾ (البقرة : ٢٣٣)

”مائیں اپنے بچوں کو مکمل دو سال دودھ پلائیں، جن کا ارادہ (مدت) رضاعت مکمل کرنے کا ہو۔“

سوال: بلوغ کے بعد پستان منہ میں لینے سے حرمت ثابت ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب: رضاعت دو سال کی مدت میں ثابت ہوتی ہے، اس کے بعد حرمت ثابت نہیں ہوتی، خواہ کتنی ہی بار دودھ پیا ہو۔

سوال: شادی کے بعد ایک مرد اور دو عورتوں نے رضاعت کی گواہی دے دی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: گواہ معتبر ہیں، تو حرمت رضاعت ثابت ہو جائے گی، مگر یہ جانچ کر لینی چاہیے کہ واقعی مدت رضاعت میں کم سے کم پانچ بار دودھ پیا ہے یا نہیں؟ اگر رضاعت

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



ثابت ہو جائے، تو نکاح فسخ ہو جائے گا۔

**سوال**: بیوی کی موجودگی میں اس کی حقیقی بہن سے نکاح کر لیا، تو کیا حکم ہے؟

**جواب**: بیوی کی موجودگی میں اس کی حقیقی بہن سے نکاح جائز نہیں، یہ نکاح منعقد ہی نہیں ہوتا۔ یہ زنا ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ ......﴾(النّساء : ۲۳)

''اور تم دو بہنوں کو (ایک نکاح میں) جمع کرو (یہ بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔''

**سوال**: بیوی کی کی علاتی بہن سے نکاح کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: بیوی کی علاتی بہن (جن کا باپ ایک ہے، مائیں الگ الگ ہیں) سے نکاح بھی جائز نہیں۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ ......﴾(النّساء : ۲۳)

''اور تم دو بہنوں کو (ایک نکاح میں) جمع کرو (یہ بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔''

یہاں تمام بہنیں مراد ہیں۔

**سوال**: بیوی کی اخیافی بہن (جن کی ماں ایک ہے، باپ الگ الگ ہیں) کو جمع کرنا جائز ہے یا نہیں؟

**جواب**: بیوی کی موجوگی میں اس کی اخیافی بہن سے بھی نکاح حرام ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ ......﴾(النّساء : ۲۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



’’اور تم دو بہنوں کو (ایک نکاح میں) جمع کرو (یہ بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔‘‘

یہاں تمام بہنیں مراد ہیں۔

**سوال**: بیوی کی بہن سے نکاح کب ہو سکتا ہے؟

**جواب**: اگر بیوی فوت ہو جائے، تو اس کی بہن سے نکاح جائز ہو جاتا ہے، اسی طرح اگر بیوی کو طلاق دے دی، تو عدت کے بعد اس کی بہن سے نکاح جائز ہے۔

**سوال**: سالے کی لڑکی سے نکاح درست ہے؟

**جواب**: سالے کی لڑکی زوجہ کی بھتیجی ہے، زوجہ کی موجودگی میں اس کی بھتیجی سے نکاح جائز نہیں۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’لڑکی اور اس کی پھوپھی کو ایک عقد میں جمع نہیں کیا جائے گا، نیز لڑکی اور اس کی خالہ کو بھی ایک عقد میں جمع نہیں کیا جائے گا۔‘‘

(صحيح البخاري : 5109، صحيح مسلم : 1408)

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھوپھی (سے نکاح) کی موجودگی میں بھتیجی کے ساتھ نکاح کرنے سے منع کیا ہے اور بھتیجی کی موجودگی میں پھوپھی کے ساتھ نکاح کرنے سے منع کیا ہے۔ خالہ (سے نکاح) کی موجودگی میں بھانجی کے ساتھ نکاح سے منع کیا ہے اور بھانجی کی موجودگی میں خالہ کے ساتھ نکاح کرنے سے منع کیا ہے۔ بڑے رشتے والی کی موجودگی میں چھوٹے رشتے والی سے اور چھوٹے رشتے والی کی موجودگی میں بڑے رشتے والی سے نکاح نہیں کرنا چاہیے۔‘‘

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



(مسند الإمام أحمد : 426/2، سنن أبي داوٗد : 2065، سنن النّسائي : 3298، سنن التّرمذي : 1126، وسندہٗ صحیحٌ)

**سوال**: خالہ بھانجی کو نکاح میں جمع کرنا کیسا ہے؟

**جواب**: جائز نہیں۔

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''لڑکی اور اس کی پھوپھی کو ایک عقد میں جمع نہیں کیا جائے گا، نیز لڑکی اور اس کی خالہ کو بھی ایک عقد میں جمع نہیں کیا جائے گا۔''

(صحیح البخاري : 5109، صحیح مسلم : 1408)

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھوپھی (سے نکاح) کی موجودگی میں بھتیجی کے ساتھ نکاح کرنے سے منع کیا ہے اور بھتیجی کی موجودگی میں پھوپھی کے ساتھ نکاح کرنے سے منع کیا ہے۔ خالہ (سے نکاح) کی موجودگی میں بھانجی کے ساتھ نکاح سے منع کیا ہے اور بھانجی کی موجودگی میں خالہ کے ساتھ نکاح کرنے سے منع کیا ہے۔ بڑے رشتے والی کی موجودگی میں چھوٹے رشتے والی سے اور چھوٹے رشتے والی کی موجودگی میں بڑے رشتے والی سے نکاح نہیں کرنا چاہیے۔''

(مسند الإمام أحمد : 426/2، سنن أبي داوٗد : 2065، سنن النّسائي : 3298، سنن التّرمذي : 1126، وسندہٗ صحیحٌ)

**سوال**: بیوی کو طلاق دے کر فوراً اس کی بہن یا بھتیجی سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟

**جواب**: جب تک بیوی طلاق کی عدت میں ہے، اس کی بہن، بھتیجی، پھوپھی یا خالہ سے نکاح نہیں کر سکتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



(سوال): زوجہ اور اس کی سوتیلی ماں کو نکاح میں جمع کرنا کیسا ہے؟

(جواب): زوجہ کی موجودگی میں اس کی سوتیلی ماں (باپ کی دوسری منکوحہ) سے نکاح جائز ہے۔

(سوال): بھائی کی بیوہ، جو بیوی کی بہن ہے، سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

(جواب): بیوی کی موجودگی میں اس کی بیوہ بہن سے نکاح جائز نہیں۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ ......﴾(النّساء : ٢٣)

''اورتم دو بہنوں کو (ایک نکاح میں) جمع کرو (یہ بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔''

(سوال): بیوی کی بھانجی سے شوہر کا پردہ ہے یا نہیں؟

(جواب): بیوی اور اس کی بھانجی کو نکاح میں جمع کرنا اس وقت تک حرام ہے، جب تک بیوی عقد میں موجود ہے، یہ محرمات ابدیہ میں سے نہیں۔ لہٰذا بیوی کی بھانجی سے پردہ واجب ہے۔

(سوال): پھوپھی کی موجودگی میں پھوپھا سے نکاح کرنا کیسا ہے؟

(جواب): جائز نہیں۔ یہ نکاح منعقد نہیں ہوگا۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''لڑکی اور اس کی پھوپھی کو ایک عقد میں جمع نہیں کیا جائے گا، نیز لڑکی اور اس کی خالہ کو بھی ایک عقد میں جمع نہیں کیا جائے گا۔''

(صحيح البخاري : 5109، صحيح مسلم : 1408)

(سوال): بیوی کی ناجائز بہن سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



**جواب**: بیوی کی موجودگی میں اس کی ناجائز بہن سے نکاح جائز نہیں۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ ......﴾(النّساء : ٢٣)

''اور تم دو بہنوں کو (ایک نکاح میں) جمع کرو (یہ بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔''

ناجائز بہن بھی اس میں داخل ہے، یعنی جو بیوی کے والد کے بستر پر پیدا ہوئی تھی۔

**سوال**: بیوی کا انتقال ہو گیا، کیا بیوی کی حقیقی خالہ سے نکاح ہو سکتا ہے؟

**جواب**: بیوی کی حقیقی خالہ سے نکاح بیوی کی موجودگی میں حرام تھا، بیوی کے انتقال کے بعد اب بیوی کی خالہ حلال ہے، بشرطیکہ کوئی اور وجہ حرمت نہ ہو۔

**سوال**: جو بیوی کے ہوتے ہوئے اس کی بھانجی سے نکاح کرے، اس کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: بیوی کی موجودگی میں اس کی بھانجی سے نکاح حرام ہے۔ جس نے یہ نکاح کیا، وہ منعقد نہ ہوا، نیز نکاح کرانے والے اور کرنے والے سب جرم میں شریک ہوں گے، اس سے جو اولاد ہوگی، وہ ناجائز ہوگی۔

**سوال**: بیوی کی موجودگی میں سالے کی نواسی سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: یہ بیوی کی بھتیجی کی بیٹی ہے، لہٰذا بیوی کی موجودگی میں اس لڑکی سے نکاح کرنا جائز نہیں۔

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''رسول اللہ ﷺ نے پھوپھی (سے نکاح) کی موجودگی میں بھتیجی کے ساتھ نکاح کرنے سے منع کیا ہے اور بھتیجی کی موجودگی میں پھوپھی کے ساتھ نکاح کرنے سے منع کیا ہے۔ خالہ (سے نکاح) کی موجودگی میں بھانجی کے ساتھ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



نکاح سے منع کیا ہے اور بھانجی کی موجودگی میں خالہ کے ساتھ نکاح کرنے سے منع کیا ہے۔ بڑے رشتے والی کی موجودگی میں چھوٹے رشتے والی سے اور چھوٹے رشتے والی کی موجودگی میں بڑے رشتے والی سے نکاح نہیں کرنا چاہیے۔"

(مسند الإمام أحمد : 2/426، سنن أبي داوٗد : 2065، سنن النّسائي : 3298، سنن التّرمذي : 1126، وسندهٗ صحيحٌ)

**سوال**: لاعلمی میں بیوی کے ہوتے ہوئے اس کی بہن سے نکاح کر لیا، صحبت بھی کر لی، اب کیا حکم ہے؟

**جواب**: معلوم ہونے کے بعد بیوی کی بہن سے علیحدگی اختیار کر لی جائے، یہ نکاح منعقد ہی نہیں ہوا۔ لڑکی تین حیض عدت گزارے گی۔

**سوال**: بیوی کے ہوتے ہوئے اس کے رضاعی بھائی کی لڑکی سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: بیوی کی موجودگی میں اس کے رضاعی بھائی کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں۔ یہ بیوہ کی رضاعی بھتیجی ہے، تو جیسے نسبی پھوپھی بھتیجی کو نکاح میں جمع کرنا جائز نہیں، اسی طرح رضاعی پھوپھی بھتیجی کو نکاح میں جمع کرنا جائز نہیں، کیونکہ جو رشتہ نسب سے حرام ہوتا ہے، وہ رضاعت سے بھی حرام ہوتا ہے۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ.

"رضاعت بھی ان رشتوں کو حرام کر دیتی ہے، جنہیں ولادت (نسب) حرام کرتی ہے۔"

(صحيح البخاري : 2646، صحيح مسلم : 1444)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



سوال: کیا بیوی اور اس کے پہلے شوہر کی لڑکی، جو دوسری بیوی سے تھی، کو جمع کرنا جائز ہے؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: دو رضاعی بہنوں کو ایک نکاح میں جمع کرنا کیسا ہے؟

جواب: جیسے دو نسبی بہنوں کو بیک وقت ایک نکاح میں جمع کرنا جائز نہیں، اسی طرح رضاعی بہنوں کو بھی جمع کرنا جائز نہیں۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ ......﴾ (النّساء : ٢٣)

''اور تم دو بہنوں کو (ایک نکاح میں) جمع کرو (یہ بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔''

رضاعی بہن بھی اس میں داخل ہے۔

سوال: بیوی کی علاتی بھتیجی سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: بیوی کی موجودگی میں اس کی علاتی بھتیجی سے نکاح بھی حرام ہے۔

سوال: ایک شخص نے بیوی کی بہن سے نکاح کیا، پھر پہلی بیوی کو طلاق دے دی، کیا حکم ہے؟

جواب: دوسرا نکاح منعقد ہی نہیں ہوا، اب چونکہ اس نے پہلی بیوی کو بھی طلاق دے دی ہے، تو عدت کے بعد دوسری سے نکاح کر سکتا ہے۔

سوال: قادیانی لڑکی کا نکاح سنی لڑکے سے کرنا کیسا ہے؟

جواب: قادیانی مرتد کافر ہیں، ان کی لڑکیوں سے بھی نکاح جائز نہیں۔

سوال: اگر بیوی قادیانی ہو جائے، تو نکاح کا کیا حکم ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



**جواب**: بیوی قادیانی ہو جائے، تو وہ مرتدہ ہے، یہ نکاح باطل ہو جائے گا۔

**سوال**: کیا روافض اہل قرآن ہیں؟

**جواب**: روافض کا نظریہ ہے کہ قرآن کریم میں تحریف ہو چکی ہے۔ اس لیے انہیں اہل قرآن نہیں کہہ سکتے۔ ظاہری طور پر جو روافض قرآن کریم کا اقرار کرتے ہیں، وہ تقیہ کے طور پر کرتے ہیں۔

شیعہ کے نزدیک قرآن مجید ایک محرف کتاب ہے، دلائل ملاحظہ ہوں:

① مرزا حسین بن محمد تقی نوری طبرسی (م: ۱۳۲۰ھ) نے "فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب" کتاب لکھی۔

② چار شیعہ علما، ابن بابویہ قمی (م: ۳۸۱ھ)، شریف مرتضٰی (م: ۴۳۶ھ)، طوسی (۴۵۰ھ) اور طبرسی (م: ۵۴۸ھ، یا م: ۵۶۱ھ) نے قرآن کو غیر مبدل اور غیر محرف کہا، تو نوری طبرسی نے لکھا:

لَمْ يُعْرَفْ مِنَ الْقُدَمَاءِ مُوَافِقٌ لَّهُمْ .

"متقدمین شیعہ علما میں سے کوئی بھی ان چاروں کی موافقت نہیں کرتا۔"

(فصل الخِطاب، ص 33)

③ مرزا حسین بن محمد تقی طبرسی نے عقیدہ تحریف قرآن کی بنیاد یہ ذکر کی ہے:

اَلَّذِينَ بَاشَرُوا هٰذَا الْأَمْرَ الْجَسِيمَ هُمْ أَصْحَابُ الصَّحِيفَةِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَأَبُو عُبَيْدَةَ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، وَاسْتَعَانُوا بِزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ .

"تحریف قرآن مدونین قرآن، ابوبکر، عمر، عثمان، ابو عبیدہ اور سعد بن ابی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



وقاص کا کارنامہ ہے،اس پر مدد زید بن ثابت سے لی گئی۔''

(فصل الخطاب في إثبات تحريف كتاب رب الأرباب)

④ شیعہ عالم ملا باقر مجلسی (1111ھ) نے لکھا ہے:

لَا يَخْفٰى أَنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْأَخْبَارِ الصَّحِيحَةِ صَرِيحَةٌ فِي نَقْصِ الْقُرْآنِ وَتَغْيِيرِهٖ، وَعِنْدِي أَنَّ الْأَخْبَارَ فِي هٰذَا الْبَابِ مُتَوَاتِرَةٌ مَعْنًى، وَطَرْحُ جَمِيعِهَا يُوجِبُ رَفْعَ الْاِعْتِمَادِ عَلَيْهَا رَأْسًا.

''بہت ساری صحیح صریح روایات قرآن کریم میں نقص اور تغیر پر دلالت کرتی ہیں، میری تحقیق میں یہ روایات تواتر معنوی کا درجہ رکھتی ہیں، قرآن کو غیر محرف ماننا ان تمام روایات پر بداعتمادی ہوگی۔''

(مرآة العقول للمجلسي نقلًا عن فصل الخطاب: 353)

⑤ ''فصل الخطاب'' میں تقریباً تیس کبار شیعہ علما کے نام ہیں، جنھوں نے تحریف قرآن کی صراحت کر رکھی ہے،ان میں اسحاق الکاتب ہے، بقول شیعہ اس نے مہدی کو دیکھا ہے،اسی طرح انیس الطائفہ بعض یا اکثر شیعہ اسے معصوم کہتے ہیں،ابوالقاسم حسین بن روح نوبختی کا بھی ذکر ہے، جو شیعوں اور مہدی کے درمیان تیسرا سفیر ہے،ساتھ یہ بھی لکھا ہے کہ تحریف قرآن کا عقیدہ ہمارے جمہور علما کا مذہب ہے۔

شہید اسلام،علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ (۱۳۶۳۔۱۴۰۷ھ) لکھتے ہیں:

اَلْحَاصِلُ أَنَّ مُتَقَدِّمِي الشِّيْعَةِ وَمُتَأَخِّرِيهِمْ تَقْرِيبًا جَمِيْعُهُمْ مُتَّفِقُوْنَ عَلٰى أَنَّ الْقُرْآنَ مُحَرَّفٌ، مُغَيَّرٌ فِيْهِ، مَحْذُوْفٌ عَنْهُ.

''خلاصہ کلام یہ کہ متقدم اور متاخر تقریباً تمام شیعہ قرآن کے تحریف اور تبدیل

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



شدہ اور محذوف ہونے پر متفق ہیں۔‘‘

(الشّیعة والسّنة، ص 122، طبع دار الانصار)

**سوال**: مسلمان مرد عیسائی عورت سے نکاح کر سکتا ہے؟

**جواب**: مسلمان مرد اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کی پاکدامن عورتوں سے نکاح کر سکتا ہے۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسَافِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ﴾(المائدة : 5)

’’اہل کتاب کی پاک دامن عورتیں (تمہارے لیے حلال کر دی گئی ہیں)، بشرطیکہ تم ان کا مہر ادا کرو، تمہارا مقصد پاکدامنی حاصل کرنا ہو۔ اعلانیہ زنا، یا پوشیدہ طور پر آشنائی کی نیت نہ ہو۔‘‘

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

’’جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ﴾ (البقرة : 221) (تم مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو، جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں)، تو لوگ اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کرنے سے رُک گئے، یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوگئی: ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ﴾(المائدة : 5) (تم سے پہلے اہل کتاب کی پاک دامن عورتوں سے نکاح جائز ہے)، تو لوگ اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کرنے لگے۔‘‘

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com



(تفسير ابن أبي حاتم، نقلًا عن تفسير ابن كثير : 42/3، المعجم الكبير للطّبراني : 105/12، وسنده حسنٌ)

اہل کتاب سے مراد اہل تورات واہل انجیل ہیں۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿اَنْ تَقُوْلُوْا اِنَّمَا اُنْزِلَ الْكِتَابُ عَلٰى طَائِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا﴾

(الأنعام : 156)

''(ہم نے قرآن اس لیے نازل کیا ہے) کہ کہیں تم یہ نہ کہو کہ کتاب تو ہم سے پہلے دو گروہوں پر نازل کی گئی تھی۔''

اس دور میں اکثر اہل کتاب دہریہ ہیں، وہ کسی آسمانی مذہب کے پیروکار نہیں، ان کی عورتوں سے نکاح جائز نہیں۔

**سوال**: جو قرآن کو محرف مانتا ہو، اس سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: تحریف قرآن کا عقیدہ رکھنے والی لڑکی سے نکاح جائز نہیں، یہ کافرہ اور مرتدہ ہے، مرتدہ سے مسلمان کا نکاح جائز نہیں۔

**سوال**: جو شخص مرزائی لڑکی سے نکاح کرے، اس کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: مرزائی مرتد ہیں، ان کی عورتوں سے نکاح جائز نہیں، جس نے نکاح کیا، تو وہ منعقد نہ ہوا، بلکہ وہ زنا ہے۔

**سوال**: جس نے کلمہ کفر کہا، کیا اس سے مسلمان لڑکی کا نکاح درست ہے؟

**جواب**: اگر وہ کلمہ کفر سے رجوع نہ کرے، تو وہ مرتد کافر ہے، اس سے مسلمان لڑکی کا نکاح جائز نہیں۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



**سوال**: علم ہونے کے باوجود مرزائی عورت کا نکاح مسلمان لڑکے سے پڑھانے والوں اور اس نکاح میں شریک ہونے والوں کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: وہ حرام کام کے مرتکب ہوئے۔ یہ گناہ پر تعاون ہے۔ یہ نکاح باطل ہے۔ مسلمان عورت کا کافر مرتد سے نکاح نہیں ہوتا۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾(المائدة : ۲)

''گناہ اور ظلم وزیادتی پر ایک دوسرے سے تعاون مت کرو۔''

**سوال**: کیا مرتدہ کو مسلمان کر کے اس سے نکاح کیا جا سکتا ہے؟

**جواب**: اگر مرتدہ سچی توبہ کر لے اور دوبارہ مسلمان ہو جائے، تو اس سے شادی کی جا سکتی ہے، یہ بہت اچھا ہے۔

**سوال**: تحریف قرآن کا عقیدہ رکھنے والی لڑکی سے نکاح کیا، اس سے جو اولاد ہوئی اس کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: قرآن کو محرف ماننا کفر ہے، جو مسلمان قرآن کی تحریف کا قائل ہو، وہ کافر اور مرتد ہو جائے گا، ایک مسلمان کا کافر و مرتد سے نکاح منعقد ہی نہیں ہوتا، لہٰذا اس سے پیدا ہونے والی اولاد نا جائز ہوگی۔

**سوال**: کیا روافض کا نکاح پڑھانے والے کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے؟

**جواب**: نکاح نہیں ٹوٹتا، البتہ گناہ گار ہے۔

❁❁❁❁❁❁❁

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "